علی عمران، میجر پرمود، ڈاکٹر سائمن اور کرنل فریدی کا

تاریک جنگلوں اور صحرائے اعظم میں یادگار ایڈونچر ناول

عمران سیریز

ڈینجرس ایڈونچر

READING SECTION
Online Library For Pakistan
WWW.PAKSOCIETY.COM
PAK Society LIBRARY OF PAKISTAN
ONE SITE ONE COMMUNITY

سید علی حسن گیلانی

عابر خان

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

Downloaded from Paksociety.com

عمران سیریز9

ڈینجرس ایڈونچر

(صحرائی ایڈونچرنمبر) مکمل ناول

سید علی حسن گیلانی

علی عمران، ڈاکٹر سائمن، میجر پرمود، بلیک ڈیتھ اور کرنل فریدی کا مشترکہ ناول

.....ملنے کے پتے.....

القریش پبلشرز۔سرکلر روڈ، اردو بازار۔لاہور

فون042-37652546,37668958

Downloaded from Paksociety.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب	:	ڈینجرس ایڈونچر
مصنف	:	سید علی حسن گیلانی
اہتمام	:	القریش پبلی کیشنز۔لاہور
مطبع	:	نئیر اسد پریس۔لاہور
قیمت	:	-/300روپے

بہترین کتاب چھپوانے کے لیے رابطہ

کریں: 03004183997

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اُس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اُس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے پوری طرح متفق ہوں۔اللہ کے فضل و کرم،انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت،تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔انشاءاللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کر دیا جائے گا۔(ناشر)

Downloaded from Paksociety.com

پیش لفظ

محترم قارئین! السلام علیکم۔ میرا نیا ناول اور خاص نمبر ''ڈینجرس ایڈونچر'' آپ کے ہاتھوں میں ہے جو کہ علی عمران، ڈاکٹر سائمن، کرنل فریدی اور میجر پرمود چاروں بڑے سیکرٹ ایجنٹوں کا مشترکہ فل ایڈونچر ناول ہے۔ میرا یہ ناول اس ادارے سے پہلا ناول ہے اور مجموئی تور پر نواں ناول ہے۔

قارئین کی چونکہ زیادہ تعداد ایڈونچرس ٹائپ ناولوں کو پسند کرتی ہے اس لیے میں ایک دفعہ پھر مشترکہ ایڈونچر آپ کے لیے لایا ہوں۔ اب تو آپ میرے تخلیق کردہ کرداروں کے بارے میں جان گئے ہوں گے۔ عمران سیریز میں رابرٹ کا کردار اور اس کے علاوہ گریٹ لینڈ کا ڈاکٹر سائمن اور اس کے پاور ممبران بمعہ ٹونی عرف بابا رستم میرے تخلیق کردہ کردار ہیں اس کے علاوہ اسرائیلی سیکرٹ سروس کا کرنل ڈراس، کیپٹن لیزا و دیگر ٹیم بھی میرے تخلیق کردہ کردار ہیں اور بلیک ڈیتھ کے ہرکارے ماسٹر اسکاٹا، رینا مونڈارے عرف ڈائمنڈ بیوٹی، ژونڈاری عرف لیڈی ہنٹر، میجر سارگن اور جیفر ڈسلا کا بھی میرے ہی تخلیق کردہ کردار ہیں۔ یہ سب کردار میرے گزشتہ عمران

Downloaded from Paksociety.com

سیریز کے مشترکہ ناولوں میں گزر چکے ہیں اور اس ایڈونچر ناول میں بھی میرے یہ کردار آپ کو پڑھنے کو ملیں گے۔ ناول کے شروع میں معروف کالم نگار مادام کوشیلا ایک کالم لکھتی ہے جس کے بعد اچانک بلگارنیہ اور یورپ کے معروف گریٹ لینڈ جیسے ترقی یافتہ ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر بھی نامعلوم طریقے سے جام ہو جاتے ہیں جس پر بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے اعلیٰ حکام پریشانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ میجر پرمود کرنل فریدی کو فون کرتا ہے اور ڈاکٹر سائمن عمران کو فون کرتا ہے اور اس بارے میں ڈسکس کرتے ہیں اور پھر چاروں پارٹیاں سوڈان کے گھنے جنگلوں اور اس سے ملحق صحرائے اعظم میں ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کے لیے نکل پڑتی ہیں۔ تاریک براعظم افریقہ کے گھنے جنگلوں اور طویل ترین صحرائے اعظم یا گریٹ صحارا میں یہ سب مشکل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس ناول میں بلیک ڈیتھ جیسی دنیا کی خطرناک تنظیم کے ہرکارے اور اسرائیلی سیکرٹ سروس کے ایجنٹ بھی ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے گھنے جنگلوں اور خطرناک صحرا کا رخ کرتی ہیں اور پھر ہنگامے شروع ہو جاتے ہیں۔

محترم قارئین۔ میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میں ایک شوقیہ لکھنے والا رائٹر ہوں۔ گو کہ اپنے شوق کے لیے لکھتا ہوں لیکن میری کوشش ہوتی ہے کہ اپنے پڑھنے والے قارئین کے لیے بہترین ناول اور نئی چیز پیش کروں۔ مجھے امید ہے کہ میرا یہ ایڈونچر ناول بھی میرے گزشتہ ناولوں کی طرح انشاءاللہ آپ کو پسند آئے گا اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ ناول پڑھنے کے بعد مجھے خط لکھ کر تنقید برائے تعمیر کے بارے میں ضرور آگاہ کریں تاکہ میری اصلاح ہو۔ مجھے اپنے مفید آئیڈیاز کے بارے میں ضرور آگاہ کریں تاکہ میں آپ کی پسند کے عین مطابق لکھ سکوں۔

اب آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ آپ کی دعاؤں کا طلبگار

سید علی حسن گیلانی

03036513651

Downloaded from Paksociety.com

''یہ پھولوں کا بہت بڑا باغ تھا لیکن پھولوں کا باغ ہونے کے باوجود یہاں چاروں طرف اونچی دیواریں تھیں جیسے یہ پھول نہ ہوں بلکہ بہت ہی اہم اور قیمتی عمارت ہو۔اس پھولوں کے باغ میں دنیا کے ہر رنگ برنگے پھول تھے جن کی مہک دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اور بہت ہی خوبصورت پھولوں کی وجہ سے یہاں خوشبو ہی خوشبو تھی۔ پھولوں کے باغ کے باہر اس وقت گنجے سر والا اور مزاحیہ شکل کا ایک نوجوان کھڑا تھا اور غور سے دیواروں کو دیکھ رہا تھا۔اس نے آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگایا ہوا تھا۔ گنجے سر والے شخص نے غور سے ان اونچی دیواروں کو دیکھا تو یوں سر ہلانے لگا جیسے کچھ سوچ کر آیا ہو۔

''کافرستان ایسے تھوڑی جاؤں گا وہاں کی میٹھی آنکھیں خاص کر اپنے کرنل صاحب کی بہت جاندار میٹھی آنکھیں کیا کہیں گی کہ خالی ہاتھ ہی آ گیا''.....گنجے نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد واپس آیا تو اس کے پاس لوہے کی سیڑھی تھی جو فولڈ تھی لیکن کھل بھی جاتی تھی۔مزاحیہ شکل کے گنجے نے سیڑھی کو کھولا اور دیوار کے پاس رکھ کر اوپر چڑھنے لگا تو دیوار کے اوپر تک پہنچ گیا جہاں اسے دنیا کے رنگ برنگے پھولوں کا باغ نظر آنے لگا۔

یہ ٹونی تھا۔ڈاکٹر سائمن کا دوست جو یہاں ڈاکٹر سائمن کے نایاب پھولوں کے باغ سے پھول چوری کرنے آیا تھا اور یہ باغ گریٹ لینڈ کے معروف سیکرٹ ایجنٹ اور نوجوان سائنس دان اور پھولوں کا جنون کی حد تک شیدائی اور دلدادہ تھا اور فارغ وقت میں اپنے اس باغ میں ہی آ جاتا تھا جہاں اس نے دنیا بھر سے نایاب پھول منگوا کر اُگا رکھے تھے۔

Downloaded from Paksociety.com

ٹونی نے دیوار کے اوپر چڑھ کر فولڈنگ سیڑھی کو اٹھایا اور اندر کی طرف سیڑھی کو نیچے لٹکا دیا جہاں زمین سے سیڑھی ٹک گئی اور پھر ٹونی آرام سے نیچے پھولوں کے باغ میں اتر گیا اور اپنی اس کارنامے پر خوش ہو کر اپنے کندھوں کو تھپکی دینے لگا۔ٹونی آگے بڑھا جہاں ہر طرف رنگ رنگ کے پھول اُگے ہوئے تھے جو کچھ تو گملوں میں تھے اور کچھ زمین میں اُگے ہوئے تھے۔ٹونی بے دردی سے ان پھولوں کو توڑنے لگا ایک تھیلا ساتھ لایا تھا اس میں ان کو بھرنے لگا لیکن اس سے پہلے کہ مزید بیچارے پھولوں کی شامت آتی اچانک باغ کے دیواروں کا اکلوتا گیٹ کھلنے کی آواز آئی تو ٹونی نے چونک کر دیکھا اندر ایک نیگرو داخل ہو رہا تھا اور اس نیگرو کو دیکھ کر بھاگنے یا پھول توڑنے کا ارادہ ترک کرنے کے بجائے اور تیزی سے پھولوں کی مرمت شروع کر دی اور ان کو توڑنے لگا۔

''ارے ارے ٹونی۔یہ تم کیا کر رہے ہو یار کبھی تو ان بیچارے پھولوں پر رحم کر لیا کرو''.....نیگرو نے بھاگ کر اس کی طرف آتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔یہ ڈریگن سلا کا تھا ڈاکٹر سائمن کے پاور گروپ کا ممبر پاور فائیو تھا اور ڈریگن سلا کا بھی پھولوں سے شوق رکھتا تھا ڈاکٹر سائمن کے اس باغ کی صفائی اور رکھوالی خود کرواتا تھا اور آج چونکہ مالی چھٹی پر گئے تھے اس لیے پھولوں کی شامت آ گئی تھی اور اتفاق سے ڈریگن سلا کا یہاں نا آتا تو مزید پھولوں کی شامت آتی۔

''یار ٹونی۔گاڈ کے لیے تم کیوں باز نہیں آتے اتنے خوبصورت باغ کا ستیاناس کر کے رکھ دیا ہے''.....ڈریگن سلا کا نے منہ بنا کر ناگواری سے کہا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ کافی سارے پھول توڑے جا چکے ہیں جو ڈاکٹر سائمن نے معلوم نہیں اپنے شوق کے لیے کہاں کہاں سے منگوائے تھے۔

''میں آج کافرستان جا رہا ہوں اور وہاں میرے دوست کرنل صاحب کی میٹھی آنکھوں کو یہ تحفے میں دوں گا''.....ٹونی نے بے پرواہ ہو کر کہا۔

''چلو باہر نکلو صرف تمہاری خاطر تم پھولوں کے ازلی دشمن سے پھولوں کے باغ کو بچانے کے لیے ماسٹر سیون نے یہ دیواریں لگائیں ہیں لیکن پھر بھی تم کسی نہ کسی طرح نقب لگا کر یہاں بیچارے پھولوں کا اچار بنانے آ جاتے ہو''.....ڈریگن سلا کا نے بدستور منہ بنا

Downloaded from Paksociety.com

کر کہا۔

''تمہارا باس میرا دوست ہے اور میری مرضی میں اس کے پھولوں کے باغ کے ساتھ جو کروں''.....ٹونی نے اپنے گنجے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''یار ٹونی۔حد ہو گئی ہے تم کافرستان جا رہے ہو کیا اتنی دیر تک یہ پھول تازہ رہ سکیں گے۔یار پلیز رحم کرو ان پھولوں پر ماسٹر سیون کتنی محبت سے اور لگن سے ان پر محنت کرتے ہیں اور تم ہر وقت آ کر ان کا صفایا شروع کر دیتے ہو''.....ڈریگن سلاکا نے منہ بنا کر کہا۔

''آخر کیا کروں تحفے بھی تو دینے ہوتے ہیں تاکہ میٹھی آنکھوں سے سپیشل محبت وصول کر سکوں''.....ٹونی نے لاپروائی سے اپنے بات کی دلیل دی۔

''یار دل تو کرتا ہے تمہارے والی جو سپیشل محبت ہے جو تم حسین لڑکیوں یعنی اپنی میٹھی آنکھوں سے وصول کرتے ہو اس کا اظہار میں ہی کر دوں''.....ڈریگن سلاکا نے کہا کیونکہ سب ہی جانتے تھے کہ ٹونی کی سپیشل محبت کیا ہے۔

''تم کوئی میٹھی آنکھ نہیں ہو جو کہ میری طرف مسکراتے ہوئے دیکھو اور سپیشل محبت کا اظہار کرو جس سے میرے دماغ میں اچھوتے آئیڈیئے آئیں بلکہ تم جیسے بلیک مین اور سانڈھ کے تھپڑ سے میری برین کی رگیں ہی مردہ ہو جائیں گی''.....ٹونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہاری رگیں مردہ ہو نہ ہوں مگر تمہارے ہونے سے ان بیچارے پھولوں کی رگیں تو مردہ ہوتی ہی رہتی ہیں اور موقعہ دیکھتے ہی ان کا ستیاناس کرنا شروع کر دیتے ہو''.....

ڈریگن سلاکا نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

اچانک ڈریگن سلاکا کے سیل فون سپارک کرنے لگا تو ڈریگن سلاکا چونک گیا کیونکہ اس کے سیل فون پر انڈر ورلڈ کے ایک آدمی کی کال آ رہی تھی۔

''ہاں مورگن۔کیا بات ہے کس لیے کال کی ہے''.....ڈریگن سلاکا نے سیل فون آن کرتے ہوئے کہا۔

''بلیک فادر۔تمہارے لیے ایک اہم خبر ہے تم مجھ سے ملنے آ جاؤ''.....مورگن نے کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''آخر ایسی کیا بات ہے جس کے لیے تم مجھے فون پر نہیں بتا سکتے''.....ڈریگن سلاکا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''بلیک فادر کچھ معاملات ایسے ہوتے ہیں جن کے بارے میں راز رکھنا پڑتا ہے لیکن خبر بہت ہی اہم ہے ہمارے ملک کے کسی اہم پراجیکٹ پر حملہ ہونے کی گہری سازش کی جا رہی ہے بلکہ ہو سکتا ہے سازش کرنے والے اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو جائیں''.....مورگن نے کہا تو ڈریگن سلاکا چونک گیا گو کہ ڈریگن سلاکا گریٹ لینڈ کا نہیں تھا سوڈان کا تھا لیکن کافی عرصے سے گریٹ لینڈ رہے رہا تھا اور اپنی صلاحیتوں سے یہاں کی انڈر ورلڈ کا بلیک فادر بن گیا تھا اور اس نے اپنے مخبر بھی بنا رکھے تھے جو زیر مین دنیا میں ہونے والی اہم کارروائی کے بارے میں اسے انفارم کرتے رہتے تھے۔

''او کے مورگن۔ میں تم سے ملنے تمہارے کلب آ جاؤں گا وہیں ملاقات ہوتی ہے''.....ڈریگن سلاکا نے کہا اور کال بند کر دی۔

''معلوم نہیں آخر ایسی کیا بات ہے جس کے بارے میں مورگن نے فون پر نہیں بتایا''.....ڈریگن سلاکا نے حیرت سے کہا۔

''مجھے اس پھول کا بتاؤ جس کو میرا دوست ڈاکٹر سائمن ڈارک ایڈونچر والے کیس مگر مچھ کے بھٹ والے گہرے پانی کے کنویں سے لے آیا تھا''.....ٹونی نے اس بار بے پرواہ ہو کر پوچھا۔

''کیوں تم اس پھول کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو جو کہ صرف پانی کے اندر ہی اگتا ہے''.....ڈریگن سلاکا نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

''میں کافرستان میں اپنے دوست کرنل فریدی کی ساتھی میٹھی لڑکیوں کو دوں گا تا کہ وہ مجھ سے سپیشل محبت کا اظہار کر سکیں''.....ٹونی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔،، بابا رستم تمہاری جو سپیشل محبت ہے اسے پوری دنیا جانتی ہے اور بے حد خوبصورت لڑکی کا عام سی لڑکی بھی تم سے تمہاری خاص محبت کا اظہار کر سکتی ہے۔ ڈریگن سلاکا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں عام سی لڑکیوں سے سپیشل محبت وصول نہیں کرتا میں صرف حسین اور خاص لڑکیوں

Downloaded from Paksociety.com

سے محبت وصول کرتا ہوں خاص کر وہ لڑکیاں جو بہت اعلیٰ پائے کی فائیٹر بھی ہوں اور ساتھ ساتھ بے حد حسین بھی ہوں ان سے سپیشل محبت وصول کر کے میرے دل کو بہت خوشی ہوتی ہے''.....ٹونی نے مسکراتے ہوئے فخر سے کہا کیونکہ اب تک بیشتر مہمات میں ٹونی، ڈاکٹر سائمن کے سیکرٹ ایجنٹ دوست ملکوں کی سیکرٹ لڑکیوں خاص کر عمران اور کرنل فریدی کی ساتھی لڑکیوں سے اپنی سپیشل محبت وصول کر کے اچھوتے آئیڈیاز دے چکا تھا اور اپنے ینگ کپل ہوٹل میں تو کبھی کبھار اس کے پروگرام ہوتے رہتے تھے جس میں ٹونی بے حد حسین لڑکیوں سے بھرپور انداز میں تھپڑ جسے یہ اپنی سپیشل محبت کہتا تھا جس میں لڑکی دلربا انداز میں مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر بھرپور تھپڑ اس کے گال پر رسید کرتی تھی اور ٹونی اسے اپنی سپیشل محبت کہتا تھا اور واقعی دنیا کا آٹھواں عجوبہ انسان ہی تھا۔

''میں تمہیں ہرگز ان پھولوں کے بارے میں نہیں بتا سکتا''.....ڈریگن سلاکا نے منہ بنا کر کہا کیونکہ ٹونی ایک اور پھول توڑنے لگا تھا لیکن ڈریگن سلاکا نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

''چلو کوئی بات نہیں۔ میں کافرستان جا رہا ہوں یہی پھول کافی ہیں بعد میں یہاں آنے کا کوئی اور انتظام کر لوں گا''.....ٹونی نے اپنے گنجے سر پر ہاتھ پھیرتے اور سر ہلاتے ہوئے کہا اور اپنی سیڑھی اٹھا کر گیٹ کے ذریعے باہر نکل گیا اور اسے باہر جاتا دیکھ کر ڈریگن سلاکا کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی کہ ان کا ساتھی واقعی دنیا کا عجوبہ ہشتم ہے۔

☆.....☆.....☆

''ویسے پرمود ہم دونوں کافی دنوں بعد مل رہے ہیں''.....تمثیلہ نے مسکراتے ہوئے اپنے منگیتر پرمود کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں لیڈی بلیک۔ تم درست کہہ رہی ہو ظاہری بات ہے ہم دونوں ہی سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور ہم دونوں کا ڈیپارٹمنٹ بھی علیحدہ ہے لیکن بڑی مہمات میں ہی ہم اکٹھے ہوتے ہیں ورنہ بس کام کام بس کام''.....میجر پرمود نے چائے سپ کرتے ہوئے کہا۔ میجر پرمود اور اس کی منگیتر بلگارنیہ کے دارالحکومت تیران کے ایک شاندار ہوٹل نیو لائٹ راک سٹار میں بیٹھے ہوئے تھے جو نیا کلب تھا لیکن بہت شاندار کلب تھا اور خوش اخلاق سٹاف اور یہاں کا اعلیٰ کھانا لوگوں کو یہاں لے کر آ رہا تھا یہاں کچھ دن پہلے گریٹ لینڈ کا دنیا کا معروف بینڈ لکی

Downloaded from Paksociety.com

سیون بینڈ جوڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کا ہی بینڈ تھا یہاں پر ڈانس اور گانوں کا زبردست پروگرام کر کے بھرپور داد وصول کر چکا تھا۔

اس وقت بھی ہوٹل لوگوں سے بھرا ہوا تھا لیکن میجر ہوٹل کا مالک میجر پرمود کا گہرا دوست تھا اس لیے اس نے میجر پرمود اور لیڈی بلیک تمثیلہ کے لیے ایک ٹیبل مختص کر دی تھی۔

''میجر۔ہم اس وقت کسی کام میں مصروف نہیں ہیں بلکہ ایک ہوٹل میں بیٹھے ہیں اس لیے اب تو مجھے لیڈی بلیک نہیں بلکہ میرے نام سے یعنی تمثیلہ کہہ کر بلاؤ''.....تمثیلہ نے بھی چائے سپ کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ کھانا ابھی کچھ دیر پہلے ہی دونوں کھا چکے تھے۔

''مگر تمثیلہ تم خود اب مجھے پرمود کے بجائے میجر کہہ رہی ہو جیسے ہم کسی کیس میں کام کر رہے ہوں''.....میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا تو تمثیلہ اور میجر پرمود دونوں ہی ہنس پڑے۔

''ہاں پرمود۔بس کام کے لیے ہمیں ایک دوسرے سے دور رہنا پڑتا ہے اور تم تو ویسے بھی کرنل ڈی کے ساتھ کام کرتے ہو اور کرنل ڈی صاحب بہت سخت آدمی ہیں اس لیے میں تمہارے آفس بھی تم سے ملنے نہیں آتی''.....تمثیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں تمثیلہ۔لیکن ہماری مجبوری بھی ہے کیونکہ تم جانتی ہو کہ ایکریمیا اور اسرائیل ہمارے ازلی دشمن ہیں اور ان کے ایجنٹ ہمارے ملک کو نقصان پہنچانے کے لیے ہر وقت درپے رہتے ہیں اس لیے ایک سیکرٹ ایجنٹ ہونے کے ناطے ہمیں محتاط ہونا ہی پڑتا ہے''.....میجر پرمود نے کہا۔

''ہاں پرمود۔لیکن مجھے خوشی ہے کہ ہمارا گروپ جب بھی کسی بیرونی مشن میں جاتا ہے تو اللہ کے کرم سے ہمیں ہمیشہ کامیابی نصیب ہوئی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ پرمود تمہارا نام بھی دنیا کے معروف سیکرٹ ایجنٹوں اور سراغ رسانوں میں شامل ہے''.....تمثیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں عمران صاحب۔ڈاکٹر سائمن اور فریدی صاحب تو جیسے میرے سامنے مکھیاں

Downloaded from Paksociety.com

مارتے ہوئے نظر آتے ہیں''.....میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں میجر۔ یہ سب بھی کسی سے کم نہیں ہیں لیکن دنیا کی عالمی مجرم اور دہشت پسند تنظیمیں تم سے بھی ڈرتی ہیں''.....تمثیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے بابا مجھے اتنا سر پر نہ چڑھاؤ کہ کوئی مجرم یا دہشت پسند تنظیم کی پری وش مجھ پر عاشق ہو جائے''.....میجر پرمود نے اپنی منگیتر کے سامنے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا حالانکہ میجر پرمود سنجیدہ انسان تھا مگر کبھی کبھار اپنی منگیتر سے ملاقات کے دوران دل لگی اور شرارت کے موڈ میں آ جاتا تھا۔

''جی ہاں میں تمہارا مطلب خوب سمجھ رہی ہوں جس طرح زیرو لینڈ کی ناگن عمران صاحب پر فدا ہے اور دوسری ناگن کرنل فریدی صاحب پر لٹو ہے اور بلیک ڈیتھ کی رینا مونڈارے عرف ڈائمنڈ بیوٹی ڈاکٹر سائمن کو چاہتی ہے کیونکہ وہ بھی ڈاکٹر سائمن اور اس کی منگیتر کلارہ کی طرح بہت ہی زبردست ڈانسر ہے اور اس طرح جولیا روزا اور کلارہ کی حریف دنیا کی خطرناک لڑکیاں ہیں لیکن شکر ہے تم پر کوئی فدا نہیں ورنہ میں اب تک اس کا خون کر چکی ہوتی''.....تمثیلہ نے منہ بنا کر تیز نگاہوں سے میجر پرمود کی طرف دیکھ کر کہا تو میجر پرمود زور سے ہنس پڑا۔

''شکر کرو کہ واقعی مجھ پر کوئی حسین پری عاشق نہیں ہے ورنہ مرد تو ایک پر بس نہیں کرتا''.....میجر پرمود نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم کسی اور کی طرف دیکھو تو میں تمہارا سر گنجا کر دوں گی''.....تمثیلہ نے غصے سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''تم جولیا مت بنو بلکہ تمثیلہ ہی رہو اور فکر نہ کرو میں بس ایک ہی پری وش کو چاہتا ہوں جو میری منگیتر ہے''.....میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا تو تمثیلہ کھلکھلا کر ہنس پڑی کیونکہ عموماً جولیا ہی عمران کو ایسی دھمکی دیتی رہتی تھی اس لیے میجر پرمود نے اسے جولیا کی مثال دی تھی۔

''خیر تم شکر کرو کہ میرا باس کرنل ڈی اہم مہمات میں میری اپنی ٹیم یعنی میرے خاص اسسٹنٹ کیپٹن توصیف، کیپٹن نوازش کے ساتھ تمہیں اور میرے دوستوں آفتاب سعید اور

Downloaded from Paksociety.com

لاٹوش کو میرے ساتھ کام کرنے کی اجازت دے رکھی ہے اور ہم دونوں گپ شپ کر لیتے ہیں''.....میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں وہ تو ہے لیکن ظاہری بات ہے تمہارے اسسٹنٹ اور دیگر ساتھی شامل ہوتے ہیں اور کیس کے دوران ہم سوائے کام کے کوئی اور بات نہیں کر سکتے اور کام کے اصول کے مطابق تم مجھے لیڈی بلیک کہہ کر بلاتے ہو اور میں تمہیں میجر کہہ کر بلاتی ہوں اچھا خیر یہ بتاؤ سنا ہے آج کل ہمارا مسخرہ دوست لاٹوش کافرستان گیا ہوا ہے تاکہ کرنل فریدی صاحب کے انڈر کام کرنے والی سیکرٹ ایجنٹس روزا، انسپکٹر ریکھا اور کرائم رپورٹر رشیدہ سے ملنے کے لیے کافرستان گیا ہوا ہے''.....تمثیلہ نے لاٹوش کے ذکر پر مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں پاکیشیا کی طرح ہمارے کافرستانی حکومت سے بھی گہری دوستی اور مراسم ہیں اس لیے لاٹوش کافرستان میں کرنل صاحب اور ان کے ممبران سے ملنے گیا ہے''.....میجر پرمود نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ اچانک میجر پرمود کے سپیشل سیل فون نے سپارک کیا تو میجر پرمود چونک گیا کیونکہ اس کے باس کرنل ڈی کی کال آ رہی تھی۔

''لو کرنل ڈی صاحب کا ذکر کر رہے تھے کہ ان کی کال بھی آ گئی''.....میجر پرمود نے چونک کر کہا اور سیل فون آن کر دیا۔

''یس میجر پرمود سپیکنگ''.....میجر پرمود نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میجر پرمود جلد ہی میرے آفس پہنچو جلدی ایک بہت ہی پریشان کن خبر ہے''..... کرنل ڈی کی پریشان کن اور بارعب آواز سنائی دی تو میجر پرمود چونک گیا۔

''سر۔ آخر کیا ہوا ہے آپ کافی پریشان لگ رہے ہیں''.....میجر پرمود نے ہونٹ بھینچ کر پوچھا تو تمثیلہ بھی چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

''میجر۔ تم جلدی پہنچو پرائم منسٹر صاحب نے ہنگامی میٹنگ بھی بلائی ہے کیونکہ ہمارا بہت ہی گہرا نقصان ہوا ہے''.....کرنل ڈی نے بدستور پریشانی سے کہا تو میجر پرمود حیران اور قدرے پریشان ہو گیا۔

''رائٹ سر۔ میں آفس سے زیادہ دور نہیں ہوں اور اس وقت لیڈی بلیک کے ساتھ راک سٹار ہوٹل میں ہوں اور دس منٹ تک پہنچ جاتا ہوں''.....

Downloaded from Paksociety.com

''ٹھیک ہے۔لیڈی بلیک بہت ہی خوبیوں والی سیکرٹ ایجنٹ ہے اور تمہاری طرح ملک کے لیے بہت کارنامے سرانجام دے چکی ہے اسے بھی ساتھ لیتے آؤ اور جلدی پہنچو''.....یہ کہہ کر کرنل ڈی نے فون بند کر دیا۔

''چلو تمثیلہ۔تمہیں بھی کرنل ڈی نے طلب کیا ہے اور ان کے مطابق بہت ہی اہم کیس شروع ہو چکا ہے''.....میجر پرمود نے کہا تو دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور بل ادا کر کے دونوں تیزی سے باہر نکلے اور پارکنگ سے اپنی اپنی گاڑی نکال کر تیزی سے کرنل ڈی کے آفس جانے لگے۔کچھ دیر بعد دونوں کرنل ڈی کے آفس پہنچ گئے جہاں کرنل ڈی بہت پریشانی میں ان کا ویٹ کر رہا تھا۔

''آؤ آؤ میجر اور لیڈی بلیک۔بیٹھو تم دونوں سے اہم ایشو پر بات کرنی ہے''.....کرنل ڈی نے ان دونوں کے سلام کا جواب دینے کے بعد بے تابی سے کہا۔

''جی سر فرمائیں۔آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں''.....میجر پرمود نے کہا۔

''میجر پرمود ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ایٹمی پاور سیکٹر کے انچارج اور ہمارے ملک کے معروف سائنس دان ڈاکٹر آفندی کا فون آیا تھا اور انہوں نے کہا ہے کہ کچھ دیر پہلے ایٹمی پاور سیکٹر کا سائنسی نظام یکلخت مکمل طور پر جام اور بلاک ہو گیا ہے اور ڈاکٹر آفندی اور دیگر سب سائنس دان پوری کوشش کر رہے ہیں کہ اس کا حل ڈھونڈ سکیں لیکن کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہی اور راڈار اور چیک میٹرز بھی خاموش اور جام ہو چکے ہیں جس سے ایٹمی پاور سیکٹر کا نظام ڈیج ہو چکا ہے''.....کرنل ڈی نے کہا تو میجر پرمود اور تمثیلہ دونوں کے چہرے حیرت اور پریشانی سے فق ہو گئے۔

''لیکن سر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ہمارے انتہائی خفیہ اور اتنے اہم مرکز کے نظام کو درہم برہم کر دیا جائے''.....تمثیلہ نے حیرت سے کہا۔

''یہی تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے یہ سب کیسے ہوا ہے اور اس کے پیچھے کس تنظیم کا ہاتھ ہے کیونکہ ایکریمیا اور اسرائیل ہمارے بڑے دشمن ہیں لیکن دنیا میں دہشت اور سائنسی نظام کی چوری کرنے والے بھی دنیا کی خطرناک تنظیمیں ہیں اور ابھی تک کچھ سمجھ نہیں آ رہا اس لیے پرائم منسٹر صاحب نے ہنگامی میٹنگ بلائی ہے اور اس میں ہمیں بھی بلوایا گیا ہے اور کسی

Downloaded from Paksociety.com

بھی وقت ان کی کال آ سکتی ہے''.....کرنل ڈی نے ہونٹ بھینچ کر بدسطور پریشانی سے کہا۔

''سر کچھ عرصہ پہلے عمران صاحب، ڈاکٹر سائمن اور کرنل فریدی صاحب نے تاریک براعظم کے ایک گمنام اور وحشیوں اور درندوں سے پر گھنے جنگلات کے ایک بڑے جزیرے پر گئے تھے جہاں ریڈ ڈیتھ کے ماسٹر باخ نے ریڈ پاور نامی انتہائی خوفناک ایجاد بنائی تھی اور گریٹ لینڈ کی شہرہ آفاق کالم نگار مادام کوشیلا کے کالم کے بعد دنیا کی سیکرٹ ایجنسیوں نے وہاں کا رخ کیا تھا لیکن ریڈ پاور کی وجہ سے مشکل کا شکار ہو گئی تھیں لیکن بہرحال عمران صاحب، ڈاکٹر سائمن اور کرنل فریدی صاحب نے ماسٹر باخ کو موت کی نیند سلا دیا تھا اور اس کی انتہائی انقلابی مہلک اور خطرناک ایجاد ریڈ پاور کو فنا کر دیا تھا جس سے ہر قسم کا سائنسی نظام اور ایمونیشن تک بلاکیج اور جام ہو گیا تھا اور میں مصروفیت سے اس مہم میں شامل نہیں ہو سکا تھا لیکن کرنل فریدی صاحب اور عمران صاحب نے مجھے وہاں کے بارے میں سب بتا دیا تھا کہ ریڈ پاور کو مکمل طور پر فنا کر دیا گیا تھا''.....(اس کے لیے میرے پہلے اور فل ایڈونچر ناول ''ڈارک ایڈونچر،، کا مطالعہ کریں) میجر پرمود نے حیرت سے کہا۔

''لیکن میجر تم بھول چکے ہو کہ ریڈ ڈیتھ کے تینوں خاص ہرکارے رینا مونڈارے عرف ڈائمنڈ بیوٹی، جنگلی بھیڑیئے اور لیڈی کلرو ولف کے نام سے مشہور اور ڈاکٹر سائمن کے پاور ممبر ڈریگن سلاکا کا بھائی جیفرڈ سلاکا اور میجر سارگن اپنے باس ماسٹر باخ کے مرنے کے بعد اس کے بھائی ماسٹر اسکاٹا کی عالمی اور خوفناک تنظیم بلیک ڈیتھ میں شامل ہو گئے ہیں جہاں ژونڈاری عرف لیڈی ہنٹر بھی ان کی ساتھی ہے اور تم جانتے ہو کہ ماسٹر اسکاٹا گو کہ یہودی ہے لیکن صرف اپنے تنظیم بلیک ڈیتھ کا ہی خیر خواہ ہے اور اسرائیل کو بھی نقصان پہنچا چکا ہے اور دیگر ملکوں میں بھی یہ سب دہشت پیدا کر چکے۔ ماسٹر اسکاٹا اپنے مرحوم بھائی ماسٹر باخ سے بھی بڑا سائنس دان ہے یہ اس کی بھی سازش ہو سکتی ہے''.....کرنل ڈی نے کہا۔

''ہاں سر۔ لیکن پھر بھی سائنسی ترقی کے میدان میں زیرولینڈ اور سپیس کا شاطر سائنس دان ڈاکٹر ایکس بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں اور بلیک تھنڈر بھی بہت ہی ترقی یافتہ اور پاور فل

Downloaded from Paksociety.com

خطرناک تنظیم ہے اس لیے ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ گہری اور خوفناک سازش کس کی ہے''.....تمثیلہ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے تشویش سے کہا۔

''ہاں لیڈی بلیک۔ مگر جو بھی ہے ہمیں جلد ہی اس گہری سازش کا پردہ فاش کرنا ہو گا''.....کرنل ڈی نے کہا ہی تھا کہ اسی دوران کرنل ڈی کو گریٹ لینڈ سے فون آیا تو کرنل ڈی چونک کر اسے سننے لگا اور کچھ دیر فون پر بات چیت کے بعد فون بند کر دیا۔

''لگتا ہے یہ حرکت کسی عالمی خطرناک تنظیم کی ہی ہے کیونکہ مجھے گریٹ لینڈ کے ایجنٹ نے بتایا ہے کہ وہاں کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بھی بلاکیج کر دیا گیا ہے اور وہاں بھی سب مشکل کا شکار ہیں۔ گریٹ لینڈ کا ڈاکٹر سائمن خود بہت کامیاب سائنس دان ہے اور اس کے علاوہ گریٹ لینڈ یورپ کا بہت ہی ترقی یافتہ ملک ہے وہاں کے ایٹمی پاور سیکٹر کا بلاکیج ہونا یہ ثابت کر چکا ہے کہ واقعی کسی خطرناک عالمی تنظیم نے یہ گہری سازش کی ہے''.....کرنل ڈی نے کہا تو میجر پرمود اور تمثیلہ چونک گئے۔ اسی دوران کرنل ڈی کو پرائم منسٹر ہاؤس سے کال آ گئی جہاں اسے اور اس کی ٹیم خاص کر میجر پرمود وغیرہ کو بلوایا گیا تھا۔ کرنل ڈی، میجر پرمود اور تمیلہ فوراً پرائم منسٹر ہاؤس روانہ ہو گئے۔

☆.....☆.....☆

''سلیمان۔ سب کے لیے چائے لاؤ آج مجھ غریب بیچارے کی شامت آ چکی ہے کہ دلہن بمع باراتی خود ہی یہاں چل کر آئی ہے اور باراتیوں سے زیادہ دلہن نکاح کے لیے بے تاب ہے میرا مطلب ہے چائے کے لیے بے تاب ہے''.....عمران نے احمقانہ لہجے میں چلاتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ باراتیوں میں آپ مسٹر تنویر کو شامل نہ کریں ورنہ آپ جس دلہن کا نام لے رہے ہیں مسٹر تنویر خود اس کے دعوے داروں میں شامل ہیں''.....کچن سے سلیمان کی تیز آواز سنائی دی۔

آج کل سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا اور سب ہی فارغ تھے اس لیے سیکرٹ سروس والے اپنی ڈپٹی چیف جولیا فنٹر واٹر کے کہنے پر صبح اچانک ہی عمران کے فلیٹ میں دھاوا بول چکے تھے اور عمران اور سلیمان کی ستم ظریفی کہ دونوں ہی فلیٹ میں موجود تھے

Downloaded from Paksociety.com

جہاں عمران آج کی تازہ اخبار پڑھنے کی تیاری کر رہا تھا کہ صبح ہی صبح سب سیکرٹ سروس کے بمع فورسٹارز دسوں ممبران اس کے فلیٹ میں پہنچ گئے تھے اور اتفاق یہ کہ فور پاورز کے چاروں ممبران جوزف، رابرٹ، جوانا اور ٹائیگر بھی چونکہ کوئی کیس نہ ہونے کی وجہ سے عمران سے نہیں ملے تھے اس لیے اسے سرپرائز دینے کے لیے اس کے فلیٹ اسے ملنے آ گئے تھے۔

ایک ساتھ چودہ افراد کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر حیرت کے ڈونگے برس پڑے تھے اور جیسے کبوتر بلی کو دیکھ خوف سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اسی طرح خوفزدہ نظروں سے اور احمقانہ انداز میں ان سب کو گھورنے لگا تھا۔ اپنی عادت کے مطابق زندہ دل رابرٹ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے عمران سے صرف ہاتھ ملانے پر اکتفاء کیا تھا البتہ بگ باس کا نعرہ لگاتے ہوئے پوری چاہت سے سلیمان سے گلے ملا تھا اور اس کے ہاتھ کو عقدت سے بوسہ بھی دیا تو عمران غصے سے اسے گھورنے لگا تھا اور جوزف بھی ناگوار نگاہوں سے رابرٹ کو اور غصے سے سلیمان کو گھورنے لگا تھا جس نے نامعلوم کیا پھونک کر رابرٹ کو پلایا تھا کہ اس کا بگ باس بن گیا تھا۔

رابرٹ کی یہ حرکت دیکھ کر سب سیکرٹ سروس کے ممبران کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔ رابرٹ سے پرتپاک ملنے کے بعد سلیمان کا چہرہ خوشی سے پھول گیا تھا اور وہ خوشی سے سب کے لیے چائے تیار کرنے کے لیے کچن میں آ گیا تھا ورنہ ایک ساتھ اتنے سارے افراد کو دیکھ کر چائے تیار کرنے پر اس کا منہ بن جاتا تھا لیکن رابرٹ کی وجہ سے اور اس کی فرمائش پر تیزی سے کچن میں کام کر رہا تھا اور عمران کی دلہن اور باراتیوں والی بات سن کر اسے جواب دیا تھا۔ کچن سے سب کو سلیمان کی تیز آواز سنائی دی تو عمران نے غصے سے گھور کر کچن کو گھورا۔

''کچن دان کے بچے باس نے تمہیں جس کام کے لیے کہا ہے تم اس کام کو سرانجام دو اور میرے لیے مغز بادام بھی لانا مجھے زوروں کی بھوک لگی ہے''..... جوزف نے چلاتے ہوئے کہا تو سب مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگے۔

''تیرے لیے تو زہر کا سپیشل حلوہ تیار ہے جسے کھاتے ہی تیری حالت پہلے سے بھی

Downloaded from Paksociety.com

زیادہ اچھی ہو جائے گی''.....سلیمان کی کچن سے طنزیہ آواز آئی تو سب زور سے ہنس پڑے اور جوزف منہ بنانے لگا۔

''آج کس لیے غریب کنگال کے فلیٹ میں آ کر مجھے مزید کنگال کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے ایک تو تم سب کا چوہا مجھے کام کا معاوضہ بہت تھوڑا دیتا ہے جس سے بمشکل سے گھر کا چولہا گرم ہوتا ہے اوپر سے تم سب میری جیب پر ہاتھ صاف کرنے آ گئے ہو''.....عمران نے مسکین سی صورت بنا کر سب کی طرف دیکھ کر چہرے پر حماقتوں کے ڈونگے سجاتے ہوئے کہا۔

''بس عمران۔ مس جولیا نے کہا کہ کافی دنوں سے عمران سے ملاقات نہیں ہوئی تو میں بھی مس جولیا کی بات کو رد نہ کر سکا اور سب ممبران کے ساتھ یہاں چلا آیا''.....تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یقین کرو تنویر تمہیں یہاں دیکھ کر خوشی سے میری آنکھوں میں آنسو نکل آئے ہیں میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مجھے یہ مبارک دن بھی دیکھنا نصیب ہو گا خوشی کے عالم میں میرا دل بھنگڑا ڈالنے کو کر رہا ہے''.....عمران نے احمقانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب عمران صاحب۔ آخر تنویر کو اپنے فلیٹ میں دیکھ کر آپ کو اچانک اتنی خوشی کیوں ہونے لگی ہے''.....کیپٹن شکیل نے حیرت سے پوچھا۔

''ظاہری بات ہے آج تنویرا اپنی پیاری سی بہن کا ہاتھ خود چل کر میرے ہاتھوں میں دینے آیا ہے''.....عمران نے چہرے کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہا تو سب زور سے ہنس پڑے اور جولیا کے چہرے پر بھی شرمندہ سی مسکراہٹ رینگ گئی تھی البتہ تنویر کا منہ بن گیا لیکن خاموش رہا۔

''ہاں بھئی ظاہری بات ہے ایک دن بھائیوں کو اپنی پیاری بہنوں کے ہاتھ نیلے پیلے کرنے ہی پڑتے ہیں''.....سلیمان نے کہا جو کچن سے چائے کی ٹرالی لے کر آ رہا تھا اور اس کی بات سن کر سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''احمق انسان شادی میں ہاتھ نیلے پیلے نہیں صرف پیلے کرنا ہوتا ہے''.....جوزف نے سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''کالے گیدڑ۔میں نیلے کہوں، پیلے کہوں یار سیلے کہوں تمہیں اس سے مطلب۔تم اپنی کالی زبان بند رکھو''.....سلیمان نے کہا تو جوزف قہر آلود نگاہوں سے اسے گھورنے لگا۔

''عمران یہاں ایسی کوئی لڑکی نہیں ہے جس سے تمہاری بات بن سکے کیونکہ کراسٹی کو تم نے خود ہی چیف سے سفارش کر کے اپنے ساتھی رابرٹ سے دوستی کرنے کی اجازت دلوا رکھی ہے اور ایک لحاظ سے کراسٹی رابرٹ سے منصوب ہوئی اور صالحہ کو تم نے خود ہی صفدر سے منصوب کر رکھا ہے اور صالحہ کو تم نے اپنی بہن بنا رکھا ہے اور جہاں تک مس جولیا کی بات ہے تو منہ دھو کر رکھو میرے ہوتے ہوئے تم مس جولیا سے شادی نہیں کر سکتے''.....تنویر نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا تو سب زور سے ہنس پڑے اور عمران مسکراتے ہوئے بیچارگی سے اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

''مسٹر تنویر۔آپ ایک اور پیاری سی من موہنی سی جوڑی کو بھول چکے ہیں اپنے یار ٹائیگر کی روزی راسکل رانی بھی تو ہے اسے بھی ٹائیگر سے منصوب کر ہی دو''.....رابرٹ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے اور ٹائیگر حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

''ویسے ماسٹر۔آپ کافی دنوں بعد ہم فور پاورز کے ممبران آپ اور سیکرٹ سروس کے ساتھ ملیں ہیں بہت دلچسپ گپ شپ لگ رہی ہے''.....جوانا نے چائے سپ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

''تنویر چندا مجھے جلدی نہیں ہے تم پھر کسی اور موقعے پر اپنی پیاری بہن کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دینا پہلے چائے پی کر اپنا غصہ ٹھنڈا کر لو''.....عمران نے ایک بار پھر تنویر کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

''میں کوئی تمہارا چندا نہیں ہوں''.....تنویر نے جولیا کو زبردستی اپنی بہن بنانے پر بگڑتے ہوئے کہا۔

''تو کیا چندا نہیں تو تمہیں گندا کہوں تو چلو مسٹر چندا اوہ سوری مسٹر گندا چائے پی لیں''.....عمران نے ادب سے احمقانہ انداز میں کہا تو سب ہنس پڑے اور تنویر خاموش ہی رہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ زیادہ بولنے سے یہ احمق اور اس کا چغد باورچی اسے تماشہ بنا دیں گے۔

Downloaded from Paksociety.com

''عمران صاحب۔آپ نے مادام کوشیلا کا کالم تو پڑھا ہوگا جس میں اس نے ہاٹ ڈائمنڈ کا ذکر کیا ہے اور بقول اس کے سوڈان کے شمالی جنگلوں میں یا پھر اس سے ملحق صحرائے اعظم سنبلاک کے علاقے میں اس کے آثار پائے گئے ہیں''.....نعمانی نے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں میں نے پڑھا ہے اور مادام کوشیلا جب بھی کوئی دفینوں کے بارے میں کالم لکھتی ہے دنیا کے کئی ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ اور ایجنسیاں بدنام اور خطرناک ایجنسیوں کے ہرکارے بھی حرکت میں آجاتے ہیں''.....عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر یہ ہاٹ ڈائمنڈ کیا چیز ہے کیونکہ گرین ڈائمنڈ کے لیے تو ہم نے سمندروں کا سفر کیا تھا اور گولڈن آئل کے لیے بھی ہم نے الاسکا سے دور ملحق برفانی اور موت کے خطرناک علاقوں کا سفر کیا تھا اب ہاٹ ڈائمنڈ کا ذکر سامنے آگیا ہے''.....جوانا نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاٹ ڈائمنڈ بہت نایاب قسم کا پتھر ہے اور اسے گرین ڈائمنڈ اور گولڈن آئل کی قسم ہی سمجھ لو لیکن کچھ عرصہ پہلے ہی ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر ایکریمیا کے سائنس دانوں کو ملے تھے اور انہوں نے ہاٹ ڈائمنڈ کے پتھروں سے ایسے جدید سائنسی آلات بنا لیے ہیں جس سے اگر دنیا پر اور زیرو لینڈ، بلیک ڈیتھ اور بلیک تھنڈر جیسی خطرناک تنظیموں کو ایکریمیا کے ایٹمی پاور سیکٹر کا معلوم بھی ہو جائے تو وہ اس پر پاور فل اور جدید ایٹم بم بھی گرا دیں تو اسے کچھ نہیں ہوگا کیونکہ ہاٹ ڈائمنڈ سے ایکریمیا نے اپنی ایٹمی پاور سیکٹر کو بہت پاور فل بنا دیا ہے لیکن اب ایکریمیا کو مزید ہاٹ ڈائمنڈ کی ضرورت پڑ گئی ہے کیونکہ ایکریمیا کے چند اور بھی خفیہ ایٹمی سیکٹر ہیں جن کو وہ ناقابل تسخیر بنانا چاہتا ہے''..... عمران نے سنجیدگی سے ان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''لیکن مادام کوشیلا کو ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں کہاں سے معلومات ملیں''..... صدیقی نے حیرت سے کہا۔

''حیرت ہے صدیقی۔تم بھی بچوں والے سوال کرتے ہو اس سے پہلے بھی مادام کوشیلا جیسی شہرہ آفاق کالم نگار نے بے شمار انکاش کیے ہیں اور بے شمار خفیہ ایجنسیاں ایسی ہیں جن

Downloaded from Paksociety.com

کو خود خفیہ رکھنا چاہتی ہیں لیکن ان کو معلومات تو مل جاتی ہیں لیکن خود ان چیزوں کو حاصل کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔ اب جیسے کہ مشن امپاسبل والے کیس میں ہمیں اچانک گولڈن آئل کے بارے میں معلومات ملیں تھیں اور ہم گولڈن آئل کی تلاش میں گئے تھے لیکن وہاں اسرائیلی سیکرٹ سروس اور دنیا کی بدنام اور خطرناک تنظیموں بلیک ڈیتھ اور زیرو لینڈ کے خاص ہرکارے بھی ہماری طرح پہنچ گئے تھے اور مادام کوشیلا کے اپنے بھی کئی خفیہ ایجنسیوں سے تعلقات ہیں اور وہ تحقیق بھی کرتی ہے اس لیے اس کے انفارمیشن کے کالم پوری دنیا میں کھلبلی مچا دیتے ہیں لیکن میرے خیال میں اب ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں مادام کوشیلا نے کالم لکھ کر دنیا کو چونکا کر خطرے کا الارم بجا دیا ہے کیونکہ دنیا کی بدنام ایجنسیاں جیسا کہ بلیک ڈیتھ اور زیرو لینڈ وغیرہ ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے حرکت میں آ جائیں گی اور ان کا ہاٹ ڈائمنڈ کو حاصل کرنا دنیا کے ممالک کے لیے بہت بڑا خطرہ بھی بن سکتا ہے''.....عمران نے مسلسل بولتے ہوئے تفصیل سے کہا تو سب چونک گئے۔

''لیکن ایک بات ہے عمران صاحب۔ جب بھی ڈاکٹر سائمن صاحب کی ممبر پاور فائیو مادام کوشیلا جب بھی کوئی اس طرح کے انفارمیشن کالم لکھتی ہے اس میں سچائی ہوتی ہے اور دنیا کے پاور فل ممالک کو حرکت کرنے کا موقعہ ملتا ہے اور ایکریمیا کے ساتھ اسرائیل ،کافرستان ،شوگران ،روسیا اور دیگر پاور فل ممالک کے ایجنٹ حرکت میں ضرور آئیں گے''.....ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں وہ تو ٹھیک ہے لیکن جس طرح ڈارک ایڈونچر والے کیس میں مادام کوشیلا کے یورنیم کے ذخائر کے انفارمیشن کا کالم لکھا تھا افریقہ کے گمنام اور خطرناک جزیرے پر دنیا ٹوٹ پڑی تھی اور ہم بھی حرکت میں آئے تھے۔ ماسٹر باخ جیسے شیطان کو شکست فاش کیا تھا''.....جولیا نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے ایک بار پھر ہم کو بھی حرکت کرنے کا موقعہ ملے گا''.....جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے کسی سیر گاہ میں جانے کا ذکر ہو رہا ہو۔

''ہاٹ ڈائمنڈ دنیا کے لیے پرکشش ہو نہ ہو لیکن اپنی ڈائمنڈ بیوٹی تو میرے لیے بہت پرکشش ہے''.....سلیمان نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا تو سب حیرت سے اسے دیکھنے

Downloaded from Paksociety.com

لگے۔

''واہ بگ باس۔واقعی بلیک ڈیتھ کی ڈائمنڈ بیوٹی اور لیڈی ہنٹر کمال کی حسین تتلیاں ہیں''.....رابرٹ نے اپنی عادت کے مطابق سینے پر ہاتھ رکھ کر عاشقوں کی طرح کہا تو عمران غصے سے اسے گھورنے لگا۔

''مجھے لگتا ہے اب ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے گریٹ لینڈ، بلگارنیہ اور کافرستان کے عظیم سیکرٹ ایجنٹ میجر پرمود، ڈاکٹر سائمن اور کرنل فریدی بھی ضرور ان ایکشن ہوں گے''..... کراسٹی نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب آپ کن سوچوں میں گم ہیں ہم آج کل فارغ ہیں اور اگر ہاٹ ڈائمنڈ کی جو آپ خصوصیت بیان کر رہے ہیں اس پر ہم بھی حرکت کریں تو کوئی مضائقہ نہیں ہوگا''.....چوہان نے کہا۔

''ٹھیک ہے تم سب اپنے چوہے سے اجازت لے کر نکل پڑو افریقہ کے صحراؤں اور جنگلوں میں اس کے لیے میں نے تمہارے ہاتھ تو نہیں پکڑ رکھے''.....عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔آپ ہی ہمیشہ ہم سیکرٹ سروس کے لیڈر رہے ہیں اور آپ کے بغیر ہم کسی مشن میں جانے کا سوچ بھی نہیں سکتے''.....صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں میں نے کیا تم سب بچوں کو گائے بھینسوں کا دودھ پلانا ہوتا ہے کہ میرے بغیر تم سب ادھورے ہو''.....عمران نے احمقانہ انداز میں کہا تو سب ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔آپ بھی بات کو گھما کر کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں آپ کی لیڈر شپ اور آپ کی محبت اور ذہانت سے ہی ہم سب کامیاب ہوتے ہیں اور ایک لحاظ سے ہم سیکرٹ سروس والے آپ فری لانسر کام کرنے والے کے بغیر ادھورے ہیں''.....خاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر سوائے تنویر کے سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی خاص کر جولیا کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا البتہ تنویر نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے۔اس سے پہلے کہ کوئی اور بولتا اچانک عمران کے فون پر گھنٹی بجنے لگی۔

''اوہ۔معلوم نہیں کس کے پیٹ میں درد ہوا ہے''.....عمران نے احمقانہ انداز میں کہا

Downloaded from Paksociety.com

اورفون اٹھالیا۔

''ہیلو۔حکیم نادرشاہی آپ کوکس چیز کا مرض ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے پیٹ کا مرض ختم ہوجائے تو پھر پھکی دردمروڑ کھائیں جس سے دردمروڑ ختم ہوجائے گا ویسے میرے پاس اور بھی پیٹ درد کے کئی علاج ہیں''.....عمران نے احمقانہ انداز میں کہا اوراس کی زبان چل پڑی۔

''بس حکیم عمران اور بھی کچھ کہنا ہے یا مجھے بھی کہنے کا کچھ موقعہ ملے گا''.....عمران کو ڈاکٹر سائمن کی آواز سنائی دی۔

عمران فون کے سی ایل آئی سکرین پر پہلے سے ہی گریٹ لینڈ کا نمبر دیکھ چکا تھا۔

''آہا۔ارے یار ٹھمکا میاں سناؤ کب ڈائمنڈ بیوٹی کو اپنے گلے کا ڈائمنڈ بنا رہے ہو''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرے سر میں درد نہیں ہے کہ ڈائمنڈ بیوٹی جیسی خطرناک حرافہ کو اپنے گلے کا ڈائمنڈ بناؤں البتہ تم تھریسیا جیسی میٹھی ناگن کو اپنے فلیٹ کی زینت بنا سکتے ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا''.....ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

''یہاں جولیا جیسی حسین جلاد بھی موجود ہے جو میرا بھرکس بنا دے گی اس لیے اپنا مشورہ اپنے پاس ہی رکھو''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران۔میں تم سے ایک اہم معاملے پر ڈسکس کرنا چاہتا ہوں اوراس وقت ہمارا ملک اچانک بہت گہری مصیبت میں پھنس چکا ہے اور مجھ جیسا سائنس دان بھی نہیں سمجھ پایا اور ہمارے ملک کے معروف سائنس دان بھی سخت پریشان ہیں''.....ڈاکٹر سائمن نے عمران کی بات پر ہنسنے کے بجائے پریشانی سے کہا تو عمران چونک گیا۔

''بولو کیا بات ہے''.....عمران نے اس بار سنجیدگی سے پوچھا تو ڈاکٹر سائمن اسے بتانے لگا اوراسے سن کر حیرت اور پریشانی سے عمران جیسے شخص کی پیشانی پر بھی پریشانی ابھر آئی۔

☆.....☆.....☆

''ہی ہی ہی ہی!مسٹر ٹھونی آپھ ہمارے ملق آئے ہائیں مجھ قو بہوت خوسی ہورہی

Downloaded from Paksociety.com

ہے''.....قاسم نے بے ڈھنگے انداز میں ہنستے ہوئے کہا تو انسپکٹر آصف نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا۔

''بابا رستم۔آپ ہمارے ملک ہم سے ملنے اور ہم سے سپیشل محبت وصول کرنے آئے ہیں لیکن عجیب اتفاق ہے کہ آج مسٹر لاٹوش کو بھی ہماری یاد آ گئی اور وہ ہمارے ملک کافرستان ہم سے ملنے آئے ہوئے ہیں اور دو دو معزز مہمان دوست ہمارے مہمان ہیں''.....انسپکٹر ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

آج کل کافرستان میں بھی کرنل فریدی کی ٹیم فارغ تھی اور ان کے پاس کوئی کام نہیں تھا اتفاق سے پاکیشیا کے ہمسایہ اسلامی ملک بلگارنیہ کے میجر پرمود کا مزاحیہ اور عاشق مزاج دوست لاٹوش اور یورپ کے معروف ملک گریٹ لینڈ کے ڈاکٹر سائمن کا دوست اور دنیا میں آٹھویں عجوبے کے طور پر مشہور ٹونی بھی کافرستان میں کرنل فریدی کے ممبران خاص کر روزا، انسپکٹر ریکھا اور رشیدہ سے ملنے آیا تھا اور اس وقت سب ہی کافرستان کے دارالحکومت کے ایک معروف لکی سٹار ہوٹل میں موجود کیپٹن حمید، انسپکٹر ریکھا، روزا، انسپکٹر جگدیش ، رشیدہ موجود تھے جو کہ کرنل فریدی کے خاص ٹیم ممبران تھے لیکن ان میں انور اور ہریش یہاں نہیں تھے البتہ کیپٹن حمید نے اپنے دوستوں قاسم اور انسپکٹر آصف کو یہاں ٹونی اور لاٹوش سے ملنے کے لیے بلوا لیا تھا کیونکہ یہ دونوں کرنل فریدی کے ٹیم ممبر تو نہیں تھے لیکن بعض مہمات میں یہ لاٹوش اور ٹونی سے مل چکے تھے اور ان دونوں کی بھی گریٹ لینڈ کے ٹونی اور بلگارنیہ کے لاٹوش سے دوستی ہو چکی تھی۔

ویسے بھی بلگارنیہ اسلامی ملک تھا لیکن کافرستان سے بزنس کی وجہ سے دونوں کی گہری دوستی تھی اور بلگارنیہ کافرستان کو تیل دیتا تھا اور کافرستان اسے اجناس دیتا تھا اور پاکیشیا کے برعکس یہ دونوں ملک پارٹنر ہونے کی وجہ سے اچھے مراسم تھے گریٹ لینڈ سے پاکیشیا اور کافرستان دونوں کی دوستی تھی۔

''یہ دونوں دوست ہمارے معزز مہمان ہیں یا پھر ہر حسین لڑکی سے دوستی کے ترسے مہمان ہیں''.....کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''کیپٹن حمید۔اس طرح تو تمہیں ان سب ڈیٹھ عاشقوں کا لیڈر ہونا چاہیے''.....

Downloaded from Paksociety.com

انسپکٹر ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں تم عمران کے ساتھی رابرٹ اور ڈاکٹر سائمن صاحب کے پاور ممبر کیپٹن مائیکل کو بھول رہی ہو وہ بھی میری ہی کیٹیگری میں آتے ہیں''.....کیپٹن حمید نے کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

روز اصرف ٹونی کی وجہ سے خاموش بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ اپنی ہی دنیا میں مست رہنے والے اور حسین لڑکیوں کی دلکش مسکراہٹ کے اور ان سے بھرپور تھپڑ کھانے کے بعد انوکھے آئیڈیئے دینے والا دنیا کا عجیب انسان ٹونی ایسا شخص تھا جس کا دل ان سب کا خشک مزاج باس کرنل فریدی بھی نہیں توڑتا تھا اور اپنی خشک مزاجی کے باوجود چند بار روز اکے ساتھ ٹونی کے ینگ کپل ہوٹل جا چکا تھا اور ٹونی کی پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ لڑکیوں کی طرح ان سب سے بھی دوستی تھی۔ لاٹوش جیسا مسخرہ عاشق مزاج بھی پاکیشیا اور کافرستانی سیکرٹ ایجنٹ لڑکیوں یعنی کرنل فریدی کی تینوں ممبران سے دوستی تھی اور آج تو ویسے بھی اتفاق سے دونوں اکٹھے ہی ان سب کرنل فریدی کے ممبران سے ملنے آئے تھے۔

''بابا رستم۔ آپ کے مشرق کے منفرد فن یعنی بانسری بجانے کے فن سے تو ہم واقف ہیں واقعی آپ اس فن میں یکتا ہیں۔ کیا کوئی اور بھی کام کا شوق رکھتے ہیں''.....انسپکٹر آصف نے مسکراتے ہوئے پوچھا کیونکہ ڈارک ایڈونچر والی مہم میں انسپکٹر آصف ٹونی جیسے عجوبے سے مل چکا تھا اور اس کی حیرت انگیز سپیشل محبت سے واقف تھا۔

''ہاں کیوں نہیں میٹھی آنکھوں سے دوستی کرنا اور ان سے محبت وصول کرنا یہ بھی میرا شوق ہے''.....ٹونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بابا رستم۔ آپ کی سپیشل محبت سے پہلے حسین لڑکیاں آپ کو دلکش نگاہوں سے ضرور دیکھتی ہیں لیکن پھر جو خصوصی محبت ہوتی ہے اگر یہ میرے ساتھ ہوتی تو میرے تو چودہ طبق کیا چودہ سو طبق روشن ہو جاتے''.....لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب زور سے ہنس پڑے۔

''ہی ہی ہی ہی۔ میرا دوشت مسٹر ٹھونی کو فل فلوٹیاں مسکرا قر تو دیخ لیتی ہائیں اور مائیں گریب تو بس منہ ہی دیختا رہتا ہوں''.....قاسم نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا تو سب اس کی

Downloaded from Paksociety.com

بات سن کر مسکرانے لگے۔

''موٹے گھامڑ تو دیو کی طرح پلا ہوا ہے تجھے کیسے لڑکیاں لفٹ کرا سکتی ہیں البتہ مجھ جیسے معزز پولیس افسر کی بات الگ ہے''.....انسپکٹر آصف نے ناگواری سے قاسم کی طرف دیکھ کر کہا کیونکہ قاسم کی یہی بے ڈھنگی ہنسی انسپکٹر آصف کو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔

''حرام کھور پولیش والے ٹھینگنے تج کو لڑکیاں جوتے مارتی ہونگی''.....قاسم نے گرجتے ہوئے کہا۔

''قاسم۔کیا ہو گیا ہے یہاں دو دو ملکوں سے ہمارے مہمان آئے ہیں اور تم لڑنے مرنے پر تیار ہو''.....رشیدہ نے قاسم کو سمجھاتے ہوئے کہا تو قاسم نے کسی شریف بچے کی طرح اپنے منہ پر انگلی رکھ لی جیسے انسپکٹر آصف سے الجھ کر غلطی کی ہو اور اس کی اس حرکت پر لاٹوش اور ٹونی کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

اچانک کرنل فریدی یہاں ہوٹل میں آ گیا اور اس کے ماتھے پر بینڈ یج تھی جیسے ابھی تھوڑی دیر پہلے کی ہو۔کرنل فریدی کو دیکھ کر سب ممبران مستعد ہو گئے اور ادب سے کھڑے ہو گئے البتہ کرنل فریدی کی شہرت سے خار کھانے والا انسپکٹر آصف کرنل فریدی کو دیکھ کر منہ بناتے ہوئے بدستور اپنی کرسی پر بیٹھا ہی رہا۔

''ارے جناب والا۔آپ اچانک کہاں سے ٹپک پڑے اور یہ آپ نے کسی مجنوں کی طرح سر پر پٹی کیوں کی ہوئی ہے''.....کیپٹن حمید نے حیرت سے اس سے پوچھا۔

کرنل فریدی کو دیکھ کر لاٹوش اور ٹونی خوش ہو گئے اور اسے خوش دلی سے گلے ملے۔

''مجھ پر انڈ رورلڈ کی طرف سے نامعلوم افراد کا حملہ ہوا تھا جو مجھے مارنا چاہتے تھے لیکن میں نے اپنے اوپر حملہ کرنے والے چاروں افراد کا وہ حشر کیا ہے جسے وہ ہمیشہ یاد رکھیں گے۔''کرنل فریدی نے خشک انداز میں مسکراتے ہوئے کہا جیسے اسے زرا بھر فکر نہ ہو کیونکہ اس جیسے عظیم سیکرٹ ایجنٹ کے لیے یہ معمولی چیز تھی۔

''مگر جناب والا انڈ رورلڈ کے معمولی غنڈوں کو کیا ضرورت پڑی کہ انہوں نے آپ پر حملہ کیا کیونکہ ہریش کے ہماری ٹیم میں شامل ہونے کے بعد انڈ رورلڈ کے جرائم پیشہ غنڈوں میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ آپ پر حملہ کریں کیونکہ کافرستان کا سب سے بڑا غنڈہ ہریش جو

Downloaded from Paksociety.com

چند سالوں سے ہمارا ساتھی بن چکا ہے اس کی وجہ سے کوئی زیرز میں غنڈہ ایسے تو آپ پر حملہ نہیں کر سکتا کیونکہ ہریش کی طرح سب آپ کے نام سے بھی ڈرتے ہیں''.....روزانے فکر مندی سے کہا کیونکہ کرنل فریدی کے خشک مزاج ہونے کے باوجود روزا کرنل فریدی کو پسند کرتی تھی اور اس کے لیے ہی اپنے ملک ایکریمیا چھوڑ کر کافرستان آئی تھی۔کرنل فریدی کی خاطر مسلمان بھی ہوگئی تھی اور بعد میں اسلامی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد سچے دل سے مسلمان ہوگئی تھی۔

''ہاں یہ کسی بڑی تنظیم کی سازش ہے جو خود انڈر گراؤنڈ رہ کر مجھ پر حملہ آور ہوئی تھی''.....کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تو آپ نے اس کے لیے کچھ کیا ہے''.....اس بار انسپکٹر ریکھا نے پوچھا جو کرنل فریدی سے جذباتی لگاؤ رکھتی تھی۔

''ہاں میں نے انور اور ہریش کے ذمے لگا دیا ہے وہ دونوں جلد ہی معلوم کر لیں گے۔ خیر مجھے لاٹوش اور بابا رستم کے اپنے ملک آنے کا معلوم ہوا تو میں ان سے ملنے چلا آیا''.....کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے اپنے اوپر حملے کی اسے کوئی فکر ہی نہ ہو اور ہوتی بھی کیسے کرنل فریدی جیسے دنیا کے مانے ہوئے خطرناک فائیٹر اور عظیم سیکرٹ ایجنٹ کے لیے یہ معمولی غنڈے کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔

''کرنل صاحب۔یہ آپ کی ذرہ نوازی ہے کہ آپ مجھ نہ چیز سے محبت رکھتے ہیں کاش یہی خاص محبت دل کی گہرائیوں سے آپ کی ساتھی لڑکیاں بھی رکھتی تو کیا ہی بات تھی''.....لاٹوش نے مسکراتے ہوئے احمقانہ انداز میں کرنل فریدی جیسے خشک انسان سے کہا تو کرنل فریدی سمیت سب ہی ہنس پڑے۔

''یار کرنل۔تم مجھے پہلے بتاتے تو میں تمہاری ان تینوں ساتھی لڑکیوں سے سپیشل محبت وصول کرنے کے بعد تمہیں ایسا اچھوتا آئیڈیا دیتا کہ تمہارے دشمن دم دبا کر بھاگ جاتے''.....ٹونی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے ماحول کو دوبارہ خوشگوار ماحول میں دیکھا تو مسکراتے ہوئے کہا۔

''بابا رستم۔تمہارے ڈیڈی سر لارڈ بیڈن کا کیا حال ہے اور میرے دوست ڈاکٹر سائمن

Downloaded from Paksociety.com

کا کیا حال ہے''.....کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ڈیڈی ٹھیک ہیں اور تمہیں اکثر یاد کرتے ہیں۔اپنا دوست ڈاکٹر سائمن بھی ٹھیک اور ہٹا کٹا ہے''.....ٹونی نے کافرستانی زبان میں کہا تو ڈاکٹر سائمن کے بارے میں ہٹا کٹا سن کر سب زور سے ہنس پڑے۔

''کرنل فریدی۔مجھے بتاؤ تم پر کس نے حملہ کیا ہے مجھ جیسا ہونہار پولیس افسر اس کو کان سے پکڑ کر تمہارے قدموں میں ڈالے گا''..... انسپکٹر آصف نے لاٹوش اور ٹونی جیسے مہمانوں کی موجودگی میں کرنل فریدی کی طرف دیکھ کر اپنی اہمیت جتلاتے ہوئے کہا۔

''تم سب لوگ تیار ہو جاؤ ہمیں سوڈان اور ہوسکتا ہے صحرائے اعظم کے مشن میں جانا پڑے''.....کرنل فریدی نے دوبارہ خشک انداز میں کہا اور انسپکٹر آصف کی بات پر اسے دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا۔

''کیوں جناب والا۔وہاں کیا بلیک ڈیتھ کی لیڈی ہنٹر اور ڈائمنڈ بیوٹی کے رقص موسیقی کا شو ہو رہا ہے جو آپ اتنے بے تاب ہیں''..... کیپٹن حمید نے جھٹ کہا تو لاٹوش اور ٹونی ہنس پڑے مگر کرنل فریدی کے سامنے اس کے دیگر ممبران انسپکٹر جگدیش، رشیدہ اور انسپکٹر ریکھا کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ ہنس سکیں البتہ روزا تو کیپٹن حمید کی بات پر ناگواری سے اسے دیکھنے لگی۔

''برخوردار۔ہر بات کو مزاق میں مت لیا کرو ہمیں ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے وہاں کا سفر کرنا ہے اور اپنے دل و دماغ سے حسیناؤں کے چکر کو نکال دو ورنہ کسی دن نقصان اٹھاؤ گے''.....کرنل فریدی نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید برے برے منہ بنانے لگا۔

''قرنل صاحب۔آپھ مجھ کو بھی ساتھ لے جائیں مائیں وہاں دشمن مشمن کو کھوب ماروں غا''.....قاسم نے اپنا سینہ ٹھوک کر کہا مگر کرنل فریدی نے اس کی طرف توجہ نہ دی تو قاسم اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

''کرنل فریدی۔اگر کافرستان کے مفاد کے لیے کوئی مہم ہے تو مجھے اور میری پولیس ٹیم کو بھی شامل کر لو فائدے میں رہو گے''.....انسپکٹر آصف نے ایک بار پھر لاٹوش اور ٹونی کی

Downloaded from Paksociety.com

وجہ سے اپنی برتری ظاہر کرنے کے لیے شیخی بگارتے ہوئے کہا۔

''وہاں ہم کسی کی شادی میں نہیں جائیں گے جو ڈھول بجانے والے بھی ساتھ لے چلیں''.....کیپٹن حمید نے جھٹ سے کہا تو ٹونی اور لاٹوش زور سے ہنس پڑے اور کرنل فریدی کو مسکراتا دیکھ کر دیگر ممبران بھی مسکرانے لگے۔انسپکٹر آصف ناگواری سے منہ بنا کر کیپٹن حمید کو گھورنے لگا جس نے اس بیچارے کی فورس کو کسی کھاتے میں ہی نہیں رکھا تھا اور شادی بیاہ میں ڈھول بجانے والوں میں شامل کر دیا تھا۔

''سر غالباً مادام کوشیلا جیسی شہرہ آفاق کالم نگار کے ہاٹ ڈائمنڈ کے انفارمیشن والے کالم کے بعد ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے وہاں جانا چاہتے ہیں''.....روزا جیسی خشک مزاج مگر بردبار اور ذہین سیکرٹ ایجنٹ نے کہا تو کرنل فریدی نے تحسین آمیز نگاہوں سے اسے دیکھا۔اسی دوران کرنل فریدی کے سپیشل سیل فون پر میجر پرمود کی کال آئی تو کرنل فریدی چونک گیا اور سمجھا کہ شاید اپنے دوست لاٹوش کے بارے میں اس سے پوچھنا چاہتا ہے۔

''ہاں میجر کیا حال ہے تمہارا۔ساتھی اور ہمارا بھی دوست لاٹوش یہاں ہمارے ملک میں ہمارے ساتھ ہے''.....کرنل فریدی نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''کرنل صاحب۔مجھے معلوم ہے لیکن میں آپ سے ایک خاص موضوع پر بات کرنی ہے''.....میجر پرمود نے سلام کرنے کے بعد کہا اور اس کے لہجے میں پریشانی تھی جسے کرنل فریدی نے واضح محسوس کیا۔

''کیا بات ہے میجر۔تم کچھ پریشان لگ رہے ہو''.....کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

''جی کرنل صاحب۔بات ہی پریشانی کی ہے ہمارے ملک کا ایٹمی پاور سیکٹر کا سائنسی نظام اچانک جام ہو گیا ہے اور ہمارے سائنس دان پریشان ہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیسے ہوا اور کس نے یہ بھیانک سازش کی ہے''.....میجر پرمود نے کہا تو کرنل فریدی چونک گیا۔

''اوہو۔یہ تو واقعی بہت پریشان کن خبر ہے لیکن یہ آخر کیسے ہو سکتا ہے اور کون سی ایسی ریز بنائی گئی ہے جس سے تمہارے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر کا سائنسی نظام بلاک کیا گیا

Downloaded from Paksociety.com

ہے''.....کرنل فریدی نے ہونٹ سکیڑ کر پوچھا۔

''معلوم نہیں کرنل صاحب۔لیکن مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ مادام کوشیلا کے ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں انفارمیشن دینے کے بعد دنیا کی کچھ طاقتیں اس کے حصول کے لیے حرکت میں آ گئی ہیں اور ابھی کچھ دیر پہلے اطلاع ملی ہے کہ گریٹ لینڈ جیسے یورپ کے ترقی یافتہ ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بھی بلاکیج کر دیا گیا ہے''.....میجر پرمود نے کہا تو کرنل فریدی چونک گیا۔

''اوہو۔میرے خیال میں یہ بھیانک سائنسی سازش ڈاکٹر ایکس یا زیرو لینڈ کی ہو سکتی ہے کیونکہ سائنسی ترقی کی دور میں یہ دنیا سے بہت آگے نکل چکے ہیں اور نت نئے سائنسی تجربات کر رہے ہیں''.....کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

''کرنل صاحب ہمارے سائنس دانوں نے کہا ہے کہ جس طرح مادام کوشیلا کے کالم کی وجہ سے ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر کے بارے میں معلوم ہوا ہے اگر ہاٹ ڈائمنڈ ہمیں مل جائے تو اس کی مدد سے اپنی ایٹمی پاور سیکٹر کے بلاکیج اور جام سسٹم کو درست کیا جا سکتا ہے''..... میجر پرمود نے کہا۔

''میں تو ویسے بھی اپنی ٹیم کے ہمراہ بلیک ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کے لیے نکل رہا تھا اب تو لازمی ہو گیا ہے کیونکہ یہ بھیانک سازش جس کی بھی ہے وہ ہمارے ملک کی ایٹمی پاور سیکٹر کے ساتھ بھی ایسا کر سکتا ہے جس کے پاس جدید نظام ہیں کہ گریٹ لینڈ جیسے ملک کے ایٹمی سیکٹر کو بھی بلاکیج کر دیا گیا ہے''.....کرنل فریدی نے کہا۔

''ٹھیک ہے کرنل صاحب۔میں نے بھی اپنی ٹیم کے ہمراہ اس خوفناک سازش کرنے والے کو بے نقاب کرنے کے لیے میدان میں اترنے کا پروگرام بنا لیا ہے اور صحرائے اعظم جانے کا پروگرام بنا لیا ہے''.....میجر پرمود نے کہا۔

''ٹھیک ہے اب ہمارا رابطہ رہے گا کیونکہ یہ سب ممالک کے لیے خطرے کی بات ہے''.....کرنل فریدی نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔

☆.....☆.....☆

انور نے گاڑی ریکس ہوٹل کے پارکنگ میں روک دی اور نیچے اتر آیا اس کے ساتھ

Downloaded from Paksociety.com

ہریش بھی تھا وہ بھی نیچے اتر آیا دونوں نے سر پر رومال باندھ رکھے تھے اور بالوں کو بے ترتیب پھیلا رکھا تھا اور ان دونوں نے پینٹ کے اوپر صرف بنیان ہی زیب تن کیے ہوئے اور گردن پر رومال رکھے ہوئے تھے۔ حلیئے سے پورے چھٹے ہوئے لفنگے بدمعاش ہی لگ رہے تھے۔

''مکھیا نے اسی ہوٹل کے بارے میں بتایا تھا جہاں سے کرنل صاحب پر حملہ کرنے کے لیے گنڈے گئے تھے''..... ہریش نے کہا تو انور نے سر ہلا دیا۔

''ہم نے بھی تو پورا بدمعاشوں والا حلیہ اپنا رکھا ہے''.....انور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر یہ جگو استاد کے نام سے مشہور غنڈے کی سازش ہے تو میں بھی ماضی میں اپنے ملک کافرستان کا سب سے معروف غنڈہ اور انڈر ورلڈ کا ان داتا رہا ہوں میں اس جگو استاد کا وہ حشر کروں گا کہ ساری زندگی یاد کرے گا''..... ہریش نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

''نہیں ہریش۔ یہ کسی بڑی تنظیم کی گہری سازش ہے ہاں بے شک کرنل صاحب پر حملہ تو ہمارے ملک کی انڈر ورلڈ کے غنڈوں نے ہی کیا ہے لیکن اس کے پیچھے کوئی اور ڈوریاں ہلا رہا تھا''.....انور نے یقین بھرے لہجے میں کہا اور دونوں ہوٹل کے اندر داخل ہو گئے۔

ریکس ہوٹل کافرستان کے دارالحکومت کے گنجان علاقے میں بہت ہی بدنام ہوٹل تھا اور شہر کے تمام بدمعاش غنڈوں اور کال گرلز کا بہت بڑا اڈا تھا جہاں جوا، شراب اور لڑکیوں کا کاروبار ہوتا تھا۔ ہوٹل کی لابی میں دونوں جیسے ہی داخل ہوئے تھے چرس اور شراب کی تیز بو رچی ہوئی تھی اور مختلف ٹیبلز اور کرسیوں پر کرخت شکلوں کے غنڈے اور ہتھکنڈے بدمعاش بیٹھے ہوئے تھے۔ جوے کا کاروبار عروج پر تھا۔ کلب کے ہال میں بعض کرسیوں پر کال گرلز بھی غنڈوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں اور اپنے غنڈے ساتھیوں اور چھٹے ہوئے بدمعاشوں کے ساتھ شراب کے شغل اور مستیاں کر رہی تھیں۔ شراب اور چرس کے ساتھ کال گرلز اور غنڈوں کے بے ہودہ قہقہے بھی گونج رہے تھے اور کسی شریف مرد اور خاص کر خاتون تو اس کلب میں آنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔

ہریش گو کہ ماضی میں کافرستان کی انڈر ورلڈ کا بہت ہی خطرناک اور سب سے بڑا غنڈہ اور ایک لحاظ سے ڈان ہی تھا اور شراب سے تو شغل کر لیتا تھا لیکن حیرت انگیز طور پر کال گرلز

Downloaded from Paksociety.com

سے ہمیشہ دور ہی رہتا تھا حالانکہ اس کی پرسنیلٹی بہت شاندار تھی اور انڈر ورلڈ کی عام لڑکیوں سے لے کر حسین ترین کال گرل اس پر اپنی توجہ مرکوز کرتی تھی لیکن ہریش پر کشش غنڈہ ہونے کے باوجود اس لت میں نہیں پڑا تھا یہ اور بات ہے کہ انڈر ورلڈ کی ایک مہم کے دوران ہریش نے انسپکٹر ریکھا کو دیکھ لیا تھا اور وہ اس کے دل میں بس گئی تھی۔ ہریش نے پولیس والی ہونے کے باوجود انسپکٹر ریکھا کو اپنے ساتھ دوستی کی آفر کی تھی اور انسپکٹر ریکھا گو کہ پولیس انسپکٹر ہونے کی وجہ سے ہریش کے نام سے اچھی طرح واقف تھی لیکن اسے دیکھا پہلی بار تھا اور اپنے ملک کی انڈر ورلڈ کا سب سے معروف غنڈے کی پر کشش شخصیت سے بہت متاثر ہوئی تھی لیکن انسپکٹر ریکھا تو کرنل فریدی سے جذباتی لگاؤ رکھتی تھی۔

انسپکٹر ریکھا نے کرنل فریدی کو ہریش سے مقابلہ کرنے کا کہا تو کرنل فریدی نے قبول کر لیا تھا اور پھر بے شمار غنڈوں کے سامنے کرنل فریدی نے کافی دیر بعد مشکل سے ہریش کو شکست دے دی تھی اور شرط یہ تھی کہ جو بھی لڑائی جیتے گا وہ مدِ مقابل کو گولی مار دے گا لیکن کرنل فریدی نے ہریش کو زندہ چھوڑ دیا تھا بس اس کے بعد ہریش انڈر ورلڈ کو چھوڑ کر کرنل فریدی کا ساتھی بن گیا تھا اور کرنل فریدی نے ہریش کے اندر چھپی صلاحیتوں کو دیکھ لیا تھا اس لیے اس کے جذبات دیکھ کر اسے اپنی بلیک فورس کا سربراہ بنا دیا تھا اور گو کہ اس بات کو اب کافی عرصہ ہو گیا تھا اور ستم ظریفی یہ کہ ہریش انسپکٹر ریکھا کو پسند کرنے لگا تھا کیونکہ کافرستانی رنگت کے حساب سے انسپکٹر ریکھا گوری چٹی اور بے حد حسین تھی لیکن انسپکٹر ریکھا کی ستم ظریفی کہ وہ کرنل فریدی جیسے پتھر سے جذباتی لگاؤ رکھتی تھی جو واقعی عورت زاد کے معاملے میں پتھر تھا۔

''ہاں بولو کیا چاہیے شراب چاہیئے، شطرنج کی بازی کھیلنی ہے یا چرس وغیرہ چاہیے''..... کاؤنٹر پر کھڑے ایک مسٹنڈے پہلوان جیسے شخص نے نخوست سے انور اور ہریش کی طرف دیکھ کر کہا۔

''تیرا نام کیا ہے اور جگو کہاں ملے گا''.....انور نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے خشک لہجے میں پوچھا۔

''میرا نام رام لال ہے۔ مگر تجھے جگو استاد سے کیا کام ہے اور میرے نام کا کیا کرے

Downloaded from Paksociety.com

گا جلدی بول کیا چاہیے اگر مال چاہیے تو زبردست مال یہاں مل جائے گا لیکن پیسا لگے گا''..... پہلوان نما کرخت بدمعاش نے ناک پر ہاتھ رکھتے ہوئے مخصوص اشارہ کیا اور اس کے چہرے پر مکروہ سی مسکراہٹ رینگ گئی لیکن پورے حال میں چٹاخ کی آواز گونجی۔

''ہم نے کال گرلز کا نہیں بلکہ تجھ سے جگو کا پتہ پوچھا ہے''..... ہریش نے اس کے گال پر بھرپور انداز میں تھپڑ جڑتے ہوئے کہا تو ہال میں یکدم خاموشی طاری ہوگئی اور سب حیرت سے ہریش کو دیکھنے لگے جس نے اپنا حلیہ اور شکل بھی ان غنڈوں کی طرح ہی بنائی ہوئی تھی۔

''تو نے رام لال پر ہاتھ اٹھایا ہے اب یہاں سے تم دونوں کی لاش ہی باہر جائے گی کیونکہ غالباً تم دونوں ساتھی ہو''..... پہلوان نما رام لال نے غصے سے آگ بگولہ ہوتے ہوئے کہا اور کاؤنٹر پر ایک بٹن پریس کیا تو اچانک چھ مسٹنڈے قسم کے بدمعاش آ گئے جو دراز قد اور کرخت شکلوں کے تھے۔ مگر قد کاٹھ میں انور اور ہریش بھی ان سے کم نہیں تھے۔

''رام لال۔ ان بچوں کو کہو کہ ہمارے راستے سے ہٹ جائیں اور ہمیں جگو کا بتاؤ وہ کہاں ملے گا''..... انور نے سخت لہجے میں کہا جیسے اسے ان چھ پہلوان نما بدمعاشوں کی پرواہ ہی نہ ہو اور ان کے لیے بچے ہی ہوں۔

''پکڑ لو ان شیطانوں کو اور اتنا مارو کہ ان کی ہڈیاں کا سرمہ بن جائے''..... رام لال نے چیختے ہوئے اپنے ساتھیوں کو کہا تو تمام چھ غنڈے ان کی طرف بڑھے۔

''آج ایک بار پھر کلب میں کسی نئے پنچھیوں کی شامت آنے والی ہے''..... حال میں کسی نے آواز لگائی تو سب زور سے ہنس پڑے جیسے یہاں کسی کی پٹائی نہیں بلکہ کوئی دلچسپ کھیل شروع ہونے والا ہو کیونکہ ویسے بھی کلب میں اس طرح کی دھینگا مشتی، جھگڑا، فساد معمول کا کام تھا۔

جیسے ہی غنڈے ان دونوں کی طرف بڑھے انور اور ہریش بجلی کی رفتار سے خود ہی ان کی طرف بڑھے اور پھر دیکھنے والے حیران ہو گئے کہ چند ہی لمحوں میں انور اور ہریش نے ان تمام چھٹوں بدمعاشوں کا وہ حشر کیا کہ حال میں سب افراد حیرت سے ان دونوں کو دیکھنے لگے کیونکہ انور اور ہریش کرنل فریدی کے شاگرد تھے اور انہوں نے جدید انداز میں مارشل

Downloaded from Paksociety.com

آرٹ کا مظاہرہ کیا تھا۔ چند لمحوں میں ہی یہ غنڈے کراہتے ہوئے زمیں پر پڑے تھے۔ انور اور ہریش کا بال بھی بیگا نہیں کر سکے تھے جو شکل سے خوفناک لڑاکے اور جسامت میں پہلوان تھے۔

اسی دوران چار اور ہٹے کٹے بدمعاش جو غالباً یہاں کی سیکورٹی کے تھے اور انہوں نے رائفل نکال کر ان پر فائرنگ کرنے کی کوشش کی مگر تیزی سے ہی دو کو انور نے اور دو کو ہریش نے جمپ لگا کر گراتے ہوئے ان کو چھاپ لیا۔ ہریش نے ایک غنڈے کو اوپر اٹھاتے ہوئے حال میں بیٹھے غنڈوں اور کال گرل کی طرف پوری قوت سے پھینکا تو لوگ ہڑ بڑا کر اٹھ گئے اور پھر انور نے بھی اپنے اوپر فائرنگ کرنے والے بدمعاش پر جمپ لگا کر ان کے پیٹ میں کھڑی ہتھیلی کا وار کیا تو دونوں ''اوغ'' کی آواز کے ساتھ کراہتے ہوئے تڑپنے لگے۔

''رام لال نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا اور پھر غصے میں ہریش کی طرف بڑھا اس کے منہ پر طمانچہ رسید کرنے کی کوشش کی مگر ہریش نے اس کا ہاتھ پکڑ کر موڑ دیا اور اس زور سے جھٹکا دیا کہ رام لال کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

''کک۔ کون ہو تم دونوں جنہوں نے کلب کے دس خطرناک لڑاکوں کو منٹ سے پہلے ہی بے بس کر دیا''.....رام لال نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یہ تو ہریش ہے جو دیش کا سب سے بڑا غنڈہ اور خوفناک لڑاکا ہوا کرتا تھا''..... اچانک ایک غنڈے نے تیز لہجے میں کہا تو سب چونک کر ہریش کو دیکھنے لگے اور ان کے چہروں پر خوف طاری ہو گیا''.....

''اور یہ کرائم رپورٹر انور ہے۔ یہ دونوں ہی دیش کے معروف سراغ رساں جو پوری دنیا میں مشہور ہے یعنی کرنل فریدی کے لیے کام کرتے ہیں''.....ایک اور غنڈے نے انور کو غور سے دیکھ کر پہچانتے ہوئے کہا تو ہریش اور انور کے منہ سے طویل سانس خارج ہو گئے کیونکہ ان دونوں نے بظاہر چھٹے بدمعاشوں کا روپ تو دھارا ہوا تھا لیکن چہروں پر کوئی میک اپ نہیں کیا ہوا تھا۔

ہریش کا نام سن کر سب غنڈے اور کال گرل خاموشی سے وہاں سے نکلنا شروع ہو گئے

Downloaded from Paksociety.com

جیسے ہریش کسی موت کا نام ہو۔

''جلدی بول جگو کہاں ملے گا''.....انور نے رام لال کا گریبان پکڑ کر پوچھا۔

''استاد اپنے خاص کمرے میں مصروف ہے''.....رام لال نے خوفزدہ لہجے میں کہا انور اور ہریش کے نام سے اس کا رنگ خوف سے زرد پڑ چکا تھا۔

''چل ہمیں جگو کے کمرے تک لے جاؤ ذرا ہم بھی تو اس کے خاص کمرے کی سیر کر لیں''.....ہریش نے اس کی موٹی گردن پکڑتے ہوئے کہا تو رام لال کے منہ سے درد بھری چیخیں نکل گئیں۔

''چلو میں تم دونوں کو استاد کے خاص کمرے میں لے چلتا ہوں''.....رام لال نے کراہتے ہوئے کہا تو انور نے اس کا گریبان چھوڑ دیا۔

رام لال ان دونوں کو ہوٹل کی لابی میں لے آیا اور کچھ دیر بعد ایک بڑے کمرے کے باہر رک گیا۔

''یہی استاد کا کمرہ ہے۔لیکن اس وقت استاد شغل میں مشغول ہے''.....رام لال نے کہا

''ٹھیک ہے تم فی الحال آرام کرو''.....انور نے کہا اور اس کے اپنی رائفل نکال کر رام لال کے سر پر وار کیا طور رام لال بے ہوش ہوتا چلا گیا اور لڑھک کر نیچے گر گیا۔کمرے کے باہر موٹا دروازہ تھا جہاں ایک اور پہلوان ٹائپ بدمعاش کھڑا تھا اس نے رام لال کو بے ہوش ہوتے اور ان دونوں کو دیکھا تو چونک گیا۔

''کون ہو تم اور چھوٹا استاد کس لیے تمہیں یہاں بڑے استاد کے کمرے تک لایا ہے تم نے کیوں رام لال کو بے ہوش کیا ہے''.....اس نے حیرت اور غصے سے پوچھا مگر ہریش نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے رائفل چھین کر اس کے سر پر بھرپور وار کیا تو یہ بھی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح نیچے گرا۔ہریش اور انور نے ایک ساتھ مضبوط دروازے کو لاتیں رسید کی تو مضبوط دروازہ نہ ٹوٹا۔

انور نے لاک والی جگہ پر برسٹ مارے اور ہریش نے اب لات رسید کی تو لاک ٹوٹنے سے دروازہ ٹوٹ گیا۔

Downloaded from Paksociety.com

''بھگوان کے لیے مجھے چھوڑ دو اور جانے دو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں''.....
دونوں نے دیکھا کہ ایک دبلی پتلی خوبصورت اور نوجوان لڑکی رو رہی تھی اور التجا کر رہی تھی ایک بھاری بھرکم اور بلڈاگ شکل کا پہلوان نما غنڈہ اس نازک لڑکی سے زبردستی کر رہا تھا اور صاف لگ رہا تھا کہ کہیں سے اسے اغوا کیا گیا تھا اور شراب پی کر جگو اس سے زبردستی داد عیش وصول کر رہا تھا۔

''کون ہو تم اور اندر کیسے آئے''.....جگو نے دھڑام سے دروازہ ٹوٹنے کے بعد غصے اور شدید حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

''کیا یہی وہی جگو ہے جس کا ذکر تمہارے جاننے والے مکھیا رام نے کیا تھا''.....انور نے جگو کی حیرت اور غصے بھری آواز سن کر لاپروائی سے ہریش سے پوچھا۔

''ہاں بظاہر تو یہی لگتا ہے کیونکہ مکھیا کی باتیں آج تک غلط ثابت نہیں ہوئیں''.....
ہریش نے غور سے جگو کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں میں ہی جنید خان ہوں جو استاد جگو کے نام سے جانا جاتا ہوں مگر تم دونوں کون ہو جلدی بکو اور میرے ساتھیوں نے تمہیں آخر کیسے یہاں تک آنے دیا''.....جگو نے بدسطور گرجتے ہوئے کہا۔اس دوران کانپتی ہوئی لڑکی بھاگ کر اس کمرے سے ملحق دوسرے کمرے میں داخل ہو گئی۔

''کیا تمہارے آدمیوں نے ہی کرنل فریدی صاحب پر حملہ کیا تھا''.....انور نے اس کی بات کو ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب کون ہو تم۔اور کرنل فریدی کے بارے میں مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو''.....جگو نے غصے سے ان کی طرف دیکھ کر کہا تو ہریش کا ہاتھ گھوما اور جگو کا منہ گھوم گیا ہریش نے یہاں پر بس نہیں کیا اور اس کے پیٹ میں پوری قوت سے کک رسید کی اور اس کا گریبان پکڑ لیا مگر جگو بھی طاقت میں اس سے کم نہیں تھا اس لیے جگو ہریش کا وار سہہ گیا اور ہریش کے سینے پر زوردار مکہ رسید کیا تو ہریش کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی۔انور تیزی سے آگے بڑھا

''نہیں انور۔یہ میرا شکار ہے میرا نام بھی ہریش ہے اور میں اسے بتاتا ہوں کہ میں

Downloaded from Paksociety.com

دیش میں اس سے بڑا غنڈہ رہا ہوں''..... ہریش نے غصے سے کہا تو جگو چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

''اوہ۔تو تم دونوں کرنل فریدی کے ساتھی ہو''.....جگو نے چونک کر کہا کیونکہ وہ ہریش کے بارے میں جانتا تھا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اب کافی عرصے سے ہریش کرنل فریدی کا ساتھی ہے اور انور کو بھی غور سے دیکھنے پر پہنچان گیا تھا اس لیے ان سے لڑنے کے بجائے چونک کر ان کو دیکھنے لگا۔

''ہریش۔میں تم سے ڈر نہیں رہا کیونکہ میں خود طاقت کا پہاڑ ہوں لیکن تم مجھ سے کرنل فریدی کے بارے میں کیوں سوال کرنے آئے ہو''.....جگو نے کہا۔

''سوری ہریش۔مجھے معلوم ہے تم اس سے فائیٹ میں جیت جاؤ گے اور میرے لیے بھی یہ کچھ حیثیت نہیں رکھتا لیکن میں وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہتا کیونکہ یہ سانڈھ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا''..... یہ کہہ کر انور نے رائفل سے برسٹ کیا اور اس کا نشانہ جگو کے دونوں پاؤں تھے۔انور کے فائرنگ سے جگو کے منہ سے درد بھی چیخیں نکل گئیں اور جگو نیچے گر گیا۔

''زیادہ بکواس مت کرو۔میں جانتا ہوں کہ تمہارے ہی چار بندوں نے کرنل صاحب پر حملہ کیا تھا''.....انور نے فائرنگ کرنے کے بعد اس کی طرف دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

''تم بہت ظالم ہو اور اصول کے خلاف چلتے ہوئے مجھ سے فائیٹ کیے بغیر مجھ پر فائرنگ جھونک دیا ہے''.....جگو نے کراہتے ہوئے کہا۔

''جو کہا ہے اس کا جواب دو''..... ہریش نے اس کے منہ پر لات مارتے ہوئے کہا تو اس کے ہونٹ پھٹ گئے۔

''ہاں میں نے ہی اپنے چھ خاص لڑاکوں کو کرنل فریدی کو قتل کرنے کے لیے بھیجا تھا مگر اس اکیلے نے ہی میرے تمام بندوں کو مار مار کر بھرکس بنا دیا اور سب ہاسپٹل میں داخل ہیں''.....جگو نے کراہتے ہوئے کہا۔

''آخر تمہاری کرنل صاحب سے کیا دشمنی تھی''..... ہریش نے اس کی بات سن کر ایک بار پھر اس کے زخمی پاؤں پر ٹھوکر رسید کرتے ہوئے پوچھا تو جگو کے منہ سے پھر درد بھری

Downloaded from Paksociety.com

چیخیں نکل گئیں۔

''مجھے دو کروڑ ڈالر ملے تھے اور نہ مارنے کی صورت میں مجھے بھی مار ڈالنے کی دھمکی ملی تھی کیونکہ اس خطرناک تنظیم کے خلاف میں ٹکر نہیں لے سکتا''.....جگو نے درد سے کراہتے ہوئے کہا اور اس کی تمام اکڑ نکل چکی تھی۔اچانک انور کے سیل فون سپارک کرنے لگا تو انور چونک کر اپنے سیل فون کو دیکھنے لگا۔

☆.....☆.....☆

گریٹ لینڈ کے اعلیٰ حکام اس وقت ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ان سب کے چہروں پر فکرمندی کے آثار تھے اور اس کے علاوہ یہاں گریٹ لینڈ کے چند معروف سائنس دان بھی تھے۔وزیر خارجہ، چیف، انٹیلی جینس، پرائم منسٹر اور دیگر اعلیٰ حکام بیٹھے ہوئے تھے۔ ہنگامی طور پر یہ سب اکٹھے ہوئے تھے۔اس ہنگامی میٹنگ میں ڈاکٹر سائمن کے والد وزیر خارجہ سر آسٹن اور بیرسٹر کلارہ کے والد چیف جسٹس سر لارڈ بیڈن بھی اس میٹنگ میں موجود تھے اور اس کے علاوہ ڈاکٹر سائمن اور اس کی منگیتر اور ممبر پاورون بیرسٹر کلارہ، پاور فائیو مادام کوشیلا اور پاور سکس ہرشل بھی موجود تھے اور ان سب کے چہروں پر بھی پریشانی تھی۔

''ڈاکٹر میکس۔آپ ایٹمی پاور سیکٹر کے انچارج ہیں اور آپ جیسے قابل سائنس دان کے ہوتے ہوئے آخر کیسے ہوسکتا ہے کہ ہماری خفیہ اور پاور فل ایٹمی پاور سیکٹر کا مکمل نظام بلاکیج ہو جائے آخر یہ کیسے ممکن ہے''.....پریذیڈنٹ صاحب نے باروب لہجے میں پوچھا مگر ان کے لہجے میں تشویش تھی۔

''دیکھیں سر پرائم منسٹر۔آپ کی طرح ہم سائنس دان بھی حیران ہیں کہ یہ آخر کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ ہمیں اس کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی''.....سائنس دان ڈاکٹر میکس نے مایوس اور پریشان کن لہجے میں کہا۔

''یہ تو بہت ہی خطرناک بات ہے کہ اچانک ہمارے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بلاکیج کر دیا گیا اور معلوم نہیں ہوسکا کہ آخر کس طرح اور کس نے یہ بھیانک سازش کی ہے اس طرح تو ہم ترقی یافتہ ملک کی دوڑ سے نکل کر پسماندہ ملکوں سے بھی نیچے چلے جائیں گے کہ کوئی

Downloaded from Paksociety.com

تنظیم آئے اور ہمارے ایٹمی پاور سیکٹر کو جام کر دے اور ہم معلوم بھی نہ کر سکیں اگر یہ حال ہے تو ہمارا خفیہ دشمن ہم پر اگلی بار کوئی اس سے بڑھ کر خطرناک وار کرے گا اور ہم بے بس ہی ہوں گے''..... پرائم منسٹر نے ہونٹ بھینچے کہا۔

سر۔ جس طرح ہم ہنگامی میٹنگ میں اکٹھے ہوئے ہیں اسی طرح بلگارنیہ میں بھی یہی حال ہے کیونکہ ان کے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بھی نامعلوم طاقت نے بلاکیج کر دیا ہے اور ہمارے عظیم سیکرٹ ایجنٹ ڈاکٹر سائمن کی طرح بلگارنیہ کی عظیم سیکرٹ ایجنٹ میجر پرمود اور اس کی ٹیم بھی اندھیرے میں ہے۔ وہ بھی ہماری طرح سخت پریشان ہیں''..... وزیر دفاع نے پہلو بدل کر سب کی طرح بدستور پریشانی سے کہا۔

''ہاں بلگارنیہ کا میجر پرمود بھی پاکیشیا کے علی عمران، کافرستان کے کرنل فریدی اور ہمارے ملک کے ڈاکٹر سائمن کی طرح بہت قابل سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور سب کی ٹیم بھی بہت قابل ہے میجر پرمود جیسے زیرک سیکرٹ ایجنٹ ہونے کی وجہ سے مجھے حیرت ہے کہ کس نے بلگارنیہ کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بلاکیج کیا ہے اور ایک لحاظ سے میجر پرمود کو چیلنج کیا ہے لیکن پھر بھی پاکیشیا کا ہمسایہ ملک بلگارنیہ بھی پاکیشیا کی طرح ایک ترقی یافتہ ملک ہے مگر ہمارا ملک یورپ کا سب سے پاورفل ملک ہے اور ترقی یافتہ ملک ہے اور ہمارے سائنس دانوں کے پاس بلگارنیہ کے سائنس دانوں سے کہیں زیادہ تیز ٹیکنالوجی ہے اور ڈاکٹر سائمن جواب تک بے شمار بار اپنے پاور ممبران کے ساتھ گریٹ لینڈ کو دنیا کی خطرناک تنظیموں خاص کر بلیک ڈیتھ، زیرو لینڈ اور بلیک تھنڈر کے خطرناک ایجنٹوں کے خطرناک حملوں اور ڈاکٹر ایکس جیسے خلائی شاطر اور دنیا کے لیے خطرناک سائنس دان کے فتنوں اور دیگر خطرناک تنظیموں کے بھیانک عظائم سے بچا چکا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس بار ہمارا معروف سیکرٹ ایجنٹ اور اس کی پاور ٹیم یہ بھی معلوم نہیں کر سکی کہ اس بھیانک سازش کے پیچھے کس خطرناک تنظیم کا ہاتھ ہے''..... پرائم منسٹر نے پریشانی اور قدرے افسوس سے کہا۔

''دیکھیں پرائم منسٹر۔ آپ اتنے دل برداشتہ مت ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر سائمن اور اس کے پاور ممبران کی ٹیم جلد ہی اس بھیانک سازش کرنے والے کو بے نقاب کر لے گی کیونکہ ہر چیز میں ایک وقت تو لگتا ہے''..... وزیر خارجہ سر آسٹن نے اپنے بیٹے

Downloaded from Paksociety.com

سائمن جان کی طرفداری کرتے ہوئے کہا۔

''دیکھیں سر آسٹن۔آپ ہمارے ملک کی اہم ہستی ہیں اور آپ کا بیٹا ڈاکٹر سائمن نوجوان ہونے کے باوجود سائنس کی دنیا میں بڑے اور تجربہ کار سائنس دانوں کو بھی حیران کر چکا ہے ہمارے ملک کا معروف سیکرٹ ایجنٹ ہے اور اس کی پاور ٹیم کا ہر ممبر بھی ہنر مند ہے۔ چیف جسٹس سر لارڈ بیڈن اور ان کی بیٹی بیرسٹر کلارہ بھی یہاں موجود ہیں بیرسٹر کلارہ ڈاکٹر سائمن کے پاور گروپ کی اہم رکن ہے اور نوجوانی میں ہی قانون کے پیچیدہ پیچیدہ کیس حل کر چکی ہے مجھے ان سب پر فخر ہے اور یہاں ڈاکٹر سائمن کی پاور ممبر مادام کوشیلا بھی موجود ہے اور ہماری اس سیکرٹ ایجنٹ کے کالم پوری دنیا میں پڑھے جاتے ہیں اور انفارمیشن کالم پر دنیا حرکت میں بھی آ چکی ہے لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ اگر ترقی یافتہ ہونے کے باوجود اس طرح ہمارے ملک پر نامعلوم بھیانک حملے کیے گئے اور ایٹمی پاور سیکٹر جیسے خفیہ اور اہم ترین مراکز کو بلاکیج کیا گیا ہے تو ہم قطعی طور پر محفوظ نہیں ہیں اس کے لیے جلد ایکشن ہونا پڑے گا اور اس بھیانک سازش کرنے والی تنظیم کو سبق سکھانا پڑے گا ورنہ ہمارے لیے اچھا نہیں ہوگا''..... پرائم منسٹر نے بدستور پریشانی میں کہا۔

''سر پرائم منسٹر دو دن پہلے ہی مادام کوشیلا کا کالم ''ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر،، شائع ہوا تھا جو مادام کوشیلا نے کسی خفیہ اور پاور فل خبر رساں ایجنسی سے حاصل کیا تھا اور اس کالم کے بعد آج ہی ہمارے ملک اور بلگارنیہ کے ایٹمی سیکرٹ کو بلاکیج کیا گیا ہے اور ہاٹ ڈائمنڈ ایسا قیمتی پتھر ہے جو سائنسی لیبارٹریز کے لیے بہت اہمیت کا درجہ رکھتا ہے۔ ایکریمیا سمیت دنیا کے کئی ملکوں کو مطلوبہ ہے اور مادام کوشیلا کے کالم اور انفارمیشن کے مطابق یہ صحرائے اعظم کے سنبلاک کے علاقے یا پھر تاریک براعظم افریقہ کے ملک سوڈان کے شمالی جنگلات میں کسی خاص جگہ اب بھی موجود ہیں''..... چیف جسٹس سر لارڈ بیڈن نے کہا۔

''کیا مطلب۔میں سمجھا نہیں آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں تفصیل سے وضاحت کریں''..... پرائم منسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

''سر پرائم منسٹر۔میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس نے بھی ہمارے ملک اور بلگارنیہ کے ایٹمی ریسرچ سیکٹر یا پاور سیکٹر پر یہ خوفناک حملہ کیا ہے اسے ہاٹ ڈائمنڈ کی تلاش ہو اور اس

Downloaded from Paksociety.com

نے اپنی طرف سے ہاٹ ڈائمنڈ کی تلاش کرنے کی کوشش کی ہو لیکن کامیاب نا ہو سکا ہو اب اس کی کوشش یہ ہو کہ بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے معروف سیکرٹ ایجنٹ اپنے ملک کے ایٹمی سیکٹر کی نامعلوم بلا کیج کو ختم کرنے کے لیے ہاٹ ڈائمنڈ کی تلاش میں نکلیں یا خفیہ طریقے سے ان کا پیچھا کریں اور ہاٹ ڈائمنڈ ہتھیا لیا جائے کیونکہ ایکریمیا سمیت دنیا کے سب ملکوں کو ہاٹ ڈائمنڈ کی اہمیت کے بارے میں اندازہ ہو چکا ہے''..... سر لارڈ بیڈن نے تفصیل سے اپنا اندازہ بیان کیا تو سب چونک کر ان کو دیکھنے لگے۔

''ویری گڈ سر لارڈ بیڈن۔ آپ کی بات واقعی غور طلب ہے کیونکہ میں نے بھی مادام کوشیلا کا کالم پڑھا ہے اور ہماری اس ذہین رکن نے افریقہ کے ملک سوڈان کے گھنے اور طویل ترین شمالی جنگلوں اور صحرائے اعظم کے سنبلاک جیسے موت کے خطرناک بڑے صحرا کا ذکر کیا ہے اور میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے بھی یہ بھیانک سازش کی ہے اس میں ہو سکتا ہے کہ اس کی یہی پلاننگ ہو کہ بلگارنیہ کا میجر پرمو اور ہمارا ڈاکٹر سائمن اپنی ٹیم کے ہمراہ پوری قوت سے خفیہ طریقے سے اس کے پیچھے لگ کر ہاٹ ڈائمنڈ کو خود حاصل کر لیں''..... پرائم منسٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''لیکن سر یہ میرا اندازہ ہے کیونکہ یہ بات ضروری نہیں ہو سکتی''..... سر لارڈ بیڈن نے کہا۔

''وہ کیسے''..... پرائم منسٹر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''سر۔ میں سمجھ گئی ہوں ڈیڈی میرا مطلب ہے ہمارے ملک کی بگ کورٹ کے چیف جسٹس سر لارڈ بیڈن کیا کہنا چاہتے ہیں''..... بیرسٹر کلارہ نے ادب سے کہا۔

ہاں ہاں بیرسٹر کلارہ۔ آپ بتائیں آپ کیا کہنا چاہتی ہیں''..... پرائم منسٹر نے کہا۔

''دیکھیں سر۔ بے شک بلگارنیہ کی طرح میجر پرمو اور ہمارے پاور گروپ کا بھی دنیا میں ایک نام ہے لیکن کافرستان کے کرنل فریدی صاحب اور پاکیشیا کے علی عمران صاحب بھی دنیا کے معروف سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور اگر ایسا ہوتا تو پھر یہ بھیانک سازش کرنے والی انتہائی پاورفل اور خطرناک تنظیم لازمی طور پر کافرستان اور پاکیشیا کے ملکوں پر بھی ایسے ہی بھیانک سازش کرتی اور ایکریمیا تو آج کل بے تابی سے ہاٹ ڈائمنڈ کا متلاشی ہے۔ مجھے

Downloaded from Paksociety.com

اطلاع ملی ہے ایکریمیا کو اس کے حریف ملک بلگارنیہ اور ہمارے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر کے بلاکیج کی خبر ملی ہے۔ ایکریمیا کے سائنس دان اور اعلیٰ حکام بہت چوکنے اور ایک لحاظ سے پریشان ہیں کہ یہ بھیانک سازش ان کے ملک میں کی جاسکتی ہے کیونکہ ان کے ایک سے زائد ایٹمی پاور سیکٹر ہیں اور ہاٹ ڈائمنڈ کی وجہ سے اب تک صرف ایک ہی ایٹمی پاور سیکٹر محفوظ ہوا ہے۔ نامعلوم خطرناک تنظیم ایکریمیا بھی حملہ کر سکتی تھی اس سے کچھ حتمی بات نہیں کی جاسکتی کہ اس خفیہ مگر بہت ہی پاورفل اور خطرناک تنظیم نے صرف دو ملکوں پر ہی اٹیک کیوں کیا''..... بیرسٹر کلارہ نے کہا تو سب کے منہ سے طویل سانس نکلے۔

''اب کیسے اس بھیانک سازش کا پردہ چاک کیا جائے''..... پرائم منسٹر نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''سر۔ ہمارے ملک کے نوجوان سائنس دان اور معروف سیکرٹ ایجنٹ ڈاکٹر سائمن کی ممبر پاور فائیو مادام کوشیلا کے ہاٹ ڈائمنڈ کے کالم کے بعد ہی ہمارے اور بلگارنیہ کے ایٹمی پاور سیکٹر پر بھیانک سازش کی گئی ہے لیکن میں نے سنا ہے کہ مادام کوشیلا کے کالم چھپنے کے بعد دنیا کے چند معروف اور چند غیر معروف ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے حرکت میں آچکے ہیں اور ظاہری بات ہے ڈاکٹر سائمن بھی اپنے پاور ممبران کے ساتھ بھی یقیناً ہاٹ ڈائمنڈ کی تلاش میں نکلتا اور اب ایٹمی پاور سیکٹر کے بلاکیج کے بعد ایک لحاظ سے اسے چارج کرنے کے لیے ہاٹ ڈائمنڈ کی ضرورت پڑے گی لیکن ہمارے ملک کی پاور گروپ کو اس بھیانک تنظیم کو بھی ضرور ٹریس کرنا چاہیے جو دنیا کے لیے خطرہ بن سکتی ہے''.....ڈاکٹر سائمن کے والد سر آسٹن نے کہا۔

''ہاں سر آسٹن۔ آپ درست کہتے ہیں کیونکہ دنیا میں بے شمار دہشت پسند اور خطرناک تنظیمیں ہیں اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ بھیانک سازش بلیک تھنڈر، زیرولینڈ، بلیک ڈیتھ، ڈاکٹر ایکس یا کسی اور تنظیم کی ہے اس کے لیے تو واقعی ہمارے سیکرٹ ایجنٹ ڈاکٹر سائمن اور ان کے پاور ممبران کو ہی کوشش کرنی ہوگی اور ایٹمی پاور سیکٹر کے نامعلوم بلاکیج کو لازمی طور پر ختم کرنا ہوگا ورنہ ہمارا ملک ترقی میں یورپ تو کیا دنیا کے دیگر براعظم ملکوں سے بھی بہت پیچھے چلا جائے گا''..... پرائم منسٹر نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''سر۔ مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ پاکیشیا سے علی عمران اور کافرستان سے کرنل فریدی بھی ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے نکل چکے ہیں کیونکہ مادام کوشیلا کو جس خبر رساں ایجنسی نے ہاٹ ڈائمنڈ کی خبر دی تھی اس نے بارسوخ طریقے سے خبر کیا تھا کیونکہ میری ممبر پاور فائیو اپنے کالموں میں غلط انفارمیشن نہیں دی اور اب میر گروپ بھی تیار ہے ہم ضرور اس بھیانک سازش کو سبوتاژ کر کے رہیں گے''.....ڈاکٹر سائمن نے پختہ ارادے سے کہا تو سب نے اس طرح سکون سے سر ہلا دیا جیسے ڈاکٹر سائمن کے کہنے کے بعد اب مسئلے کا حل نکل آئے گا کیونکہ پہلے بھی ڈاکٹر سائمن اینڈ پارٹی نے کبھی مایوس نہیں کیا تھا۔

''سر لارڈ بیڈن! مجھے آپ کی بیٹی اور ڈاکٹر سائمن کی ممبر پاورون بیرسٹر کلارہ کی صلاحیتوں اور دیگر پاور ممبران پر مکمل بھروسہ تو ہے لیکن میں نے سنا ہے آپ کا بیٹا ٹونی دنیا میں آٹھویں عجوبے کے طور پر جانا جاتا ہے کیونکہ بعض اوقات اس کے دماغ میں بھی بہت شاندار آئیڈیئے آتے ہیں اس لیے میری التجا ہے کہ مسٹر ٹونی کو بھی ڈاکٹر سائمن اپنی پاور ٹیم کے ساتھ لے جائیں''.....اس بار وزیر دفاع نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی جیسے سب ہی ٹونی کے بارے میں جانتے ہوں۔

''سر! میں ٹونی کو اپنے ساتھ لے چلتا لیکن وہ آج کل کافرستان گیا ہوا ہے''.....ڈاکٹر سائمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے ڈاکٹر سائمن۔ ہم سب آپ اور آپ کی ٹیم کے لیے نیک خواہشات رکھتے ہیں۔ ہمیں پوری امید ہے کہ آپ ضرور اس خوفناک سازش کو بے نقاب کریں گے اور گریٹ لینڈ جس مشکل کا شکار ہے اسے اس مشکل سے ضرور نکالیں گے''..... پرائم منسٹر نے اس بار پرامید لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں اور میری ٹیم اپنے ملک کے لیے پوری کوشش کریں گے اور اس بھیانک سازش کو سبوتاژ کر کے رہیں گے''.....ڈاکٹر سائمن نے یقین بھرے لہجے میں کہا تو سب نے سر ہلا دیئے اور کچھ دیر بعد ہنگامی میٹنگ برخاست کر دی گئی۔

☆.....☆.....☆

اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بلڈاگ شکل کا ادھیڑ عمر کمرے میں داخل ہوا جہاں

Downloaded from Paksociety.com

پہلے سے ہی چار افراد جن میں دو مرد اور دو حسین ترین لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور اس بلڈاگ شکل کے ادھیڑ عمر کو دیکھ کر چاروں احترام سے اٹھ کھڑے ہوئے اسے سلام کرنے لگے۔

،،آپ سب بیٹھ جائیں۔ بلڈاگ شکل کے ادھیڑ عمر نے بارعب آواز میں کہا اور اپنی بڑی ریوالونگ چیئر پر بیٹھ گیا۔

''ماسٹر بلیک۔ لگتا ہے آج کی یہ میٹنگ ہماری خاص میٹنگ ہے''..... حسین ترین باچانی لڑکی نے ادب سے کہا جو بلیک ڈیتھ تنظیم کی رینا مونڈارے تھی اور دیگر ممبران میں میجر سارگن، ژونڈاری، لیلیٰ اور جیفر ڈسلا کا تھے جو اپنے چیف ماسٹر اسکاٹا کی اس خاص میٹنگ اٹینڈ کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے تھے۔

''ہاں ڈائمنڈ بیوٹی۔ ہماری یہ میٹنگ بہت ہی اہمیت کی حامل ہے جس کی وجہ سے میں نے اپنے خاص ممبران یعنی تم چاروں کو بلوایا ہے''..... بلڈاگ شکل کے ماسٹر اسکاٹا نے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو ان چاروں کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی تھی جیسے کوئی اہم بات ہو۔

''اچھا خیر۔ معلوم ہوا ہے کہ بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے ایٹمی پاور سیکرٹرز کو بلا کیج کر دیا گیا ہے اور دونوں ملکوں کے اعلیٰ حکام ان دونوں ملکوں کے اہم سیکرٹ ایجنٹ یعنی بلگارنیہ کا خاص ایجنٹ میجر پرمود اور گریٹ لینڈ کا معروف سیکرٹ ایجنٹ ڈاکٹر سائمن اور ان سب کی ٹیم بھی بہت ہراساں اور پریشان ہے''..... ماسٹر اسکاٹا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ماسٹر۔ ظاہری بات ہے دنیا کی معروف کالم نگار مادام کوشیلا کے کالم کے بعد ہی یہ عمل کیا گیا ہے''..... جیفر ڈسلا کا نے بھی معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاٹ ڈائمنڈ۔ واقعی یہ سب کھیل ہاٹ ڈائمنڈ کی وجہ سے ہی رچایا گیا ہے اور ہاٹ ڈائمنڈ کی اس وقت ایکریمیا سے زیادہ ضرورت بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کو ہی ہوگی ان دونوں ملکوں کے معروف ایجنٹ اپنے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کسی بھی وقت روانہ ہو سکتے ہیں''..... ماسٹر اسکاٹا نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر بلیک۔ اس وقت ہاٹ ڈائمنڈ کی ضرورت ایکریمیا اور اس کے حریف بلگارنیہ اور یورپ کے معروف ملک گریٹ لینڈ سے زیادہ ہمیں ہونی چاہیے کیونکہ ہاٹ ڈائمنڈ ہی

Downloaded from Paksociety.com

پاور سیکٹر کو مضبوط سے مضبوط تر بنا سکتا ہے''.....میجر سارگن نے کہا۔

''ہاں میجر سارگن۔ ہاٹ ڈائمنڈ ہمیں ہی حاصل ہوگا کیونکہ ہاٹ ڈائمنڈ کے بغیر ہم عمران، ڈاکٹر سائمن، میجر پرمود اور کرنل فریدی جیسے شیطانوں کو مات نہیں دے سکیں گے''.....ماسٹر اسکاٹا نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''لیکن ماسٹر بلیک۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ہاٹ ڈائمنڈ جیسے اہم پتھر کے لیے صرف ہم اور یہ تین ممالک ہی ہوں''.....ژونڈاری نے کہا۔

''ہاں لیڈی ہنٹر۔ مجھے یقین ہے کہ ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے عمران اور کرنل فریدی جیسے چالاک ایجنٹ اور خاص گریٹ لینڈ اور بلگارنیہ کے ایٹمی پاور سیکٹر کے بلاکیج کے بعد عمران اور کرنل فریدی اپنے اپنے ملک کی سلامتی کے لیے لازمی ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے اور بلگارنیہ کا میجر پرمود اور گریٹ لینڈ کا ڈاکٹر سائمن تو اپنے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر میں لگے پراسرار بلاکیج کو ختم کرنے کے لیے ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے رات دن ایک کر دیں گے''.....ماسٹر اسکاٹا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر بلیک۔ ان دو ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بلاکیج کر دیا گیا ہے اور میجر پرمود بہت سمجھدار انسان ہونے کے ساتھ ساتھ خطرناک حد تک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور ڈاکٹر سائمن تو ویسے بھی دنیا کا معروف سیکرٹ ایجنٹ ہونے کے ساتھ دنیا کا کامیاب ترین سائنس دان بھی ہے ہوسکتا ہے ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے بجائے کوئی اور راستہ اختیار کرے اور اپنے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر کی بلاکیج نظام کو ٹھیک کر دے''.....میجر سارگن نے کہا۔

''ہاں ایسا ہوسکتا ہے لیکن ہم نے ایسا ہرگز نہیں ہونے دینا''.....جیفرڈ سلاکا نے نے سخت لہجے میں کہا اور اس کی جلی ہوئی شکل کی اکلوتی آنکھ پھڑکنے لگی اس کا خوفناک سیاہ چہرہ مزید بھیانک ہوگیا جو حسین لڑکیوں کا بدترین شکاری جنگلی بھیڑیا اور لیڈی کلر وولف کے نام سے دنیا میں جانا جاتا تھا۔

''وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن ڈاکٹر سائمن اور اس کا پاور گروپ کوئی ہمارا محکوم یا کوئی کمزور گروپ نہیں ہے بلکہ بے شمار بار ڈاکٹر سائمن اور اس کی ٹیم پاور گروپ کی وجہ سے ہماری تنظیم کو بہت نقصان بھی پہنچا ہے اور ڈاکٹر سائمن دنیا کا معروف ترین سائنس دان اور عظیم

Downloaded from Paksociety.com

ایجنٹ ہے''.....رینا مونڈارے نے جذباتی لہجے میں کہا تو سب نے اس کے جذبات کو واضع محسوس کیا۔

''ڈائمنڈ بیوٹی۔تمہیں اس مہم میں اپنے سب جذبات کو ایک طرف رکھ کر صرف تنظیم کے مفاد کے لیے کام کرنا ہوگا ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہوگا''.....بلڈاگ شکل کے بلیک ڈیتھ تنظیم کے چیف اوران چاروں کے لیڈر ماسٹر باخ نے سخت لہجے میں اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''سوری ماسٹر بلیک۔میرا مطلب ڈاکٹر سائمن کی طرفداری کرنا یا اس کی تعریف کرنا نہیں ہے میں تو بس ویسے ہی کہہ رہی ہوں کہ ہم عمران اور کرنل فریدی سمیت میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن جیسے دنیا کے معروف ایجنٹوں پر کسی کام میں زبردستی تو نہیں کر سکتے''.....رینا مونڈارے نے ڈرتے ہوئے کہا تو ماسٹر اسکاٹا سمیت سب نے سر ہلا دیے۔

''خیر۔ہمارا ٹارگٹ بھی صرف ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنا ہے اور تم چاروں نے الگ الگ رہ کر اپنے ساتھیوں سمیت دنیا کے مختلف جگہوں پر ہاٹ ڈائمنڈ جیسے اہم اور قیمتی سائنسی آلات اور نظام کو پاور دینے والے پتھر کو ٹریس کیا ہے لیکن کوئی بھی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی لیکن مادام کوشیلا جیسی دنیا کی معروف ترین کالم نگار کے کالم نے دنیا کے مختلف ملکوں سمیت ہمارے اندر بھی نیا جوش پیدا کر دیا ہے اور دنیا پر قبضہ جمانے کے لیے ہمارا ہاٹ ڈائمنڈ کے دم توڑتے ارادے کو پھر سے زندہ کر دیا ہے کیونکہ مادام کوشیلا کے کئی پاور فل خفیہ ایجنسیوں سے رابطے ہیں اور اس کے جب بھی انفارمیشن کے کالم شائع ہوئے ہیں وہ درست ہی ثابت ہوئے ہیں''.....ماسٹر اسکاٹا نے کہا۔

''ماسٹر بلیک۔پھر تو مجھے یقین ہے کہ اپنے ملک پر آئی ہوئی مشکل کو دور کرنے کے لیے ڈاکٹر سائمن بھی ضرور ہاٹ ڈائمنڈ کو حاصل کرنے کے لیے افریقہ کے جنگلات اور طویل ترین صحرائے عظم کا رخ کرے گا''.....ژونڈاری نے کہا۔

''ہاں لیڈی ہنٹر۔اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ میجر پرمود نے اپنی مشکل کا ذکر کرنل فریدی سے کیا ہے اور ڈاکٹر سائمن نے بھی عمران کو اپنے ملک پر آئی ہوئی مشکلات کا ذکر کیا ہے دنیا کے یہ چاروں معروف اور خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے حرکت کریں

Downloaded from Paksociety.com

گے لیکن آخر میں ہاٹ ڈائمنڈ صرف ہمارا ہی ہوگا''..... ماسٹر اسکاٹا نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی مسکراہٹ پر ان چاروں کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ماسٹر بلیک۔ دنیا کے اور ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ اور ہو سکتا ہے ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے زیرولینڈ کے خاص ہرکارے بھی میدان میں اترا آئیں زیرولینڈ اور بلیک تھنڈر بھی ہماری طرح دنیا کی خطرناک اور بدنام تنظیمیں ہیں اس کے لیے کیا حکمت عملی کی جائے کیونکہ بہرحال یہ دونوں تنظیمیں بھی دہشت اور خطرے میں کم نہیں ہیں''..... جیفرڈ سلاکا نے کہا۔

''نہیں جیفرڈ۔ میرے خیال میں اس مہم میں ایسا نہ ہو کیونکہ آج کل ایک بار پھر خلاء کے شیطان سائنس دان ڈاکٹر ایکس اور زیرولینڈ کی جنگ چھڑ گئی ہے اور خلاء پر اپنے سیکٹرز بنانے والے دونوں گروپ ایک دوسرے سے نبرد آزما ہیں اور جہاں تک بلیک تھنڈر کی بات ہے وہ آج کل خلاء میں ڈاکٹر ایکس کے ساتھ مل کر زیرولینڈ کے خلاف کام کر رہے ہیں کیونکہ ڈاکٹر ایکس تو بس روبوٹوں پر ہی حکومت کر رہا ہے اسے انسانوں کی مدد کے لیے بلیک تھنڈر سے مدد لینی پڑی ہے یہ تینوں گروپ ہمارے گریٹ ورک میں رکاوٹ بن سکتے ہیں''..... ژونڈاری نے کہا تو سب نے سر ہلا دیا۔

''گڈ۔ یہ تو پھر ہمارے لیے اچھی بات ہے''..... ماسٹر اسکاٹا نے کہا۔

''ماسٹر بلیک۔ مجھے یقین ہے کہ جہاں دنیا کے ان چاروں ذہین ایجنٹوں میں سے ایک بھی ایجنٹ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جس کام میں لگ جائے اس کے راز کو پا کر ہی رہے گا اور اب تو چاروں معروف ایجنٹ ہی ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے کام شروع کر رہے ہیں اور میں یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ یہ چاروں معروف ایجنٹ کرنل فریدی، ڈاکٹر سائمن، میجر پرمود اور خاص کر عمران جیسا شیطان ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر تک پہنچ ہی جائیں گے لیکن ماسٹر بلیک ان سے ہاٹ ڈائمنڈ کو ہتھیا کر اپنے قبضے میں کرنا تو شیر کے دھانے میں جا کر اسے للکارنے کے مترادف ہے''..... میجر سارگن نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں میجر سارگن۔ واقعی ہماری تنظیم کی دہشت اور خوف ایکریمیا سمیت دنیا کے ہر ملک میں ہے لیکن بس یہی چاروں شیطان ہی ہر وقت ہمارے گریٹ ٹارگٹ میں رکاوٹ

Downloaded from Paksociety.com

بن جاتے ہیں اور یہاں تک کہ دنیا میں دہشت کے نام سے ہماری تنظیم کو شکست کھانی پڑتی ہے لیکن اس بار ایسا نہیں ہونا چاہیے''..... ماسٹر اسکاٹا نے کہا تو ان چاروں نے ادب سے سر ہلا دیا جیسے اس بار ان چاروں کو شکست دینے اور کوئی گہری سازش کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں''..... اچانک رینا مونڈارے کے سپیشل سیل فون پر اس کے ایک ایجنٹ کی کال آنے لگی تو رینا مونڈارے چونک گئی کیونکہ کافرستان سے اس کے ایک خاص ایجنٹ کی کال آ رہی تھی۔

''یس جیری۔ کیا بات ہے''..... رینا مونڈارے نے سیل فون کو آن کر کے اس کا سپیکر آن کرتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔

''مادام۔ ایک خاص اطلاع آپ کو دینی تھی اس لیے آپ کو کال کیا ہے''..... جیری نامی ایجنٹ نے کہا۔

''ہاں بولو کیا خاص بات ہے۔ رینا مونڈارے نے بدستور سخت لہجے میں کہا۔

''مادام۔ آپ کے حکم کے مطابق خاص کام کر دیا گیا ہے اور کامیابی سے کیا ہے جس کے بارے میں کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو تحقیق کرنے پر بھی کچھ معلوم نہیں ہوا''..... جیری نے ادب سے کہا۔

ماسٹر اسکاٹا، ژونڈاری، میجر سارگن اور جیفر ڈسلا کا غور سے گفتگو سن رہے تھے۔

''گڈ۔ مجھے اپنے ایجنٹوں کی کامیابی پر یقین تھا خیر بولو کافرستان کا کوئی گروپ ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے حرکت میں آیا ہے''..... رینا مونڈارے نے پوچھا۔

''مادام۔ ویسے تو کافرستان میں سیکرٹ سروس، انٹیلی جینس، کئی نامور سرکاری اور پرائیویٹ ایجنسیاں ہیں جو بہت ہی قابل اور صلاحیتوں کی مالک ہیں لیکن جہاں تک اطلاع ملی ہیں اس کے مطابق کافرستانی پرائم منسٹر نے کسی بھی پاور فل ایجنسی کو ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے ایکشن کا حکم نہیں دیا''..... جیری نے ادب سے کہا۔

''کرنل فریدی اور اس کی ممبران کیا کر رہے ہیں''..... رینا مونڈارے نے پوچھا۔

''مادام۔ ان کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں بظاہر تو کرنل فریدی اپنی ٹیم کے ساتھ سوڈان روانہ ہو چکا ہے لیکن ہو سکتا ہے کرنل فریدی ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے گیا

Downloaded from Paksociety.com

ہو‘‘.....جیری نے کہا تو سب چونک گئے اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

’’ٹھیک ہے جیری۔ویل ڈن تم نے ہر طرف نظریں رکھنی ہیں اور کوئی اور خاص بات معلوم ہو تو مجھے انفارم کرنا‘‘.....رینا مونڈارے نے کہا اور کال آف کر دی۔اسی دوران پاکیشیا سے ژونڈاری کے ایجنٹ کی بھی کال آئی اور اس کے مطابق فری لانسر کے طور پر کام کرنے والا عمران پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے چار ممبران اور اپنے دو ساتھیوں جوانا اور رابرٹ کے ساتھ سوڈان روانہ ہو چکا ہے تو یہ سب چونک گئے۔ژونڈاری نے بھی اپنے ایجنٹ کو نظریں ہوشیار رہنے کی ہدایت کر کے رابطہ ختم کر دیا اور کچھ دیر تک مزید میٹنگ ہوتی رہی اور اہم ڈسکس کرنے کے بعد ماسٹر اسکاٹا نے میٹنگ ختم کر دی۔

☆.....☆.....☆

’’سر۔ہم سوڈان میں اس وقت شمالی جنگلوں میں آ چکے ہیں جہاں گھنے جنگلوں کا سلسلہ ہے لیکن یہاں ہم ہاٹ ڈائمنڈ کو کہاں کہاں تلاش کریں گے کیا آپ کو کوئی خاص کلیو ملا ہے‘‘.....انور نے کرنل فریدی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔اس وقت کرنل فریدی اپنی ٹیم کے ہمراہ سوڈان کے شمالی علاقے کے جنگلوں میں موجود تھا اور سب ہی اس ایریئے کے گھنے جنگلوں میں داخل ہو چکے تھے جو کہ طویل اور بہت گھنے جنگلات کا ایریا تھا۔

دراصل کرنل فریدی کے سوڈانی ایجنٹ نے اسے اطلاع دی تھی کہ یہاں شمالی جنگلوں میں کچھ مشکوک پارٹیاں خفیہ کام کرتے دیکھی گئی ہیں اور معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کس کام کے سلسلے میں آئی ہیں لیکن ان ٹیموں کے بارے میں تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ ہاٹ ڈائمنڈ کا ذکر کر رہی تھیں لیکن مادام کوشیلا نے اپنے دفینوں کے بارے میں ان جنگلوں کا ذکر کیا تھا ان کا ایریا بہت طویل تھا۔گو کہ پاکیشیا اور کافرستان دونوں حریف ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹر کو جس نے بھی نامعلوم طریقے سے بلاکیج کیا تھا اس تنظیم نے بہت ہی پاورفل جدید سائنسی آلات ایجاد کر لئے تھے جس کی وجہ سے بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بلاکیج اور جام کر دیا تھا کافرستان میں بھی یہ خوفناک سازش کر سکتا تھا اور کرنل فریدی کو معلوم تھا کہ ہاٹ ڈائمنڈ کے چند ذخائر کی وجہ سے ایکریمیا کے سائنس دانوں نے اپنی ایک ایٹمی پاور سیکٹر کو بہت ہی پاورفل بنا لیا ہے جس سے کسی بھی جدید سائنسی آلات

Downloaded from Paksociety.com

سے اس پر کوئی اٹیک نہیں کیا جا سکتا اور ایکریمیا کے سائنس دان ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ ان کو کہیں سے ہاٹ ڈائمنڈ کے مزید ذخائر مل جائیں اور مادام کوشیلا کے کالم ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر کے بعد ہی نہ معلوم طریقے سے دو ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹر کے مکمل سائنسی پروجیکٹ کے بلاکیج کے بعد ایکریمیا بھی ڈر گیا تھا اور اسی وجہ سے کرنل فریدی اپنی طرف سے معلوم کرنے سے سوڈان کے شمالی گھنے جنگلوں میں آ گیا تھا۔

سوائے انسپکٹر جگدیش کے باقی سب کرنل فریدی کے ممبران یہاں اس کے ساتھ آئے تھے لیکن ایکریمیا رہنے والا کافرستان نژاد طارق بھی اپنی کسی مصروفیت کی وجہ سے ان کے ساتھ شامل نہ ہو سکا تھا۔ انور اور ہریش کو دراصل کرنل فریدی کا فون آیا تھا اور مہم میں جانے کا کہا تھا۔ انور اور ہریش نے اس سے اگلوا لیا تھا کہ اس نے کسی خفیہ تنظیم سے بھاری رقم لے کر نل فریدی پر حملہ کروایا تھا لیکن الٹا اس کے اپنے ہی ساتھی خوب پٹے تھے اور زخمی ہوئے تھے یہاں انور اور ہریش نے زخمی جگو کو زندہ ہی چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس جیسے بے شمار غنڈے ملک میں موجود تھے لیکن یہ سب ہی چھوٹی مچھلیاں تھیں کیونکہ یہ دونوں سمجھ گئے تھے کہ اس کے پیچھے کسی خطرناک تنظیم کا ہاتھ ہے جو ڈوریاں ہلا رہا تھا اور یہ غنڈے بس مہرے بنے تھے۔

''جناب والا ہم نے بے شمار تاریک جنگلوں اور خوفناک صحراؤں کا سفر کیا ہے اس لیے ہمیں ان جنگلوں کا تو کوئی خوف نہیں ہے لیکن حتمی معلومات نہیں ہیں اس کے لیے آپ کیا کریں گے''.....کیپٹن حمید نے کہا۔

''دیکھو حمید۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہماری گھنے جنگلات کی کوئی پہلی مہم واقعی نہیں ہے اور ہمیں جنگلات کے سفر کا بے شک تجربہ ضرور ہے لیکن پھر بھی گزشتہ جنگلات کی مہمات میں طارق صاحب جیسے جہاندیدہ سیاح ہمارے ساتھ ہوتے تھے جن کے بھرپور تجربوں کی وجہ سے ہم گھنے جنگلات کے خطرات اور وحشیوں سے بچتے رہے ہیں لیکن اس بار ہم طارق صاحب کی خدمت سے محروم ہیں اس لیے ہمیں بہت زیادہ احتیاط کرنی ہوگی اور جہاں تک بات ہاٹ ڈائمنڈ کے ٹریس کرنے کی ہے تو حمید ہم نے اس سے پہلے بھی کئی ایسے پیچیدہ کیس حل کیے ہیں جس کا ہمیں پہلے سے کچھ بھی پتہ نہیں ہوتا تھا لیکن محنت اور تجربوں سے

Downloaded from Paksociety.com

ہم سخت مہمات کو کامیابی سے حل کرتے رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ ہم ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر تک پہنچ جائیں گے''.....کرنل فریدی نے یقین بھرے انداز میں کیپٹن حمید اور اپنے دیگر ساتھیوں سے کہا۔

''نہ یہاں انسپکٹر آصف آیا ہے اور نہ ہی قاسم آیا ہے اب میں قاسم کے بغیر فل فلوٹیاں کیسے تلاش کروں گا''.....کیپٹن حمید نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو سب حیرت سے مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگے۔

''حمید۔تم پہلے کون سا قاسم کی وجہ سے حسین لڑکیوں سے دوستی کرنے پر مجبور ہوئے ہو کیونکہ قاسم بیچارہ اس کام میں تمہارا مرحوم منت رہتا ہے اور جہاں تک انسپکٹر آصف جو بے شک ہم دونوں کا دوست ضرور ہے لیکن وہ کرنل صاحب کی شہرت سے بہت جلتا ہے اور ان سے خار کھاتا ہے لیکن پھر بھی کرنل صاحب نے اس سے ہمیں دوستی کرنے سے منع نہیں کیا اگر تم یہ کہتے ہو کہ انسپکٹر آصف یہاں ہوتا تو کیا ہم کیس حل کر لیتے تو یہ تمہاری بھول ہے بلکہ الٹا ایک مصیبت کو لے کر ساتھ آتے جس نے اپنی اہمیت جتلانے کے لیے الٹا ہمیں ہی مصیبت میں ڈال دینا تھا''.....انور نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہماری یہ مہم آسان نہیں ہوگی اور ضروری نہیں کہ ہمیں ان جنگلات میں بلیک ڈائمنڈ کے ذخائر ملیں ہو سکتا ہے ہمیں ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے تاریک براعظم کے طویل ترین صحرائے اعظم کے خطرناک ایریے صحرائے سنبلاک کا دورہ بھی کرنا پڑے''.....روزا نے کہا تو کرنل فریدی نے اس کی طرف دیکھ کر سر ہلا دیا اور پھر سب طاقتور گاڑیوں میں بیٹھے آگے کی طرف بڑھتے رہے تھے۔

ایک جیپ میں کرنل فریدی بیٹھا ہوا خود گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اور اس کے ساتھ والی سیٹ پر روزا بیٹھی تھی اور انور اور رشیدہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور دوسری گاڑی کو ہریش ڈرائیو کر رہا تھا اور انسپکٹر ریکھا اس کے ساتھ بیٹھی تھی البتہ کیپٹن حمید پچھلی سیٹ پر پاؤں پھیلائے مزے سے اکیلا ہی بیٹھا ہوا تھا اور کرنل فریدی کی ٹیم میں انسپکٹر جگدیش اپنے کسی کام کی وجہ سے اس مشن میں شامل نہیں ہو سکا۔

کافی دیر تک گاڑیاں جنگل میں چلتی رہی پھر گھنا ایریا ہونے کی وجہ سے گاڑیوں کا سفر

Downloaded from Paksociety.com

مشکل ہو گیا تو سب گاڑیوں سے باہر نکل آئے اور اپنے اپنے بیگ اور جدید ایمونیشن اور دیگر اہم سامان لے کر پیدل ہی آگے بڑھنے لگے۔

''سر کافی اندھیرا ہے یہاں اور ہم اپنے ایجنٹوں کے بتائی ہوئی باتوں پر ہاٹ ڈائمنڈ کی تلاش میں ہیں لیکن پھر بھی مجھے امید ہے کہ ہم اپنی مہم میں کامیاب ہو جائیں گے اور مجھے یقین ہے کہ ہماری مشترکہ مہم ہو گی کیونکہ میجر پرمود صاحب بھی اپنے طور پر کام کر رہے ہوں گے اور عمران صاحب اور ڈاکٹر سائمن صاحب بھی اپنی ٹیم کے ساتھ ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کر رہے ہوں گے اور دیگر بھی کئی ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ حرکت میں ہوں گے''.....روزا نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں روزا۔ ظاہری بات ہے بے شمار ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ بھی حرکت میں ہوں گے لیکن عمران، میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن اور میرا ہم سب کا کام کرنے کا اپنا اپنا طریقہ کار ہے لیکن مجھے بھی ایسا لگتا ہے کہ جہاں گزشتہ مہمات میں ہم سب مشترکہ ہو جاتے تھے اس بار بھی ایسا ہی ہو گا''.....کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر۔ گزشتہ گرین ڈائمنڈ والے کیس میں جب آپ اور پاکیشیا کے عمران صاحب گمنام جزیرے میں پھنس گئے تھے اور زیرو لینڈ کی ناگنیں بھی مشکل کا شکار ہوئی تھیں اور ہم نے زیرو لینڈ کے خاص ایجنٹوں کے ساتھ مل کر بہت مشکل سے آپ تک پہنچے تھے اور ہمیں گرین ڈائمنڈ ملے تھے اور اس کے پانچ بھاری پتھر ہمارے پاس تھے جن کو آپ نے ہمارے ملک کے معروف سائنس دانوں ڈاکٹر سر بھنڈاری اور ڈاکٹر سر عابد کو دیئے تھے جس پر جہاں وہ آپ کی گمشدگی کی وجہ سے سخت پریشان تھے وہاں گرین ڈائمنڈ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے اور بقول ان کے گرین ڈائمنڈ سے وہ اپنی سائنسی لیبارٹری کو بہت پاور فل بنا سکتے ہیں تو اس بارے میں آپ کیا کہیں گے''.....ہریش نے تفصیل سے پوچھا کیونکہ گرین ڈائمنڈ والے سمندری مہم میں یہ بھی شامل تھا۔ (اس کے لیے میرے سمندری ایڈونچر ناول ''گرین ڈائمنڈ،، کا مطالعہ کریں)

''دیکھو ہریش۔ گرین ڈائمنڈ کے ذخائر تین گروپس ہم پاکیشیا والوں اور زیرو لینڈ نے حاصل کیا تھا اور بلاشبہ ہمارے سائنس دانوں نے اس پر بھرپور کام کیا ہے اور کامیابی

Downloaded from Paksociety.com

حاصل کی ہے اور گرین ڈائمنڈ سے ہماری ایٹمی پاور سیکٹرز کو بہت پاور فل اور فعال بنالیا گیا ہے اور پاکیشیا والوں نے بھی ایسا ہی کرلیا ہے اب تم خود دیکھ لو کہ میجر پرمود جیسے ذہین ایجنٹ کے ہوتے ہوئے اس کے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر کو پراسرار طریقے سے بلاکیج کر دیا گیا ہے اور یورپ کے معروف ترین ملک گریٹ لینڈ جیسے ترقی یافتہ ملک پر بھی یہی خوفناک اٹیک کیا گیا ہے لیکن کافرستان کی طرح پاکیشیا کا ملک بھی ہماری طرح اس خوفناک حملے سے محفوظ رہا ہے اور گو کہ پاکیشیا ہمارا سخت حریف ملک ہے لیکن میری عمران سے اچھی دوستی ہے اور ایک تقریب میں عمران اپنے قابل سائنس دان سر داور اور ڈاکٹر فاروقی کے ساتھ موجود تھا اور میں بھی اس تقریب میں اپنے قابل سائنس دانوں ڈاکٹر سر بھنڈاری اور ڈاکٹر سر عابد کے ساتھ موجود تھا اور ان کے قابل سائنس دانوں سے مل چکا ہوں عمران گریٹ لینڈ کے ڈاکٹر سائمن کی طرح قابل سائنس دان بھی ہے اور مجھے معلوم تو نہیں لیکن مکمل یقین ہے کہ گرین ڈائمنڈ جیسی معیاری ذخائر کا استعمال ہمارے سائنس دانوں کی طرح انہوں نے بھی کامیابی سے کرلیا ہوگا اس لیے تو حالات تم سب کے سامنے ہیں اور گرین ڈائمنڈ کے کامیاب تجربے کے بعد ہم اور پاکیشیا کی ایٹمی پاور سیکٹرز محفوظ رہے ہیں اور نامعلوم خوفناک تنظیم ہمارے ملک کافرستان اور پاکیشیا کی ایٹمی سیکٹرز کو بلاکیج لازمی کرتی لیکن گرین ڈائمنڈ کے کامیاب تجربے کی وجہ سے ہم اور پاکیشیا تو بچ گئے لیکن جس تنظیم نے بھی بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹرز پر بہت رازداری سے اٹیک کیے ہیں وہ کوئی ایسی پاور فل ریز ایجاد کرے گی یا کرنے میں مصروف ہوگی جس سے ہمارے ملک اور پاکیشیا کی ایٹمی پاور سیکٹر کے سائنسی نظام کو بلاکیج کیا جا سکے کیونکہ میں نے سر بھنڈاری اور سر عابدی سے مہم میں جانے سے پہلے ملاقات کی ہے اور انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ بے شک گرین ڈائمنڈ کے ذخائر سے انہوں نے ایٹمی پاور سیکٹر کو پاور فل بنالیا ہے لیکن ہاٹ ڈائمنڈ ایسے ذخائر ہیں جن کی مدد سے گرین ڈائمنڈ کے بنائے گئے پاور سیکٹر کو بھی ناکام کیا جا سکتا ہے کیونکہ بہرحال ہاٹ ڈائمنڈ گرین ڈائمنڈ سے زیادہ پاور فل ہے اور اسی سلسلے میں ہم سب یہاں آئے ہیں''..... کرنل فریدی نے تفصیل سے ان کو بریف کیا۔

''سر۔ اگر ایسا ہے تو یہ واقعی بہت خطرناک بات ہے اور اگر ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر کم

Downloaded from Paksociety.com

ہوئے اوراس کے لیے ہماری دیگر پارٹیوں خاص کرعمران، میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن سے فائٹ بھی کرنی پڑی تو اس سے بھی ہم گریز نہیں کریں گے''.....انسپکٹر ریکھا نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''خیر ابھی تو ہم سب اندھیرے میں ہیں اور گو کہ ڈاکٹر سائمن کی پاور فائیو ممبر نے ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے کالم لکھا ہے اور حیرت انگیز طور پر اس کے دو دنوں بعد بلگارنیہ کی طرح ان کے اپنے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بھی بلاکیج کر دیا گیا ہے اپنے ملک میں پراسرار طور پر خوفناک سازش کے بعد اپنے ملک کے لیے ہاٹ ڈائمنڈ جیسے نایاب ذخائر کے لیے ضرور حرکت میں آئے گا بلکہ آ چکا ہے لیکن ہماری طرح ہر کسی کا کام کرنے کا انداز مختلف ہے''.....کرنل فریدی نے کہا۔

''سر۔ گزشتہ دنوں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس، اسرائیلی سیکرٹ سروس، بلیک ڈیتھ کے ہرکارے اور زیرولینڈ کے ہرکارے الاسکا سے دور موت کے جزائر میں گولڈن آئل کے لیے گئے تھے لیکن سنا ہے سوائے سونے کے چند ذخائر کے علاوہ سب کو ناکامی ملی تھی''.....انور نے کہا۔

''ہاں انور۔ مجھے معلوم ہے لیکن ضروری نہیں کہ سب ہی ناکام ہوئے ہوں کیونکہ جہاں عمران جیسا دنیا کا ذہین انسان پہنچ جائے وہاں ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ہوسکتا ہے عمران نے گولڈن آئل حاصل کرلیا ہو بے شک عمران میرا دوست ہے لیکن وہ ہمارے لیے اور ہم ان کے لیے سخت حریف ہیں کیونکہ پاکیشیا اور کافرستان ایک دوسرے کے حریف ہیں اس لیے اپنے ملک کے مفاد کے لیے عمران مجھ سے کوئی بات شیئر نہیں کرے گا''.....کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جناب والا کیوں اس احمق شیطان کا نام لے رہے ہیں آپ اس سے کہیں زیادہ آپ عظیم ہیں''.....کیپٹن حمید نے عمران کی تعریف سن کر منہ بناتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے کیونکہ سب جانتے تھے کہ کیپٹن حمید یہ بات عمران سے خار کھانے کی وجہ سے کر رہا ہے۔

''سر۔ ہمارے ایجنٹ نے ہمیں چند شواہد تو دیئے تھے جن کے مطابق ہم گھنے جنگل کے

Downloaded from Paksociety.com

ایریئے میں سفر کر رہے ہیں لیکن میرے خیال میں ہم اب ڈینجر زون میں داخل ہو چکے ہیں جہاں ہمارا سامنا درندوں اور جنگلات کی دیگر خطرات سے ہو سکتا ہے''.....روزا نے کہا۔

''روزا۔تمہیں ہمارے ساتھ کام کرتے ہوئے کچھ زیادہ سال تو نہیں ہوئے لیکن ہمارا ٹیم ممبر بننے سے پہلے بھی طارق صاحب جیسے جہاندیدہ انسان کی خواہش پر جنگلات کی مہمات میں شامل ہوتی رہی ہو اور ہماری ٹیم ممبر بننے کے بعد بھی ہمارے ساتھ افریقہ اور دیگر خطرناک جنگلات میں شامل ہوتی رہی ہو اب کافی تجربات حاصل کر چکی ہو''.....کرائم رپورٹر رشیدہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر۔مجھے لگتا ہے کہ ہم ہاٹ ڈائمنڈ کوٹریس کرتے کرتے ڈینجر ایریئے میں قدم رکھ چکے ہیں اور مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم شدید خطرے سے دوچار ہونے والے ہیں''..... بے پناہ حسین مگر سنجیدہ اور خشک مزاج ایکریمی نژاد کافرستانی روزا نے ایک بار پھر اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی چونک پڑا۔

''کیا وجہ روزا۔تم یہ کس وجہ سے کہہ رہی ہو حالانکہ ہم بھی تاریک جنگلوں کا کافی سفر کر چکے ہیں اور مہمات طے کر چکے ہیں''.....کرنل فریدی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''سر۔طارق صاحب آپ کے بزرگوں جیسے ہیں اور کافرستانی ہیں لیکن چونکہ میرے آبائی ملک ایکریمیا میں رہتے ہیں اور میری ان سے بہت پرانی دوستی ہے مجھے اپنی بیٹیوں کی طرح چاہتے ہیں انہوں نے مجھے اپنے جنگلات کے وسیع تجربات کے بارے میں بتا رکھا ہے کہ بعض دفعہ جنگلات میں ایسی دلدلیں بھی آتی ہیں جو بس اچانک ہی سامنے آتی ہیں اور جنگل کے اس ایریئے میں عجیب سی بو رچی ہوتی ہے جیسے کافور کی بو ہو اور بعض دفعہ کٹے ہوئے پیاز کی بو آمزش ہوتی ہے اور مجھے یہاں ایسی بو محسوس ہو رہی ہے اور چونکہ طارق صاحب ہمارے ساتھ شامل نہیں ہیں ورنہ وہ فوراً ہی جنگلات کے خطرات کو بہت پہلے سے ہی اپنے تجربات کی وجہ سے محسوس کر لیتے''.....روزا نے سنجیدگی سے کہا تو سب کے چہروں پر تشویش دوڑ گئی۔

''ہاں روزا۔واقعی مجھے بھی ایسی ہی بو محسوس ہو رہی ہے لیکن بہت ہلکی ہے''.....انسپکٹر ریکھا نے بھی کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''اوہ ریکھا اور روزا۔ یہ سب وہم ہے اور بے شک طارق صاحب ہمارے ساتھ شامل نہیں ہیں لیکن ہمیں بھی جنگل کے ایڈونچر کا بھرپور تجربہ ہے ابھی ہم کسی خاص خطرے کے قریب نہیں آئے''.....کیپٹن حمید نے بے زاری سے کہا۔

''ہاں حمید۔تم درست کہہ رہے ہو لیکن مجھے بھی ایسا ہی لگتا کیونکہ روزا، طارق صاحب جیسے تجربہ کار سیاح اور معروف شکاری کے تجربات کی بات کر رہی ہے تو ہم اچانک ڈینجر میں پھنس سکتے ہیں''.....کرنل فریدی نے کہا۔

حمید۔ہم جب بھی تاریک جنگلوں کے مہمات میں شامل ہوئے ہیں تمہیں معلوم ہے کہ ہر بار شدید مشکلات سے دوچار ہوئے ہیں اور اب بھی ہم جنگل کے بہت ڈینجر ایریئے میں سفر کر رہے ہیں اور بیشک ہمارے پاس جدید آلات اور ایمونیشن ہے لیکن مشکل کا کوئی پتہ نہیں چلتا''.....انور نے کہا۔

''ہاں بھئی۔قیمتی ذخائر خاص کر ڈائمنڈز ایسے نہیں ملتے اس کے لیے پاپڑ بیلنے ہی پڑتے ہیں''.....کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب مسکرانے لگے اور ان کا سفر بدستور گھنی جھاڑیوں میں جاری رہا۔

''روزا درست کہہ رہی ہے۔مجھے بھی یہاں کافور کی بو اور کبھی کٹے ہوئے پیاز کی بو کبھی تیز اور کبھی ہلکی محسوس ہو رہی ہے معلوم نہیں اس کی کیا وجہ ہے حالانکہ یہاں ہمیں ایسے کوئی آثار بھی نہیں ملے''.....ہریش نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔

''رکو ہم ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے بے مقصد ہی آگے بڑھ رہے ہیں۔ہمیں یہاں جنگلات کی خود اعتمادی نہیں لینی چاہئے ورنہ مشکل کا شکار ہو جائیں گے''.....کرنل فریدی نے چونکتے ہوئے کہا اور اپنے ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کیا اور خود چند قدم آگے بڑھا لیکن اچانک گھنی جھاڑیوں کا سلسلہ ختم ہوا اور کرنل فریدی ایک گہری دلدل میں گر چکا تھا اور اپنے آپ کو بچانے کے باوجود کرنل فریدی جیسا ہوشیار آدمی بھی آج مار کھا چکا تھا اور اس کے ساتھی بے بسی سے اس اچانک افتاد کو دیکھنے لگے۔

☆.....☆.....☆

اسرائیلی سیکرٹ سروس کا چیف کرنل ڈراس اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا اور شراب کے

Downloaded from Paksociety.com

شغل کے ساتھ کمپیوٹر پر نصب اہم پروجیکٹ پر بھی نظریں جمائے ہوئے تھا۔کرنل ڈراس کا آفس بہت شاندار اور سجا ہوا تھا اور کمرے میں جہازی سائز ٹیبل پر کافی فائیلیں اور سات آٹھ فون بھی پڑے ہوئے تھے ساتھ ہی انٹر کام بھی تھا جس کی بیل بج اٹھی تو کرنل ڈراس کی مہویت ٹوٹی اور اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔

''چیف۔کیپٹن لیزا آئی ہے''.....اس کی سیکٹری کی مئودبانہ آواز سنائی دی۔

''کیا اکیلی ہے یا دیگر ممبران بھی پہنچ چکے ہیں''.....کرنل ڈراس نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''چیف۔ابھی صرف کیپٹن لیزا پہنچی ہے اگر کہیں تو آپ کے روم بھیج دوں''.....اس کی سیکٹری نے پوچھا۔

''ہاں بھیج دو اور بقیہ ممبران آئیں تو ان کو بھی مجھے انفارم کیے بغیر میرے روم آنے دینا''.....کرنل ڈراس نے بدستور کرخت لہجے میں کہا اور انٹر کام کا رسیور رکھ دیا۔چند لمحوں بعد دروازے پہ دستک ہوئی

''یس کم ان''.....کرنل ڈراس نے بھرپور انداز میں کہا اور اس کے چہرے پر سختی کے بجائے مسکراہٹ آ گئی۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک دراز قد بے پناہ حسین نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی اور کمرے میں داخل ہو کر اسے فوجی سلیوٹ کیا اس چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی۔

''آؤ سوئیٹ ہارٹ لیزا۔میں تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا کیونکہ تمہارے مشورے میرے لیے بہت مفید ثابت ہوتے ہیں''.....کرنل ڈراس نے کھڑے ہوتے ہوئے کیپٹن لیزا سے بھرپور انداز میں ہاتھ ملایا اور اپنی ریوالونگ چیئر پر دوبارہ بیٹھ گیا۔

''کرنل۔تم مجھے بلواؤ اور میں یہاں نہ آؤ یہ کیسے ہو سکتا ہے میں تو ویسے بھی تمہاری ماتحت ہوں''.....کیپٹن لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل ڈراس جیسے کرخت مزاج شخص کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ کیپٹن لیزا جہاں بہت حسین تھی وہاں بے حد ذہین تھی اور کیپٹن لیزا کے اپنی سیکرٹ سروس میں شامل ہونے کے بعد کرنل ڈراس کو کیپٹن لیزا کی وجہ سے کافی کامیابیاں ملی تھیں کیونکہ لیڈی ڈیتھ کے نام سے مشہور کیپٹن لیزا بہت

Downloaded from Paksociety.com

خوفناک فائیٹر بھی تھی اور اپنی ذہانت سے اپنے آفیسر کو اپنا دوست بنا چکی تھی اکیلے میں یہ دونوں ایک دوسرے سے فری بات چیت کرتے تھے جیسے دوست ہوں البتہ دیگر لوگوں اور ممبران کے سامنے کیپٹن لیزا اس سے ادب سے بات کرتی تھی اور چیف کہتی تھی۔

''لیزا۔سب باتیں تمہارے علم میں ہیں اور مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ مشن کا آغاز کیسے کیا جائے''.....کرنل ڈراس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کرنل۔میں سمجھتی ہوں بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے خاص سیکرٹ ایجنٹ یعنی میجر پرمود اور اس کی ٹیم اور ڈاکٹر سائمن اور اس کا پاور گروپ اور ہمارے حریف خاص پاکیشیا کے عمران اور ہمارے دوست ملک کافرستان کا کرنل فریدی دنیا بھر میں معروف سیکرٹ ایجنٹ مانے جاتے ہیں اور جہاں تک معلومات ملی ہیں ابھی تک میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن جیسے ذہین سیکرٹ ایجنٹ بھی اس پراسرار راز کو نہیں پا سکے کہ آخر اچانک کیسے ان کے ایٹمی پاور سیکٹر کا سائنسی نظام مکمل طور پر جام اور بلاکیج ہو گیا ہے اور ان دونوں ملکوں کے سائنس دان بھی کچھ نہیں سمجھ سکے''.....کیپٹن لیزا نے حیرت سے کہا۔

''ویسے بلگارنیہ تو ہمارا دشمن ملک ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرح میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی ہمارے ملک کو بہت نقصان پہنچا چکے ہیں لیکن جس خوفناک تنظیم نے بھی یہ سازش کی ہے وہ دنیا پر قبضے کے خواب دیکھ رہی ہے اور کسی ملک سے ہمدردی نہیں رکھتی ہمارا ملک بھی اس طرح اس خوفناک سازش کا شکار ہو سکتا ہے اس لیے مجھے پرائم منسٹر کا فون آیا تھا۔وہ سخت حیران اور پریشان تھے کیونکہ یہ گہری سازش ہمارے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر پر بھی کی جا سکتی ہے''.....کرنل ڈراس نے طویل سانس لے کر کہا۔

''تو کیا پرائم منسٹر صاحب نے ہاٹ ڈائمنڈ جیسے خصوصی اہمیت کے حامل ذخائر کے لیے ہم سیکرٹ سروس والوں کو ٹاسک دیا ہے''.....کیپٹن لیزا نے کہا اور اس کی بات سن کر کرنل ڈراس چونک گیا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ پرائم منسٹر صاحب نے پریذیڈنٹ صاحب سے مشورہ لینے کے بعد ہم سیکرٹ سروس والوں کو اس اہم کام کے لیے نامزد کیا ہے حالانکہ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اور ریڈ آرمی کا کرنل فرانک بھی کارکردگی میں ہم سے کم نہیں ہے''.....کرنل

Downloaded from Paksociety.com

ڈراس نے حیرت سے کہا۔

''کرنل مجھے تمہارے انداز سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ تم کس کام کو سرانجام دینا چاہتے ہو اور یہ تو آج کل ہاٹ ڈائمنڈ جیسی اہم ذخائر کا چرچا بہت اہم ہے جس سے سائنسی نظام کو بہت پاور فل بنایا جا سکتا ہے''.....کیپٹن لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل ڈراس ہنس پڑا۔

''گڈ کیپٹن لیزا۔ مجھے یہی تمہارے درست اندازے اور ذہانت ہی تو پسند ہے اس لیے ماتحت ہونے کے باوجود تمہیں اپنا دوست بنایا ہے''.....کرنل ڈراس نے بھرپور انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اسی دوران ایک بار پھر ڈور بجا۔

''یس کم ان''.....کرنل ڈراس نے بارعب لہجے میں کہا تو ڈور کھلا اور میجر ہیری، میجر بلاسٹر اندر داخل ہوئے اور کرنل ڈراس کو بھرپور انداز میں فوجی سیلوٹ کیا تو کرنل ڈراس نے سر خم کر دیا البتہ میجر ہیری اور میجر بلاسٹر کو دیکھ کر کیپٹن لیزا کھڑی ہو گئی اور ادب سے ان دونوں کو سیلوٹ کیا کیونکہ رینک کے لحاظ سے یہ دونوں اس کے بھی افسر تھے۔ اسی دوران کیپٹن جانسن، کیپٹن بریم اور کیپٹن نائیک بھی آفس میں داخل ہوئے اور بگ چیف کرنل ڈراس کو سیلوٹ کرنے کے بعد میجر ہیری اور میجر بلاسٹر کو سیلوٹ کیا اور کیپٹن لیزا سے ہاتھ ملا کر سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''ہم اسرائیلی سیکرٹ سروس کے ممبران کا خاص گروپ یہاں موجود ہے اور آپ سب کو معلوم ہو گا کہ میں نے آپ سب کو یہاں کس سلسلے میں بلوایا ہے''.....کرنل ڈراس نے سخت اور بارعب لہجے میں کہا کیونکہ اس وقت کیپٹن لیزا کے ساتھ اکیلے ہونے کے بجائے اپنی سیکرٹ سروس کے تمام خصوصی ممبران کے ساتھ موجود تھا ویسے کرنل ڈراس کے انڈر سیکرٹ سروس کے کئی ممبران تھے لیکن یہ اس کے خاص ممبران تھے جو اہم مشنز میں اس کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔

''یس چیف۔ ہمیں معلوم ہے ہم ہاٹ ڈائمنڈ کے سلسلے کے لیے میٹنگ اٹینڈ کی گئی ہے''.....کیپٹن بریم نے کہا۔

''چیف۔ کیا ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر کے لیے آپ نے خود ارادہ بنایا ہے یا پھر پرائم منسٹر

Downloaded from Paksociety.com

یا پریذیڈنٹ صاحب سے پرمیشن لی ہے''.....میجر ہیری نے پوچھا۔

''حیرت ہے میجر ہیری تم سیکرٹ سروس کے اہم افسر ہو کیونکہ میرے بعد تم اور میجر بلاسٹر ہی سیکرٹ سروس کے سربراہوں میں شامل ہو پھر بھی بچوں والے سوال کر رہے ہو ظاہری بات ہے ہماری تنظیم کو اس اہم پراجیکٹ کے ٹاسک کے لیے پرائم منسٹر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب سے ہی اجازت ملنی ہوتی ہے۔کرنل ڈراس نے ناگواری اور حیرت سے سخت لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔میرا سوال احمقانہ ہے لیکن ہم پہلے کئی بار فلسطینی دہشت گردوں جو خود کو مجاہدین کہتے ہیں ان کے خلاف کام کر چکے ہیں اور متعدد بار دنیا کی خطرناک مجرم تنظیموں اور دہشت پسند تنظیموں جیسے زیرو لینڈ اور بلیک ڈیتھ کے ہرکاروں کے خلاف اپنی مرضی سے کام کر چکے ہیں اور ان سے لڑ چکے ہیں''.....میجر ہیری نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''اس بار ہمیں فلسطینی دہشت گردوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے اصل خطرہ اس خفیہ اور خوفناک تنظیم سے ہے جس نے بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹرز کے سائنسی نظام کو مکمل طور پر پراسرار طریقے سے بلاکیج کیا ہے''.....کرنل ڈراس نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''لیکن چیف۔اس سے ہمیں کیوں پریشانی ہوگی اور خاص کر بلگارنیہ جیسے ہمارے دشمن ملک کے سائنسی نظام کا بلاکیج ہونا ہمارے لیے خوشی کی بات ہے''.....میجر بلاسٹر نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں سر۔آپ کی بات درست ہے لیکن بات پھر وہی آ جاتی ہے کہ آج کل دنیا کی خطرناک تنظیمیں دنیا پر قبضہ جمانے کے چکروں میں ہیں اور جس نے بھی یہ حرکت کی ہے وہ کوئی ہمارے ملک گریٹر اسرائیل کا دوست نہیں ہے کہ ہم اطمینان سے بیٹھے رہیں یہ حملہ ہم پر بھی ہو سکتا ہے اور اسرائیل کی ترقی رک سکتی ہے''.....کیپٹن لیزا نے میجر بلاسٹر کی طرف دیکھ کر کہا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''چیف۔یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ سازش ہمارے دشمن ملک پاکیشیا کے چال باز عمران نے کی ہو''.....کیپٹن نائیک نے کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''احمق، گدھے نامعقول بغیر سوچے بول دیتے ہو پہلی بات تو یہ ہے کہ ڈاکٹر سائمن عمران کا اچھا دوست ہے اور بلگارنیہ تو خود اسلامی ملک ہے پھر عمران یہ کام کیوں کرے گا بے شک میجر پرمود کی طرح عمران بھی ہمارا ازلی دشمن ہے لیکن بہت ہی ذہین سائنس دان ہے۔ وہ بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ میں کیسے یہ خوفناک حرکت کر سکتا ہے''..... کرنل ڈراس نے دھاڑتے ہوئے اور غصے سے اس کی طرف دیکھ کر کہا تو میجر بلاسٹر اور میجر ہیری بھی حیرت اور غصے سے اسے دیکھنے لگے تو کیپٹن نائیک خود ہی اپنی بات پر شرمندہ ہو گیا۔

''تو پھر یہ گہری سازش کس کی ہو سکتی ہے''..... کیپٹن جانسن نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''یہی معلوم کرنے کے لیے تو پرائم منسٹر صاحب نے ہمیں ٹاسک دیا ہے اور خاص کر ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کا کہا ہے تاکہ اس کی مدد سے ہمارے سائنس دان ری پاور پروجیکٹ بنا دیں جو صرف ہاٹ ڈائمنڈ کے قیمتی ذخائر سے ہی بن سکتے ہیں اور اس سے کسی طور پر بھی ہمارے ایٹمی پاور سیکٹر کو کسی بھی طریقے سے بلاکیج نہیں کیا جا سکے گا''..... کرنل ڈراس کے بجائے اس بار کیپٹن لیزا نے کہا تو کرنل ڈراس سمیت سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''چیف۔ جی پی فائیو کے کرنل ڈراس صاحب اور ریڈ آرمی کے کرنل فرانک کا بھی تو ہمارے ملک کے پاور فل تنظیم میں ہوتا ہے بلکہ وہ دونوں ہم سے زیادہ پرانی تنظیمیں ہیں کیونکہ ہماری ملک کی سیکرٹ سروس تو خیر شروع سے ہے لیکن آپ سمیت ہم سب کو سیکرٹ سروس میں آئے اتنا عرصہ تو نہیں ہوا''..... اس بار میجر بلاسٹر نے کہا۔

''یہی تو مزے کی بات ہے کہ پرائم منسٹر نے خصوصی میٹنگ کی تھی اور سب کی تجویز کے بعد ہم کو سیکرٹ سروس کو ٹاسک دیا گیا ہے اور یہ ہمارے لیے خوشی کی بات ہے''..... کرنل ڈراس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ ہم اس مشن کے لیے تیار ہیں اور گریٹر اسرائیل کے مفاد کے لیے تیار ہیں''..... کیپٹن نائیک نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن یہاں بات جوش میں آنے کی نہیں کیونکہ دنیا کے دیگر سیکرٹ ایجنسیوں کی طرح ہم بھی مکمل اندھیرے میں ہیں کیونکہ کوئی خاص بات معلوم نہیں ہوئی کہ ہاٹ ڈائمنڈ

Downloaded from Paksociety.com

کے ذخائر کہاں ہیں کبھی سوڈان کے شمالی جنگلوں کے بارے میں سنا گیا ہے اور معلومات دینی والی کچھ ایجنسیاں اور ہمارے سیکرٹ سروس کے اسرائیلی ایجنٹ افریقہ کے صحرائے اعظم کے خطرناک ترین بلکہ ڈیتھ ایریئے سنبلاک کے بارے میں کہہ رہے ہیں اور یہ ایک لحاظ سے ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنا بھونسے کے ڈھیر سے سوئی ڈھونڈنے کے مترادف ہے''.....کیپٹن لیزا نے کہا تو سب کے منہ سے طویل سانس نکلے۔

''ہاں کیپٹن لیزا۔ میں اس لیے ڈبل مائنڈ ہوں کہ ہم ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے کہاں کا رخ کریں''.....کرنل ڈراس نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''تو سر آپ کیا کہتے ہیں''.....میجر ہیری نے پوچھا۔

''سر بلاسٹر، سر ہیری اور چیف میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں''.....کیپٹن بریم نے کہا۔

''ہاں ہاں بولو میں نے تمہیں یہاں چپ کرنے کے لیے تو نہیں کہا''.....کرنل ڈراس نے سخت لہجے میں کہا۔

چیف۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میرا براعظم کے تاریک جنگلوں کا اچھا تجربہ ہے اور تاریک جنگلوں کی چھان بین کرنے والے چند گروپوں سے بھی میری دوستی ہو چکی ہے مجھے کچھ دیر پہلے ایک نائٹ فائیٹر گروپ کے باس جیفری سکاٹ نے بتایا ہے کہ سوڈان کے جنگلوں میں کافرستان اور پاکیشیا کے ایجنٹ پائے گئے ہیں پتہ نہیں انہوں نے کوئی خاص بات معلوم کی ہے یا نہیں لیکن کافرستان کا کرنل فریدی اپنی خاص ٹیم اور پاکیشیا کا عمران پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے چند ممبران اور اپنے چند فور پاورز کے چند ساتھیوں کے ساتھ سوڈان کے جنگلوں کا رخ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ہوسکتا ہے اب تک یہ دونوں گروپ اپنی اپنی طرف سے سوڈان پہنچ چکے ہوں''.....کیپٹن بریم نے کہا تو سب تحسین آمیز نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے۔

''ویلڈن کیپٹن بریم۔ تم نے بہت اہم معلومات دی ہے کرنل فریدی میرا دوست تو نہیں ہے لیکن اس کے ملک کافرستان سے ہمارے اچھے تعلقات ہیں اس لیے کرنل فریدی ہمارا دشمن نہیں ہے اور ویسے بھی وہ بہت ذہین انسان ہے خاص کر عمران جیسا ہمارا خاص دشمن لیکن دنیا کا شاطر انسان جہاں جائے وہاں کوئی نا کوئی گل ضرور کھلتا ہے اور ہوسکتا ہے

Downloaded from Paksociety.com

وہ بھی اندھیرے میں ہوں لیکن اپنی طرف سے ہاٹ ڈائمنڈ کی تحقیق کر رہے ہوں تو ہمیں بھی پھر ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے افریقہ کے ملک سوڈان کا رخ کرنا چاہیے کیونکہ خالی بیٹھنے سے تو کچھ ہاتھ نہیں آتا''.....کرنل ڈراس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے چیف۔ہم سب ریڈی ہیں اور ہمیں بھی دیر نہیں کرنی چاہیے''.....کیپٹن جانسن نے کہا تو کرنل ڈراس نے سر ہلا دیا اور کچھ دیر مزید ڈسکس کے بعد وہ سب تاریک جنگلوں میں جانے کے لیے تیار ہو گئے۔

☆.....☆.....☆

عمران کی کار جیسے ہی دانش منزل پہنچی آپریشن روم میں بیٹھے بلیک زیرو نے الیکٹرک گیٹ کا بٹن پریس کر کے اسے کھول دیا اور عمران اپنی سرخ رنگ کی سپورٹ کار کو دانش منزل کے گیراج میں لے آیا گاڑی بند کر کے نیچے اترا اور آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کو دیکھ کر بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

''السلام وعلیکم عمران صاحب۔آج بڑے دنوں بعد آپ نے چکر لگایا ہے''.....بلیک زیرو نے سلام کرنے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں بھئی جہاں پاکیشیا کا اتنا سخت گیر اور نقاب پوش چیف رہتا ہو وہاں سے گزرتے ہوئے ڈر لگتا ہے کیونکہ اگر صنف نازک نقاب میں ہو تو اس کے جوتوں سے ڈر لگتا ہے اور جہاں مرد بھی نقاب میں رہنے لگے تو اس کے ملنے ملانے والے کو گھونسے مکے ہی کھانے پڑیں گے''.....عمران نے احمقانہ انداز میں کہا تو بلیک زیرو زور سے ہنس پڑا۔

''اتنا مت ہنسو کہ پیٹ میں درد پڑ جائے اور میں تو حکیم بھی نہیں ہوں جو تمہارے لیے سر درد کی پھکی بنا کر ساتھ لاتا''.....عمران نے بدستور احمقانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''عمران صاحب۔مسلسل ہنسنے سے سر میں نہیں بلکہ پیٹ میں بل یعنی درد ہوتا ہے''.....بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ابھی عمران بیٹھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''ایکسٹو''.....عمران نے فون اٹھاتے ہوئے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''چیف۔ میں کافرستان سے ناٹران بول رہا ہوں''.....عمران کو ناٹران کی مئود بانہ آواز سنائی دی۔

''ہاں بولو کس سلسلے میں فون کیا ہے''.....عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''چیف۔ کچھ دیر پہلے معلوم ہوا ہے کہ کرنل فریدی پر انڈرورلڈ کی طرف سے حملہ ہوا تھا اور کرنل فریدی کے دو ممبران کرائم رپورٹر انور اور کرنل فریدی کی بلیک فورس کا چیف ہریش نے اپنی طرف سے انڈرورلڈ کے ایک نامور غنڈے جنید خان جو استاد جگو کے نام سے مشہور ہے اس کے کلب جا کر ہنگامہ کھڑا کر دیا اور اسے زخمی کر دیا جہاں اس نے زخمی ہونے کے بعد اتنا بتایا کہ کسی نامعلوم تنظیم نے کرنل فریدی پر حملہ کروانے کے لیے دس کروڑ دینے کا کہا تھا اور اتنی بڑی رقم کے لیے استاد جگو نے اپنے چار غنڈے کرنل فریدی کی طرف بھیجے تھے جنہوں نے اس پر حملہ کیا مگر کرنل فریدی نے الٹا ان کی ٹھکائی کر دی اور زخمی کر دیا لیکن ہریش، انور اور خود کرنل فریدی بھی مکمل طور پر معلوم نہیں کر سکے کہ یہ حملہ در پردہ کس کی سازش ہے لیکن جو بھی ہے معلومات کے مطابق کرنل فریدی اپنے خاص ممبران کے ساتھ سوڈان جا چکا ہے اور اس کا ٹارگٹ ہاٹ ڈائمنڈ ہے کیونکہ بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے ایٹمی پاور سیکٹرز کے پراسرار حملوں اور ان کے بلاکیج ہونے کے بعد کافرستانی اعلیٰ حکام نے کرنل فریدی کو ہاٹ ڈائمنڈ کا ٹاسک دیا ہے''.....ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اچھا یہ بتاؤ ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے سیکرٹ سروس کے چیف شاگل یا انٹیلی جینس یا کافرستانی کی کسی اور سرکاری یا پرائیوٹ ایجنسی بھی ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے حرکت میں آئی ہے''.....عمران نے پوچھا۔

''نو چیف۔ کافرستانی صدر، وزیراعظم اور دیگر اعلیٰ حکام نے صرف اس کے لیے کرنل فریدی اور اس کی ٹیم پر ہی ہمیشہ کی طرح بھروسہ کیا ہے کیونکہ بیرونی بڑے اور اہم کیس میں صرف کرنل فریدی اور اس کی ٹیم ہی کامیاب لوٹی ہے البتہ کوئی اور کافرستانی سرکاری یا پرائیویٹ ایجنسی اپنی طرف سے ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے گئی ہے تو اس کے بارے میں مجھے معلومات نہیں ملیں لیکن اس کے چانس کم ہی ہیں کیونکہ اطلاعات کے مطابق گریٹ لینڈ کی شہرہ آفاق کالم نگار نے ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں ذکر تو کیا ہے لیکن کوئی واضح لوکیشن نہیں

Downloaded from Paksociety.com

کی اس لیے کسی اور کافرستانی تنظیم کا ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے نکلنا شاید مشکل ہو کیونکہ عموماً چیف آپ کے ممبران یعنی پاکیشیائی سیکرٹ سروس والے اور خاص کر عمران صاحب ہی کوئی معلومات نہ ہونے کے باوجود مشن پر نکل جانے کے بعد اس کا راز پا کر ہی رہتے ہیں اور یہ خوبی بلگارنیہ کے میجر پرمود اس کی ٹیم، گریٹ لینڈ کے ڈاکٹر سائمن اور اس کا پاور گروپ اور کافرستان کے کرنل فریدی اور اس کی ٹیم میں بھی ہے''..... ناٹران نے نے کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''عمران تو احمق ہے۔ سارے کام تو میرے پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ممبران اور تم بیرونی ایجنٹ ہی کرتے ہو۔ وہ احمق مفت میں کریڈٹ لے جاتا ہے''..... عمران نے مسکراتے ہوئے مگر بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''سوری چیف۔ آج پہلی بار میں معذرت کے ساتھ آپ کی بات کی نفی کر رہا ہوں کیونکہ عمران صاحب کے بغیر پاکیشیا سیکرٹ سروس ادھوری ہے اور ان کی ہیلپ سے ہی پیچیدہ کیس حل ہوتے رہے ہیں''..... ناٹران نے ہمت کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ اسے بھی ناٹران کی ہلکی ہلکی آواز آ رہی تھی۔

''میرے سامنے اس احمق کی اتنی تعریف مت کیا کرو ورنہ وہ سر پر چڑھ جائے گا۔ خیر تم نے نظر رکھنی ہے اور مزید کوئی اہم بات معلوم ہو تو مجھے انفارم کر دینا''..... عمران نے مسکراتے ہوئے مگر لہجے کو سخت بناتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ جیسے ہی کوئی اہم انفارمیشن ملے گی میں آپ کو انفارم کر دوں گا''..... ناٹران نے ادب سے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کال بند کر دی۔

''حیرت ہے عمران صاحب۔ آپ اپنی تعریف بھی برداشت نہیں کر سکتے آپ واقعی دنیا کے انوکھے انسان ہیں''..... بلیک زیرو نے فون بند ہونے کے بعد ہنستے ہوئے کہا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ دنیا کا انوکھا انسان صرف اپنا گریٹ لینڈ کا دوست ٹونی عرف بابا رستم ہی ہے جسے ہم عجوبہ ہشتم کہتے ہیں کیونکہ اس انوکھے اور عاشق مزاج کے گالوں پر جب کسی حسینہ کا بھرپور تھپڑ پڑتا ہے جسے بابا رستم اپنی سپیشل محبت کہتا ہے تو حیرت انگیز طور پر اچھوتے آئیڈیئے آتے ہیں جو کہ واقعی ایک حیرت انگیز بات ہے اور سب سے اہم بات

Downloaded from Paksociety.com

یہ کہ کیا کروں کہ سوائے پانچ افراد کے دنیا کی نظروں میں، میں احمق جاسوس ہی مشہور ہوں تو میں اس اعزاز سے خوش ہوں مجھے بس احمق ہی رہنے دو''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ان پانچ افراد میں بلیک زیرو خود، سلیمان، جوزف، روشی اور سر سلطان ہیں۔

''ویسے پیرومرشد نے کچھ زیادہ ہی جلدی دکھائی ہے اور ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے مشن پر روانہ بھی ہو گئے''.....عمران نے کہا۔

''کیا کرتے دنیا کے دو مشہور سیکرٹ ایجنٹوں کے ملکوں پر خطرناک حملہ ہوا ہے اور اس کا سراغ بھی نہیں مل رہا کہ یہ کس کی سازش ہے اور گو کہ ہمارا اور ہمارے حریف ملک کا فرستان پر ایسا حملہ نہیں ہوا لیکن کافرستانی حکام ڈر گئے ہیں کیونکہ سب سائنس دانوں کے مطابق ہاٹ ڈائمنڈ جیسے قیمتی ذخائر سے سائنسی نظام کو پاور فل بنایا جا سکتا ہے اور بلاکیج بھی ختم کی جا سکتی ہے اس لیے سب ہی اپنے اپنے ملک کے لیے پریشان ہیں''.....بلیک زیرو نے کہا۔

''ویسے حیرت ہے طاہر۔ آج میں اتنے دنوں بعد آیا ہوں اور تم نے مجھ سے چائے کا بھی نہیں پوچھا دنیا کے ٹھیکے لینے شروع کر دیئے اپنے فلیٹ میں سلیمان کے درجنوں لیکچر سننے کے بعد چائے نصیب ہوتی ہے اور یہاں بھی مجھ نہ چیز کو کچھ نہیں مل رہا''.....عمران نے بیچارگی سے کہا۔

''اوہ ایم ویری سوری عمران صاحب۔ بس باتوں میں یاد ہی نہیں رہا''.....بلیک زیرو نے شرمندگی سے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''پہلے تم سرخ رنگ کی ڈائری مجھے لا کر دو پھر اطمینان سے چائے بناؤ''.....عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کچھ دیر بعد ایک ضخیم سی سرخ رنگ کی کتاب لا کر دی اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے سرخ کتاب کو کھولا اور اس میں ڈارک نائٹ کلب کا نمبر ٹریس کرنے لگا اور کچھ دیر بعد نمبر ملنے کے بعد فون کو اپنی طرف کھسکایا اور ڈارک نائٹ کلب کا نمبر ڈائل کیا تو کچھ دیر گھنٹیاں بجنے کے بعد فون اٹھا لیا گیا۔

''یس ڈارک نائٹ کلب ایجنسی''.....عمران کو ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

Downloaded from Paksociety.com

''حیرت ہے آواز تو بہت روشن سی ہے جس نے دل میں گھنٹیاں بجا دیں ہیں لیکن کلب کا نام نائٹ ہے آخر اس کی کیا وجہ ہے''.....عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔آپ کون بول رہے ہیں اور کس مقصد کے لیے فون کیا ہے''.....لڑکی نے حیرت سے اور سخت لہجے میں کہا جو غالبًا یہاں اسسٹنٹ تھی۔

''ہائے محترمہ۔میں بہت کمزور دل کا مالک ہوں زرا آہستہ بولیں''.....عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

''آپ نے کس سلسلے میں فون کیا ہے''.....لڑکی نے اس بار خود نرم لہجے میں پوچھا۔

''ہاں اب ٹھیک ہے۔دل خوش ہو گیا ہے تمہاری من موہنی صورت دیکھنے کے بعد''..... عمران نے کہا۔

''مگر محترم۔میں آپ کے سامنے نہیں بیٹھی جو مجھے دیکھ کر آپ کو خوشی ہوئی ہو بہر حال بتائیں آپ نے کس لیے فون کیا ہے''.....لڑکی کی ہنستی ہوئی مترنم آواز آئی۔

''ارے واہ۔آپ تو ہنس دیں اور کہا جاتا ہے کہ جو ہنس گئی وہ پھنس گئی''.....عمران نے بچوں کی طرح تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے آپ دنیا کے سب سے مظلوم عاشق ہیں جس کو کوئی لڑکی لفٹ نہیں کراتی'ذ.....ہنسنے کے بعد لڑکی نے کہا۔

''بالکل آپ نے درست کہا۔آپ ہی وہ لڑکی ہیں جن کا میں پیدا ہونے کے بعد خواب دیکھتا رہا ہوں''.....عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یہ کوئی عاشقوں کا کلب نہیں ہے بلکہ معلومات دینے والی ایجنسی ہے اس لیے اب آپ اپنے مقصد پر آ جائیں''.....لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مگر مجھے تو صرف آپ سے ہی بات کرنی ہے کیونکہ آپ دنیا کی پہلی لڑکی ہیں جس نے مجھے پرپوز کیا ہے''.....عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔زیرولینڈ کی بدنام زمانہ حسین فتنہ تھریسیا جیسی ہرکارہ آپ پر فدا ہے تو میں کیا چیز ہوں میں آپ کو پہچان گئی ہوں آپ کو کون نہیں چاہ سکتا لیکن آپ کسی لڑکی کے چکر میں آنے والے نہیں ہیں''.....لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر

Downloaded from Paksociety.com

مسکراہٹ رینگ گئی۔

''عمران صاحب۔ میں ریٹا بول رہی ہوں خیرت آج آپ نے کافی عرصے بعد فون کیا۔ ویسے مجھے آپ داد دیں کہ میں آپ کہ پہچان گئی ہوں۔ خیر چیف ڈان کارلوس یہاں موجود ہیں آپ ان سے بات کر سکتے ہیں''.....ریٹا نامی لڑکی نے مترنم آواز میں ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے ارے تم تو نجومی ہو جو بغیر مجھے دیکھے پہچان گئی''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دراصل عمران نے دو سال پہلے ایک مہم میں ڈان کارلوس کی بہت مدد کی تھی اور ڈان کارلوس جو ایکریمیا میں ایک بہت بڑے انفارمیشن دینے والی ایجنسی کا چیف تھا وہ عمران کا گرویدہ ہو گیا تھا اور ڈان کارلوس کی اسسٹنٹ ریٹا شروع سے ہی اس کی دوست اور اسسٹنٹ تھی عمران کے ایکریمیا میں ان کی مدد کرنے پر دونوں اس کے مشکور تھے اور پاکیشیا سے کال آنے پر ریٹا سمجھ گئی تھی کہ احمقانہ حرکتیں صرف عمران ہی کر سکتا ہے عمران کی مدد کے بعد ڈان کارلوس کا کلب بہت مقبول ہو گیا تھا۔

''ہیلو علی عمران صاحب۔ آج کیسے ہماری اتنے عرصے بعد یاد آ گئی''.....کچھ دیر بعد فون پر ایک بھاری بھرکم آواز سنائی دی۔

''ارے یہ کیا ابھی فون پر ایک پری کی میٹھی آواز آ رہی تھی اور اب فون پر دیو کی گرج سنائی دے رہی ہے کہیں میں پرستان تو نہیں پہنچ گیا''.....عمران نے احمقانہ انداز میں کہا تو فون پر ڈان کارلوس کا زوردار قہقہہ گونجا۔

''عمران صاحب آپ کبھی نہیں بدلیں گے ویسے کے ویسے ہی ہیں''.....ڈان کارلوس نے قہقہہ لگانے کے بعد بھرپور انداز میں کہا۔

''ارے یہ ویسے کے ویسے رہنے سے تمہاری کیا مراد ہے۔ کیا دو سال بعد میری جون بدل جانی تھی''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈان کارلوس پھر ہنس پڑا۔

''خیر بولیں عمران صاحب۔ یہ خاکسار آپ کی کیا مدد کر سکتا ہے''.....ڈان کارلوس نے بھرپور انداز میں کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''آج کل دنیا میں ایک ہی چرچا ہے جس کے بارے میں تم جانتے ہو گے''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اسی دوران بلیک زیرو چائے اور بسکٹ کی ٹرالی لے کر آ گیا اور اپنے لیے اور عمران کے لیے چائے بنانے لگا۔

''عمران صاحب۔آج کا چرچا غالباً آپ بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے ایٹمی پاور سیکٹرز کے پراسرار طور پر ہونے والی سائنسی نظام کی بلاکیج کی بات کر رہے ہیں''.....ڈان کارلوس نے بدستور بھرپور انداز میں کہا۔

''ارے واہ۔تم سب تو واقعی نجومی بن چکے ہو تمہاری اسسٹنٹ ریٹا میرا نام جانے بغیر دو سال گزرنے کے باوجود مجھے پہچان گئی اور تم میری پوری بات سنے بغیر سب جان گئے تم دونوں نجومی یہاں میرے ملک پاکیشیا آ جاؤ یہاں گلی کونوں میں ٹھگ باز نجومی جگہ جگہ ملتے ہیں اور وہ لوگوں کو خوب ٹھگ رہے ہیں لیکن تم دونوں تو اصلی نجومی بن گئے ہو تم دونوں تو یہاں بہت کما لو گے''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فون پر ڈان کارلوس کا زوردار قہقہہ گونجا۔

''عمران صاحب۔آپ جیسے دنیا کے ذہین اور عظیم انسان سے ملنے تو ہم ضرور آ سکتے ہیں لیکن یہ نجومیوں کا پیشہ آپ کو ہی مبارک ہو''.....ڈان کارلوس نے کہا۔

''ڈان کارلوس۔مادام کوشیلا جیسی معروف کالم نگار کے انفارمیشن اور چند بار دنیا میں چھپے دفینوں کے بارے میں کالم چھپتے رہتے ہیں اور اس بار ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں لکھا گیا تھا کیا تم ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں میری کچھ ہیلپ کر سکتے ہو''.....عمران نے چائے سپ کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

''اوہ آئی سی عمران صاحب۔یہاں ایکریمیا کے سراغ رساں اور سائنس دان خود ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے بہت کوشاں ہیں کیونکہ دو ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹر کے بلاکیج کے بعد یہاں تشویش پائی گئی ہے اور گو کہ آپ کے پڑوسی ملک بلگارنیہ ہمارے ملک ایکریمیا کا حریف ہے جس طرح کافرستان آپ کا حریف ہے لیکن یہاں ایکریمیا کو اپنی فکر پڑ گئی ہے کیونکہ جس طرح بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ جیسے ترقی یافتہ ملکوں کے پراسرار طریقے سے ایٹمی پاور سیکٹرز کو بلاکیج کیا گیا ہے دنیا کے ہر ملک کی طرح یہاں ہمارے ملک

Downloaded from Paksociety.com

میں بھی بہت تشویش پائی جا رہی ہے اور ہاٹ ڈائمنڈ کے چند ذخائر سے ایکریمیا اپنے ایک پاور سیکٹر کو سیف تو کر چکا ہے لیکن دو ملکوں کے حملوں کے بعد ایکریمیا کو اپنے مزید پلانٹ کو سیف کرنے کے لیے ہاٹ ڈائمنڈ کی اشد ضرورت ہے اور مجھے بھی ہاٹ ڈائمنڈ کی معلومات لینے کے لیے کئی فون آئے ہیں لیکن آئی ایم ویری سوری عمران صاحب اس کے بارے میں ابھی کوئی حتمی معلومات نہیں ملیں یہ تو آپ کو ڈاکٹر سائمن یا اس کی ساتھی مادام کوشیلا ہی بتا سکتی ہے''.....ڈان کارلوس نے شرمندہ سا ہو کر معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم نے اور بھی معلومات فراہم کرنے والی ایجنسیوں سے معلومات حاصل کر لی ہے''.....عمران نے کہا۔

''جی ہاں عمران صاحب۔ معلومات دینے والی ایجنسیاں ایک دوسرے سے بھی معلومات لیتی رہتی ہیں البتہ جہاں تک میں نے بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں سنا ہے سوڈان کے شمالی گھنے جنگلوں یا اس سے ملحق صحرائے اعظم کے ڈینجرس حصے سنبلاک میں کہیں اس کے ذخائر کے بارے میں سنا گیا ہے جس کے بارے میں گریٹ لینڈ کی معروف اور شہرہ آفاق کالم نگار اور پاور گروپ کی ممبر مادام کوشیلا ذکر کر چکی ہے''.....ڈان کارلوس نے کہا۔

''لیکن کارلوس۔ سوڈان کے شمالی جنگل اور اس سے ملحق صحرائے اعظم کا ڈینجر ایریا سنبلاک کا حصہ تو بہت بڑا ہے اور اتنے طویل حصے میں ایک ذخائر کو ڈھنڈنا سر کھپانے کے مترادف ہے''.....عمران نے بدستور سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں عمران صاحب۔ وہ تو آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر آپ جیسا انسان کسی کام کے لیے نکل پڑے تو نہ ممکن کو ممکن بنا سکتا ہے''.....ڈان کارلوس نے اس بار مسکراتے ہوئے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے تمہارا شکریہ پھر کبھی ملاقات ہو گی''.....عمران نے کہا۔

''ارے نہیں عمران صاحب۔ شکریہ کی کیا بات بلکہ میں شرمندہ ہوں کہ آپ نے مجھ سے کوئی کام لیا اور میں پراپر طور پر آپ کا کام نہ کر سکا''.....ڈان کارلوس نے کہا۔

''کوئی بات نہیں جتنا تمہیں معلوم تھا تم نے مجھے بتا دیا تمہارا واقعی شکریہ''.....عمران نے کہا اور سلام دعا کے بعد فون بند کر دیا۔

Downloaded from Paksociety.com

''عمران صاحب۔آپ ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے کسی اور ایجنسی سے معلومات لینے کی کوشش کریں''.....بلیک زیرو نے مشورہ دیا۔

''طاہر۔تم بچوں والی باتیں کرتے ہو ڈارک نائٹ کلب ایجنسی دنیا کی معروف ترین ایجنسی ہے جہاں سے ہر کوئی معلومات لیتا ہے اگر ان کو معلوم نہیں تو پھر فضول ہے کسی اور ایجنسی کو فون کرنا ہے''.....عمران نے طویل سانس لے کر کہا۔

''تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے''.....بلیک زیرو نے پوچھا۔

''شادی کرنے کا اور بچے پالنے کا''.....عمران نے جھٹ احمقانہ لہجے میں کہا۔

''میں سمجھ گیا کہ آپ نے ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے ارادہ کر لیا ہے۔خیر بتائیں کس کس کو لے جانے کا پروگرام ہے''.....بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''تم زیادہ خوش مت ہو۔گزشتہ کئی کیسیز میں تم شامل ہوتے رہے ہو اب اپنا چوہے دان سنبھال کر رکھو اور ویسے بھی میں سب ممبران کو نہیں لے جاؤں گا البتہ ضرورت محسوس ہوئی تو دیگر ممبران کو بلا لوں گا کیونکہ اس مہم میں ہم سب بلینک ہیں اور کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ کہاں سے مشن شروع کریں''.....عمران نے چائے سپ کرتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر بلیک زیرو کے منہ سے طویل ٹھنڈا سانس نکلا کیونکہ اس بار عمران نے براہ راست ہی اسے مشن پر لے جانے سے انکار کر دیا تھا۔

☆.....☆.....☆

''میجر۔ہم یہاں افریقہ کے پسماندہ ملک کے خطرناک اور گھنے شمالی جنگلوں سے ملحق صحرائے اعظم کے حصے میں پہنچ گئے ہیں لیکن صحرا کا یہ ایریا بھی کوئی کم نہیں ہے بلکہ بہت زیادہ طویل ترین ایریا ہے جہاں بھٹک جانے کا اندیشہ بھی کافی ہے اور گو کہ ہم صحرائے اعظم میں اس سے پہلے بھی کئی بار آ چکے ہیں لیکن تم مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہو کہ صحرا میں بھٹک جانا صرف سراسر بھیانک موت ہی ہے''.....اپنی صلاحیتوں،خطرناک فائیٹر،تیز رفتاری کے نام اور وہائٹ شارک کے لقب سے مشہور آفتاب سعید نے میجر پرمود کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں وہائٹ شارک۔تم درست کہتے ہو واقعی صحرا میں سفر کرنا اور خاص کر دنیا کے سب

Downloaded from Paksociety.com

سے بڑے اور موت کے نام سے معروف صحرائے اعظم میں سفر کر رہے ہیں سوڈان کے اس جنگلوں سے ملحق صحرا کا رقبہ بھی بے حد طویل ہے جہاں کئی صحرا لگتے ہیں جن کے مختلف نام ہیں جو گریٹ صحارا یعنی صحرائے اعظم کا حصہ ہیں لیکن ان کو نام دیئے گئے ہیں صحرائے اعظم کے یہ سب صحرائی حصے بہت پیچیدہ اور بڑے بڑے ہیں جہاں بھٹک جانا واقعی صرف سراسر موت ہی ہے''.....میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

دراصل میجر پرمود کے ملک بلگارنیہ کے ایٹمی پاور سیکٹر کے پراسرار جام اور سائنسی نظام کے بلاکیج کی وجہ سے بلگارنیہ کے پرائم منسٹر نے ہنگامی میٹنگ کی تھی جس میں پریذیڈنٹ بھی شامل ہوئے تھے فوج اور دیگر اہم ڈیپارٹمنٹ کے اعلیٰ افسران اور بلگارنیہ کے سب سے معروف سائنس دان ڈاکٹر آفندی سمیت دیگر چند بڑے سائنس دان بھی شامل ہوئے تھے۔ میٹنگ میں مشترکہ پلان کے مطابق یہ کیس کرنل ڈی اور اپنے ملک کے عظیم سیکرٹ ایجنٹ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو سونپ دیا گیا تھا کہ وہ سرغ لگائیں آخر اس خوفناک سازش کے پیچھے کس خوفناک تنظیم کا ہاتھ ہے اور کیسے ان کے خفیہ ایٹمی پاور سیکٹر کے سائنسی نظام کو بلاکیج کر دیا گیا ہے۔

''میجر پرمود نے سب کو یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ انشااللہ اس بھیانک سازش کا پردہ فاش کرے گا اور خاص کر اس بلاکیج کو ختم کرنے کے لیے ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر اپنے سائنس دانوں کو ضرور ٹریس کر کے لا دے گا تاکہ وہ اس کی مدد سے بلاکیج کو ختم کر کے ایٹمی پاور سیکٹر کو مضبوط اور فعال سکیں۔ میجر پرمود سوائے لاٹوش کے اپنے دونوں اسسٹنٹ اور اپنی منگیتر لیڈی بلیک تمثیلہ اور دوست وہائٹ شارک آفتاب سعید کے ساتھ اپنے سوڈانی ایجنٹوں کے کہنے پر یہاں سوڈان کے گھنے جنگلوں سے ملحق صحرائے اعظم کے خطرناک اور چٹیل حصے میں آ چکا تھا اور سب ہی جیپوں کے بجائے اونٹوں پر سفر کرتے ہوئے رواں دواں تھے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو سب سے پہلے ہاٹ ڈائمنڈ کی تلاش تھی تاکہ جلد سے جلد اس کے سائنس دان ہاٹ ڈائمنڈ سے پاور سیکشن بنا کر بلاکیج کو توڑ کر سائنسی نظام کو ٹھیک کر سکیں جہاں سب مشینیں جام آپریٹنگ نظام بلاک ہو چکا تھا۔

''وہائٹ شارک اور میجر جس طرح ہم پہلے بھی متعدد بار افریقہ اور دنیا کے دیگر

Downloaded from Paksociety.com

خطرناک جنگلوں، صحراؤں کے ساتھ ساتھ تاریک براعظم افریقہ کے صحرائے اعظم کا سفر کر چکے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ ان شاءاللہ اس بار بھی ہم کامیاب ہی لوٹیں گے''.....تمثیلہ نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''نقشے کے مطابق ہم شمالی جنگلوں سے اچانک ملنے والے صحرا میں سفر کر رہے ہیں اور ابھی صبح کا وقت ہے جیسے جیسے سورج چڑھتا جائے گا گرمی کی شدت بہت زیادہ بڑھتی جائے گی اور صحرا آگ برسانا شروع کر دے گا ہم چونکہ دنیا کے بلند ترین ٹیلوں والے صحرا میں سفر کر رہے ہیں اس لیے ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا آندھی اور طوفان چلنے کی صورت میں ایک دوسرے کے ساتھ رہنا ہوگا ورنہ جدا ہونے کی صورت میں اس بھیانک صحرا میں بھٹک جانے کا خدشہ ہے''.....میجر پرمود نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

''ہاں میجر۔تم درست کہہ رہے ہو ہمارا یہ سفر جہاں صرف اپنے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر کے دفاع کے لیے ہے لیکن ہمیں ہر مصیبت سے مقابلہ کرنے کے لیے مکمل تیار ہی رہنا ہو گا''.....تمثیلہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''سر۔میں نے سنا ہے صحرائے اعظم اتنا طویل ترین ہے کہ اس کا رقبہ تاریک براعظم افریقہ کے تیرہ ملکوں میں پھیلا ہوا ہے''.....کیپٹن توفیق نے کہا۔

''ہاں کیپٹن۔واقعی ایسا ہی ہے اس لیے تو اسے دنیا میں گریٹ صحارا کہا جاتا ہے جو بلاشبہ موت کا صحرا ہے اور صحرائے اعظم بے شک تاریک براعظم افریقہ کے تیرہ ملکوں میں پھیلا ہوا ہے اس لیے ہر ملک میں صحرا میں سفر کرنے والے گائیڈ بھی ہیں جو صحرا کے کیڑے اور صحرا کے ماسٹر کہلاتے ہیں''.....کیپٹن طارق نے کہا جو دراصل میجر پرمود کا بیرونی اسسٹنٹ تھا اور اسے صحرائے اعظم میں سفر کرنے کا بھرپور تجربہ تھا میجر پرمود نے اس کو اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا۔

''کیپٹن طارق۔گو کہ ہم پہلے بھی متعدد بار صحرائے اعظم میں مشن مکمل کر چکے ہیں لیکن صحرائے اعظم کا سفر کوئی آسان کام نہیں ہے اس لیے ہم تمہارے بھروسے پر یہاں سفر کر رہے ہیں تم نے ہماری رہنمائی کرنی ہے''.....آفتاب سعید نے کیپٹن طارق کی طرف دیکھ کر کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''سر۔میرا جتنا تجربہ ہے اس کے مطابق میں کوشش کروں گا کہ آپ کی بھرپور رہنمائی کروں لیکن سر ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے ہمیں اس گریٹ صحارا میں جگہ جگہ سفر کرنا ہوگا کیونکہ معذرت کے ساتھ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں حتمی کچھ معلوم نہیں ہے اور گو کہ صحرائے سنبلاک کے بارے میں سنا گیا ہے لیکن وہ صحرائے اعظم کا بہت ہی خطرناک ترین ایریا ہے جہاں عموماً خطرناک صحرائی طوفان چلتے رہتے ہیں کم ہی صحرا کے اس ڈینجر حصے میں طوفان نہیں چلتے اور صحرائے سنبلاک کا ایریا بہت کم ہی پرسکون رہتا ہے۔کیپٹن طارق نے کہا۔

''لیکن طوفانی جھکڑ تو پورے صحرائے اعظم میں چلتے ہیں لیکن کب چلتے ہیں اور صحرا میں آگ کی جھلستی گرمی سے بچنے کا کیا طریقہ ہے یہ سب تو تمہیں معلوم ہی ہوگا''.....تمثیلہ نے پوچھا۔

یس لیڈی بلیک۔اس لیے تو میں آپ سب کو اونٹوں کے سفر پر لے آیا ہوں جو خود صحرا کے بادشاہ کہلاتے ہیں''.....کیپٹن طارق نے ادب سے کہا۔

''لیکن کیپٹن طارق۔جہاں تک میں نے سنا ہے گریٹ صحارا جیسے دنیا کے سب سے طویل اور گرم ترین صحرا میں سوا چار سو میٹر تک بلند ترین ریت کے ٹیلے بھی ہوتے ہیں جس کو عبور کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے''.....کیپٹن نوازش نے کہا۔

''ہاں کیپٹن۔تم درست کہہ رہے ہو لیکن اس ایریئے میں اتنے بلند ٹیلے تو نہیں ہیں پھر بھی آگے کافی بلند ٹیلوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا''.....کیپٹن طارق نے ان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

اچانک میجر پرمود کے سیٹلائیٹ سیل فون سپارک کرنے لگا تو میجر پرمود چونک گیا کیونکہ یہ کال اس کے اسرائل میں ایجنٹ صالح کی طرف سے آ رہی تھی۔

''یس میجر پرمود سپیکنگ''.....میجر پرمود نے بارعب لہجے میں کہا۔

''سر۔اسرائیل میں میٹنگ ہوئی ہے اور اعلیٰ حکام نے ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے اسرائیلی سیکرٹ سروس کے چیف کرنل ڈراس کو اس کا ٹاسک دیا ہے کرنل ڈراس اپنی سیکرٹ سروس کی سپیشل برانچ کے چھ ساتھیوں اور دیگر بارہ افراد کے ساتھ سوڈان کے شمالی جنگلوں جہاں

Downloaded from Paksociety.com

صحارا کی پٹی بھی لگتی ہے وہاں روانہ ہو گئے ہیں''.....صالح نے کہا تو میجر پرمود کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''اس کا مطلب ہے میرے اور عمران صاحب کے خاص ترین دوست بھی اس کھیل میں شامل ہو چکے ہیں اور اب کھیل کھیلنے کا مزہ دوبالا ہو جائے گا''.....میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔

''یس سر۔ایسا ہی سمجھیں''.....صالح نے میجر پرمود کے طنزیہ بات کو سمجھتے ہوئے مسکرا کہا۔

''اچھا خیر یہ بتاؤ کہ جی پی فائیو اور ریڈ آرمی کی فورس بہت ہی فعال اور پرانی ہے تو پھر کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کو اہمیت کیوں نہیں دی گئی''.....میجر پرمود نے پوچھا۔

''سر۔ویسے تو اسرائیلی سیکرٹ سروس کا چیف اور اس کی سپیشل ٹیم نئی ہے اس کے مقابلے میں جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اور ریڈ آرمی کا کرنل فرانک تجربے اور پاور میں کافی پرانے ہیں لیکن سرگزشتہ دنوں ایک بار زیرولینڈ کے ایجنٹوں نے اسرائیل کے چند اہم سائنس دانوں کو اغوا کرنے کی کوشش کی تھی اور اس کے بعد بلیک ڈیتھ کے ہرکاروں نے اسرائیلی سیکرٹ سروس کے ایک اہم سائنسی مرکز پر اٹیک کیا تھا لیکن کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کو ان دونوں بڑی تنظیموں سے لڑنے میں دشواری ہو رہی تھی اور یہ ٹاسک اسرائیلی سیکرٹ سروس کو دیا گیا تھا تو حیرت انگیز طور پر کرنل ڈراس کی ساتھی کیپٹن لیزا جو لیڈی ڈیتھ کے نام سے مشہور اور بے حد ذہین مانی جاتی ہے اس کی اور اس کے دیگر ساتھیوں میجر بلاسٹر اور کیپٹن بریم کی وجہ سے زیرولینڈ اور بلیک ڈیتھ کو ناکامی ملی تھی جس پر اعلیٰ حکام کرنل ڈراس پر خوش ہیں اور اس لیے اسے ہاٹ ڈائمنڈ کا ٹاسک دیا گیا ہے''.....صالح نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو میجر پرمود نے سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے صالح۔کوئی اور اہم خبر ملے تو اطلاع کر دینا''.....میجر پرمود نے کہا اور کال آف کر دی۔

''میجر۔صرف اسرائیل کا جب سے ہمارے اور گریٹ لینڈ کے ایٹمی پاور سیکٹر پر انتہائی جدید ترین سائنسی ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے کسی جدید خطرناک ریز سے ایٹمی پاور

Downloaded from Paksociety.com

سیکٹر کے سائنسی نظام کو بلاکیج اور جام کیا گیا ہے سب ملکوں کے اپنے ایٹمی سیکٹرز کی فکر لاحق ہوگئی ہے اور یہ بات بھی مشہور ہو چکی ہے کہ ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے بعد اس ریز کو ختم اور ہاٹ ڈائمنڈ سے کارآمد بنا کر مستقل محفوظ بنایا جا سکتا ہے اس لیے لازمی دنیا کے کئی ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ سوڈان اور صحارا کے سفر پر آئیں گے تاکہ اپنی طرف سے ہاٹ ڈائمنڈ کا سراغ لگا کر اسے حاصل کر سکیں''.....تمثیلہ نے کہا۔

''ہاں وہ تو سب ٹھیک ہے لیکن بظاہر یہ مشن کوئی آسان مشن نہیں ہے جہاں کوئی واضح لوکیشن نہ ہونے کی وجہ سے سب ہی اندھیرے میں ہیں''.....آفتاب سعید نے کہا۔ باتوں کے دوران ان سب کا سفر بھی اونٹوں پر جاری تھا اور اب یہ سب ریت کے ٹیلوں کے قریب پہنچ چکے تھے جو کافی اونچے ٹیلے تھے یہاں ٹیلوں کے بیچ میں راستے بھی بنے ہوئے تھے جو ریت کے طوفان اٹھنے کے بعد خود ہی بن جاتے تھے اور بعض جگہ طوفانی جھکڑوں سے ٹیلے بھی ٹرانسفر ہو جاتے تھے لیکن اس وقت ان کی خوش قسمتی تھی کہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا جیسے جیسے دن چڑھتا جا رہا تھا گرمی کی شدت بڑھتی چلی جا رہی تھی اس لیے ان سب نے کپڑوں کے موٹے موٹے ڈھاٹے اوڑھ لیے تھے اور اپنے چہروں کو مکمل طور پر ان میں چھپا لیا تھا اور اب صرف ان کی آنکھیں ہی اوپن تھیں جو ٹھنڈے چشمے والی گاگلز میں چھپی ہوئی تھیں لیکن ان کو تمام مناظر آسانی سے نظر آ رہے تھے۔ چونکہ میجر پرمود اور اس کی ٹیم صحراؤں کے مشنز میں شامل ہوتی رہی تھی اس لیے میجر پرمود اپنی طرف سے مکمل انتظام کر کے نکلا تھا اور کچھ چیزیں کیپٹن طارق نے بھی ساتھ لے لیں تھیں جو کہ ان کا گائیڈ بھی تھا کیونکہ اس وقت مشن کسی عام سے صحرا میں نہیں بلکہ دنیا کے سب سے خطرناک گریٹ صحارا میں تھا۔

''سر۔ کیا عمران صاحب اور ان کی ٹیم بھی ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے یہاں کا رخ کرے گی''.....کیپٹن توفیق نے پوچھا۔

''ہاں کیپٹن توفیق۔ گو کہ میں نے ان کو انفارم تو نہیں کیا اور کرنل فریدی صاحب سے اس بارے میں ڈسکشن کی تھی اور اپنے ملک کی پرابلم کے بارے میں ڈسکس کیا تھا کیونکہ بے شک کافرستان کے اسرائیل سے بھی گہرے مراسم ہیں لیکن کافرستان ہمارا بہت اچھا بزنس پارٹنر ہے اور ہم اس سے اجناس درآمد کرتے ہیں اور اسے تیل برآمد کرتے ہیں۔

Downloaded from Paksociety.com

اس لیے کافرستانی گورنمنٹ اس معاملے میں ہماری مدد کرتی اور بلاشبہ کرنل فریدی صاحب کو ہی ہماری مدد کرنے کو کہتی اس لیے میں نے براہ راست خود ہی کرنل فریدی صاحب سے اپنے ملک کی پریشانی کے بارے میں ڈسکشن کی تھی۔ میری معلومات کے مطابق کرنل فریدی صاحب تو ہاٹ ڈائمنڈ کی تلاش میں سوڈان کے شمالی گھنے جنگلوں میں اپنی ٹیم کے ہمراہ پہنچ چکے ہیں لیکن چونکہ عمران صاحب، ڈاکٹر سائمن، کرنل فریدی صاحب اور میرا ہم سب کا کام کرنے کا طریقہ الگ ہے۔ یہ بے شک ہم نے اپنے بزنس پارٹنر دوست کافرستان اور کرنل فریدی صاحب کو اپنی پریشانی کے بارے میں انفارم کیا ہے لیکن یہ ہماری توہین ہے کہ ہم اپنے طور پر کام کرنے کی بجائے اپنے دوستوں کے طور طریقوں پر ہی چلیں اور ہم بھی اپنے طور پر ہاٹ ڈائمنڈ کی تلاش کو نکل پڑے ہیں اور میرے ایجنٹ دنیا کے کئی ملکوں میں ہیں۔ کیپٹن طارق کی مثال تمہارے سامنے ہے جو گریٹ صحارا میں ہماری رہنمائی کر رہا ہے اور ہمارا مشن جاری ہے اور جہاں تک عمران صاحب کی بات ہے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جہاں کوئی اہم معاملات ہوں وہاں عمران صاحب جیسا دنیا کا ذہین ترین انسان پیچھے رہ جائے''..... میجر پرمود نے تفصیل سے اپنے ساتھیوں کو کہا۔

''ہاں میجر۔ مجھے انفارمیشن ملی ہے کہ ہماری طرح ڈاکٹر سائمن نے بھی عمران صاحب سے اس معاملے پر ڈسکشن کی تھی لیکن ڈاکٹر سائمن صرف عمران صاحب پر انحصار نہیں کرے گا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ صحارا یا سوڈان کے شمالی جنگلوں کے مشن پر روانہ ہو چکا ہو گا''..... آفتاب سعید نے کہا۔

''وہائٹ شارک۔ تم جب بھی ہمارے ساتھ شامل ہوتے ہو اکیلے ہی شامل ہوتے ہو۔ تمہاری ٹیم کا کوئی ممبر اس میں شامل نہیں ہوتا''..... تمثیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں لیڈی بلیک۔ کیونکہ تمہارا ابھی اپنا کام ہے۔ میرا بھی اپنا کام ہے اور میجر کا بھی اپنا نیٹ ورک ہے لیکن بڑے اور اہم مشن میں ہم سب یکجا ہو جاتے ہیں اور ہمارا مسخرہ اور عاشق مزاج دوست لاٹوش بھی ہمارے ساتھ ہوتا ہے جو اپنی مسخریوں سے ہمیں بھی لطف اندوز کرتا ہے لیکن وہ بہت اچھا فائٹر ضرور ہے اور ہمارا اچھا معاون ثابت ہوتا ہے۔ جہاں تک اپنی ٹیم کے ممبران کو شامل کرنے کی بات ہے تو میجر پرمود کئی مہمات میں اکیلے ہی

Downloaded from Paksociety.com

سرخرو ہو چکا ہے اور بعض مشن صرف تم اور میجر پرمود نے مل کر حل کیے ہیں۔ میجر پرمود کے دو اسسٹنٹ کیپٹن توفیق اور کیپٹن نوازش بہت قابل اور صلاحیتوں والے ہیں اس لیے ہم چھ کا گروپ ہی ہمیشہ پیچیدہ مشنز کو حل کر لیتے ہیں اس لیے اپنی ٹیم کے ممبران کو ساتھ لے آنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی''..... آفتاب سعید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ویسے تو ہمارے ملک بلگارنیہ میں بھی صحرا ہیں جیسا کہ دشت کاویر جس کا رقبہ تقریباً ستتر ہزار کلومیٹر ہے اور ہمارے ملک میں دشت لوط جیسا صحرا بھی ہے جس کا رقبہ باون ہزار کلو میٹر ہے اور ہمارے ملک کے یہ دونوں صحرا ترتیب کے لحاظ سے دنیا کے تیئسویں اور چوبیسویں بڑے صحرا ہیں مگر معلوم نہیں ہمارے ہمسایہ اور برادر اسلامی ملک پاکیشیا اور ہمارے دوست ملک کافرستان میں بھی کوئی بڑا صحرائی علاقہ ہے یا نہیں''..... کیپٹن نوازش نے کہا۔

''ہاں کیپٹن نوازش۔ ہمارے ہمسایہ اور برادر اسلامی ملک پاکیشیا میں صحرائے تھار جیسا بڑا صحرا ہے۔ صحرائے تھار اتنا وسیع ہے کہ ہمارے دوست ملک کافرستان میں بھی اس کا بہت وسیع علاقہ ہے''..... تمثیلہ نے کہا۔

''کیا ہمارے اور پاکیشیا کے ہمسائے اور برادر اسلامی ملک بہادرستان میں بھی کوئی صحرا ہے''..... کیپٹن توفیق نے اس بار پوچھا۔

''ویسے تو ہمارے اور پاکیشیا کے برادر اسلامی ملک بہادرستان چٹیل پہاڑوں پر مشتمل ہے لیکن پھر بھی وہاں دشت مارگو کا صحرا ہے جس کا رقبہ پندرہ ہزار کلومیٹر ہے''..... میجر پرمود نے جواب دیا۔

باتوں کے دوران ان کا سفر جاری تھا۔ اچانک انہوں نے دیکھا کہ اونٹ میں بے چینی ہونے لگی تو سب چونک گئے۔

''کیپٹن طارق۔ یہ اونٹوں میں بے چینی کیوں پائی جا رہی ہے۔ کیا کوئی طوفان آنے والا ہے''..... میجر پرمود نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں سر۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اگر ایسے آثار ہوتے تو میں خود آپ کو انفارم کر دیتا لیکن پھر بھی ہمارے اونٹوں نے کسی خطرے کو بھانپ لیا ہے''..... کیپٹن طارق نے ہونٹ

Downloaded from Paksociety.com

بھینچ کر تشویش سے کہا تو میجر پرمود اور اس کے ساتھ چونک گئے۔

''کیا مطلب۔ایسا کون سا خطرہ ہے جسے ان اونٹوں نے محسوس کر لیا ہے''.....آفتاب سعید نے حیرت سے پوچھا۔

''سر وائٹ شارک۔اونٹ کو صحرا کا بادشاہ ایسے ہی نہیں کہا جاتا۔جہاں قدرت نے اس میں کافی خوبیاں رکھی ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ صحرا میں اپنے اوپر نازل ہونے والے خطرات کو یہ محسوس کر لیتے ہیں''.....کیپٹن طارق نے کہا تو سب حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

''لیکن کیپٹن طارق۔ایسا کون سا خطرہ ہے جو ہم سے زیادہ ان اونٹوں کو ہے''..... تمثیلہ نے حیرت سے پوچھا۔

''لیڈی بلیک۔میرے خیال میں یہاں کہیں ٹیلوں کے عقب میں کوئی درندہ چھپا ہوا ہے جو اچانک اونٹوں سمیت ہم سب کے لیے بھی خطرے کا سبب بن سکتا ہے''.....کیپٹن طارق نے اپنے اونٹ کے اچانک رکنے اور اس کے بلبلانے پر چونک کر کہا۔

''مگر اس چٹیل صحرا میں کون سا درندہ ہو سکتا ہے کیونکہ درندوں کا کام تو صرف جنگل میں ہی ہوتا ہے جہاں وہ گھنی شاخوں میں چھپ کر جانوروں کو اپنا شکار بنا کر اپنی بھوک مٹا سکتے ہیں''.....کیپٹن نوازش نے حیرت سے کہا۔ابھی کیپٹن نوازش نے اپنی بات پوری ہی کی تھی کہ ان کو ایک شیر کے غرانے کی تیز آواز سنائی دی اور پھر اچانک ریت کے ٹیلے کے عقب سے جیسے ہی یہ مڑے اچانک دو سرخ انگارہ آنکھوں والے قوی ہیکل شیر ان کے راستے میں حائل ہو گئے۔ان کے دھاروں سے اونٹوں میں ابتری پھیل گئی پھر اچانک یہ کچھ سمجھتے دو سرخ انگارہ آنکھوں نے ایک ٹیلے کی اوٹ سے اچانک بجلی کی رفتار سے نکلتے ہوئے تمثیلہ کے اونٹ پر حملہ کر دیا۔یہ اس قوی ہیکل اور غالباً بھوک سے بلبلاتے شیر کا اتنا بھرپور اور اچانک حملہ تھا کہ کسی کو سنبھلنے کا موقع نہ ملا اور نڈر ہونے کے باوجود لیڈی بلیک تمثیلہ کے منہ سے خوف سے چیخ نکل گئی۔

☆.....☆.....☆

''ماسٹر سیون۔ہم سب گریٹ صحارا پہنچ تو چکے ہیں اور ہماری معروف کالم نگار مادام

Downloaded from Paksociety.com

کوشیلا نے ہاٹ ڈائمنڈ کے انفارمیشن کے بارے میں جو کالم لکھا ہے اس کی وجہ سے دنیا کے کئی ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ سوڈانکے جنگلوں اور اس سے ملحق صحارا میں ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کے لیے نکل چکے ہوں گے لیکن اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ ہم خود بھی اندھیرے میں ہیں''.....رالف نے کہا۔

''دیکھو پاور تھری یہ کوئی پہلا کیس نہیں ہے بلکہ اب تک بے شمار ایسے کیس ہیں جس میں ہم بالکل اندھیرے میں ہوتے تھے لیکن ہمت محنت اور لگن سے آخر کار مشن کو پورا کر ہی لیتے تھے اور جہاں تک صحارا کی بات ہے تو ہم پہلے بھی چند بار صحارا میں اپنے بلینک مشنز کامیابی سے پورے کر چکے ہیں اور گاڈ نے چاہا تو اس بار بھی ایسا ہی ہوگا بس ہمیں ذہانت کے ساتھ محنت کرنی ہوگی''.....ڈاکٹر سائمن نے اپنے ساتھیوں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

اس وقت ڈاکٹر سائمن اور اس کے پانچ پاور ممبران بیرسٹر کلارہ، کیپٹن مائیکل، رالف، مادام کوشیلا اور ہرشل شامل تھے اور ڈریگن سلاکا اپنے کسی کام کے سلسلے میں شامل نہیں ہو سکا تھا لیکن ڈاکٹر سائمن نے ڈریگن سلاکا کو کہہ دیا تھا کہ اگر کوئی خاص بات معلوم ہو تو اسے انفارم کر دے اور چونکہ ٹونی بھی لاٹوش کی طرح کافرستان گیا ہوا تھا اور ابھی نہیں پہنچا تھا اس لیے یہ کل چھ افراد کا گروپ تھا اور سب ہی طاقتور ایسی گاڑیوں میں صحرائے اعظم کے چٹیل ریت پر رواں دواں تھے اور ان کا سفر دو جیپوں پر جاری تھا جہاں پہلی گاڑی میں جو آگے تھی اس میں بیرسٹر کلارہ، ڈاکٹر سائمن اور رالف موجود تھے اور ڈرائیونگ خود ڈاکٹر سائمن کر رہا تھا اور اس کے ساتھ بیرسٹر کلارہ تھی اور پچھلی سیٹ پر رالف بیٹھا ہوا تھا اور پچھلی گاڑی کو ڈرائیو ہرشل کر رہا تھا اور اس کے ساتھ عقبی سیٹ پر مادام کوشیلا اور پیچھے کیپٹن مائیکل بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں گاڑیاں صحرا میں زگ زیگ انداز میں چلتی جا رہی تھیں اور چونکہ ایک تو گاڑیاں بہت پاور فل انجن کی تھیں اور اس میں فیول بھی کافی مقدار میں اور ایکسٹرا بھی موجود تھا کیونکہ صحارا میں معلوم نہیں ان کو کہاں کہاں بھٹکنا پڑے لیکن ڈاکٹر سائمن نے ایسا انتظام کر رکھا تھا کہ ان کی باتیں دوسری گاڑی میں ان کے دیگر تینوں پاور ممبران اور ان تینوں کی باتیں ان کو آسانی سے سنائی دے رہی تھیں اور یہ بآسانی ایک دوسرے سے باتیں بھی کر سکتے تھے جیسے ایک ہی گاڑی میں سفر کر رہے ہوں۔

Downloaded from Paksociety.com

''ہمیں سنبلاک جلدی پہنچ جانا چاہیے جہاں معلومات کے مطابق دفینوں کے بارے میں معلومات ملیں ہیں''.....کیپٹن مائیکل نے کہا جو ہرشل اور مادام کوشیلا کے ساتھ بیٹھا تھا لیکن سب سکرین پر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور بآسانی گفتگو کر رہے تھے۔

''لیکن جو بھی ہے صحارا میں سنبلاک ایریئے سے ہم زیادہ دور نہیں ہیں اور سنبلاک کا ایریا تو سوڈان کے شمالی جنگلوں کے اختتام پر شروع ہوتا ہے اور کافی طویل رقبے پر ہے میں نے ان گاڑیوں میں ایسے سسٹم نصب کر دیئے ہیں جس میں صحارا کا میپ اور بہت خطرناک جگہوں کی نشاندہی موجود ہے ہم صحارا کے سنبلاک کے ایریئے میں پہنچ جائیں گے''..... ڈاکٹر سائمن نے بدستور ڈرائیو کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے ابھی تک حیرت ہو رہی ہے کہ آخر ایسی کیا ریز استعمال کی گئی ہے جس سے بلگارنیہ اور ہمارے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹرز کو بلاکیج کر دیا گیا ہے اور ہم معلوم بھی نہیں کر سکے''.....ہرشل نے ہونٹ بھینچ کر کہا جو پچھلی گاڑی کو ڈرائیو کر رہا تھا۔

''ہاں پاور سکس میں خود کو بہت کامیاب سائنس دان سمجھتا ہوں لیکن میں بھی اپنے دیگر سائنس دانوں کی طرح ابھی تک اس پراسرار اور خطرناک بلاکیج کو نہیں سمجھ پایا مجھے اتنا معلوم ہے کہ اگر مجھے ہاٹ ڈائمنڈ جیسے معیاری ذخائر مل جائیں تو میں اپنے ملک پر کیے گئے خوفناک حملے کی بلاکیج کو ہاٹ ڈائمنڈ سے جدید سائنسی آلات بنا کر ختم کر سکتا ہوں اور اسے مستحکم اور پاورفل بنا سکتا ہوں،،.....ڈاکٹر سائمن نے پریقین لہجے میں کہا۔

''کتنے حیرت کی بات ہے کہ ہمارے ملک کی معروف کالم نگار کے تعلقات دنیا کے متعدد بار سوخ مگر خفیہ ایجنسیوں سے ہیں جو اسے معلومات فراہم کرتی ہیں لیکن ہم خود بھٹک رہے ہیں''.....رالف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ میرے لکھے گئے کالموں کو عمران صاحب اور کرنل فریدی صاحب جیسے جہاندیدہ انسان بھی پڑھتے ہیں اور اس پر حرکت بھی کر چکے ہیں اب تک میں نے کوئی غلط ذخائر کی معلومات نہیں دیئے لیکن ہمت کرنے سے ہم ضرور ہاٹ ڈائمنڈ تک پہنچ جائیں گے''.....مادام کوشیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پاور فائیو۔تم دفینوں کے ذخائر سے ہٹ کر دنیا کے اہم پروجیکٹ یعنی

Downloaded from Paksociety.com

مصریات، افریقہ اور برازیل کے جنگلات کے بارے میں انفارمیشن کے بارے میں کالم لکھ چکی ہو کیا صحارا کے بارے میں بھی کچھ جانتی ہو''..... رالف نے مسکراتے ہوئے پوچھا اور چونکہ گرم صحرا میں ہونے کے باوجود ابھی پاور فل ایئر کنڈیشن کی وجہ سے ان کا سفر ابھی کامیابی سے اور ایزیلی جاری تھا اس لیے ابھی سب مطمئن تھے۔

''حیرت ہے پاور تھری۔ یہ تو وہی بات ہوئی چراغ تلے اندھیرا حالانکہ میری ڈیلی نیوز پیپر ''ورلڈ انفارمیشن،، میں پاور فائیو کا کالم گریٹ صحارا کے راز شائع ہو کر مقبولیت حاصل کر چکی ہے اس لیے تو ہم اعتماد سے سفر کر رہے ہیں اور تمہیں اس کے بارے میں معلوم بھی نہیں ہے''..... ہرشل نے حیرت سے کہا جو گریٹ لینڈ کی کثیر اشاعت ڈیلی نیوز پیپر ورلڈ انفارمیشن کا چیف ایڈیٹر بھی تھا۔ دراصل یہاں ڈاکٹر سائمن اور اس کے تمام چھ پاور ممبران سب مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے تھے لیکن ڈاکٹر سائمن کے پاور گروپ کے ممبران بھی تھے۔ بیرسٹر کلارہ کامیاب قانون دان تھی اور لارڈ بیڈن جیسے دبنگ شخصیت کے مالک گریٹ لینڈ کے بگ کورٹ کے چیف جسٹس تھے اور ٹونی کلارہ کا بڑا بھائی تھا مگر اپنی دنیا میں مست رہنے والے مسخرے بھائی کے برعکس ڈانسر کوئین اور بیوٹی کوئین کے نام سے مشہور مادام کوشیلا اپنی ذہانت کی وجہ سے بڑے بڑے پیچیدہ کیس حل کر چکی تھی اور سینئر بیرسٹر بھی اس کی ذہانت کے قائل تھے۔ پاور ٹو کیپٹن مائیکل فوج کے شعبے سے منسلک تھا اور کاروں کا شورم بھی رکھتا تھا جہاں دنیا کی ٹاپ تھرٹی کمپنیوں کے ہر ماڈل کی گاڑیاں اس کی شوروم میں تھیں۔ پاور تھری رالف خشک، گرم مزاج اور عورت زاد سے بے زار شخص پولیس میں کمشنر تھا اور کینیائی نژاد ان کا نیگرو ساتھی پاور فور ڈریگن سلاکا گریٹ لینڈ کی انڈر ورلڈ میں بلیک فادر کے نام سے جانا جاتا تھا اور ان کی ساتھی پاور فائیو مادام کوشیلا شہرہ آفاق کالم نگار تھی جو اپنے کالم میں دنیا میں پوشیدہ دفینوں کے بارے میں انکاش بھی کرتی تھی پھر دنیا اس کے کالم کی وجہ سے حرکت میں آ جاتی تھی۔

''یہاں تک کہ عمران، میجر پرمود اور کرنل فریدی جیسے دنیا کے نامور سیکرٹ ایجنٹ بھی اس کے کالم پڑھتے تھے اور اس کی معلومات کے قدردان تھے کیونکہ آج تک مادام کوشیلا کا کوئی انفارمیشن کا کالم غلط ثابت نہیں ہوا تھا اور اس کا ساتھی پاور سکس ہرشل گریٹ لینڈ کی

Downloaded from Paksociety.com

معروف ڈیلی نیوز پیپر کا چیف تھا۔ مادام کوشیلا اسی کے ہی ڈیلی نیوز پیپر میں کالم لکھتی تھی جو نیٹ کے ذریعے پوری دنیا میں پڑھا جاتا تھا اور ان سب کا باس ماسٹر سیون جو ڈاکٹر سائمن تھا کامیاب اور ذہین ترین سائنس دان تھا اور یہ سب مختلف شعبوں سے منسلک ہونے کے باوجود ایک ٹیم ممبر اور دنیا کے نامور سیکرٹ ایجنٹ تھے جہاں تک ٹونی کی بات تھی جو دنیا میں عجوبہ ہشتم کے طور پر جانا جاتا تھا۔ عمران اور کرنل فریدی نے اس کا مشترکہ نام بابا رستم رکھا تھا اور دیگر ایجنٹ بھی ٹونی کو بابا رستم کے نام سے پکارنے لگے تھے کیونکہ یہ نام ٹونی کو بہت پسند آیا تھا لیکن ٹونی اس مہم میں ان کے ساتھ شامل نہیں تھا کیونکہ وہ بلگارنیہ کے میجر پرمود کے دوست لاٹوش کی طرح کافرستان گیا ہوا تھا۔

''ہاں پاور تھری۔ میں گریٹ صحارا کے بارے میں تفصیلی انفارمیشن کا کالم لکھ چکی ہوں''..... مادام کوشیلا نے فخر سے کہا۔

''لیکن چراغ تلے اندھیرا ہونے کے مترادف میں نے واقعی تمہارا کالم نہیں پڑھا۔ مجھے صحارا کے بارے میں انفارمیشن دو''..... رالف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے تو پھر سنو۔ انٹارکٹکا میں چونکہ انسانی آبادی نا ہونے کے برابر ہے اور اس کا صحرا بہت ہی ٹھنڈا یخ اور طویل ہے مگر چونکہ صحرائے اعظم تاریک براعظم افریقہ کے گیارہ ممالک الجیریا، چاڈ، مصر، اریٹیریا، لیبیا، مالی، موریتانیا، مراکش، نائجیر، تیونس، ویسٹرن صحارا اور سوڈان کے ملکوں میں پھیلا ہوا دنیا کا سب سے طویل ترین صحرا کہلاتا ہے عربی میں ریت کے بڑے ٹیلوں کو صحارا کہتے ہیں اور سب سے بڑا صحرا ہونے کی وجہ سے یہ گریٹ صحارا کہا جاتا ہے گریٹ صحارا کے بعض ایریئے اتنے گرم نہیں ہیں لیکن بعض ایریئے عین دوپہر کے وقت اتنے شدید گرم ہو جاتے ہیں کہ ننگے سر چلنا ناممکن ہے اور صحرا کی ریت اتنی شدید گرم ہو جاتی ہے کہ ساٹھ سینٹی گریٹ سے بھی درجہ حرارت کہیں اوپر چلا جاتا ہے اور بعض حصوں میں سورج آگ اگلتے ہوئے صحرا میں ستر سینٹی گریٹ گرمی کر دیتا ہے جو بھون ڈالنے والی گرمی ہے لیکن صحرا کے ان حصوں میں جہاں دن کے وقت سورج آگ اگلتا ہے وہاں رات کو ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور سردی اتنی بڑھتی ہے کہ ریت حد سے زیادہ ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور درجہ حرارت منفی سے نیچے چلا جاتا ہے۔ قدرت کا عجیب نظام ہے جہاں

Downloaded from Paksociety.com

دوپہر کو سورج کے آگ برسانے کا ہولناک عالم ہوتا ہے وہاں آدھی رات کو اسی ہی مقام پر بارہ چودہ گھنٹے گزرنے کے بعد کورا اور برف تک جم جاتی ہے۔ صحرائے اعظم کا ایریا نو لاکھ سو کلومیٹر ہے اور اس کے بعض حصوں میں ٹیلے بے حد بلند ہوتے ہیں جن کی لمبائی چار سو تیس میٹر تک ریکارڈ کی گئی ہے لیکن قدرت کا نظام یہ کہ جب ہوا کے تیز طوفانی جھکڑ چلتے ہیں تو صحرا کے عظیم عالیشان ٹیلے بھی اپنا مقام کھو بیٹھتے ہیں اور چٹیل ہو جاتے ہیں یہ چٹیل حصے ہوا کے عظیم طوفانی جھکڑوں سے عظیم ٹیلوں میں بن جاتے ہیں۔ صحرا کو دشت بھی کہا جاتا ہے اور صحرائے اعظم یا گریٹ صحارا کے بعض ایریئے ایسے بھی ہیں جہاں ستر فیصد تک خوفناک طوفانی جھکڑ یعنی مونڈرز چلتے رہتے ہیں جو سراسر موت کے ایریئے کہلاتے ہیں جو عظیم عالیشان ریت کے ٹیلوں کو بھی ایک اپنی جگہ سے ہٹا کر رکھ دیتے ہیں۔

گریٹ صحارا کے اکثر حصے یہاں سفر کرنے والوں کو دھوکا دیتے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے پانی مل گیا ہو لیکن اس بے رحم اور طویل صحرا میں جو بھٹک جائے اسے سراب ہی ملتا ہے کیونکہ وہ پانی نہیں بلکہ چمکتے ہوئے ریت کے ذرے ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود قدرت نے دیگر بڑے صحراؤں کی طرح گریٹ صحارا میں بھی بعض جگہ انسانی زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے جگہ بنائی ہے جہاں لق درق صحرا میں اچانک کہیں کھجور کے بے شمار درخت ایک ساتھ ہوتے ہیں جہاں میٹھی کھجوریں ہوتی ہیں اور ساتھ ہی یہاں ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے چشمے بھی ہوتے ہیں اور ان کو نخلستان کہا جاتا ہے۔

صحرا کے کھوجی ان نخلستانوں کے بارے میں خوب جانتے ہیں اور نخلستانوں کی وجہ سے وہاں انسانی قبیلے بھی بس جاتے ہیں لیکن صحرائے اعظم کا بیشتر حصہ ایسا ہے جو خشک اور صرف ریت ہی ریت پر مشتمل ہے ایسی ریت جو دن کو جھلسا دینے والی اور رات کو ٹھنڈ سے اکڑا دینے والی لیکن پھر بھی صحرا میں پانی نہ ہونے کے باوجود کچھ قبائل صحراؤں میں بستیوں کی صورت میں رہتے لیکن ان کو اپنے ساتھ موجودہ نخلستانوں کا معلوم ہوتا ہے اور یہ بے رحم صحرا کی سختی سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔

صحرائے اعظم میں جب ہوا کے عظیم طوفانی جھکڑ چلتے ہیں تو اس میں ایک اکیلے آدمی کا سفر سراسر موت ہے کیونکہ طوفانی جھکڑ ریت سمیت اسے اٹھا کر کہاں سے کہاں پہنچا دیتے

Downloaded from Paksociety.com

ہیں۔صحرائے اعظم لوگ قبیلوں کی صورت میں سفر کرتے ہیں جس میں گائیڈ کا ہونا لازمی ہوتا ہے ورنہ بھٹک جانے کی صورت میں کہاں سے کہاں جا پہنچتا ہے اور بے رحم صحرائے اعظم اسے دردناک موت سے دوچار کر دیتا ہے جہاں گدھوں کی خوراک ہی ان بدقسمت کا مقدر بنتی ہے۔

چونکہ صحرائے اعظم تاریک براعظم کے کئی ملکوں سے لگتا ہے اور تاریک براعظم کے بیشتر ملک گھنے اور درندوں سے پرخطرناک جنگلوں پر مشتمل ہیں اس لیے جن گیارہ ملکوں میں صحرائے اعظم پھیلا ہوا ہے ان میں بھی صحرا کے علاوہ گھنے جنگلات بھی ہیں خاص کر سوڈان میں گریٹ صحارا کا بھی وسیع حصہ ہے اور سوڈان جہاں عمران اور کرنل فریدی جیسی دنیا کے عظیم ایجنٹوں کی ٹیمیں گئی ہوئی ہیں وہاں جنگلات کا بھی وسیع حصہ پایا جاتا ہے اس لیے بعض دفعہ جنگل سے بھٹک جانے والے درندے بھی صحرا میں کافی حد تک آگے نکل آتے ہیں اور جنگل میں واپسی کا راستہ بھٹک جانے کی صورت میں یہاں صحرا میں ہی اپنی خوراک کے انتظام کے لیے بھٹکے ہوئے دیگر جانوروں یا پھر بھٹکے ہوئے انسانوں اور قافلوں پر حملہ آور ہوتے ہیں لیکن یہ بہرحال کہیں کہیں ہی ہوتا ہے۔

صحرائے اعظم کا رقبہ چونکہ بے حد طویل ہے لیکن پھر بھی صحرا میں سفر کرنے والے بھیدی اگر قافلے کے ساتھ ہوں تو وہ پہلے سے ہی طوفانی جھکڑوں کے چلنے کا معلوم کر لیتے ہیں اور ان کا سدباب بھی جانتے ہیں اور جن جگہوں پر جنگل کی حدود ختم ہونے کے بعد صحرائی ایریئے شروع ہوتے ہیں وہاں اپنے تجربے سے بھٹکے ہوئے درندوں کی بھی بو پا لیتے ہیں کیونکہ بہرحال قدرت نے انسان کو بہت عقل دی ہے اور صلاحیتوں سے نوازا ہے''..... مادام کوشیلا نے تفصیل سے صحرائے اعظم کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

''ارے واہ پاور فائیو۔تم نے تو گریٹ صحارا کا تفصیلی نقشہ بیان کر دیا ہے''.....رالف نے حیرت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پاور فائیو۔صحارا ڈیزرٹ تو گیارہ ملکوں میں پھیلا ہوا ہے کیا کوئی اور بھی ایسا صحرا ہے جو چھ یا زائد ملکوں میں پھیلا ہوا ہو''.....کیپٹن مائیکل نے پوچھا۔

''ہاں پاور ٹو۔گریٹ صحارا کے بعد دنیا کا دوسرا بڑا صحرا عربین صحرا ایشیا کے آٹھ عرب

Downloaded from Paksociety.com

ممالک عراق، اردن، کویت، قطر، عمان، یو اے ای، یمن اور سعودی عرب کے ملکوں میں پھیلا ہوا ہے''..... مادام کوشیلا نے کہا۔

''لیکن جو بھی ہے یہ صحرائے اعظم ہے اور گو کہ ہم سنبلاک کے ایریئے کے قریب ہیں اور ان علاقوں میں بہت ہی خوفناک طوفان ہوتے ہیں جو بلند ترین ٹیلوں کو بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں اور اکا دکا افراد کو تو تنکے کی مانند اٹھا کر کہاں سے کہاں پہنچا دیتے ہیں اس لیے ہمیں ہر اندیشے کے پیشِ نظر بہت محتاط رہنا ہوگا کہ یہ نہ ہو لینے کے دینے پڑ جائیں''..... بیرسٹر کلارہ نے کہا۔

''پاورون۔ لینے کے دینے سے تمہاری کیا مراد ہے''..... کیپٹن مائیکل نے حیرت سے پوچھا۔

''ظاہری بات ہے اگر ہم نے انتظامات نہ کیے تو خوفناک طوفان ہمیں ایک دوسرے سے جدا کر سکتے ہیں اور اس صورت میں بھٹک جانے کی صورت میں ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کے بجائے بھیانک موت ہی ہم پر حاوی نہ ہو جائے''..... بیرسٹر کلارہ نے کہا۔

''ہاں پاورون۔ بے شک تمہاری بات درست ہے لیکن ہم بے شمار بار مختلف بڑے صحراؤں کا سفر کر چکے ہیں اور مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ہمیں لازمی اپنے مقامی ایجنٹ اور گائیڈ فوسٹر کو ساتھ لے کر آنا چاہیے تھا کیونکہ اسے گریٹ صحارا کے سفر کا بھرپور تجربہ ہے خیر ہم صرف پاور ممبران ہی مشن پر جاتے ہیں اور اب تک تو گاڈ نے ہم پر کرم کیا ہے ہر پیچیدہ اور نہ قابلِ یقین مشنز میں بھی کامیاب ہوتے رہے ہیں تو اس بار بھی ایسا ہی ہوگا''..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

چونکہ گاڑی سے باہر بے حد شدید گرمی تھی اور سورج چڑھتا جا رہا تھا گرمی کی شدت بھی ریت ہی ریت ہونے کی وجہ سے گرم ترین ہوتی جا رہی تھی اور میٹر کے مطابق باہر ٹمپریچر چھیالیس سینٹی گریٹ ہو چکا تھا اور ظاہری بات ہے عین دوپہر کے وقت سورج صحرا میں گویا آگ اگلتا ہے اور سینٹی گریٹ خوفناک حد تک بڑھ جاتا ہے لیکن پاورفل گاڑی کے پاورفل انجن کی وجہ سے یہ سب ابھی محفوظ تھے اور بدستور سفر کر رہے تھے جہاں طاقتور گاڑی کے اندر گرمی کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔

Downloaded from Paksociety.com

ڈاکٹر سائمن اپنے سپیشل پاور میٹر کو لا ناہر گز نہیں بھولا تھا جو اس کی انقلابی ایجاد تھا جس سے ڈاکٹر سائمن بے شمار سائنسی کام لے سکتا تھا اور اس میں اس نے ہاٹ ڈائمنڈ کو سرچ کرنے کا انڈیکیٹر دے رکھا تھا لیکن ابھی تک اس کے پاور میٹر میں ہاٹ ڈائمنڈ کا ایسا کوئی اشارہ موصول نہیں ہوا تھا اس لیے ڈاکٹر سائمن کو تشویش بھی تھی کہ آخر اس خوفناک صحرا میں ان کو کب تک بھٹکنا پڑے گا اور گو کہ فیول بہت تھا لیکن پھر بھی اگر گاڑی خراب ہو گئی تو یہ بے حد مشکل کا شکار ہو سکتے تھے اور گو کہ اپنے طرف سے صحارا میں دن کی آگ اگلتی شدید گرمی اور رات کی شدید ٹھنڈ سے بچنے کے لیے انتظامات اور مخالف گروپ سے مقابلے کے لیے جدید مقدار میں ایمونیشن اور کھانے پینے کا سامان لے کر آئے تھے جن کو اپنے سفری بیگوں میں بھر رکھا تھا پھر یہ سب صحرائے اعظم جیسے دنیا کے طویل ترین اور موت کے صحراؤں میں بغیر گائیڈ کے گھوم رہے تھے اس لیے مشکل کا شکار ہو سکتے تھے۔

''ماسٹر سیون۔ آپ کے پاور میٹر نے تو ابھی ہاٹ ڈائمنڈ کا کوئی انڈیکیٹر نہیں دیا اس سے ظاہر ہوتا ہے ابھی ہمارا سفر کافی طویل ہے''..... بیرسٹر کلارہ نے ہونٹ بھینچ کر کہا اور خاموش ہو گئی ان کا سفر مزید دو گھنٹے صحرا کی ریت اور چھوٹے ٹیلوں پر جاری رہا اور اب میٹر کے مطابق باہر درجہ حرارت چھپن سینٹی گریٹ ہو چکا تھا جو ابھی بھی سورج کی آگ کو کم نہیں کر سکا تھا اور ابھی تو آگ برساتی گرمی مزید بڑھنی تھی۔ اچانک ہرشل کی گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئی تو سب چونک گئے۔ دراصل ہرشل کی گاڑی خراب ہو چکی تھی جو اچانک جھٹکا لگنے سے بند ہو گئی تھی۔

''اب تو گاڑی سے باہر نکل کر ہی دیکھنا پڑے گا''..... ہرشل نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''ظاہری بات ہے ہم یہاں کسی کے مہمان تو نہیں جو وہ ہمارے گاڑی سے نکلے بغیر ہی ماسٹر سیون کے باغ کے پھولوں کے گجروں سمیت ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر ہماری گاڑیوں کے اوپر لاد دیں گے اور ہم باعزت فتح کے شادیانے بجاتے واپسی کی راہ لیں گے''..... کیپٹن مائیکل نے کہا تو اس مشکل صورتحال کے باوجود سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ارے کہاں کے میرے نایاب پھولوں کے باغ اور پھولوں کے گجرے کیونکہ اپنا یار

Downloaded from Paksociety.com

ٹونی میرے پھولوں کو چھوڑے گا تو گجرے بن سکیں گے،،.....ڈاکٹر سائمن نے طویل سانس لے کر کہا تو بیرسٹر کلارہ سمیت سب ہنس پڑے۔

''آخر میرا برادر عجوبہ ہشتم ہے''..... بیرسٹر کلارہ نے اپنے منگیتر ڈاکٹر سائمن اور ممبران کی موجودگی میں اپنے باس ماسٹر سیون کے منہ سے اپنے بھائی ٹونی کے ہاتھوں اس کے پھولوں کے نایاب باغ کے پھولوں کا حشر سن کر ڈاکٹر سائمن کو طویل سانس لیتے ہوئے دیکھا تو ہنس کر کہا۔

''خیر اب ہمیں گاڑی کو باہر نکال کر دیکھنا ہوگا پاور سکس تم اور پاور تھری تم بھی سر پر ڈھاٹے باندھ کر باہر نکل کر گاڑی کو چیک کرو کیا پرابلم ہوا ہے''.....ڈاکٹر سائمن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں ماسٹر سیون۔آپ درست کہہ رہے ہیں کیونکہ باہر شدید گرمی ہے اور سن سٹروک کا خطرہ ہوسکتا ہے اور ویسے بھی اتنی شدید گرمی میں بغیر سر اور چہرہ ڈھانپے نہیں نکلا جائے گا کیونکہ باہر سورج آگ برسا رہا ہے''..... ہرشل نے کہا اور چونکہ گاڑی کا اے سی بند ہو چکا تھا اس لیے باہر آگ اگلتی گرمی کی وجہ سے گاڑی میں شدید حبس ہو گیا اور ان کا بیٹھنا دوبھر ہو گیا تھا اس لیے تینوں نے ہی اپنے سر اور چہروں کو ڈھاٹوں سے اوڑھ لیا تھا اور گاڑی سے باہر نکل آئے جہاں باہر نکلتے ہی شدید گرمی سے ان کے ہوش اڑ گئے کیونکہ یہ صحرائے اعظم کی گرمی تھی جسے برداش کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔کپڑوں کے موٹے ڈھاٹوں کے باوجود ان کے وجود گرمی سے تپنے لگے تھے۔

''اوہو گاڑی کی ٹینکی لیک ہوگئی ہے معلوم نہیں یہ کیسے ہوا ہے''.....رالف نے گاڑی کا سروے کرنے کے بعد ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''اوہو یہ گاڑی تو بہت پاور فل ہے کیسے ہو گیا''..... ہرشل نے کہا۔

اسی دوران ڈاکٹر سائمن،کیپٹن مائیکل اور بیرسٹر کلارہ بھی ڈھاٹے باندھ کر اپنے ان تینوں ساتھیوں کے پاس پہنچ گئے گاڑی کی صورت حال دیکھ کر حیران بھی ہوئے اور پریشانی بھی ان سب کے چہروں پر عیاں ہوگئی۔

☆.....☆.....☆

Downloaded from Paksociety.com

دل کی دھڑکن کس کو پکارے صرف اسی کو پکارے جو میرے دل سنبھالے''.....عمران لہک لہک کر اپنی آواز کو حد سے زیادہ بے سرا بنا کر گا نا گا رہا تھا جیسے کسی محفل میں بیٹھا ہو اور سب اسی کے گانے کے منتظر ہوں۔

''عمران۔خدا کے لیے اپنی بے سری بکواس بند کرو میرے سر میں درد ہونے لگا ہے''.....جولیا نے خونی نگاہوں سے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''کک۔کیا ہوا جولیا ڈارلنگ کیا دل میں درد ہو رہا ہے تو اس کا سفوف بھی میری جیب میں موجود ہے اگر کہو تو ابھی سفوف درد دل دے دوں آرام آ جائے گا''.....عمران نے لہجے کو پریشان اور بے تاب بناتے ہوئے کہا۔

''میرے دل میں نہیں سر میں درد ہے بونگے انسان''.....جولیا نے گلا پھاڑ کر غصے سے چلاتے ہوئے کہا تو سب ممبران جولیا کی اس بے بسی اور غصے پر ہنس پڑے اور عمران الو کی طرح دیدے گھما کر سب کو گھورنے لگا۔

''تم لوگ میری جان، جولیا میری شان، جولیا میری بدزبان، جولیا اوہ سوری بھول گیا۔ میری آن بان جولیا کی توہین کر رہے ہو میں کسی سے نہیں بولتا لیکن جولیا تمہارے لیے میرا دل ہمیشہ بولتا ہے جیسے کہ دل کی دھڑکن''.....عمران نے احمقانہ لہجے میں سب کو مصنوئی غصے سے گھورتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر بے سری آواز میں گانے کی کوشش کی۔

''میں کہتی ہوں اپنی بکواس بند کرو میرے سر میں درد ہونے لگا ہے''.....جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور غصے کی شدت سے اپنا سینڈل اتار لیا۔

''پولیا ڈئیر۔یہ سینڈل کس خوشی میں اتارا ہے کیا اس سے بیر طوڑنے کا ارادہ ہے اگر ایسا ہے تو فکر نہ کرو اگر تمہیں بھوک لگی ہے تو میں تمہارے لیے آسمان سے تارے مم۔میرا مطلب ہے تربوز کے درختوں کو تمہارے لیے توڑ کر لاتا ہوں چورن ہاضمہ سمیت سب لکڑ ہضم، پتھر ہضم''.....عمران نے جولیا کے ہاتھ میں سینڈل دیکھ کر خوف سے لرزتے ہوئے بدسطورا احمقانہ لہجے میں کہا۔

''اب اگر تم نے بے سرے راگ الاپے تو اس سینڈل سے تمہارا سر گنجا کر دوں گی''..... جولیا نے عمران کے چہرے پر مصنوئی خوف اور معصومیت دیکھی تو مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ

Downloaded from Paksociety.com

جولیا، تھریسیا اور روشی عمران کی اسی معصومیت پر ہی فدا ہوتی تھیں۔

عمران بھی اپنی ٹیم کے ہمراہ اس وقت سوڈان کے شمالی جنگلوں میں اپنی تمام پر حشر سامانیوں کے ساتھ جلوہ افروز ہو چکا تھا اور اس کے ساتھ جولیا، صالحہ، صفدر، کراسٹی، رابرٹ، جوانا اور کیپٹن شکیل شامل تھے۔ فور سٹارز کے چاروں ممبران اور فور پاورز کے دو ممبران ٹائیگر اور جوزف اس کے ساتھ نہیں تھے کیونکہ ٹائیگر کسی کام کے سلسلے میں مصروف ہو گیا تھا اور تنویر نے بھی اپنے کسی کام کے لیے ایکسٹو سے چند چھٹیاں مانگ لیں تھیں جو اس نے پہلے سے ہی لے رکھی تھیں۔ یوا چانک ہاٹ ڈائمنڈ کا کیس سامنے آ گیا تھا اس لیے عمران تنویر کو ساتھ نہ لا سکا تھا اور یہ تمام آٹھوں افراد جدید ایمونیشن اور دیگر اہم سامان کے ساتھ سوڈان کے شمالی، درندوں اور دیگر خطرات سے پر جنگلوں میں ہاٹ ڈائمنڈ کی تلاش میں آئے ہوئے تھے اور عمران کو معلوم ہو چکا تھا کہ دنیا کی اور بھی سیکرٹ ایجنسیاں ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے حرکت میں آ چکی ہے اور اس کے تینوں دوست اس کی طرح دنیا کے مانے ہوئے سیکرٹ ایجنٹ کرنل فریدی، ڈاکٹر سائمن اور میجر پرمود بھی اپنی طرف سے ٹیم کے ہمراہ ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے اور ان ایکشن ہو چکے ہیں۔

عمران چونکہ اب تک بے شمار بار دنیا کے مختلف تاریک براعظم کے کئی ملکوں کے گھنے اور خطرناک جنگلوں کا سفر کر چکا تھا اس لیے اپنے تجربے کی بنیاد پر اپنے ساتھ ممبران کو لے کر یہاں آ گیا تھا اور اس وقت سب ہی شمالی علاقے کے گھنے اور خطرناک جنگلوں میں سفر کر رہے تھے کہ عمران اپنی عادت کے مطابق ان کو زچ کرنے کے لیے بے سری آواز میں گانا شروع کر دیا تھا کہ جولیا اس کی بے سری آواز پر غصے میں آ چکی تھی۔

''باس۔ آپ کی یہی محبوبانہ حرکتیں رہیں تو جلد ہی آپ کے بال شریف جھڑ جائیں گے اور سب مس جولیا کو مسز گنج عمران کے نام سے پکارا کریں گے''..... رابرٹ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔ چونکہ رابرٹ نے ایک لحاظ سے جولیا کو عمران کی مسز بنا دیا تھا اس لیے اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی تھی البتہ عمران حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

عمران چونکہ بے شمار دفعہ جوزف اور دیگر ساتھیوں کے ہمراہ اور بعض دفعہ جوزف کے

Downloaded from Paksociety.com

بغیر بھی سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ تاریک جنگلوں کا سفر کر چکا تھا اور اسے جوزف کی طرح بھرپور تجربہ ہو چکا تھا اس لیے گھنے جنگل میں چلتے ہوئے بھی اس کی نگاہیں سرچ لائٹوں کی طرح اردگرد کا نظارہ کر رہی تھیں کیونکہ کسی بھی وقت خطرہ نمودار ہو سکتا تھا اسے معلوم تھا کہ جنگل کی زندگی میں ذرا سی غفلت بھی موت کا سبب بن سکتی ہے ویسے رابرٹ کے ہوتے ہوئے عمران اور دیگر ممبران کو تسلی تھی کیونکہ رابرٹ کو جوزف کی طرح تاریک جنگلوں کا وسیع تجربہ تھا۔

''گورے پٹھے تو میرا سکھایا ہوا رٹایا ہوا طوطا ہے تو میرے سامنے ہی میاؤں کرنے لگا ہے''.....عمران نے مصنوئی غصے سے رابرٹ سے احمقانہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔طوطے میاؤں نہیں کرتے بلے، بلیاں میاؤں کرتے ہیں''..... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیپٹن مسکین۔میری مرضی کہ میں اپنے دونوں بندوں رابرٹ اور جوانا کو جو نام دوں تمہیں اس سے کیا غرض''.....عمران نے کیپٹن شکیل کو گھورتے ہوئے کہا۔

''ویسے بائی دی وے ماسٹر تم بھول رہے ہو یہ کیپٹن مسکین نہیں بلکہ کیپٹن شکیل ہیں''.....جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مسٹر مستانہ، سلیمان نے مونگ کی دال کھلا کھلا کر میرا حافظہ کمزور کر دیا ہے اس لیے مجھے غلط نام یاد آتے ہیں''.....عمران نے جوانا کو مستانہ کہا تو کیپٹن شکیل اور جوانا دونوں ہنس پڑے۔

''عمران بھائی۔آپ کی بہن بھی یہاں موجود ہے اس کا نام نہ بھول جایئے گا''..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے صالحہ۔تم بھی بھولی ہو تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے منہ بولے بھائی عمران صاحب کی یادداشت مونگ کی دال سے کمزور ہو چکی ہے شکر کرو عمران صاحب مجھے جولیا سمجھ کر کوئی ایسی ویسی بات نہیں کر بیٹھے ورنہ عمران صاحب کی طرح میرا سر بھی مس جولیا کے ہاتھوں گنجا ہو چکا ہوتا''.....کراسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے جولیا اور عمران کے چہروں پر بھی کراسٹی کی دلچسپ بات پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی کیونکہ بہرحال جولیا اور

Downloaded from Paksociety.com

کراسٹی ایک تو دونوں ہی یورپین اور مغربی تھیں دوسرا ان دونوں کی شکلیں کافی حد تک ملتی تھیں جیسے بہنیں ہوں۔

''ہائے کراسٹی ڈیئر۔ایسی باتیں مت کرو ورنہ مجھے سب گنجی حسینہ کا خاوند کہیں گے''.....رابرٹ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

''تم اور ایک لڑکی پر بس کرو نہ ممکن ہر حسین لڑکی کو دیکھ کر تمہارا بدمعاش دل ڈولنے لگتا ہے''.....کراسٹی نے منہ بنا کر کہا تو سب پھر ہنس پڑے۔

''ویسے تین تین دلہا اور تین تین دلہنیں ہیں اگر مسٹر تنویر جیسے معزز نکاح خواہ یہاں ہوتے تو یہاں تین جوڑیاں رشتہ ازدواج سے منسلک ہو چکے ہوتے''.....عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا اس کا اشارہ دلہا سے مراد خود، صفدر اور رابرٹ تھے اور دلہن سے مراد جولیا، صالحہ اور کراسٹی تھیں۔

''عمران صاحب۔شکر کریں تنویر یہاں نہیں ہے ورنہ آپ کی اس بات پر وہ غصے سے بے قابو ہو جاتا کیونکہ ویسے بھی سب کے سامنے آپ اسے مس جولیا کا بھائی بنا دیتے ہیں''.....صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران۔تمہارے نصیب میں کوئی دلہن ناممکن۔تم جیسے احمق اور پتھر دل سے کوئی اندھی لڑکی بھی شادی نہیں کرے گی''.....جولیا نے ہنکارہ بھر کر منہ بنا کر کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ احمق صرف دوسروں کو زچ کرنا ہی جانتا ہے کیونکہ جولیا بیچاری خود کافی عرصے سے عمران سے آس لگائے بیٹھی تھی لیکن وہ عمران ہی کیا جو شادی والے معاملے میں سنجیدہ ہو جائے۔

''ویسے سچی بات تو یہ ہے کہ تنویر کے بغیر محفل کا مزا نہیں آ رہا کیونکہ تم سب تو میری کسی بات پر غصے ہی نہیں ہوتے اور تنویر تو مجھ سے خوب محبت اور چاہت کا اظہار کرتا ہے''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب عمران کے طنز کو سمجھ کر ہنس پڑے۔

''باس۔جنگل گھنا ہو رہا ہے اور آگے گھنی شاخیں ہیں جو میرے اندازے کے مطابق ان میں ایسے ہی داخل ہونا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے''.....اچانک رابرٹ نے رکتے ہوئے کہا تو عمران بھی رک گیا جیسے رابرٹ درست کہہ رہا ہو۔

Downloaded from Paksociety.com

''تو پھر گورے پٹھے یہاں ہمیں کیا کرنا چاہیے''.....عمران نے رابرٹ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''رابرٹ۔تم ماسٹر کو کیا کہنا چاہتے ہو ہمیں بھی تو بتاؤ''.....جوانا نے بھی رابرٹ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''میرے اندازے کے مطابق ان گھنی شاخوں میں سانپ بھی چھپے ہوں گے اور تم جانتے ہو کہ برازیل کے جنگلوں کے بعض حصوں میں اتنی کثرت سے سانپ ہیں کہ ہر طرف سانپ ہی رینگتے ہیں اور میں برازیل کے ایسے علاقوں کا سفر کر چکا ہوں مجھے سانپوں کے موجودگی کا معلوم ہو جاتا ہے''.....رابرٹ نے کہا۔

''تو تمہارے خیال میں ان گھنی شاخوں اور جھاڑیوں میں کثرت سے سانپ چھپے ہوئے ہیں''.....کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

''یس کیپٹن شکیل۔میرے اندازے کے مطابق تو ایسا ہی ہے''.....رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر تشویش کی لہر دوڑ گئی۔

''حیرت ہے تم میرے ساتھ کئی بار خطرناک جنگلوں کا دورہ کر چکے ہو پھر بھی میرے ہوتے ہوئے گھبرا رہے ہو''.....عمران نے سب کے چہروں پر تشویش دیکھ کر کہا تو سب حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔

''عمران۔تمہاری بات بھی ٹھیک ہے تم واقعی ایسی تدبیر کرتے ہو کہ ہم مشکل ترین صورت حال سے نکل آتے ہیں لیکن رابرٹ کو بھی جنگلات کا بھرپور تجربہ ہے تم جیسا کہو گے ویسے ہی کریں گے کیونکہ تم ہی ٹیم کے انچارج ہو''.....جولیا نے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ابھی تم کہہ رہی تھی کہ میرے نصیب میں کوئی لڑکی ہی نہیں ہے اور اب پولیا تم میرے کہنے پر آنکھیں بند کر کے ان موت کی جھاڑیوں میں گھسنے کو تیار ہو گئی ہو حیرت کی بات ہے''.....عمران نے مسکراتے ہوئے شانے اچکا کر کہا۔

''عمران صاحب۔ہم سب آنکھیں بند کر کے آپ کے باتوں پر عمل کر سکتے ہیں کیونکہ آپ ہم سب ممبران کو اپنی جان سے زیادہ چاہتے ہیں''.....صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

بس جولیا آنکھیں بند کر کے دل سے تین دفعہ قبول ہے کہہ دے تو میری دل کی سب سے بڑی مراد پوری ہو جائے گی''.....عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی لیکن جولیا غصے سے اسے گھورنے لگی۔

''لیکن پھر وہی آگے بڑھنے والی بات رہ گئی کیونکہ ہم سب رک چکے ہیں''.....کراسٹی نے کہا۔

''کراسٹی۔ میں نے تمہارے ہاتھ تھوڑی باندھ رکھیں ہیں تم بے شک رابرٹ کے ساتھ جہاں مرضی بھاگ چلو ہم تمہیں نہیں روکیں گے اور صالحہ بھی صفدر کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے''.....عمران نے بدستور احمقانہ لہجے میں کہا۔

''لگتا ہے عمران صاحب کے پاس آگے بڑھنے کا آئیڈیا موجود ہے اس لیے اتنے مطمئن ہیں''.....کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''بولو عمران۔ تمہارے ذہن میں کیا آئیڈیا ہے ہم اب کیا کریں''.....کچھ نہیں بس وہی تین دفعہ ہاں کر دو ویسے بھی تمہارا بھائی تنویر یہاں نہیں ہے جو رکاوٹ بن سکے''.....عمران نے ڈیٹھائی پن سے کہا۔

''بکواس بند کرو اور جلدی بتاؤ''.....جولیا نے غصے سے منہ بنا کر کہا۔

''ارے یاد آیا ماسٹر۔ تم نے ہمیں سلور سٹون لباس دیا ہے جس کے زیب تن کرنے سے بلٹ بھی اثر نہیں کرتی اور ہم سلور سٹون لباس پہن کر اس میں داخل ہو سکتے ہیں''..... جوانا نے کہا تو سب چونک کر اور تحسین آمیز نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے۔

''تو پھر سب جلدی کرو اور ایسا ہی کرو کیا تم سب یہاں اس خطرناک جنگلوں میں درندوں کے دعوت ولیمہ اٹینڈ کرنے آئے ہو جو یہاں مزے سے ڈیرے ڈال کر بیٹھ گئے ہو''.....عمران نے سب کی طرف دیکھ کر کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی اور سب نے اپنے بیگوں سے عمران اور سر داور کے ایجاد کردہ انقلابی لباس سلور سٹون کو نکال کر اپنے موجودہ کپڑوں کے اوپر ہی زیب تن کر لیا جس سے سردی اور گرمی کا بھی احساس نہیں ہوتا تھا اور ہر قسم کے اسلحے کو بھی روک دیتا تھا۔ عمران اور رابرٹ نے بھی سلور سٹون لباس پہن لیا تھا اور رابرٹ کے اندیشے پر عمران نے یہاں سلور سٹون لباس زیب تن کرنے کا

Downloaded from Paksociety.com

ہی سوچا تھا اور اب ایک دفعہ پھر سب اعتماد سے آگے بڑھنے لگے۔

''واقعی ان شاخوں میں بے شمار زہریلے سانپ چھپے ہوئے تھے جو رینگ رہے تھے اور چونکہ ان سانپوں کے چھپے ایریئے سے گزر رہے تھے ان کو روندر ہے تھے اس لیے کلبلاتے سانپ اچھل کر ان کی پنڈلیوں تک جمپ لگا کر ان کو کاٹنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن چونکہ سلور سٹون لباس کی وجہ سے یہ مکمل طور پر ان کے وجود سوائے چہروں کے چھپ گئے تھے اس لیے ان زہریلے سانپوں کے کاٹنے کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا کیونکہ سلور سٹون لباس کی وجہ سے ان کا مہلک زہر ان کے وجود میں ہی نہیں گھس سکتا تھا اس لیے یہ سب اطمینان اور اعتماد سے آگے بڑھتے ہی رہے البتہ بعض دفعہ گھنی اور الجھی شاخوں کو تیز دھار چھروں سے کاٹنا ضرور پڑا تھا البتہ عمران کو ان جھاڑیوں میں کسی درندے کے چھپنے کی توقعہ نہیں تھی کیونکہ یہاں زہریلے سانپ تھے اور کوئی درندہ ان جھاڑیوں میں نہیں چھپ سکتا تھا ورنہ گھنی شاخوں میں چھپے سانپوں کے زہر کا شکار ہو کر مارا جاتا۔

آخر دو گھنٹے چلنے کے بعد ان سب نے اس گھنے اور سانپوں کے ایریئے کو عبور کر لیا۔

''ویل ڈن رابرٹ۔ تمہارے درست اندازے سے ہم پہلے سے ہی انتظام کر کے ان گھنی شاخوں میں گھس کر اسے عبور کیا ہے''..... عمران نے رابرٹ کی طرف دیکھ کر کہا تو رابرٹ کے ساتھ کراسٹی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''عمران صاحب۔ کیا کچھ خاص جگہ کا ٹارگٹ بھی ہے یا پھر ہم ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے بلینک ہی آگے بڑھ رہے ہیں''..... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے کیپٹن شکیل ہو سکتا ہے ہمیں ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے ان جنگلوں کے حدود کے ختم ہونے پر آگے طویل صحرائے اعظم میں بھی خوار ہونا پڑے''..... عمران نے کہا تو سب نے طویل سانس لیے کیونکہ یہ واقعی ان کا ڈینجرس ایڈونچر اور بلینک مشن تھا۔

''ویسے ماسٹر۔ جس ڈائمنڈ کے لیے ہم اور دیگر ٹیمیں مشن پر نکلے ہیں اس ڈائمنڈ کا عجیب سا نام ہے ہاٹ ڈائمنڈ یعنی گرم ہیرا''..... جوانا نے حیرت سے کہا کیونکہ جوانا کافی عرصے سے پاکیشیا میں تھا اور پاکیشیائی زبان پر مکمل عبور حاصل کر لیا تھا۔

Downloaded from Paksociety.com

''ہاں جوانا۔ یہی تو ہاٹ ڈائمنڈ یعنی گرم ہیرے کی خصوصیت ہے کہ تابکاری اثرات اور سائنسی لیبارٹریز میں پاور بنانے میں بہت کارآمد چیز ہے جس سے دنیا کے سب سے ترقی یافتہ ملک ایکریمیا نے معلوم نہیں کہاں سے چند ذخائر حاصل کر لیے تھے اور اپنی ایک ایٹمی پاور سیکٹر کو بہت پاور فل اور ناقابل تسخیر بنا چکا ہے اس لیے تو دنیا کی دیگر پارٹیوں کی طرح پاکیشیا کے سیکرٹ سروس کا چیف بھی اندھا نہیں ہے کہ اپنے بلے بلونگڑوں اور ہمیں یہاں جھک مارنے کے لیے ایسے ہی بھیج دے''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم بلے بلونگڑے نہیں بلکہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں جس کی عظمت کا لوہا ایکریمیا جیسا ترقی یافتہ ملک بھی مانتا ہے''.....کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یار تم میں سے تو کوئی میری پیاری پیاری باتوں سے ناراض ہی نہیں ہو رہا مجھے تنویر بھیا کی بہت یاد آ رہی ہے''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب سیکرٹ سروس کے ممبران ہنس پڑے جوانا اور رابرٹ کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔ لیکن پھر اچانک ان کی یہ ہنسی مسکراہٹ سنجیدگی اور تشویش میں مبتلا ہو گئی جب اچانک ان کے قریب دو لکڑی کے باریک تیر زمین پر کھب گئے۔ رابرٹ نے تیزی سے زمین پر کھبا ہوا تیر نکال لیا۔

''اوہ اس میں تو سوکا تاری کا مہلک زہر لگا ہوا ہے''.....رابرٹ نے ہونٹ بھینچ کر کہا تو عمران بھی چونک گیا جیسے سوکا تاری کے زہر سے اچھی طرح واقف ہو البتہ باقی ممبران اور جوانا حیرت سے رابرٹ کو دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب رابرٹ۔ یہ تیر کس نے ہم پر وار کیے ہیں اور سوکا تاری کے مہلک زہر سے تمہاری کیا مراد ہے''.....صالحہ نے حیرت سے رابرٹ سے پوچھا۔

''ہم کسی جنگلی قبیلے کی نظروں میں آ چکے ہیں اور انہوں نے ہمارا راستہ روک لیا ہے''.....عمران نے کہا تو سب ممبران پریشان ہو گئے۔

''عمران صاحب۔ ہمارے لیے کیا حکم ہے ہمارے پاس ایمونیشن تو کافی ہے کیا ان وحشیوں کا مقابلہ کیا جائے یا پھر ابھی انتظار کیا جائے''.....صفدر نے عمران کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

Downloaded from Paksociety.com

''ابھی صفدر کی بات پوری ہی ہوئی تھی کہ اچانک دوسری طرف جنگل کے گھنے ایریئے سے پچاس ساٹھ کے قریب قوی ہیکل اور کالے سیاہ سرخ انگاروں والے وحشی ان کے گرد اکٹھے ہو گئے اور ان کو دیکھ کر عمران سمیت سب کے منہ سے طویل سانس خارج ہو گئے۔

☆.....☆.....☆

''چیف۔ہم یہاں گھنے جنگلوں میں پہنچ تو چکے ہیں مگر میری معلومات کے مطابق کافرستان سے کرنل فریدی کے علاوہ عمران کا گروپ بھی ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے نکل چکا ہے اس لیے ایک تو ہم سب کوئی خاص جگہ معلوم نہ ہونے کے باوجود بس اندازے سے یہاں پہنچ چکے ہیں اور ہمارا ٹارگٹ ہاٹ ڈائمنڈ ہے لیکن چیف ہمیں اس میں بہت مشکل پیش آ سکتی ہے کیونکہ ویسے تو میجر پرمود بھی ہمارا بدترین دشمن ہے لیکن عمران اس سے بڑھ کر ہمارا دشمن ہے اور عمران جہاں پہنچ جائے وہاں مشن کو کمپلیٹ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا''.....کیپٹن لیزا نے کرنل ڈراس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''اوہو۔عمران جیسا شیطان تو واقعی بہت خطرناک اور دنیا کا ذہین انسان ہے ہمیں اس شیطان سے بچ کر رہنا ہوگا اور کسی بھی طرح ہاٹ ڈائمنڈ جیسے قیمتی ذخائر کو حاصل کرنا ہوگا ورنہ ہماری بہت بے عزتی ہوگی کیونکہ پرائم منسٹر صاحب نے جی پی فائیو اور ریڈ آرمی جیسی ہمارے ملک کی پاور فل ایجنسیوں کے ہوتے ہوئے ہم پر اعتماد کر کے یہ اہم ٹاسک دیا ہے''.....کرنل ڈراس نے عمران کا نام سن کر چونکتے ہوئے کہا۔

کرنل ڈراس نے حتمی میٹنگ کے بعد میجر بلاسٹر کو اسرائیل ہی رکھا تھا کہ ان سب کی غیر موجودگی میں سیکرٹ سروس کو سنبھال سکے البتہ اپنے دیگر پانچ ممبران کیپٹن لیزا، کیپٹن بریم، کیپٹن نائیک، کیپٹن جانسن اور میجر ہیری کو ساتھ لایا تھا اور ان پانچوں کے علاوہ سیکرٹ سروس کے مزید بارہ افراد کو بھی ساتھ لے آیا تھا کیونکہ بہرحال مشن تاریک براعظم کے گھنے جنگلوں سے انہوں نے سٹارٹ کرنا تھا اور ان کا پروگرام بھی یہی تھا کہ اگر یہاں ہاٹ ڈائمنڈ کا کچھ پتہ نہ لگا تو پھر اس شمالی جنگلوں کے ختم ہونے کے بعد اچانک شروع ہو جانے والے طویل ترین صحرا میں ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کا تھا اور اس وقت کرنل ڈراس اپنے پانچوں خاص ساتھیوں اور دیگر بارہ افراد کے ساتھ سپیشل چارٹر طیارے میں

Downloaded from Paksociety.com

سوڈان پہنچ کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں شمالی جنگل کے طویل ترین ایریئے میں پہنچ چکا تھا جو واقعی گھنا اور بہت خطرناک ایریا تھا۔ ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے کرنل ڈراس بھی یہاں ڈیرے ڈال چکا تھا اور اب سب پیدل ہی آگے بڑھ رہے تھے۔

ان کے ہاتھوں میں جدید ایمونیشن کے علاوہ تیز دھار چھرے بھی تھے تاکہ گھنی شاخوں کو کاٹ کر راستہ بنا سکیں اور جدید ٹیلی سکوپ کے علاوہ دیگر جدید آلات بھی ساتھ تھے تاکہ ہر لحاظ سے مقابلہ کیا جا سکے۔

''چیف۔ ہم یہاں آ تو گئے ہیں لیکن اب کس طرف کا رخ کریں''..... کیپٹن نائیک نے گھنے جنگلوں میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ کیپٹن بریم جسے جنگلوں کا تجربہ تھا اس کے چہرے پر تو ایک اعتماد تھا اور کرنل ڈراس اور کیپٹن لیزا بھی ہمت سے کام لے رہے تھے لیکن میجر ہیری اور کیپٹن نائیک قدرے الجھے ہوئے تھے کیونکہ بہرحال وہ کسی فلسطینی مجاہدین پر اپنی زبردستی اور طاقت کا مظاہرہ نہیں کر رہے تھے بلکہ خطرناک جنگل میں تھے جہاں ان کو دور سے درندوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں جس سے ان کے دل میں انجانا خوف بڑھتا جا رہا تھا۔

''احمق کہیں کے کیا تم یہاں سیر کرنے آئے ہو ظاہری بات ہے دیگر پارٹیوں کی طرح ہمیں بھی یہاں مشکل تو پیش آئے گی لیکن اب ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر خود چل کر تو ہمارے پاس نہیں آ سکتے''..... کرنل ڈراس نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''سوری سر۔ واقعی آپ درست کہہ رہے ہیں''..... کیپٹن نائیک نے معذرت کرتے ہوئے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''ہمارے ساتھ کیپٹن بریم ہے جسے تاریک جنگلوں کا اچھا تجربہ ہے اور ہم اس کے تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی منزل تک پہنچ سکتے ہیں اس لیے کسی کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ پہلے سے ہی خوف کو اپنے اعصاب پر سوار کرنے سے ہم مشن کو مکمل کرنے کی بجائے خود مشکلات کا شکار ہو سکتے ہیں کیونکہ ہم خطرناک جنگلات میں سفر کر رہے ہیں اور یہاں ہلکی سی کوتاہی بھی ہمیں موت کے دھانے میں لے جائے گی''..... کیپٹن لیزا نے سب کی طرف دیکھ کر ہمت بڑھاتے ہوئے کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''چیف ان شمالی جنگلوں کے ایریئے کو ختم ہوتے ہی اچانک گریٹ صحارا کا طویل ایریا شروع ہو جائے گا جو واقعی بہت طویل ہے اگر یہاں ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر نہ ملے تو پھر وہاں کیا پیدل ہی سفر کریں گے''.....کیپٹن جانسن نے پوچھا۔

''ایک تو تم میرے خاص ممبران ہو کر بھی اتنی بزدلی کا مظاہرہ کر رہے ہو آگے تو ہمیں اور بھی سخت سے سخت مشکلات پیش آ سکتی ہیں وہاں معلوم نہیں کیا کرو گے''.....کرنل ڈراس نے منہ بنا کر کہا۔

''کیپٹن جانسن۔ چیف کا اپنے مقامی ایجنٹوں سے سپیشل سیٹلائٹ پر رابطہ ہے اگر ہمیں مشن کی تکمیل کے لیے صحارا میں جانا پڑا تو ہم جیپیں یا ہیلی کاپٹر طلب کر لیں گے لیکن پہلے اپنا دیہان صرف یہاں ان خطرناک جنگلوں پر ہی فوکس رکھو''.....میجر ہیری نے خود میں اعتماد پیدا کرتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

''ویسے جب بھی مادام کوشیلا کوئی دفینوں کے بارے میں انفارمیشن فراہم کرتی ہے کئی ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ اس کے لیے حرکت میں آ جاتے ہیں اور اس بار اس نے ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے شمالی جنگلوں اور اس سے ملحق صحرا اور آگے صحرائے سنبلاک جیسے خطرناک صحرا کا ذکر کیا ہے جو کہ بہت طویل ایریا بنتا ہے لیکن لگن اور مسلسل کوشش سے ہم کامیاب ہو سکتے ہیں''.....کیپٹن بریم نے کہا۔

''ہاں کیپٹن بریم۔ مجھے معلوم ہے تم ہمارے بہت ہنر مند ممبر ہو اور تم نے ٹریننگ کے دوران کافی عرصہ افریقہ کے جنگلات میں گزارا ہے اور بھرپور تجربات حاصل کیے ہیں لیکن تم ہماری کس قسم کی مدد کر سکو گے''.....میجر ہیری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''سر۔ مجھے تو تاریک جنگلات کا اتنا تجربہ نہیں ہے لیکن سرجنگلات کے سفر میں درندے چھپ کر وار کرتے ہیں اور شاید آپ کو اس کا تجربہ نہیں ہے اور تب تو کافی مقدار میں ایمونیشن بھی کسی کام نہیں آتا ہے نہ تجرباکاری کی بنا پر موت سے دوچار ہونا پڑتا ہے''.....کیپٹن لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کرنل ڈراس کے کہنے پر یہ پانچوں اور ان کے دیگر بارہ ساتھی بھی چونکنے ہو کر آگے بڑھ رہے تھے۔

Downloaded from Paksociety.com

''سر۔ مجھے یہاں خطرہ محسوس ہو رہا ہے جیسے ہمارا پیچھا کوئی درندہ کر رہا ہو''.....اچانک چلتے ہوئے کیپٹن بریم نے کہا تو سب چونک گئے۔

''کیا تم چھٹی حس بھی رکھتے ہو جو بغیر کچھ دیکھے یہ بات کر رہے ہو''.....میجر ہیری نے حیرت سے پوچھا مگر ابھی اس کی بات مکمل ہی ہوئی تھی کہ اچانک جنگل کے اس گھنے حصے سے اچانک دو سرخ انگارہ آنکھیں نکلیں اور اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کر پاتا اچانک ان کو اپنے ایک ساتھی کی چیخ سنائی دی کیونکہ ایک تیندوا جو غالباً کافی دنوں سے بھوکا اور گھنے جنگل کی وجہ سے چھپ کر ان کا پیچھا کر رہا تھا کرنل ڈراس کے بارہ ساتھیوں میں سے ایک ایجنٹ ساتھی آگے بڑھ گیا تھا اور تیز دھار چھرے سے گھنی شاخوں کو کاٹ کر کرنل ڈراس کے سامنے اپنی اہمیت ظاہر کرنا چاہ رہا تھا لیکن یہ اہمیت اس کو بھاری پڑ گئی تھی اس سے پہلے کہ یہ جدید ایمونیشن کے ہوتے ہوئے اس بجلی کی رفتار سے بڑھتے ہوئے تیندوے پہ فائر کرتے دیکھتے ہی دیکھتے وہ آگے والے ایجنٹ کی گردن کو اپنے بھاڑ جیسے منہ میں ڈال کر گھنی جھاڑیوں میں گھسیٹ کر لے گیا۔

''فائرنگ''.....کرنل ڈراس زور سے دھاڑا۔

''لیکن چیف اس طرح بلینک فائرنگ سے ہمارا اپنا ساتھی موت کے منہ میں چلا جائے گا''.....کیپٹن جانسن نے کہا۔

''چیف درست کہہ رہے ہیں اگر اس درندے کو انسانی خون کی لت پڑ گئی تو یہ اور زیادہ خطرناک ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے یہاں اور بھی درندے چھپے ہوں اس لیے جلدی فائرنگ کرو''.....کیپٹن نائیک نے تیزی سے اپنی رائفل کا منہ جنگل کے اسی گھنے ایریئے کی طرف کر کے فائرنگ جھونک دیئے جہاں تیندوا اس کے ساتھی کی گردن دبوچ کر لے گیا تھا اور اس کے دیگر ساتھی بھی ایسا ہی کرنے لگے۔ لیکن کسی قسم کی چیخ یا سرخ انگارہ آنکھوں والے بھوک سے بلبلاتے تیندوے کی دھاڑ سنائی نہ دی کیونکہ طاقتور تیندوا گروہ سے تھوڑا الگ ہونے والے ایجنٹ کو تیزی سے گھنی شاخوں میں گھسیٹتے ہوئے اپنے کسی خفیہ ٹھکانے پہ لے جا چکا تھا۔

''کیپٹن نائیک درست کہہ رہا ہے۔ ایک ایجنٹ کی پرواہ مت کرو اور بے دھڑک ہر

Downloaded from Paksociety.com

طرف فائرنگ کرو ورنہ ہم سب خطرے میں پڑ جائیں گے''.....میجر ہیری نے ممبران کو چیختے ہوئے کہا تو جنگل بے دریغ دھماکوں اور فائرنگوں سے گونجنے لگا۔

''چیف۔بس کریں ورنہ بارود سے جنگل کے اس ایریئے کو آگ لگ گئی تو ہم ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کے بجائے آگ لگنے کی صورت میں بھگدڑ مچ جانے کی صورت میں اپنے ہی ساتھیوں کو ڈھونڈتے رہ جائیں گے''.....اچانک کیپٹن بریم نے چیختے ہوئے کہا تو سب نے فائرنگ اور بموں کو پھینکنا بند کر دیا۔

''چیف۔اسی چیز کو نا تجربا کاری کہتے ہیں۔اس احمق کو کس نے کہا تھا کہ گروہ سے آگے بڑھ کر اپنی طرف سے راستہ بنائے''.....کیپٹن بریم نے مایوسانہ لہجے میں کہا کیونکہ پہلی ہی انٹری میں اس کے جنگل کے تجربے کے باوجود یہ اپنے ایک ساتھی سے محروم ہو چکے تھے اور خوف سے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

''کیپٹن بریم۔تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ یہ ایریا درندوں سے بھرا ہوا ہے''..... بوکھلایا ہوا کرنل ڈراس اب کیپٹن بریم پر چڑھ دوڑا۔

''چیف۔میں اتنے خطرناک جنگلوں کا بہت زیادہ تجربہ تو نہیں رکھتا لیکن پھر بھی اپنے تجربے کی بنیاد پر میں نے خطرہ محسوس کر لیا تھا اور آپ سب کو انفارم کر ہی رہا تھا کہ ربینو اپنی اہمیت جتلانے کے لیے ٹیم سے کافی آگے ہی بڑھ گیا تھا جیسے شہر کے کسی چوراہے پر موجود ہو اور غلطی اس کی ہے جس کا اسے خمیازہ بھگتنا پڑا ہے''.....کیپٹن بریم نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''چیف۔آپ نے اپنے ہی ساتھی کو خطرے میں ہونے اور اس کا ساتھ دینے کی بجائے بے دریغ فائرنگ کا حکم دیا۔گو کہ میرے اندازے کے مطابق تیندوا پلک جھپکتے ہی درختوں کی آڑ لیتے ہوئے اپنے کسی بھٹ میں ربینو کو لے گیا ہے ہمیں بھاگ کر اسے ٹریس کرنا چاہیے تھا کیونکہ ہر ہمارے پاس میٹر چیکر ہے جس سے ہم بھاگتے ہوئے ربینو کے پاس پہنچ سکتے تھے۔معذرت کے ساتھ ہم نے اچھا نہیں کیا کیونکہ اگر یہی صورت حال کرنل فریدی،ڈاکٹر سائمن،میجر پرمود اور خاص کر عمران کے ساتھی کے ساتھ ہوتی تو وہ اپنے ممبر کے لیے آگ کے دریا میں کودنے کو تیار ہو جاتے لیکن ہم نے بس اس تیندوے سے

Downloaded from Paksociety.com

بڑھ کر درندگی کا مظاہرہ کیا ہے''.....کیپٹن لیزا نے افسردہ لہجے میں کہا۔

''تو کیا خود کو مصیبت میں پھنسا لیتے''.....میجر ہیری نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''سر۔ میں نے حقیقت بیان کی ہے اس لیے تو یہ چار ایجنٹ اور ان کا گروہ اپنی ہمت کی بنا پر ہر جگہ فتح حاصل کرتا ہے''.....کیپٹن لیزا نے دکھی دل کے ساتھ معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''کیپٹن لیزا۔ تم لیڈی ڈیتھ کے نام سے مشہور ہو اور لیڈی ڈیتھ یعنی صرف موت اور سراپا موت ہی اچھی لگتی ہو''.....کرنل ڈراس نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''یس چیف۔ مجھے فخر ہے کہ لوگ مجھے لیڈی ڈیتھ کے نام سے جانتے ہیں لیکن اپنے ساتھیوں کے لیے نہیں بلکہ میں دشمن کے لیے لیڈی ڈیتھ رہوں تو اچھا ہے''.....کیپٹن لیزا نے بے دھڑک اور خشک لہجے میں لیکن ادب سے کہا۔

''چیف۔ میں کچھ دیر پہلے یہی کہہ رہا تھا کہ جنگل کی زندگی میں چھوٹی سی غفلت بھی موت کا سبب بنتی ہے اور ہم چونکہ بے پناہ ایمونیشن کے زعم میں اپنے مقامی ایجنٹوں کو بھی اس بار ساتھ نہیں لائے کیونکہ آپ میرے بھروسے پر یہاں آئے ہیں لیکن افسوس کہ ہم آغاز میں ہی اپنے ایک ساتھی کو کھو چکے ہیں اس لیے سب ایک ساتھ ہو کر چلیں اور چار ساتھی ایک ساتھ مل کر راستہ بنائیں اور چار ساتھی پیچھے کی طرف نظر رکھیں اور کچھ ساتھی دائیں اور بائیں نظر رکھیں یہ بہت خطرناک ایریا ہے''.....کیپٹن بریم نے اس بار کرنل ڈراس کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے ایسے ہی کیا جائے''.....کرنل ڈراس نے کہا اور مزید ہدایات دینے لگا۔ اب وہ سب محتاط ہو کر ایک دفعہ پھر آگے بڑھنے لگے۔ چونکہ کرنل ڈراس اپنے ملک کے معروف سائنس دان ڈاکٹر ہنری سے ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے والا سپر لائٹ چیکر میٹر لے کر آیا تھا اس لیے جگہ جگہ ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کے لیے میٹر کی مدد لے رہا تھا لیکن ابھی تک دور تک میٹر میں ہاٹ ڈائمنڈ کا کوئی انڈیکیٹر نہیں آیا تھا۔ ابھی تک انہیں کسی خطرے کا سامنا نہیں ہوا تھا البتہ وہ کافی تھکن محسوس کر رہے تھے۔

کیپٹن بریم کے کہنے پر کرنل ڈراس نے گروپ کو تھوڑا آرام کرنے کا آرڈر دیا تو سب

Downloaded from Paksociety.com

ایک جگہ بیٹھ گئے اور بھاری سامان کندھوں سے اتار کر اپنے بیگوں سے کھانے پینے کا سامان نکالنے لگے اور تھکاوٹ دور کرنے کے لیے شراب کی بوتلیں نکال لیں اور کھانے کے ساتھ شراب بھی پینے لگے لیکن کیپٹن لیزا، کیپٹن بریم، کیپٹن جانسن اور کیپٹن نائیک اس دوران چوکنے ہو کر جدید ایمونیشن اور پاور فل ٹیلی سکوپ کے ذریعے جنگل کا معائنہ کرتے ہوئے پہرہ دینے لگے۔ کرنل ڈراس اور میجر ہیری بدستور اس دوران آرام کرنے میں ہی لگے رہے آخر کو یہ دونوں اسرائیلی سیکرٹ سروس کے افسران میں شامل تھے۔

اچانک کیپٹن بریم کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا جیسے اس نے موت کو دیکھ لیا ہو اور اپنا کھانا چھوڑ کر چونکنے انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''کیا بات ہے کیپٹن بریم تم بہت فکر مند لگ رہے ہو''.....کرنل ڈراس نے چونک کر پوچھا۔

''سر بھیانک ترین اور دردناک موت ہمارے سر پر نازل ہونے والی ہے''.....کیپٹن بریم نے بدستور خوف سے کہا۔ اسی دوران کیپٹن لیزا نے دیکھا کہ ان سے کچھ فاصلے پر گھنی شاخیں ہیں جو اتنی اونچی تو نہیں تھیں لیکن نیچے لیٹنے پر کوئی اس جھاڑی میں چھپے افراد کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اچانک ان کو بھوں بھوں کی تیز آواز سنائی دی۔

''جلدی سے سب سانس بند کر لیں۔ میں ریڈ فائر کرنے والا ہوں''.....کیپٹن بریم نے چیختے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ کرنل ڈراس اس سے کچھ پوچھتا اچانک وہاں بے شمار سرخ مکھیاں نمودار ہوئیں جن کی آوازوں سے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوتے تھے اور وہ سب بھیانک اور یقینی موت کے شکنجے میں پھنس چکے تھے۔

☆.....☆.....☆

''جیفر ڈسلا کا یہ عمران اور کرنل فریدی کا گروپ بہت ہی پاور فل ہے اور دونوں ہی بہت ذہین اور نڈر ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں ہاٹ ڈائمنڈ کے قریب پہنچ جائیں گے اور پھر ہمارا مین مقصد پورا ہو جائے گا''.....ژونڈاری نے ہولناک اور جلی ہوئی شکل کے اپنے پارٹنر جیفر ڈسلا کا کی طرف دیکھ کر کہا جس کی شکل دیکھ کر عام مرد اور خاص کر لڑکیاں تو ڈر جائیں جو دنیا میں جنگلی بھیڑیا اور لیڈی کلر وولف کے نام سے مشہور تھا اور حقیقت میں بھی کسی

Downloaded from Paksociety.com

بھیڑیئے سے کم نہیں تھا اور جس لیڈی کو اپنے ہوس کا نشانہ بناتا تھا اپنی شیطانی ہوس کے بعد اس کی گردن پر بے دردی سے چھری پھیر دیتا تھا۔

''ہاں لیڈی ہنٹر تم درست کہہ رہی ہو اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران اور کرنل فریدی کے برعکس میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن کے گروپ اپنے اپنے انداز سے صحارا میں داخل ہوئے ہیں تاکہ ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کر سکیں اور یہ دونوں گروپ بھی بہت پاورفل ہیں''..... جیفر ڈسلاکا نے کہا۔

''اوہ پھر تو ہمیں ناکامی ملے گی''.....ژونڈاری نے چونکتے ہوئے کہا۔

''مگر وہ کیسے۔ بے شک میجر پرمود، عمران، کرنل فریدی اور ڈاکٹر سائمن کے گروپ بہت پاورفل ہیں لیکن ہماری تنظیم کا دنیا میں دہشت خوف اور ایک نام ہے اور بہت پاورفل ہے''.....جیفر ڈسلاکا نے حیرت سے کہا۔

''ظاہری بات ہے ہماری تنظیم کی اہم ممبر ڈائمنڈ بیوٹی اور میجر سارگن کا گروپ صحرائے اعظم میں ہے اور اس ڈانسر سائنس دان سیکرٹ ایجنٹ ڈاکٹر سائمن کے لیے اس کے دل میں ہمیشہ نرم گوشہ رہتا ہے اس طرح ہم ناکام ہو سکتے ہیں''.....ژونڈاری نے کہا تو جیفر ڈسلاکا ہنس پڑا۔

''بس کیا کریں ماسٹر بلیک نے ہم دونوں پارٹنر کو یہاں بھیجا ہے کیونکہ تم جانتی ہو کہ مجھے تاریک اور گھنے جنگلات کا بھرپور تجربہ ہے اس لیے میجر سارگن اور ڈائمنڈ بیوٹی کے گروپ کو صحارا میں بھیجا گیا ہے''.....جیفر ڈسلاکا نے کہا۔

''اس وقت ژونڈاری اور جیفر ڈسلاکا شمالی جنگلوں میں موجود تھے اور ان کے ساتھ سولہ مزید افراد تھے جو ان کے انڈر کام کرنے والے بلیک ڈیتھ کے ہرکارے تھے اور اس وقت تاریک اور گھنے جنگلوں میں جیفر ڈسلاکا اور ژونڈاری کی نگرانی میں آگے بڑھ رہے تھے اور حیرت انگیز طور پر ان کا چند بار درندوں سے سامنا ہوا تھا لیکن حیرت انگیز طور پر جیفر ڈسلاکا کو معلوم نہیں کیسے پہلے سے ہی درندوں کا معلوم ہو گیا تھا اور انہوں نے جدید ایمونیشن سے درندوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا۔

جیفر ڈسلاکا کے چہرے پر جنگل میں آنے کے بعد ایک مسکراہٹ اور ایسا اعتماد تھا جیسے

Downloaded from Paksociety.com

یہاں اسے کوئی خطرہ نہ ہو بلکہ کسی سیف جگہ پر ہو حالانکہ اس وقت یہ دونوں اپنے ہرکاروں کے ساتھ جنگل کے خطرناک اور درندوں سے پر علاقوں میں تھے۔ عمران اور کرنل فریدی کے گروپ کو ٹریس کر رہے تھے جو کہ کوئی ایک گروپ کا ان سے ٹکراؤ ہو جائے گا لیکن یہ پھر بھی اپنے پلان کے مطابق ہاٹ ڈائمنڈ کے ٹریس ہونے سے پہلے ان خطرناک سیکرٹ ایجنٹوں کے گروپ سے چھپ کر ہی ان کا پیچھا کرنا چاہتے تھے جب تک ہاٹ ڈائمنڈ نہیں مل جاتا کیونکہ پکے پکائے پھل کو حاصل کرنا زیرولینڈ اور بلیک ڈیتھ کی پرانی خصلت تھی۔

''ہم نے اچھا کیا ہے کہ ابھی ڈائیریکٹ عمران یا کرنل فریدی دونوں گروپوں میں سے کسی ایک کا بھی براہ راست پیچھا نہیں کیا ورنہ ایسی صورت میں عمران یا کرنل فریدی جیسے دنیا کے ذہین سیکرٹ ایجنٹ اپنا تعاقب معلوم کر لیتے اور پھر ہاٹ ڈائمنڈ کے ملنے سے پہلے ہی ان سے دوبدو جنگ کرنی پڑ جاتی اور ہمیں شکست بھی ہو سکتی تھی کیونکہ یہ دونوں بدبخت معلوم نہیں کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ کسی پاورفل گروپ سے شکست کھانے کے بجائے حریف کا ہی حلیہ بگاڑ دیتے ہیں''.....ژونڈاری نے مٹھیاں بھینچ کر منہ بنا کر کہا۔

''ہاں لیڈی ہنٹر۔ گو کہ مجھے تمہاری ان بزدلی والی باتوں سے حیرت ہو رہی ہے لیکن حقیقت بھی یہی ہے بے شمار معرکوں میں عمران، میجر پرمود، ڈاکٹر سائمن اور کرنل فریدی کے گروپ نے ہمیں بلیک تھنڈر اور زیرولینڈ والوں کو شکست ہی دی ہے اس لیے بہت محتاط اور پلاننگ کے تحت ان پر قابو پانا ہوگا''.....جیفر ڈسلاکا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''لیکن مادام کوشیلا کے اس ہاٹ ڈائمنڈ والے اہم دفینے کے کالم کے بعد ان چاروں سے ہٹ کر بھی دنیا کے اور سیکرٹ ایجنٹوں سے ہمارا ٹکراؤ ہو سکتا ہے اس لیے چونکنے تو رہنا ہی پڑے گا''.....ژونڈاری نے کہا۔

''ہاں وہ تو ٹھیک ہے لیکن سب سے بڑے خطرات بس یہی چاروں ٹیمیں ہیں جبکہ ایکریمیا جیسے دنیا کے سب سے ترقی یافتہ ملک میں بھی ہم نے اپنی دہشت کا سکہ جما رکھا ہے اور روسیا، کرانس اور شوگران میں بھی ہماری تنظیم کا خوف اور دہشت پائی جاتی ہے اس لیے ہماری تنظیم کے نام سے ہی دنیا کی دیگر سیکرٹ ایجنسیوں میں خوف پیدا ہو جائے گا''.....جیفر ڈسلاکا نے ہنستے ہوئے کہا تو ژونڈاری بھی ہنس دی۔

Downloaded from Paksociety.com

''خیر اگر تمہیں اپنے ملک کے جنگلوں کا تجربہ ہے تو میں ژونڈاری لیلیٰ بھی سوڈان کی ہوں اور اس وقت اپنے ملک کے جنگلوں میں موجود ہوں لیکن اپنے جنگل میں ہونے کے باوجود جنگلات کا کوئی خاص تجربہ نہیں ہے تمہارے جیسے دوست اور پارٹنر کے ہوتے ہوئے کوئی خوف نہیں ہے''.....ژونڈاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ صامالیہ تو بہت پسماندہ بدحال اور کنگال ملک ہے''.....جیفرڈ سلاکا نے ناگواری سے کہا۔

''ہاں تمہارا ملک تو جیسے ترقی میں ایکریمیا کو بھی پیچھے چھوڑ چکا ہے''.....ژونڈاری نے طنزیہ لہجے میں منہ بنا کر کہا۔

''خیر چھوڑو میں تو ویسے ہی تم سے مزاق کر رہا تھا آخر کو تم میری پارٹنر ہو''.....جیفرڈ سلاکا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ویسے ماسٹر بلیک نے ہمیں جو ٹاسک دیا ہے وہ ڈائمنڈ بیوٹی اور میجر سارگن کے گروپ کو حاصل نہیں ہونا چاہیے ہمیں حاصل ہونا چاہیے''.....اس بار ژونڈاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں وہ تو ٹھیک ہے مگر ابھی اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا''.....جیفرڈ سلاکا نے تاریک جنگلوں میں اپنے ہرکاروں کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے کہا تو اچانک چونک گیا اور اس نے جدید اور پاورفل ٹیلی سکوپ سے دیکھا تو خوش ہو گیا۔

''کیا بات ہے جیفرڈ۔تم اتنے خوش کیوں ہو رہے ہو''.....ژونڈاری نے چونک کر پوچھا البتہ ان کے انڈر کام کرنے والے ہرکارے ابھی تک یوں خاموش تھے جیسے بولنا ہی نہ جانتے ہوں۔دراصل جلاد صفت اور ظالم ژونڈاری جو لیڈی ہنٹر کے نام سے ایسے ہی مشہور نہیں تھی بلکہ حقیقت میں چھوٹی چھوٹی بات پر اپنے ہرکاروں کو چیر کر رکھ دیتی تھی اور دنیا کے بے شمار ملکوں میں بہت زیادہ کشت وخون کر چکی تھی۔جیفرڈ سلاکا بھی اس کے مزاج کا ہی تھا اس لیے یہ ہرکارے بہت چونکنے اور باادب اور ان سے خوفزدہ ہو کر آگے بڑھ رہے تھے ان کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی۔

''جیفرڈ۔تم نے بتایا نہیں کیا بات ہے مجھے ٹیلی سکوپ دکھاؤ''.....ژونڈاری نے پھر

Downloaded from Paksociety.com

پوچھا۔

''ایک روسیائی سیکرٹ ایجنٹوں کی ٹیم یہاں پہنچ چکی ہے اور ہم سے زیادہ دور نہیں ہے ہوسکتا ہے انہوں نے بھی ہمیں دیکھ لیا ہو لیکن ابھی ہم گھنی شاخوں کے اندر ہیں اور وہ کھانے اور ریسٹ کرنے میں مصروف ہیں''.....جیفر ڈسلا کا نے کہا اور ٹیلی سکوپ ژونڈاری کے حوالے کی تو ژونڈاری نے دیکھا کہ واقعی ان سے کچھ فاصلے پر ایک روسیائی ٹیم جس میں گیارہ مرد اور ایک خوبصورت جوان سیکرٹ ایجنٹ لڑکی شامل تھی جیفر ڈسلا کا کے چہرے پر مسکراہٹ کو ژونڈاری اچھی طرح سمجھ گئی تھی کہ اس سیکرٹ ایجنٹ لڑکی کو اپنی شیطانی ہوس کی بھینٹ چڑھانے کا ارادہ ہے۔

''کافی دنوں سے جنگل میں اپنا خاص شکار نہیں کیا اور اب موقعہ ہاتھ آیا ہے''.....

جیفر ڈسلا کا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ژونڈاری کے چہرے پر بھی ایک جلا دصفت شیطانی مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ میجر سارگن اور رینا مونڈارے ان دونوں کے تنظیم کے خاص رکن اور بے حد ظالم ہونے کے باوجود جیفر ڈ کے اس کام کو نہ پسند کرتے تھے اور ان دونوں کے برعکس ژونڈاری خود جیفر ڈسلا کا کے ان معاملوں میں مدد کرتی تھی اس لیے تو یہ دونوں نیگرو ایک اکثر اہم مہمات میں ایک دوسرے کے پارٹنر بنتے تھے اور بہت خاص مشنز میں چاروں یکجا ہو جاتے تھے لیکن عام معاملات میں چاروں کا الگ ہی گروپ اور مختلف ملکوں میں ہرکارے اور نیٹ ورک تھا۔

''کیا ارادہ ہے یہ سب تھکے ہوئے لگ رہے ہیں اور گو کہ درندوں سے بچنے کے لیے ہاتھوں میں مشین پسٹل اور گنیں پکڑے ہوئے ہیں لیکن ہمارے پاس جدید اور پاور فل ایمونیشن ہے بلیک ریز گنوں سے ہم یہاں سے ہی ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ان سب روسیائی ٹیم کو مرنا چاہیے کیونکہ یہ ہمارے لیے کوئی اہم نہیں ہیں لیکن اس لیڈی سیکرٹ ایجنٹ کو بچنا چاہیے''.....جیفر ڈسلا کا نے شیطانی انداز میں ہنستے ہوئے کہا تو انہوں نے اپنے ہرکاروں کو بلیک ریز گنوں کا استعمال کرنے کا کہا اور چونکہ ان کے لباس پر روسیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی کا نام کندہ تھا اس لیے ان کو معلوم ہو گیا کہ ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے روسیا کی ایک سیکرٹ ٹیم بھی یہاں آ گئی ہے۔

Downloaded from Paksociety.com

ژونڈاری اور جیفر ڈسلاکا کے کہنے پر ان کے ہرکاروں نے بلیک ریز گنوں سے فائرنگ کیے اور چونکہ یہ ہرکارے بہت کامیاب نشانہ باز تھے اس لیے بظاہر چونکنے لیکن ریسٹ کرتے روسیائی سیکرٹ ایجنٹ کے تمام گیارہ سیکرٹ مرد ایجنٹ اس مہلک اور ماسٹر اسکاٹا جیسے بڑے سائنس دان کے بنائے گئے نئے پاور فل ایمونیشن سے مارے گئے اور دور ہونے کے باوجود ہٹ ہوکر گرتے چلے گئے۔

لڑکی حیرت سے اپنے ساتھیوں کو دیکھنے لگی اور ایک ساتھ اپنے تمام گیارہ ساتھیوں کو گرتے دیکھ کر حیرت اور خوفزدہ ہوگئی اس نے اپنی رائفل کو ہوشیاری سے پکڑ لیا اور اندھا دھند اس طرف فائرنگ کرنے لگی جہاں بلیک ڈیتھ کے ہرکارے، جیفر ڈسلاکا اور ژونڈاری موجود تھے لیکن رائفل کے بلٹس کے فائرنگ ہونے سے پہلے ہی یہ سب نیچے لیٹ گئے اور درختوں کی اوٹ لے لیں۔ روسیائی لڑکی حیرت غم اور غصے سے بے دریغ فائرنگ جھونکتی چلی گئی کیونکہ ایک ساتھ اس روسیا کی ریڈ کرافٹ ایجنسی کے تمام گیارہ مرد افراد جو اس کے انڈر تھے مارے گئے تھے اور یہ جوفینا تھی جو روسیا کے بہت فعال ریڈ کرافٹ گروپ کی لیڈ تھی لیکن اتنے خطرناک اور گھنے جنگل میں اتنی جلدی اپنے تمام ایجنٹوں کو مرتا دیکھ کر بدحواس ہوگئی تھی۔ ژونڈاری نے اپنا زاویہ بدل کر نشانہ تاک کر اس کے رائفل پر فائر کیا تو جوفینا کے ہاتھ سے ایک جھٹکے سے رائفل گر گئی۔

''کون ہو تم اور کیوں ہمارے اتنے ساتھیوں کو مارا ہے''.....روسیا کی ایجنسی ریڈ کرافٹ کی نوجوان اور خوبصورت لیڈر جوفینا نے خوفزدہ ہونے کی بجائے غم اور غصے سے روسیائی زبان میں چلاتے ہوئے کہا۔

''ہم آپ کے بہترین دوست بلیک ڈیتھ کے ممبران آپ سے ملنے آئے ہیں''..... اس کے ہاتھ سے رائفل نکلتے دیکھ کر جیفر ڈسلاکا نے آگے بڑھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا اور گھنے درختوں اور شاخوں سے نکل کر اس کے قریب آ گیا۔

''اوہ تو بلیک ڈیتھ کے ہرکارے تو تم لوگ بھی ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے یہاں پہنچ چکے ہو''.....جوفینا نے قہر آلود نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور اسی دوران ژونڈاری اور دیگر ہرکارے بھی یہاں پہنچ گئے۔ بلیک ڈیتھ جیسی دنیا کی بدنام اور خطرناک دہشت پسند

Downloaded from Paksociety.com

تنظیم کے ہرکاوں کو دیکھ کر جوفینا قدرے خوفزدہ ہوگئی کیونکہ وہ نوجوان لڑکی تھی اور بلیک ڈیتھ کے اس لیڈی کلر وولف جیفر ڈسلاکا کے شیطانی ہوس کے بارے میں جانتی تھی۔

''میرا نام جوفینا ہے۔بلیک ڈیتھ کے خبیث انسانوں اور میں اکیلی ہی تم سب پر بھاری ہوں''.....جوفینا نے غصے سے کہا اور جلدی سے اپنی پینٹ کی جیب سے منی پسٹل نکال لیا اور بجلی کی سی تیزی سے فائرنگ کر کے بلیک ڈیتھ کے دو ہرکاروں کو مار گرایا۔

''پکڑو اسے اور زندہ ہی پکڑنا ہے میں خود اسے سزا دوں گا''.....جیفر ڈسلاکا نے اپنے ساتھیوں کو تیز لہجے میں کہا کہ کہیں غصے اور جلدی میں وہ اس پر فائرنگ ہی نہ جھونک دیں۔ اچانک دو ہرکارے تیزی سے اچھلے اور جوفینا کی طرف کک لگائی لیکن جوفینا تیزی سے نیچے ہوگئی جس سے دونوں ہرکارے اپنی ہی جھونک میں زمین چاٹنے پر مجبور ہوگئے اور اسی دوران جوفینا نے بقیہ ماندہ فائرنگ کر کے ان کے سینوں کو بھی روشن دان بنا دیا اور واقعی اس کا نشانہ بے داغ تھا۔

''تم ہماری توقعہ سے بڑھ کر خطرناک لڑکی ہو۔اب تمہاری موت بہت دردناک ہوگی''.....ژونڈاری نے کہا۔

''ہاں بے رحم عورت۔میں جانتی ہوں تم بہت ظالم ہو اور تمہارا یہ ساتھی جس لڑکی کو اپنی شیطانی ہوس کا ٹارگٹ بناتا ہے اس کے بعد اس کی گردن پر بے دردی سے چھری پھیر دیتا ہے لیکن میں عام لڑکی نہیں ہوں روسیا کے ریڈ کرافٹ ایجنسی کی لیڈر ہوں اکیلی ہوں تو پرواہ نہیں میں شیرنی کی طرح لڑ کر مرنا چاہتی ہوں''.....جوفینا نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا اور اپنے پینٹ کی دوسری جیب سے ایک تیز دھار چاقو نکال لیا اور ہاتھ پھیلا دیئے جیسے لڑنے بھڑنے کے فن میں ماسٹر ہو اور اس کی آنکھوں سے گویا چنگاریاں نکل رہی تھیں۔

''سب مل کر پکڑ لو اس حرافہ کو جس نے ہمارے چار ساتھی مار دیئے ہیں''.....ژونڈاری نے غصے سے کہا تو بقیہ تمام ہرکارے اس کی طرف لپکے اور ایک ساتھ مل کر اس پر جمپ لگایا تو جوفینا اتنے ہرکارے ہونے کی وجہ سے نیچے گر گئی اسی دوران جیفر ڈ نے فائرنگ کر کے اس کے ہاتھ کو زخمی کر دیا جس میں اس نے چاقو پکڑا ہوا تھا لیکن کمال ہے جوفینا کی جس نے جیفر ڈ جیسے درندے سے اپنی عزت بچانے کے لیے نیچے گرنے کے باوجود اپنے ایک

Downloaded from Paksociety.com

مردہ ساتھی کی رائفل اٹھالی کیونکہ یہ اپنے ایک مردہ ساتھی کے قریب گری تھی جہاں اس کا رائفل پڑا تھا یہ دیکھ کر ژونڈاری نے بے دریغ جوفینا پر فائرنگ کر دیا جو اس کے سینے پر لگا تو جوفینا تڑپ کر ٹھنڈی ہو گئی۔

''لیڈی ہنٹر۔ یہ تم نے کیا کر دیا میں اس کا غرور توڑ کر اسے بھیانک موت مارنا چاہتا تھا''.....جیفر ڈسلاکا نے غصے اور شکوے بھرے لہجے میں کہا۔

''سوری جیفر ڈ۔ میں خود تمہارے ان شوق کے کاموں میں تمہارا ساتھ دیتی ہوں لیکن یہ روسیائی سیکرٹ ایجنٹ بہت ہی خطرناک تھی جس نے ہمارے چار ہرکارے مار گرائے ہیں اور میں مزید خطرات مول نہیں لے سکتی تھی''.....ژونڈاری نے ہنکارہ بھر کر کہا تو جیفر ڈ نے خاموشی اختیار کر لی۔

''چلو آگے بڑھو ہمارا اصل ٹارگٹ تو عمران اور کرنل فریدی کی ٹیمیں ہیں جو بہت پاور فل ٹیمیں ہیں اور ہم جیسی دنیا کی عالمی خطرناک تنظیم کے لیے بھی سر درد بنی ہوئی ہیں ہمیں بے شمار موقعوں پر واضع شکست دی ہے''.....ژونڈاری نے ہنکارہ بھر کر کہا اور پھر اپنے مردہ اور زخمی ہرکاروں کو بے رحمی سے درندوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر آگے بڑھ گئے لیکن جوفینا نے بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے ان کے چار ہرکاروں کو موت کی نیند سلا دیا تھا۔ جیفر ڈ سلاکا اور ژونڈاری نے ان مردہ روسیائی ایجنٹوں کا اہم سامان اور ایمونیشن اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔ اچانک جیفر ڈ سلاکا چونک گیا اور اس کے چہرے پر قدرے خوف طاری ہو گیا تھا۔

''اوہ۔ تو یہاں وولف بھی ہیں''.....جیفر ڈ سلاکا نے کہا۔

''جیفڈ وولف یعنی لیڈی کلر وولف تو صرف تم ہی ہو یہ دوسرے وولف کون سے ہیں''.....ژونڈاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیڈی ہنٹر جلدی کرو اونچے درخت پر چڑھ جاؤ بھیڑیوں کا بڑا گروہ یہاں پہنچنے والا ہے''.....جیفر ڈ سلاکا نے زور سے چیختے ہوئے کہا اور بھاگ کر ایک گھنے اور بڑے درخت پر چڑھنے لگا۔

جیفر ڈ سلاکا کی بات سن کر ژونڈاری بھی جلدی سے اسی درخت پر چڑھ گئی جس پر جیفر ڈ

Downloaded from Paksociety.com

سلا کا چڑھا تھا اور اس کے ہرکارے بھی تیزی سے درختوں پر چڑھنے لگے لیکن ابھی دو ہرکارے نیچے ہی تھے کہ اسی دوران قد آور اور خون انگارہ آنکھوں والے اور آری نما بڑے دانتوں والے بے شمار بھیڑیئے یہاں نمودار ہو چکے تھے اور اس تیزی سے یہاں آئے تھے کہ اگر جیفر ڈ ان کو خبردار نہ کرتا تو یہ بھیڑیوں کے گروہ میں پھنس جاتے اور گو کہ ان کے پاس بے شمار جدید ایمونیشن ضرور تھا لیکن جیفر ڈ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس نسل کے خونخوار بھیڑیوں سے کوئی توقعہ نہیں ہے اور وہ جمپ لگا کر پلک جھپکتے برستی گولیوں میں بھی اپنے شکار کو دبوچ لینے والے بھیڑیئے ہیں۔

اس لیے جیفر ڈ سلا کا نے درخت پر چڑھ کر پوزیشن لے کر ان بھیڑیوں پر حملہ کرنے کا پروگرام بنایا تھا لیکن ان خونخوار بھیڑیوں نے جمپ لگا کر درختوں پر چڑھنے والے ان کے دو بدقسمت ساتھیوں کو منٹوں میں ہی چیر پھاڑ کر رکھ دیا تھا اور جیفر ڈ سلا کا اور ژونڈاری حیرت، خوف اور بے بسی سے یہ بھیانک منظر دیکھنے لگے۔

☆.....☆.....☆

''ڈائمنڈ بیوٹی۔ ہم صحرائے اعظم میں موجود تو ہیں لیکن یہاں عموماً جیفر ڈ سلا کا کا برا اعظم افریقہ کے ملکوں میں ہولڈ ہے اور جیفر ڈ خود جنگلوں کا کیڑا ہے''.....میجر سارگن نے اپنی پارٹنر رینا مونڈارے کی طرف دیکھ کر کہا تو رینا مونڈارے زور سے ہنس پڑی۔

''تم نے جیفر ڈ سلا کا کو کیڑا کا لقب بالکل درست دیا ہے وہ واقعی زہریلا کیڑا ہے جو ہر حسین لڑکی کو اپنی وحشت کا نشانہ بنا کر اسے ذبح کر دیتا ہے''.....رینا مونڈارے نے ہنسنے کے بعد ناگواری سے کہا۔

''جیفر ڈ سلا کا کو پارٹنر بھی اچھی ملی ہے کیونکہ ہماری ساتھی لیڈی ہنٹر واقعی کسی جلاد سے کم نہیں ہے''.....میجر سارگن نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ظلم تو ہم نے بھی کم نہیں کیے اور ہماری تنظیم بلیک ڈیتھ واقعی ڈیتھ بن کر دنیا کے کئی ملکوں میں اپنی وحشت و بربریت کے جھنڈے گاڑ چکی ہے بس یہی چار شیطان کرنل فریدی، ڈاکٹر سائمن، میجر پرمود اور خاص کر احمق شیطان علی عمران ہر وقت ہمارے گریٹ مشن میں رکاوٹ بن جاتے ہیں لیکن اس بار ہم نے ایسا ہرگز نہیں ہونے دینا اور ان

Downloaded from Paksociety.com

چاروں بڑی پارٹیوں کو شکست دینے پر مجبور کرنا ہے''.....رینا مونڈارے نے ہنکارہ بھر کر کہا۔

اس وقت بلیک ڈیتھ کے یہ دو خاص ہرکارے اپنے چیف ماسٹر اسکاٹا کے پلان کے مطابق سوڈان کے شمالی جنگلوں کے ختم حدود کے بعد شروع ہونے والے صحرا میں موجود تھے اور پاور فل جیپوں میں سفر کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے ان کے پاس بھی ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے والے بلیک چیکر ماسٹر میٹر موجود تھا اور ان کے ساتھ بھی جیفر ڈسلاکا اور ژونڈاری کی طرح اٹھارہ ہرکارے موجود تھے جو ان کے انڈر تھے سب ہی صحرا میں آگے بڑھ رہے تھے اور چھ پاور فل گاڑیاں صحرا میں آگے بڑھ رہی تھیں جہاں سوائے دور دور تک ریت کے سمندر کے سوا اور کچھ نظر نہیں آ رہا تھا البتہ بعض جگہ ریت کے اونچے ٹیلے تھے جس کی وجہ سے ان کو آگے کا منظر نظر نہیں آ سکتا تھا لیکن یہ اپنے ہرکاروں کے ساتھ آگے ہی بڑھ رہے تھے۔

''اف باہر بہت شدید گرمی اور لو چل رہی ہے اور میٹر کے مطابق ساٹھ سینٹی گریڈ سے تجاوز کر چکا ہے اور سورج آگ اگل رہا ہے''.....رینا مونڈارے نے میٹر کی سوئی دیکھتے ہوئے کہا۔

''ظاہری بات ہے ڈائمنڈ بیوٹی۔ ہم اس وقت گریٹ صحارا میں موجود ہیں جس کی آگ اگلتی گرمی پوری دنیا میں مشہور ہے اور تم باچانی اور میں کرانس کا باشندہ اس جھلسا دینی والی گرمی کے عادی نہیں ہیں لیکن مشن کو مکمل کرنے کے لیے ہمیں ہر قسم کے حالات اور درجہ حرارت کو بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ ہمارے چیف ماسٹر بلیک نے ہم دونوں کے گروپ کو شمالی جنگلوں کی بجائے یہاں صحارا کیوں بھیج دیا''.....میجر سارگن نے کہا۔

''میجر سارگن۔ بات دراصل یہ ہے کہ لیڈی ہنٹر صاما لیہ کی ہے اور تاریک براعظم کی باسی ہے ہمارا دوسرا ساتھی جیفر ڈسلاکا کو بھی اپنے بھائی ڈریگن سلاکا کی طرح تاریک جنگلوں کا وسیع تجربہ ہے جو دنیا کے عظیم سیکرٹ ایجنٹ اور دنیا کے مانے ہوئے ڈانسر کا ساتھی ہے''.....رینا مونڈارے نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''ڈائمنڈ بیوٹی۔لگتا ہے تمہارے دل میں پھر ڈاکٹر سائمن کی الفت کا بھوت سوار ہو رہا ہے تم بھی دنیا کی مانی ہوئی ڈانسر ہو لیکن دہشت پسند تنظیم کی رکن ہونے کی وجہ سے اپنے اصلی پہچان شو نہیں کر سکتی اور ڈاکٹر سائمن کی ساتھی بیرسٹر کلارہ بھی دنیا کی مشہور قانون دان سیکرٹ ایجنٹ اور معروف ڈانسر ہے جو ڈاکٹر سائمن کے لکی سیون بینڈ کی سانگ اور ڈانس پارٹنر ہے اس لیے تم پلیز اپنے دل و دماغ سے ڈاکٹر سائمن کے لیے جذبات کا لیبل اتار کر مشن میں حصہ لو کیونکہ ہمارے ایجنٹوں کے مطابق بلگارنیہ، ایکریمیا تمہارے ملک باچان میرے ملک کرانس اس کے علاوہ ایکریمیا اور گریٹ لینڈ کے سیکرٹ ایجنٹس ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے صحارا میں داخل ہو چکے ہیں اور بعض ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ پاکیشیا کے عمران اور کافرستان کے کرنل فریدی کی طرح اپنی طرف سے ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے شمالی جنگلات میں پہنچ چکے ہیں جہاں ہمارے ساتھی جیفر ڈسلا کا اور لیڈی ہنٹر موجود ہیں لیکن اگر تمہاری جذباتی حالت یہی رہی تو پھر ہم ڈاکٹر سائمن کے گروپ سے شکست کھا سکتے ہیں''.....میجر سارگن نے حیرت سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ارے نہیں۔میں تو بس ویسے ہی کہہ رہی تھی میں خود تنظیم کی فتح کی خواہش مند ہوں''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''گو کہ صحارا کے اس شمالی جنگلوں کے باہر کا صحرا کا ایریا بھی بہت طویل ہے جہاں ریت کے ٹیلوں کی وجہ سے دیگر ٹیمیں ہم سے پوشیدہ ہیں لیکن کسی بھی وقت ہمارا کسی بھی سیکرٹ ایجنٹ گروپ سے سامنا ہو سکتا ہے اس لیے ہمیں ڈائرکٹ ایکشن کرتے ہوئے اپنے حریفوں کو شکست دینی ہوگی''.....رینا مونڈارے نے جوش بھرے لہجے میں کہا تو میجر سارگن کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

ان کی گاڑیاں ٹیلوں کے دائرے سے نکل چکی تھیں اور ایک بار پھر ان کو وسیع عریض صحرا کی ریت ہی ریت نظر آ رہی تھی اور صحرا اس وقت آگ برسا رہا تھا''.....میجر سارگن نے ٹیلی سکوپ کی مدد سے آگے دیکھا تو چونک گیا کیونکہ اسے ایک گروپ دور سے اپنی طرف آتا نظر آ رہا تھا اور حیرت انگیز طور پر وہ گروپ جیپوں کے بجائے اونٹوں پر سوار تھا دس کے قریب اونٹ بے پناہ گرمی ہونے کے باوجود اپنی مخصوص رفتار سے آگے بڑھتے

Downloaded from Paksociety.com

چلے آ رہے تھے۔

''اوہ۔تو ایکر یمیا کی زیرو سیکشن ایجنسی ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے یہاں پہنچ چکی ہے''.....
میجر سارگن نے کہا اور دوبارہ اپنی گاڑی ریت کے ایک ٹیلے کے پیچھے لے گیا چونکہ ان کے ہرکاروں کی گاڑیاں ابھی پیچھے تھیں اس لیے وہ بھی ان کو دیکھ کر رک گئیں۔

''بہت خوب میجر سارگن۔تمہاری تیز نظروں نے ایک ہی نظر میں بھانپ لیا کہ کون سا گروپ یہاں آ رہا ہے لیکن مجھے حیرت ہے ایکر یمیا کا معروف سٹار گروپ اس بار ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے سامنے نہیں آیا وہ ایکر یمیا کی سب سے پاورفل اور فعال ایجنسی ہے جس کا لیڈر کرنل بائیڈن اور اس کے چاروں ایجنٹ مارتھا، کم، زیڈن اور چانگ بہت خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور کئی مواقعوں پر بہت کارنامے انجام دے چکے ہیں اور بعض دفعہ تو زیرولینڈ کے ایجنٹوں کے ساتھ ہماری تنظیم کی ساخت کو بھی نقصان پہنچا چکے ہیں''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''ہوسکتا ہے ایکر یمیا کا معروف سٹار گروپ شمالی جنگلوں میں ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کر رہا ہو یا پھر کسی کام کے سلسلے میں مصروف ہو بہرحال ہمیں ایکر یمیا کی اس زیرو سیکشن گروپ پر اچانک وار کر کے ان کو شکست دینی ہوگی اور آگے بڑھنا ہوگا کیونکہ ان کا پیچھا کرنا فضول ہے''.....میجر سارگن نے رینا مونڈارے کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں میجر سارگن۔تم درست کہتے ہو صرف عمران، کرنل فریدی، ڈاکٹر سائمن اور میجر پرمود جیسے دنیا کے عظیم سیکرٹ ایجنٹوں کے گروپ جس کام کے لیے نکلتے ہیں اسے انجام دے کر ہی رہتے ہیں ہاں البتہ اگر ایکر یمیا کا سٹار گروپ ہوتا تو ہم ان کا پیچھا کرتے کیونکہ سٹار گروپ کا کرنل بائیڈن اور اس کی ٹیم بھی کافی حد تک خطرناک اور ذہین ہیں۔وہ ٹارگٹ تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ڈارک ایڈونچر والی کیس میں یہ بھی منحوس مادام کوشیلا کے کالم کے بعد دفینوں کے چکر میں افریقہ کے گمنام جزیرے پر آئے تھے جہاں ہمارا ہولڈ تھا اور مشکل کا شکار ہونے کے باوجود زندہ بچ کر نکل گئے تھے لیکن اب ایکر یمیا کی یہ ایجنسی زیرو سیکشن گروپ کی موت ہی ان کو صحارا میں ہماری طرف کھینچ کر لے آئی ہے''.....رینا مونڈارے نے بے رحمی سے مسکراتے ہوئے کہا جیسے خون وکشت کی ہولی دیکھ کر اسے دلی

Downloaded from Paksociety.com

سکون ملتا ہو۔

''لیکن میرے خیال میں ہم خود بھی ان کی نظروں میں آ چکے ہیں''.....میجر سارگن نے ہونٹ بھینچ کر تشویش سے کہا۔

''ہاں میجر سارگن۔ ایکریمیا کا زیرو سیکشن گروپ اتنا بھی کمزور نہیں جتنا ہم اسے ایزی لے رہے ہیں اور ان کے گروپ میں بھی بیس سے زیادہ ایجنٹ ہوں گے زیادہ ایزی لینے پر ہم خود مشکل کا شکار ہو سکتے ہیں کیونکہ بہرحال ہمیں صحارا کے گرم صحراؤں کا اتنا تجربہ نہیں ہے''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''پھر اس کے لیے ہمارا گاڑیوں میں بیٹھنا خطرناک ہو سکتا ہے ہمیں اپنے ہرکاروں کے ساتھ باہر نکل کر ایکریمیا کی اس زیرو سیکشن گروپ کا مقابلہ کرنا ہوگا''.....میجر سارگن نے کہا۔

''لیکن باہر تو آگ اگلتی دھوپ اور گرمی ہے جھلسا کر مار دے گی''.....رینا مونڈارے نے تشویش سے کہا۔

''جس طرح ہم نے اس گروپ کو دیکھ لیا ہے اور چھپ گئے ہیں ہو سکتا ہے انہوں نے بھی اپنی جدید ٹیلی سکوپ سے ہمیں دیکھ لیا ہو اور محتاط ہو گئے ہوں اور ہمارے قریب ہو کر لانچر میزائیلوں سے اچانک ہماری گاڑیوں پر فائرنگ کر کے ہمیں مار سکتے ہیں ہمارے پاس کپڑوں کے ڈھاٹے ہیں جن سے ہم اور ہرکارے اپنے سر اور منہ پر چڑھا کر گرمی سے بچ سکتے ہیں اور ٹیلوں کے عقب میں ہو کر ان کا مقابلہ کرنا زیادہ بہتر رہے گا''.....میجر سارگن نے کہا تو رینا مونڈارے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں جدید آلات اور ایمونیشن کو اٹھا لیا اور گاڑی کا اے سی بند و یسے ہی پہلے کر چکے تھے آنکھوں پر گاگلز لگا کر ڈھاٹے باندھ لیے جس سے ان کے سر اور چہرے مکمل طور پر چھپ گئے تھے۔

''باہر نکل کر شدید گرمی سے ان کے ہوش ٹھکانے آ گئے کیونکہ واقعی باہر آگ اگلتی گرمی تھی ان کو اپنے وجود میں انگارے لگتے ہوئے محسوس ہونے لگے''.....میجر سارگن اور رینا مونڈارے کے کہنے پر ان کے تمام اٹھارہ ہرکارے اپنے لیڈرز کو دیکھ کر ڈھاٹے باندھے گاڑیوں سے باہر نکل آئے اور جلاتی دھوپ نے ان سب کا استقبال کیا لیکن ان میں چند

Downloaded from Paksociety.com

ہرکارے یہاں کے مخبر بھی تھے یعنی مقامی تھے اور یہاں کی آگ برساتی گرمی کے کافی حد تک عادی تھے۔ میجر سارگن اور رینا مونڈارے کی گاڑی میں بھی دو ہرکارے ادب سے ان کی پچھلی سیٹوں پر بیٹھے تھے۔

سب ہرکاروں نے مشین گنوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا تھا اور ٹیلوں کے عقب میں ہو کر بیٹھ گئے تھے کچھ دیر بعد انہوں نے ٹیلوں کی اونٹھ سے نکل کر دیکھا تو ایکریمیا کا گروپ ان کے قریب پہنچ چکا تھا اور وہ اونٹوں سے اتر رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں واقعی جدید ٹیلی سکوپ تھے جس سے یہ بلیک ڈیتھ کے ہرکارے بھی ان کی نظروں میں آ چکے تھے۔ وہ محتاط ہو کر مشین گنیں لیے ایک اور چھوٹے ٹیلے کے عقب میں ہو گئے تھے کہ اگر برستی گولیوں کا برسٹ بھی آئے تو ٹیلے کی ریت میں گولیاں پیوست ہونگی۔

''یہ ایکریمی زیرو سیکشن گروپ تو ہماری توقعہ سے کہیں زیادہ ہوشیار نکلا ہے اور انہوں نے بھی کافی دور ہونے کے باوجود ہماری گاڑی کی ایک جھلک غالباً دیکھ لی تھی جیسے ہی ہماری گاڑی ٹیلے کے عقب میں ہوئی انہوں نے بھی قریب پہنچ کر لڑنے کی تیاری کر لی ہے''.....رینا مونڈارے نے غصے سے مٹھیاں بھینچ کر کہا۔

''ہاں آخر ایکریمیا دنیا کا سپر پاور ملک ہے اور اس ملک میں کئی پاور فل ایجنسیاں ہیں لیکن ہم بھی بلیک ڈیتھ کے ایجنٹ ہیں جنہوں نے ایکریمیا جیسے پاور فل ملک میں بھی بہر حال اپنی دہشت اور خوف کا سکہ جما رکھا ہے ہم اب ضرور ان کا مقابلہ کریں گے اور ان کو شکست فاش کر کے موت سے ہمکنار کریں گے''.....میجر سارگن نے کہا تو رینا مونڈارے نے بھی سر ہلا دیا۔

''خیر۔ ہمارے ہرکارے بھی بہت ہوشیار ہیں ہم ان کو بھون کر رکھ دیں گے''.....میجر سارگن نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے خیال میں وہ اگلے ٹیلے سے پیچھے کی طرف ہو کر ہم پر اچانک وار کرنا چاہتے ہیں اس لیے تم سب ہوشیاری کے ساتھ نیچے لیٹتے ہوئے آگے بڑھو اور بلیک ریز گنوں جیسے ماسٹر بلیک کے ایجاد کردہ جدید اور مہلک ریز فائرنگوں سے ان کے ٹکرے کر دو''.....رینا مونڈارے نے اپنے ہرکاروں کی طرف دیکھ کر کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''لیکن مادام ڈائمنڈ بیوٹی۔ نیچے ریت آگ اگل رہی ہے اور بے حد گرم ہے نیچے لیٹتے ہی ہم جھلس کر رہ جائیں گے''.....ایک مقامی ہرکارے نے ادب سے کہا۔

''ہاں ریگن۔تم درست کہہ رہے ہو لیکن کھڑے ہو کر آگے بڑھنا بھی تو سراسر بے وقوفی ہے''.....میجر سارگن نے کہا۔

''ارے ہم بھی کتنے جذباتی ہیں اور اس ٹیم کو دیکھ کر زیادہ جوش میں یہ بھول چکے ہیں کہ ہمارے پاس ماسٹر بلیک جیسے گریٹ سائنس دان کے ایجاد کردہ بلیک ماسک لباس ہیں جن کے پہننے سے گرمی اور سردی کا احساس نہیں ہوتا''.....اچانک رینا مونڈارے نے چونک کر کہا۔

''ویری نائنس ڈائمنڈ بیوٹی۔تمہیں درست موقعے پر بلیک ماسک لباس یاد آئے ہیں ان کے پہننے سے دوسرا ڈھاٹے اور گاگلز ہونے کی صورت میں لیٹنے پر بھی آگ برساتی گرمی کا اثر نہیں ہوگا''.....میجر سارگن نے اسے تحسین آمیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا اور اپنی گاڑی سے ایک بڑا بیگ نکلوالیا جس میں بے شمار بلیک کلر کے عجیب قسم کے لبادے موجود تھے جن سے سر سے پاؤں تک چھپ جاتے تھے اور بلیک ڈیتھ کے چیف ماسٹر اسکاٹا جیسے قابل سائنس دان نے بنائے تھے جسے پہلے بھی یہ ایک مہم میں استعمال کر چکے تھے اور ٹھنڈے ترین علاقے میں اس کا تجربہ کر چکے تھے۔

سب ہرکاروں نے اپنے لباسوں کے اوپر ہی ان کو پہن لیا اور میجر سارگن اور رینا مونڈارے نے بھی ایسا ہی کیا۔

''ویسے ایسا کرتے ہوئے ان کو سر سے ڈھاٹے اتارنے پڑے تھے جس سے شدید گرمی سے ان کے منہ سے چیخیں نکل گئیں تھیں اس لیے جلدی سے بلیک ماسک لباس پہننے کے بعد بھی گاگلز اور ڈھاٹے اپنے سر اور منہ پر چڑھا لیے تھے جس سے اب خود کو ایزی فیل محسوس کر رہے تھے۔

اب میجر سارگن اور رینا مونڈارے خود اپنے ہرکاروں کے پیچھے ہو گئے اور ان کو آگے رکھ کر رینگتے ہوئے آگے بڑھنے لگے اور پھر اچانک ان کی گاڑیوں کو آگ لگ گئی کیونکہ ایکریمی پارٹی کی طرف سے ان پر لانچر میزائل گنوں کا حملہ ہوا تھا لیکن یہ سب اپنی گاڑیوں

Downloaded from Paksociety.com

سے دور ہونے کی وجہ سے محفوظ تھے اور ویسے بھی اہم سامان انہوں نے گاڑیوں سے نکلوالیا تھا جیسے ان کو یقینی خدشہ تھا کہ ان کی گاڑیوں پر حملہ کیا جائے گا۔

''زیرو سیکشن والو تم نے ہمیں بلیک ڈیتھ والوں کو کیا بیوقوف سمجھا ہے جو ہم تمہارے ڈر سے گاڑیوں میں چھپے رہیں گے لیکن تم نے ہماری گاڑیوں کو آگ لگا کر اچھا نہیں کیا اس کا بدلہ صرف تم سب کی موت ہی ہے''.....میجر سارگن نے اپنی گاڑیوں کو جلتا دیکھ کر غصے سے مٹھیاں بھینچ کر کہا اور رینا مونڈارے بھی غصے اور بے بسی سے اپنی گاڑیوں کو جلتا دیکھنے لگی۔

شدید گرمی میں جلتی ہوئی گاڑیوں نے گویا اس جگہ آگ بھر دی تھی لیکن بلیک ماسک لباسوں میں واقعی ایسی خاصیت تھی کہ ان کو خاص گرمی کا احساس نہیں ہو رہا تھا اور سب تیزی سے نیچے رینگتے ہوئے ٹیلے کے دوسری طرف آ گئے جہاں ان کو ایکریمیا کے زیرو سیکشن ایجنسی کے چند ممبران نظر آئے گھٹنوں کے بل بیٹھے تھے اور آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے اور چند ساتھی ان کی گاڑیوں کے قریب پہنچ کر برسٹ کر چکے تھے۔

''فائرنگ''.....میجر سارگن زور سے چلایا تو بلیک ریز گنوں سے مہلک فائرنگ ہوئے تھے یہ گھٹنوں کے بل بیٹھے سب ایجنٹ بلٹ پروف لباس پہننے کے باوجود بلیک ریز گنوں کے مہلک اور خطرناک ریز فائرنگوں سے کٹتے چلے گئے دھماکوں اور انسانی چیخوں کی آوازوں سے صحرا گونج رہا تھا۔

ایکریمیا کی زیرو سیکشن گروپ بھی اپنے ہمراہ جدید ترین ایمونیشن لے آئے تھے اس لیے انہوں نے نیچے گنیں کر کے فائرنگ کیے تو بلیک ڈیتھ کے لیٹنے کے باوجود آگے کے چھ ہرکارے اپنے سروں پر گولیاں کھانے کے بعد موت کے منہ میں چلے گئے۔

''اوہ۔ بدبخت بھرپور تیاری کے ساتھ یہاں آئے ہیں اب ان میں سے کسی کو زندہ نہیں بچنا چاہیے''.....جیفر ڈسلا کا نے غصے سے مٹھیاں بھینچ کر کہا۔

اچانک ٹیلے کے اوپر سے مزید فائرنگ ہوئے اور ان کے دو اور ہرکارے ہٹ ہو گئے لیکن میجر سارگن اور رینا مونڈارے کے بے داغ نشانوں نے ان چاروں ایجنٹوں کو موت کے منہ میں دھکیل دیا۔

''ڈائمنڈ بیوٹی۔ ہم نیچے ہیں اور یہ بدبخت اتنی گرمی کے باوجود اتنی جلدی ٹیلے کے اوپر

Downloaded from Paksociety.com

چڑھ گئے ہیں ہم خطرے میں ہیں جلدی سے پیچھے کی راہ لو ہمارے ایجنٹ ان سے نمٹ لیں گے''.....خود کو خطرے میں دیکھ کر میجر سارگن نے کہا تو رینا مونڈارے اور میجر سارگن اپنے ہرکاروں کو سختی سے آگے بڑھنے کا حکم دے کر خود پیچھے ہونے لگے اور ریت کے ایک چھوٹے ٹیلے کے عقب میں ہو گئے جہاں ان کو اپنی گاڑیاں جلتی ہوئی نظر آ رہی تھیں لیکن ان کو ایکریمی زیرو سیکشن گروپ کا کوئی فرد نظر نہیں آیا غالباً انہوں نے نشانہ تار کر دور سے ہی گاڑیوں پر میزائل گنوں کا حملہ کیا تھا۔

''ان بدبختوں نے ہمارے کئی ہرکاروں کو قتل کر دیا ہے اور اس گروپ میں دو سیکرٹ لڑکیاں بھی شامل ہیں شکر کرو یہاں ہمارے ساتھ ہمارا ساتھی جیفر ڈسلا کا نہیں ہے ورنہ وہ لیڈی کلر وولف ان سیکرٹ گرلز کو دیکھتا تو اس کے منہ سے رال ٹپک جاتی اور اپنی عیش پرست عادت کی وجہ سے ان کو زندہ پکڑ کر اپنی وحشت کی بھینٹ چڑھانے کی کوشش کرتا جس سے ہم مزید مشکل کا شکار ہو جاتے''.....رینا مونڈارے نے اس سخت اور مشکل صورت حال کے باوجود مسکراتے ہوئے میجر سارگن سے کہا تو اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''فکر نہ کرو ہماری ساتھی اور اس کی پارٹنر لیڈی ہنٹر مل کر جنگل میں شکار ڈھونڈ ہی لیں گے لیکن ہمیں فی الحال اس ایکریمی منحوس پارٹی سے نمٹنا ہے جو ہماری سوچ سے کہیں زیادہ خطرناک ہے''.....میجر سارگن نے کہا اور پھر اچانک انہوں نے دیکھا کہ زیرو سیکشن گروپ کے چار ممبران ان کے سر پر پہنچ چکے تھے۔ان کے ہاتھوں میں جدید گنیں تھیں اور آخر کار موت بلیک ڈیتھ کے ان دونوں بے رحم خاص ہرکاروں کے سر پر نمودار ہو چکی تھی۔

☆.....☆.....☆

اتنے سارے وحشیوں کو دیکھ کر سب کے منہ سے طویل سانس نکلے اگر یہاں تنویر ہوتا تو ڈائریکٹ ایکشن کے طور پر فائرنگ شروع کر دیتا لیکن دیگر ممبران عمران کے مشورے کے بغیر نہیں چلتے تھے اس لیے عمران کو ابھی خاموش دیکھ کر صفدر اور کیپٹن شکیل نے کوئی فائرنگ نہیں کی تھی۔

''لو چلے تھے ہم ہاٹ ڈائمنڈ جیسے ذخیرے کے لیے مگر یہاں نئی مصیبت ہمارے گلے

Downloaded from Paksociety.com

پڑ گئی ہے''.....کراسٹی نے ان قد آور اور خوفناک شکلوں کے کالے سیاہ وحشیوں کو دیکھ کر طویل سانس لے کر کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''کراسٹی ڈیئر۔نایاب دفینے ایسے نہیں مل جاتے اس کے لیے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں اور مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے''.....رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے اسے ان وحشیوں کو دیکھ کر کوئی خوف محسوس نہ ہوا ہو اور ہوتا بھی کیسے اس کی اتنی زندگی برازیل کے ان جیسے ہی گرانڈیل وحشیوں کے ساتھ پلتے ہوئے گزری تھی اور جوزف تو ویسے ہی جنگل پرنس کہلاتا تھا جو کہ اس مہم میں ان کے ساتھ نہیں تھا اور ویسے تو سیکرٹ سروس کے پرانے ممبران صفدر، جولیا، کیپٹن شکیل، عمران اور جوزف کے ساتھ بے شمار بار تاریک جنگلوں میں ان وحشیوں کے چنگل میں پھنس چکے تھے لیکن عمران اور جوزف کی صلاحیتوں سے ان وحشیوں پر قابو پاتے رہے تھے اس لیے ان کے چہروں پر بھی کوئی خاص پریشانی نہیں تھی۔

عمران نے غور کیا تو ان وحشیوں کی تعداد پچاس ساٹھ کے لگ بھگ تھی اور وہ اپنے وحشیوں کے مخصوص انداز میں اچھلتے کودتے ان کے گرد اکٹھے ہو چکے تھے اور اجنبی لوگوں خاص کر جولیا، صالحہ اور کراسٹی جیسی جاندار لڑکیوں کو دیکھ کر ان کے چہروں پر ہوس کی چمک بڑھ گئی تھی۔اچانک ان میں ایک طویل قامت اور گرانڈیل قسم کا ادھیڑ عمر وحشی آگے بڑھا جس کے سر پر پتوں کا تاج تھا البتہ دیگر وحشیوں کی طرح اس نے لنگوٹی باندھی ہوئی تھی اور دیگر بدن عریاں تھا جو تارکول کی طرح چمک رہا تھا۔

گرانڈیل وحشی جو غالباً ان وحشیوں کا سردار تھا اپنے ساتھیوں سے کچھ کہنے لگا تو رابرٹ چونک گیا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔گو کہ جوزف نے عمران کو بے شمار افریقی قبائل اور جنگلات کے وحشیوں کے قبائل کی زبانیں سکھا دیں تھیں اور بے شمار بار تاریک جنگلوں کے مہمات طے کرنے کے بعد عمران خود بھی کئی افریقی اور وحشیوں کی زبانیں سیکھ چکا تھا لیکن یہ وحشیوں کے اس گروہ کی زبان اس کی سمجھ سے باہر تھی جسے عمران غور کرنے کے بعد درست طریقے سے نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

''باس۔ان کی زبان تو برازیل کے جوبانڈہ وحشیوں کے قبائل سے ملتی جلتی ہے اور بالکل ویسی تو نہیں ہے لیکن بہر حال میں اس وحشی سردار کی بات کافی حد تک سمجھ گیا

Downloaded from Paksociety.com

ہوں''.....رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب گورے پٹھے یہ تو اچھا ہے اب ہم ان وحشیوں کو الو بنا سکتے ہیں بس جیسے میں کہوں تم نے ان وحشیوں کو ویسے ہی کہانی سنانی ہے''.....عمران نے مسکراتے ہوئے رابرٹ کی طرف دیکھ کر کہا۔

''جوانا۔تم اور میں اس گرانڈیل وحشی سانڈھ کی طرح دراز قد ہیں آؤ ان سے بات چیت ہو ہی جائے اور باس آپ بھی ساتھ رہیں ہمیں بتائیں کہ ان سے کیا کہنا ہے''..... رابرٹ نے پہلے جوانا اور پھر عمران کی طرف دیکھ کر کہا ہی تھا کہ اسی دوران وحشی سردار نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو سب وحشی دندناتے ہوئے آگے بڑھے اور ان کے گرد دائرہ باندھ کر اچھلنے کودنے لگے۔

''باس۔اس وحشی نے اپنے ساتھیوں کو کہا ہے کہ کوئی معائدہ نہیں کرنا اور ان مہذب دنیا کے لوگوں کے ہتھیار اپنے قبضے میں لے لو اور ان کی عورتوں کو اٹھا کر ان سے الگ کر دو اور سب کو قبیلے کی طرف دھکیلتے ہوئے چلو''.....رابرٹ نے عمران سے کہا تو عمران چونک گیا۔ اور پھر تین وحشی آگے بڑھے۔جولیا،صالحہ اور کراسٹی کے قریب پہنچ گئے۔

''رکو تم ہمیں ایسے نہیں لے جا سکتے ہم طاقت دیوتا کے اوتار ہیں''.....اس سے پہلے کہ وحشی جولیا،صالحہ اور کراسٹی کو اپنے کندھے پر اٹھاتے رابرٹ نے عمران کے ایماء پر کہانی گھڑتے ہوئے تیز لہجے میں کہا تو سب وحشی بمعہ ان کا سردار چونک گئے اور رابرٹ کو دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب۔تم کون ہو اور کس طاقت دیوتا کی بات کر رہے ہو اور گنڈرا قبیلے کی زبان کیسے جانتے ہو''.....وحشی سردار نے حیرت سے رابرٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تو تم اس گنڈارا قبیلے کے سردار ہو کیا طاقت دیوتا کو بھی نہیں جانتے۔کیسے سردار ہو جو اپنے معزز مہمانوں کے ساتھ اس طرح سخت لہجے میں بات کر رہے ہو''.....رابرٹ نے بھی تیز لہجے میں کہا۔

''یہ نیگرو تو ہماری طرح نیگرو ہے لیکن غالباً تم مہذب دنیا والوں کا ہی ساتھی ہے''..... وحشی سردار نے جوانا جیسے گرانڈیل اور قد آور وحشی کی طرف دیکھ کر قدرے محظوظ ہوتے

Downloaded from Paksociety.com

ہوئے کہا۔

''ہاں طاقت دیوتا کے اوتار۔ان جنگلات کے باسیوں کے روپ میں ہی ہوتے ہیں''.....رابرٹ نے عمران کے کہنے پر وحشی سردار سے کہا۔

''یہ احمق شکل کا نوجوان کون ہے جو تم سے مہذب زبان میں کچھ بولتا ہے اور پھر تم بولتے ہو''.....اس بار وحشی سردار نے سخت لہجے میں کہا۔

''ادب سے بات کرو یہ طاقت دیوتا کے بڑے اوتار ہیں اور ہم سب ان کے پیروکار ہیں''.....رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا تو یکلخت جوانا آگے بڑھا اور وحشی سردار کے ہاتھ سے لوہے کا بھاری بھرکم بھالا کھینچ کر پوری قوت سے ایک درخت پر مارا تو بھالے کا نوکیلا حصہ کافی حد تک اس درخت میں کھب گیا۔

''اوہ۔تو یہاں طاقت کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔بہت خوب پھر میں اس مہذب دنیا کے نیگرو سے لڑنے کو تیار ہوں''.....وحشی سردار نے پہلے غصے اور پھر مسکراتے ہوئے جوانا کی طرف دیکھ کر کہا۔

رابرٹ اور عمران نے حیرت سے جوانا کو دیکھا کہ یہ اس نے اچانک کیا حرکت کی لیکن وحشی سردار کی بات سن کر رابرٹ کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''سردار۔تمہارا نام کیا ہے اور تمہارا قبیلہ کہاں ہے''.....رابرٹ نے عمران کو وحشی سردار کا چیلنج کا بتایا تو عمران کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی تھی کیونکہ بے شک وحشی سردار طاقت کا پہاڑ تھا لیکن مارشل آرٹ کے خوفناک لڑاکے اور گرانڈیل جوانا سے لڑنا اس کے بس کی بات نہیں تھی اور شکست کی صورت میں یہ ان کے دوست بن سکتے تھے۔عمران ان وحشیوں سے ہی ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں سراغ لگانے کے چکروں میں تھا۔

''میرا نام سابنڈا ہے اور اپنے گنڈارا قبیلے کا سردار ہوں مگر تم اپنے اس نیگرو ساتھی اور ہماری طرح طاقتور اور دراز قد ضرور ہو لیکن تم گوری چمڑی کے ہو کر کیسے ہماری زبان بول سکتے ہو اور تم اور تمہارا یہ نیگرو ساتھی اس احمق شکل کے نوجون کے سامنے بہت ادب سے بول رہے ہو جیسے یہ تمہارا سردار ہو''.....سابنڈا نے حیرت سے اور کرخت لہجے میں رابرٹ سے پوچھا۔

Downloaded from Paksociety.com

''ہاں سردار۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ یہ طاقت دیوتا کے اوتار ہیں جو یہاں تمام جنگلوں کے بڑے دیوتا ہیں اور یہ طاقت کے پہاڑ ہیں جو اکیلے ہی کئی لوگوں پر بھاری پڑ سکتے ہیں''.....رابرٹ نے بھی تیز لہجے میں کہا۔

رابرٹ نے یہ بات اپنی طرف سے کی اور عمران کو وضاحت کی تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی اور دیگر ممبران بھی مسکرانے لگے تو وحشی اس پارٹی کو حیرت سے دیکھنے لگے جو ان کے ہاتھوں پکڑے گئے تھے لیکن اس طرح مطمئن تھے جیسے یہ وحشی ان کے دوست ہوں حالانکہ یہ وحشی ان کے جدید ایمونیشن کے تھیلے بھی اپنے قبضے میں کر چکے تھے مگر ان کے شکار پارٹی کو کسی چیز کا خوف اور پرواہ نہیں تھی۔

اچانک عمران کو کچھ اور نہ سوجھا اس نے رابرٹ اور جوانا کو ایک ساتھ ہی اپنے کندھے پر اٹھا لیا تو تمام وحشی حیرت کی شدت سے اس احمق شکل والے کو دیکھنے لگے۔ رابرٹ اور جوانا جیسے دو دیویوں کو اٹھانا صرف عمران جیسے انسان کے بس کی بات تھی ورنہ یہ کوئی آسان کام نہیں تھا۔

''اوہ۔ تمہارا یہ طاقتور دیوتا کا اوتار تو واقعی طاقت کا پہاڑ ہے''.....وحشی سردار نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔

''سردار۔ یہ جوان شکل سے تو احمق لگتا ہے لیکن واقعی طاقت کا پہاڑ ہے''.....ایک وحشی نے اپنے سردار سے کہا۔

''تو کیا تم سب ہم طاقت دیوتا کے اوتاروں سے دوستی کرتے ہو''.....رابرٹ نے اس وحشی کو اپنے سردار سے بات کرتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں اس کا فیصلہ تو ہمارے قبیلے کا مہنت کرے گا کیونکہ بہرحال اصل فیصلہ انہوں نے کرنا ہے''.....سردار نے دوبارہ خشک لہجے میں کہا جیسے کسی بھی طور پر ان سے دوستی کرنے پر راضی نہ ہو۔

''یار معلوم نہیں یہ سانڈھ کس مٹی کا بنا ہوا ہے کسی طور پر ہمارے قابو نہیں آ رہا''..... رابرٹ نے غصے سے کہا۔

''اگر یہ سانڈھ ہماری طاقت سے بھی دوستی پر تیار نہیں ہوا تو بہت مسئلہ ہوگا۔ ویسے مجھے

Downloaded from Paksociety.com

جوزف کی کمی محسوس ہو رہی ہے وہ کسی طرح ان وحشیوں کو قابو کر ہی لیتا''.....عمران نے رابرٹ کے منہ سے وحشی سردار کا فیصلہ سن کر کہا۔

''سوری باس میں اور جوانا کوشش تو کر رہے ہیں لیکن واقعی لگتا ہے بغیر جنگ لڑے صلح پر راضی نہیں ہوگا''.....رابرٹ نے شرمندہ ہو کر طویل سانس لے کر کہا۔

''خیر تم شرمندہ نہ ہو تم نے کوشش اچھی کی ہے میرے خیال میں ہم اس کی بستی پہنچ کر ان وحشی قبائل کے سامنے اپنے آپ کو منوا ہی لیں گے''.....عمران نے کہا تو رابرٹ کے چہرے پر دوبارہ سے رونق آ گئی۔

''ٹھیک ہے ہم تمہارے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہیں لیکن ہمارے کسی ساتھی کے ساتھ سختی نہ کی جائے کیونکہ ہم اپنی مرضی سے تمہارے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہیں اور ویسے بھی یہ تینوں عورتیں مہذب ہونے کے باوجود طاقت دیوتا کی خاص اوتار ہیں''.....رابرٹ نے لہجے کو سخت بناتے ہوئے کہا تو سردار نے اثبات میں سر ہلا دیا اور سب کو اپنے نرغے میں لے کر آگے بڑھنے لگے کیونکہ بہرحال وہ جوانا، رابرٹ اور خاص کر طاقت کے پہاڑ یعنی عمران سے کافی حد تک مرعوب ہو چکا تھا۔

''عمران صاحب۔ یہ وحشی ہمیں ایسی بھوکی نظروں سے دیکھ رہے ہیں جیسے ابھی کھا ہی جائیں گے''.....کراسٹی نے منہ بنا کر کہا تو صالحہ اور خاص کر جولیا کے چہروں پر گہری مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ صالحہ اور جولیا تو بے شمار بار ایسے کئی وحشی قبائل کے شکنجے میں پھنس چکی تھیں اس لئے ان کے چہروں پر اطمینان اور کراسٹی کی بات سن کر مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔

''کراسٹی۔ فکر نہ کرو یہ سردار ہم مردوں کو تو نقصان یا پھر بھوننے کا پروگرام بنا سکتا ہے لیکن تمہیں اپنی بیوی بنائے گا اور تم تو مزے سے اس وحشی سردار کی بیوی بن کر ہمارے گوشت سے ضیافت اڑاؤ گی اور ان وحشیوں کی دیوی بن کر راج کرو گی''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رابرٹ اور جوانا سمیت سب سیکرٹ سروس کے ممبران زور سے ہنس پڑے تو وحشی ان قیدیوں کو ہنستا مسکراتا دیکھ کر حیران ہونے لگے۔

''عمران صاحب اس وحشی نے میری طرف گندی نگاہوں سے دیکھا تو میں اس کا پیٹ

Downloaded from Paksociety.com

پھاڑ دوں گی''.....کراسٹی نے منہ بنا کر کہا تو سب مسکرانے لگے۔

''فکر نہ کرو کراسٹی۔تمہارا شہزادہ رابرٹ اپنی شہزادی کے لیے یعنی تمہارے لیے اس وحشی سے ٹکر لے گا''.....کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پہلے بات تو یہ ہے کہ میں مارشل آرٹ کی خوفناک فائیٹر ہوں اور خود ہی ان سانڈھوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہوں اور جہاں تک رابرٹ کی بات ہے تو اس بدمعاش کی کئی شہزادیاں ہیں ہوسکتا ہے قبیلے کی کسی حسین لڑکی کو دیکھ کر اس پر فریختہ ہو جائے اور میں بیچاری شہزادی اس وحشی کی بیوی بننے پر مجبور ہو جاؤ''.....کراسٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب ایک بار پھر سے ہنس پڑے اور کیپٹن شکیل اور کراسٹی کی باتوں سے اس کے چہرے پر بھی شرارت سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ویسے مسٹر صفدر۔ماسٹر تو طاقت کے بجائے اندھے کیا روشن دیوتا بھی بن کر مس جولیا کو بچا ہی لیں گے مگر تمہیں بھی مس صالحہ کے لیے تیاری کس لینی چاہیے ورنہ یہ نہ ہو کہ صالحہ وحشیوں کی رانی اور دیوی بن کر تم پر روب جھاڑ کر تم سے درختوں کی لکڑیاں کٹوا رہی ہوں''.....جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب زور سے ہنس پڑے صالحہ اور صفدر حیرت اور شرمندہ سے ہو کر جوانا کو دیکھنے لگے کیونکہ رابرٹ تو مزے لینے کے لیے ایسی شرارت بھری باتیں کرتا رہتا تھا لیکن جوانا جیسے شخص سے ان کو ایسی باتوں کی توقع نہیں تھی۔

فکر نہ کرو جوانا۔مس جولیا اور کراسٹی کی طرح میں خود بھی ان اجڈ وحشیوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہوں''.....صالحہ نے شرمندہ سا ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔بھوکی شیرنیوں میں مس جولیا اور کراسٹی بھی شامل ہوتی ہیں پھر صرف صفدر کے لیے ہی کیوں خیر کی دعا کی جا رہی ہے''.....صالحہ نے شرمندہ سی مسکراہٹ سے کہا۔

''ارے بابا یہ تو ہماری ساتھی لڑکیاں بھوکی شیرنیاں بن کر لڑنے مرنے اور کاٹنے کے لیے تیار ہیں یا خدایا مسٹر صفدر کی خیر فرمانا''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو زوردار قہقہہ گونجا صفدر اور صالحہ جھینپ سے گئے اور وحشی بھی حیرت سے اس قیدی ٹولے کو دیکھنے لگا جیسے ان سب کے سر پر سینگ اگ آئے ہوں۔

Downloaded from Paksociety.com

''لو دیکھو صفدر میاں۔آپ کی ہونے والی کے دل پر آپ کی بات آ ہی گئی ہے اب تو آپ بھی دل کو مضبوط کر کے ان پھولوں کی وادیوں میں حال دل کی بات کہہ ہی دیں''..... رابرٹ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا تو ایک بار پھر سب کے منہ سے فلک شگاف قہقہے نکلنے لگے۔

''ابے گورے پٹھے یہ پھولوں کی وادی نہیں بلکہ کالے اورتارکول وحشیوں کے کنڈوں کی دنیا ہے جو ہماری خوب سیوا کے لیے ہمیں لے جا رہے ہیں''.....عمران نے احمقانہ انداز میں کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

''یہ تمہارا طاقت دیوتا بولتا تو بہت ہے جس سے تم سب ہنسنے لگتے ہو لیکن ہم سے تمہارا دیوتا کچھ بھی نہیں بولتا۔طاقت دیوتا صرف اپنے اوتاروں سے ہی بولتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ تم سب کے دل میں ہمارے لیے دوستی کا جذبہ نہیں ہے اس لیے یہ تم سے نہیں بولتے اور اگر ایسا ہی رہا تو تم پر جلد ہی تباہی و بربادی آ جائے گی''.....رابرٹ نے اپنی طرف سے بات بناتے ہوئے کہا۔

''بکواس ہے پہلے بھی دو تین بار مہذب دنیا سے چند دیوتا بن کر آئے تھے لیکن ہماری جوان عورتوں کو اغوا کر کے لے گئے تھے اور پھر وہ ہمیں نہیں ملیں''.....سردار نے غصے سے کہا تو رابرٹ چونک پڑا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

رابرٹ نے ان مہذب دیوتاؤں کا حلیہ ان سے پوچھا تو چونک گیا اور مسکرانے لگا کیونکہ حلیے کے مطابق بلیک ڈیتھ کا جیفر ڈ سلاکا اپنے خاص ساتھیوں اور ہرکاروں کے ساتھ ان اجڈ وحشیوں کو بے وقوف بنا کر ان کی جوان لڑکیوں کو اغوا کر چکا تھا اور ظاہری بات ہے اس نے ان کو اپنے شیطانی ہوس کا شکار بنا کر اپنی عادت کے مطابق ذبح کر دیا ہو گا پھر وہ بیچاری کیسے ان کو مل سکتی تھیں اور حلیوں اور نشانیوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ زیرو لینڈ کے خاص ہرکارے بھی ان کو الو بنا کر اپنا مقصد نکال چکے تھے۔

رابرٹ نے عمران اور دیگر ساتھیوں کو بتایا تو عمران چونک گیا۔

''اس لیے یہ اجڈ ہونے کے باوجود آسانی سے کسی نئے دیوتا کو قبول کرنے کے انکاری ہیں مگر کوئی بات نہیں طاقت کے آگے سب ہی غلام بن جاتے ہیں کیونکہ جس کی لاٹھی اس

Downloaded from Paksociety.com

کی بھینس''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر بعد وحشی ان کو اپنے قبیلے میں لے آئے جہاں بے شمار ننگ دھڑنگ وحشی مرد اور تھوڑی بہت ستر پوشی کیے ہوئے نیم عریاں عورتیں اور جوان لڑکیاں ان سب قیدیوں کو دیکھ کر خوش ہو گئے تھے لیکن یہاں جوان لڑکیوں کو دیکھ کر رابرٹ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔

یہاں گھنے جنگل میں کھلی جگہ تھی جہاں بستی تھی اور سرکنڈوں کی سینکڑوں جھونپڑیاں یہاں تھیں اور چار سو کے لگ بھگ قبیلے کے افراد تھے۔اچانک ایک بوڑھا باہر نکل آیا جو بوڑھا ہونے کے باوجود بہت قوی ہیکل تھا اور اس کی آنکھوں میں سرخی تھی۔

''بابا۔یہ اجنبی انسان ہیں اور یہ احمق شکل والا خود کو طاقت دیوتا کہتا ہے اور یہ گوری چمڑی والا ہماری زبان بھی جانتا ہے خود کو اس احمق کا اوتار کہہ رہا ہے لیکن سچ پوچھیں تو یہ احمق شکل والا واقعی طاقت دیوتا ہی ہے''.....وحشی سردار نے بوڑھے سے کہا اور پھر ان کے بارے میں مختصر طور پر بتانے لگا تو بوڑھا چونک کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا جو قبیلے کا مہنت بھی تھا اور وحشی سردار کا غالباً باپ بھی تھا۔

''جوان۔تم اور یہ نیگرو بے شک ہمیں طاقت کے پہاڑ لگتے ہو میرے بیٹے اور قبیلے کے سردار نے اس جوان کی جو تعریف کی ہے اس پر مجھے حیرت ہے لیکن چونکہ پہلے بھی ایک دو بار نقلی چند گروپ جو خود کو دیوتا ظاہر کر رہے تھے لیکن ہمیں دھوکا دے کر ہماری جوان عورتوں کو لے جا چکے ہیں اور ہم سے قیمتی پتھر بھی لے جا چکے ہیں لیکن ان سے ہمیں صرف نقصان ہی ہوا تھا پھر تم کیسے خود کو اصلی طاقت دیوتا تسلیم کرو گے''.....بوڑھے مہنت نے سخت لہجے میں کہا۔

''محترم مہنت۔یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ آپ ہمارا کس طرح کا امتحان لینا چاہتے ہیں''.....رابرٹ نے عمران کے کہنے پر اس بوڑھے مہنت سے پوچھا۔

''تم اس احمق شکل والے کو طاقت کا دیوتا کہتے ہو اور میرا بیٹا مجھے بتا رہا ہے کہ اس نے تمہیں اور تمہارے اس نیگرو ساتھی کو ایک ساتھ اٹھا لیا تھا جو کہ واقعی حیرت کی بات ہے لیکن چونکہ ہم پہلے بھی چکمہ کھاتے رہے ہیں اس لیے تم سب کا امتحان لیے بغیر اعتبار نہیں کیا

Downloaded from Paksociety.com

جاسکتا''.....بوڑھے مہنت نے کہا۔

''مگر تم آخر کس قسم کا امتحان لینا چاہتے ہو''.....رابرٹ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''تمہارے اس طاقت دیوتا کی ان تینوں ناریوں کو ہمارے چھ لڑاکوں سے لڑنا ہوگا جو کہ قبیلے کے طاقت کے پہاڑ ہیں اگر تم واقعی طاقت دیوتا کے اوتار اور ان کے پیروکار ہو تو پھر طاقت دیوتا کے اوتار کے کسی پیروکار ناری کو کچھ نقصان نہیں ہوگا''.....بوڑھے نے اپنا فیصلہ سنایا تو رابرٹ نے عمران اور ساتھیوں کو بتا دیا۔

''ویری گڈ۔ چلو شکر ہے کچھ ہمیں بھی جنگل کی سرزمیں پر ہاتھ پیر مارنے کا موقعہ ملا ہے''.....جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ اور کراسٹی بھی اس طرح مسکرانے لگیں جیسے بوڑھے مہنت نے ان کے دل کی بات کی ہو۔

جولیا، صالحہ اور کراسٹی کو خوش دیکھ کر عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی جیسے ان کی ساتھی لڑکیوں کو کوئی انعام ملنے والا ہو جو انا اور رابرٹ اس طرح مایوسی سے ہاتھ ملنے لگے جیسے بوڑھے مہنت نے ان دونوں کو فائیٹ میں شامل نہ کر کے ان کے ساتھ زیادتی کی ہو۔

''ٹھیک ہے محترم مہنت۔ ہمیں آپ کی شرط منظور ہے''.....رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوڑھا مہنت جولیا، صالحہ اور کراسٹی کے چہروں پر مسکراہٹ دیکھ کر حیران ہو گیا جو بظاہر دبلی پتلی ہونے کے باوجود خوش ہو گئیں تھی لیکن اس بوڑھے کو کیا معلوم کہ یہ سب عمران کے شاگرد ہیں اور دنیا کے خطرناک ترین فائیٹرز ہیں جو ایک کیا درجن وحشیوں کو پھڑکانا جانتے ہیں۔

''ٹھیک ہے لیکن شرط ہارنے کی صورت میں تم سب کی موت اور یہ ناریاں ہماری خدمت کے لیے زندہ رہیں گی''.....سردار نے رابرٹ کو شرط مانتے دیکھا تو اپنے خاص مقصد کی طرف آتے ہوئے کہا۔

''منظور ہے''.....رابرٹ نے مسکراتے ہوئے مختصر جواب دیا۔

اچانک بوڑھے مہنت نے اپنے قبیلے کی نوجوان لڑکیوں کی طرف دیکھا جو ایک طرف کھڑی ان سب کو دیکھ رہی تھیں اور بوڑھے مہنت کی بات پر چند لڑکیاں مسکراتے ہوئے

Downloaded from Paksociety.com

آ گے بڑھیں اور قبیلے کی حسین جوان اور نیم عریاں لڑکیاں ان سب کے سامنے سے گزریں اور مسکراتے ہوئے عمران، جوانا، صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا تو سب نے ناگواری سے منہ پھیر لیے اور عمران دل میں لاحول ولاقوۃ کا ورد کرنے لگا کہ آخر یہ سب کیا بکواس ہے۔ ان سب اجنبی مردوں جو طاقت دیوتا کے اوتار اور پیروکار تھے ان کو اپنی حسین لڑکیوں سے اس طرح ناگواری سے منہ پھیرتے دیکھا تو وحشی سردار اور اس کا بوڑھا باپ اور مہنت حیرت زدہ ہو گئے۔

''لڑاکوں کو لڑائی کے لیے تیار کیا جائے''..... بوڑھے مہنت نے زور سے کہا تو اچانک یہاں چھ گرانڈیل اور طاقت کے پہاڑ سانڈھوں جیسے وحشی نمودار ہو گئے جن کے چہروں پر جولیا، صالحہ اور کراسٹی جیسی جاندار لڑکیوں کو دیکھ کر ہوس بھری مسکراہٹ تھی۔

''مقابلہ شروع کیا جائے''..... بوڑھا مہنت زور سے چلایا تو تمام چھ وحشی گرجتے ہوئے ان تینوں کی طرف بڑھے اور قدرے کھلے حصے میں دیگر وحشی مرد اور عورتیں دلچسپی سے یہ سب دیکھنے لگے جیسے کوئی کھیل ہو۔ جیسے ہی یہ وحشی ان تینوں کے قریب آئے یکلخت جولیا اچھلی اور پوری قوت سے دو وحشیوں کے سینوں پر فلائنگ کک لگائی اور صالحہ اور کراسٹی نے بھی ایک ہی وار میں دو وحشیوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تو تمام وحشی چیختے ہوئے نیچے جا گرے جن کو اپنی طاقتوں پر غرور تھا بس پھر کیا تھا جولیا کے ساتھ صالحہ اور کراسٹی بھی وحشیوں سے بڑھ کر وحشی ہو چکی تھیں اور ان کے اٹھنے سے پہلے ہی ان کو ٹھوکریں اور بوٹوں سے توازع کرتی چلی گئیں۔ وحشی حیرت سے اپنے چھ طاقتور وحشیوں کو اس طرح آسانی سے پٹتے دیکھ کر حیرت کی شدت میں آ گیا۔

''بس بہت ہو گیا۔ یہ تو بظاہر دھان پان سی ناریاں تو واقعی طاقت دیوتا کی اوتار ہیں''..... بوڑھے مہنت نے فیصلہ سنایا تو رابرٹ کے کہنے پر تینوں رک گئیں اور زخموں سے چور یہ گرانڈیل وحشی کراہتے ہوئے اٹھ گئے۔

''ختم کر دو ان سب کو''..... سردار نے غصے میں اپنے وحشی ساتھیوں سے اپنے ہی لڑاکوں کو ختم کرنے کا حکم دیا۔

''رابرٹ روکو۔ اس کو کہو کہ ہم طاقت دیوتا کے اوتار کسی کے موت کے خواہ نہیں ہیں۔

Downloaded from Paksociety.com

ان کو بخش دیا جائے''..... گو کہ عمران وحشی سردار کی بات کو نہیں سمجھ رہا تھا لیکن وحشی سردار کا جارہانہ حکم سن کر سمجھ گیا تھا کہ جولیا، صالحہ اور کراسٹی کے ہاتھوں کھلونہ بننے والے ان بیچارے گرانڈیل وحشیوں کی موت کا پروانہ جاری کیا جا چکا ہے۔ رابرٹ کے کہنے پر وحشی سردار اور بوڑھا مہنت حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے اور اس وقت عمران کے چہرے پر چٹانوں کی سختی تھی جسے وحشی دیکھ کر چونک گئے اور قدرے مرعوب ہو گئے۔

''ٹھیک ہے ہمیں طاقت دیوتا کے اوتار کی بات کا احترام ہے یہ واقعی طاقت دیوتا ہے اور ہم نے یہ بھی دیکھ لیا ہے گزشتہ نقلی دیوتاؤں کی طرح جنہوں نے ہماری جوان ناریوں کی طرف دیکھا تک نہیں ہمیں تم سب سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا''..... بوڑھے مہنت نے اس بار احترام سے کہا''.....

''تو کیا تم طاقت دیوتا کی اطاعت پر تیار ہو''..... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں اس کا وقت نہیں آیا''..... بوڑھے مہنت نے سخت لہجے میں کہا تو رابرٹ چونک گیا جب اس نے عمران اور ممبران کو بتایا تو سب حیرت سے اس بوڑھے کو دیکھنے لگے۔

دراصل عمران کا خیال یہ تھا کہ ان وحشیوں کو بیوقوف بنا کر ان سے ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں معلومات لینے کی کوشش کرے گا اور یہ وحشی تو ان کا ایمونیشن اور دیگر سامان بھی اپنے قبضے میں کر چکے تھے اور اب مقابلہ ہونے پر بھی مکر گئے تھے تو دیگر ساتھیوں سمیت عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے ساتھ قدرے پریشانی عود آئی تھی کیونکہ اب مقابلے کی صورت میں اتنے سارے وحشیوں سے بھڑنا بہت خطرناک کام تھا۔

☆.....☆.....☆

جیسے ہی کرنل فریدی اچانک نازل ہونے والی گہری دلدل میں گرا اس کے سب ساتھی حیرت اور پریشانی سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

''اوہو جلدی کرو کرنل صاحب کو بچاؤ ورنہ کرنل صاحب مشکل میں پھنس جائیں گے''..... انسپکٹر ریکھا نے سے چیختے ہوئے کہا۔

''آخر وہی ہوا جس کا مجھے خدشہ تھا۔ طارق صاحب نے جو نشانیاں بتائیں تھیں وہ پوری ہو رہی ہیں یہاں خوفناک گہری دلدل اچانک نمودار ہو گئی ہے جس میں ہمارے لیڈر

Downloaded from Paksociety.com

گر چکے ہیں''.....روزا نے ہونٹ بھینچ کر کہا اور تیزی سے اپنا بیگ نیچے اتارنے لگی۔

''کیپٹن حمید اور انور جلدی کچھ کرو تم کیا یہاں سیر کرنے آئے ہو''.....انسپکٹر ریکھا نے بدستور چیختے ہوئے کہا۔

''ریکھا۔ ہم بھی اس اچانک ہونے والی نئی افتاد سے پریشان ہیں لیکن تمہارے ملازم نہیں ہیں جو تمہاری باتیں سنیں کسی پلاننگ کے تحت کرنل صاحب کو بچانہ ہوگا''.....انور نے منہ بنا کر کہا تو رشیدہ اور کیپٹن حمید بھی پریشانی سے ہونٹ کاٹنے لگے۔

''تم سب ہی بے حیا ہو مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا''.....انسپکٹر ریکھا نے کہا اور آنکھ بند کر کے دلدل میں چھلانگ لگا دی۔

''مس ریکھا۔ یہ آپ نے کیا احمقانہ حرکت کی''.....انسپکٹر ریکھا کی یہ احمقانہ حرکت دیکھ کر ہریش نے چیختے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ انسپکٹر ریکھا نے یہ سراسر بیوقوفانہ حرکت کی ہے کیونکہ ہریش انسپکٹر ریکھا کو دل سے چاہتا تھا اور رانسپکٹر ریکھا کو موت کے منہ میں جاتا دیکھ کر بے تاب ہو گیا تھا۔

اسی دوران روزا اپنے بیگ سے لمبی رسی نکال چکی تھی اور اس نے دیکھا کہ یہاں دلدل کے قریب درخت بھی ہیں جسے دیکھ کر روزا چونک گئی اور اس کے چہرے پر اطمینان کی گہری مسکراہٹ رینگ گئی اس نے ایک درخت سے رسی کا سرا باندھ دیا اور پھر تیزی سے دوسرے سرے کو اپنے ساتھ باندھ دیا کیونکہ کرنل فریدی کو دلدل میں ڈوبتا دیکھ کر انسپکٹر ریکھا جذباتی ہو کر دلدل میں کود چکی تھی اور اب دونوں کے سر نظر نہیں آ رہے تھے۔ روزا کو ان ایکشن دیکھ کر ہریش نے بھی اپنے بیگ سے رسی نکال لی اور تیزی سے اسے روزا کے ساتھ والے درخت سے باندھ دیا اور رسی کا دوسرا سرا اپنے ساتھ باندھنا شروع کر دیا اسی دوران روزا دلدل میں چھلانگ لگا چکی تھی۔

روزا جیسے ہی دلدل میں گری اس نے رسی کو اپنے گرد بندھا ہونے کے باوجود ہاتھوں سے تھام لیا تھا اور اسی جگہ گری تھی جہاں اس کے اندازے کے مطابق کرنل فریدی نیچے گرا تھا۔ یہ روزا کی خوش قسمتی تھی کہ روزا کا پاؤں اچانک کسی سر سے ٹکرایا تھا اور خود روزا دلدل میں پوری طرح ڈوب چکی تھی۔ اس نے سانس بند کر لیا تھا لیکن چونکہ روزا نے رسی کو پکڑا ہوا

Downloaded from Paksociety.com

تھا اس لیے روزا کو اپنے ڈوبنے کا کوئی ڈر نہیں تھا وہ کسی بھی لمحے رسی کو زور لگا کر اس کے سہارے باہر نکل کر سانس لے سکتی تھی لیکن اس خوفناک دلدل نے کرنل فریدی اور انسپکٹر ریکھا کو بھی نگل لیا تھا اور پھر جیسے ہی اس نے اپنے پاؤں کے ذریعے کسی کے سر کو محسوس کیا تو مزید نیچے ہوگئی اور سر کے بالوں کو پکڑ کر پوری قوت سے زور لگا کر اسے اوپر کھینچنے کی کوشش کی تو اس کے دائیں ہاتھ کو ایک مضبوط اور توانا ہاتھوں نے شکنجے میں لے لیا تھا اور اسی دوران روزا کو ایک اور چھپاکے کی آواز سنائی دی جو کہ ہریش تھا اور انسپکٹر ریکھا کے لیے یہاں اترا تھا یہ روزا اور ہریش کی یہ حرکت بہت خطرناک تھی کیونکہ ان کے گرد بندھا ہوا رسی کا سرا کھل گیا تو کرنل فریدی اور انسپکٹر ریکھا کی طرح روزا اور ہریش کی بھیانک موت بھی پکی تھی۔

ہریش نے بھی اپنا سانس روک لیا تھا اور آنکھیں بند کر لیں تھیں اور دلدل کے اندر اندازے سے انسپکٹر ریکھا کے وجود کو تلاش کرنے کے لیے ہاتھ مارنے لگا تو اس کا پاؤں بھی ایک انسانی سر سے ٹکرایا تو ہریش چونک گیا اور چونکہ یہ بھی روزا کی طرح اس گہری دلدل میں اوپر سے چھلانگ لگائی تھی اس لیے کافی گہرائی میں ڈوبتا چلا گیا تھا اور اس کا پورا وجود بھی دلدل کی گہرائی میں تھا۔ ہریش مزید نیچے ہوا کیونکہ رسی کافی وسیع تھی اور نیچے ہو کر اس انسانی بازو کو تھام لیا جو کہ غالباً انسپکٹر ریکھا کے ہی تھا۔ ہریش نے زور لگا کر اس کے بازو کو پکڑ لیا اور اوپر کھینچنے لگا۔

کرنل فریدی نے دلدل میں ہونے کے باوجود اپنے اعصاب پر قابو رکھا ہوا تھا جیسے اسے یقین تھا کہ وہ بھیانک موت میں نہیں جا سکتا کیونکہ اس کے ساتھی اس کو باہر نکالنے میں تدبیر کر ہی لیں گے اس لیے اب اس نے خود تھوڑا زور لگا کر اوپر کو ہو گیا تھا اور روزا کی کمر میں اپنے دونوں ہاتھوں کا شکنجا بنا دیا تھا اور اس نے محسوس کیا کہ یہ جو بھی اس کی ساتھی ہے کوئی لڑکی ہی ہے اور اس نے محسوس کر لیا تھا جیسے روزا ہی ہے تو کرنل فریدی نے یہ بھی محسوس کر لیا کہ اس نے اپنے پیٹ کے گرد رسی باندھی ہوئی ہے کرنل فریدی نے ایک ہاتھ اس کی کمر میں حائل رکھے اور دوسرے ہاتھ سے رسی کو تھام لیا اور دونوں ہی رسی کے سہارے اوپر کو ہونے لگے۔

Downloaded from Paksociety.com

یہاں ہریش نے بھی پہلے تو نسوانی بازو کو محسوس کر کے سمجھ لیا کہ یہ انسپکٹر ریکھا ہے تو اس نے اس کے بازو کو اوپر کھینچا اور انسپکٹر ریکھا کے اوپر ہونے پر اب اس کی کمر میں اپنے دونوں ہاتھ حائل کر دیئے تو انسپکٹر ریکھا نے جو ہوش اور حواس میں تھی اس نے خود ہی اپنے دونوں ہاتھ ہریش کی کمر کے گرد حائل کر کے اسے کس کے پکڑ لیا تو ہریش نے اسے اپنے ہاتھ اس کی کمر سے ہٹا لیے کیونکہ ریکھا نے خود ہی اسے پکڑا ہوا تھا اس لیے اب ہریش بھی تیزی سے اوپر کو ہونے لگا اور پوری کوشش کرنے کی وجہ سے آخر کار اس کا سر اور انسپکٹر ریکھا کا سر اس خونی دلدل سے نکل گیا اور دونوں نے دیکھا کہ روزا اور کرنل فریدی کے سر بھی دلدل سے نکل چکے تھے۔

کیپٹن حمید، انور اور رشیدہ جو بے تابی سے نیچے دیکھ رہے تھے اپنے ساتھیوں کی کامیاب کوشش کو دیکھ کر خوش ہو گئے لیکن اب اس کشمکش میں تھے کہ پہلے ہریش اور انسپکٹر ریکھا والی رسی کو اوپر کھینچیں یا روزا اور کرنل فریدی والی رسی کو اوپر کھینچیں کیونکہ دلدل میں ہونے کی وجہ سے ہریش اور انسپکٹر ریکھا اپنی طرف سے اوپر آنے میں رسی پر پھسلن کی وجہ سے رسی پر گرپ نہیں جما سکیں گے اور روزا اور کرنل فریدی بھی پھسلن کی وجہ سے اوپر نہیں آ سکتے تھے لیکن جو بھی تھا ہریش اور روزا نے بھرپور صلاحیتوں سے اپنے ساتھیوں کو دلدل سے نکال دیا تھا لیکن اب بھی خطرے سے باہر نہیں نکلے تھے۔

''حمید، انور اور رشیدہ پہلے تم ہریش اور ریکھا کی رسی کو اوپر کھینچو''.....ان کو کرنل فریدی کی بھرپور آواز سنائی دی حالانکہ دلدل میں ڈوبنے اور موت کے قریب ہونے کے بعد اس کے حواس ڈوبنے چاہیے تھے لیکن کرنل فریدی اب بھی مضبوطی سے ان کو حکم دے رہا تھا تو انور اور کیپٹن حمید نے ایک ساتھ مل کر پوری قوت سے ان کو اوپر کھینچنے لگے البتہ رشیدہ نے صرف روزا اور کرنل فریدی والی رسی کو تھام لیا تھا تاکہ رسی اگر ڈھیلی بھی ہو جاتی ہے تو یہ دونوں پھر سے خوفناک دلدل میں نہ ڈوبیں گو کہ اس میں خطرہ زیادہ تو نہیں تھا کیونکہ رسی کا سرا درخت سے اور دوسرا سرا روزا کے پیٹ سے بندھا ہوا تھا لیکن پھر دلدل میں گرنے سے ان کے حواس جواب دے سکتے تھے۔

انور اور کیپٹن حمید کے سانس پھول چکے تھے لیکن دونوں ہی طاقتور اور بھرپور سیکرٹ

Downloaded from Paksociety.com

ایجنٹ تھے اس لیے اپنے ہاتھ سرخ ہونے کے باوجود دانت بھینچے ہریش کو اوپر اٹھا رہے تھے جس نے ایک ہاتھ سے انسپکٹر ریکھا کی کمر کے گرد اپنے ہاتھ حائل کیے ہوئے تھے اور دوسرے ہاتھ سے رسی کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا اور اب انسپکٹر ریکھا کے ہوا اس بھی کافی حد تک واپس آ گئے تھے اس نے ہریش کے ساتھ رسی کو تھام لیا تھا جسے اوپر سے ان کے ساتھی انور اور کیپٹن حمید پوری قوت صرف کر کے کھینچ رہے تھے۔ آخر کار محنت رنگ لائی ہریش اور انسپکٹر ریکھا کو دونوں دلدل سے باہر نکالنے میں کامیاب ہو ہی گئے لیکن پسینے سے ان کے وجود تر ہو گئے تھے اور سانس چڑھ گیا تھا کیونکہ ایک نہیں دو افراد کو دلدل سے اوپر کھینچنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔

رشیدہ بدستور ہونٹ بھینچے روزا اور کرنل فریدی والی رسی کو پکڑے ہوئے تھی۔

''چلو اب سب مل کر روزا اور کرنل صاحب کی مدد کرو''.....انور نے تھکے ہونے کے باوجود کہا تو ہانپتے ہوئے اور موت کے منہ سے نکلنے والے ہریش اور انسپکٹر ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور رشیدہ کے ہاتھ میں رسی کو پکڑ لیا اور پانچوں مل کر روزا اور کرنل فریدی کو اوپر کھینچنے لگے لیکن چونکہ انور اور کیپٹن حمید کے ساتھ ہریش اور انسپکٹر ریکھا بھی تھکے ہوئے تھے اس لیے اچانک ان کے ہاتھ ڈھیلے ہو گئے اور ایک بار پھر روزا اور کرنل فریدی غڑاپ سے خوفناک دلدل میں گر گئے۔

''اوہو ہم سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور اس تھکنے کے باوجود اس طرح اپنے ساتھیوں کو نہیں چھوڑنا چاہیے تھا''.....کیپٹن حمید نے خود کے ران پر مکہ مارتے ہوئے کہا اور ایک دفعہ پھر پانچوں نے مل کر رسی کو پکڑ لیا جو روزا اور کرنل فریدی کے غڑاپ سے ڈوبنے سے تن گئی تھی لیکن اب تھکے ہونے کے باوجود مضبوط ارادے سے پانچوں نے مل کر زور لگانہ شروع کر دیا جسے روزا اور کرنل فریدی نے ایک ساتھ تھاما ہوا تھا اور دلدل میں ڈوبنے کے باوجود اپنے ہوا اس کو برقرار رکھا تھا کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ وہ محفوظ ہیں بس ان کے ساتھی شدید تھکاوٹ کی وجہ سے گرپ پر قابو نہیں پا سکے۔ پانچوں نے دانت پر دانت جمائے اور ہونٹ بھینچے کرنل فریدی اور روزا کو بھی خوفناک دلدل سے باہر نکال ہی لیا۔

''شکر کرو یہاں دلدل کے ساتھ درخت بھی تھے ورنہ تم سب بھی دلدل میں ہمارے

Downloaded from Paksociety.com

ساتھ ہی ہوتے''.....کرنل فریدی نے اپنے ساتھیوں سے کہا جو پسینے سے تر ہو کر ہانپ رہے تھے اور ہریش، انسپکٹر ریکھا، روزا اور کرنل فریدی تو ویسے ہی دلدل میں جانے کی وجہ سے بھوت بنے ہوئے تھے۔

''اب طارق صاحب کی کمی بہت زیادہ محسوس ہونے لگی ہے ان جیسے تجربہ کار انسان کا ہمارے ساتھ ہونا لازمی تھا جو دور سے ہی خطرے کو بھانپ لیتے ہیں''.....کرنل فریدی نے گہرے سانس لینے کے بعد کہا۔

''کرنل صاحب۔ آپ ٹھیک تو ہیں نہ۔ شکر کریں ہم سب سیف ہیں اور آپ کے ساتھ قدم بقدم آگے نہیں بڑھ رہے تھے ورنہ اب تک سب ہی دلدل میں لمبی تان کر آسمانوں کی سیر کر رہے ہوتے''.....کیپٹن حمید نے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

''پہلے سب اس جگہ سے پیچھے ہٹو''.....کرنل فریدی نے اس خطرناک جگہ سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور سب ممبران راستہ بدل کر دوسری طرف ہو گئے۔ کرنل فریدی کے کہنے پر روزا، انسپکٹر ریکھا اور ہریش نے اپنے بیگوں سے نئے کپڑے نکالے اور چونکہ کرنل فریدی کا بیگ چرمی تھا اس لیے اس نے اس جھٹکے دے کر صاف کیا تو اس سے دلدل کا گارا کافی حد تک صاف ہو گیا اور کرنل فریدی نے بھی اپنے بیگ میں بوتلوں میں بھرے پانی سے اپنے تینوں ممبران کی طرح ہاتھ اور منہ دھوئے کپڑے نکال کر سب ایک سمت ہو گئے اور گارے والے کپڑے اتار کر نئے کپڑے پہن لیے اور سب پھر اکٹھے ہو گئے۔

''ویسے انسپکٹر ریکھا تم نے بیوقوفی کی حد کر دی اور کرنل صاحب کے لیے گہری دلدل میں بغیر کوئی انتظام کیے جمپ لگا دیا''.....رشیدہ نے حیرت سے کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو رشیدہ''.....کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

''جناب والا میں آپ کو بتاتا ہوں آپ جیسے ہی دلدل میں کودے اپنی مس پولیس والی نے یہ سمجھا کہ آپ پریوں کے دیس جانے والے ہیں اور اس نے گوارا نہ کیا کہ کوئی اور پری آپ کے پاس آئے اس لیے جذبات میں آنکھیں موند کر غڑاپ سے آپ کے پاس پہنچ گئی تھی''.....کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی سمجھ گیا کہ کیپٹن حمید کیا کہہ رہا ہے۔

''حیرت ہے ریکھا۔ تم اتنی بیوقوف بھی ہو گی اس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا یہ کیا تم نے

Downloaded from Paksociety.com

حماقت کی تھی''.....کرنل فریدی نے غصے اور سختی سے کہا۔

''سوری سر۔ میں آپ کو مشکل میں دیکھ کر پریشان ہوگئی تھی''.....انسپکٹر ریکھا نے روہانسی لہجے میں کہا۔

''ریکھا یہ کوئی جادوگری نہیں ہے کہ تم کوئی منتر پڑھ کر دلدل میں کودو اور اس سے دلدل ہم دونوں کو اوپر اچھال دے شکر کرو یہاں میرے خاص دوستوں عمران، ڈاکٹر سائمن اور میجر پرمود یا ان کے ساتھی نہیں ہیں ورنہ وہ سب تمہاری اس سراسر حماقت پر خوب ہنستے اور میرا مزاق اڑاتے کہ میں نے کیسے چغد ممبران بھرتی کیے ہیں''.....کرنل فریدی نے مزید سخت لہجے میں اسے ڈانٹا۔

''جناب والا یہ الفت و چاہت کے معاملے ہیں آپ ان کو نہیں سمجھ سکتے''.....کیپٹن حمید نے کہا۔

''مگر اس کے لیے عقل کا استعمال بھی تو کیا جا سکتا تھا اب روزا نے عقل اور حواس کو قابو رکھتے ہوئے رسی کے سہارے نیچے اتری ہے اور ہریش نے بھی ریکھا کو بچانے کے لیے ایسا کیا ہے ہم مشکل میں پھنسنے کی صورت میں ہر قسم کا سامان ساتھ لائے ہیں پھر ایسی حماقت کی کیا ضرورت تھی''.....کرنل فریدی نے بدستور غصے سے کہا۔

''سوری سر۔ غلطی ہوگئی''.....انسپکٹر ریکھا نے روہانسی لہجے میں کہا اور اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی کہ روزا کی تعریف کی جا رہی ہے اور اس کو بدستور ڈانٹا جا رہا ہے۔

''سر۔ مس ریکھا اب ایسی غلطی ہرگز نہیں کریں گی بس آپ کو ہم میں سے کوئی مشکل میں نہیں دیکھ سکتا اس لیے ایسی جلد بازی کی ہے''.....ہریش نے انسپکٹر ریکھا کو روہانسی لہجے میں دیکھا تو اس کی وکالت کرتے ہوئے کہا اور پھر اشارے سے انسپکٹر ریکھا کو تسلی دی۔

عجیب ستم ظریفی تھی کہ روزا کرنل فریدی کو پسند کرتی تھی اسی طرح ہریش انسپکٹر ریکھا کو دل سے چاہتا تھا اور انسپکٹر ریکھا بھی ہریش کو چاہتی ضرور تھی لیکن جذباتی حد تک خشک مزاج کرنل فریدی کو چاہتی تھی مگر خشک مزاج کرنل فریدی اپنی خشک مزاجی کی وجہ سے اس کے جذبات کو جھٹک دیتا تھا کیونکہ روزا تو ویسے ہی اس کی طرح سنجیدہ مزاج تھی اور کرنل فریدی کو چاہنے کے باوجود اس سے کسی قسم کے جذبات کا اظہار نہیں کرتی تھی۔

Downloaded from Paksociety.com

''خیر ہریش۔اگر تم کہتے ہو تو ٹھیک ہے ریکھا تم میری سینئیر ممبر ہو لیکن ہریش سے سبق سیکھا کرو''.....کرنل فریدی نے اس بار مسکراتے ہوئے پہلے ہریش کی طرف دیکھ کر پھر انسپکٹر ریکھا کی طرف دیکھ کر کہا اور سب کھانے کا سامان نکال کر کھانے لگے۔

''ویسے مجھے طارق صاحب نے کہا تھا کہ بعض دلدلیں ایسی ہوتی ہیں جو جھاڑیوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں اور اچانک دبوچ لیتی ہیں موت کی طرف لے جاتیں لیکن ایسی دلدلوں کے ساتھ درخت بھی ہوتے ہیں ایسی دلدلیں ہوتی تو بہت کم ہیں لیکن بہر حال ہوتی ہیں جن سے ہم یقینی موت سے بچ کر نکل چکے ہیں''.....روزا نے کہا۔

''ہاں روزا۔واقعی طارق صاحب اگر ساتھ ہوتے تو ہمیں اتنی مشکلات پیش نہیں آتی لیکن خیر میرے ساتھ اور طارق صاحب کے ساتھ تم سب نے بے شمار بار تاریک جنگلوں کا سفر کیا ہے اور بے شمار بار ہم یقینی موت کو شکست دے کر بڑے خطرات سے نکلتے رہے ہیں لیکن بغیر سمجھے جذباتی حرکتیں انسان کو نقصان دیتی ہیں اور ہم یہاں محبتیں بانٹنے نہیں بلکہ یاد رہے دیش نے ہمیں ہاٹ ڈائمنڈ کا ٹاسک دیا ہے اس کے لیے یہاں آئے ہیں اس لیے ہم سب کو سارا خیال صرف اپنے مطلوبہ ٹارگٹ پر رکھنا چاہیے''.....کرنل فریدی نے کھانا کھاتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

''خیر جناب والا۔ہمارے سائنس دانوں نے جو زیرو نائن بلیکر آلہ دیا ہے جس سے ہم ہاٹ ڈائمنڈ ٹریس کر سکتے ہیں۔وہ تو آپ کے پاس موجود ہیں نا''.....کیپٹن حمید نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں وہ دلدل میں گرتے وقت میرے پیراشوٹ کے بیگ میں تھا اور محفوظ ہے''..... کرنل فریدی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر۔اگر یہاں ان شمالی جنگلوں سے ہمیں ہاٹ ڈائمنڈ نہ ملا تو پھر صحرائے اعظم کے کس ایریئے میں جائیں گے کیونکہ ان شمالی جنگلوں کے طویل سلسلے کے ختم ہونے کے بعد صحرائے اعظم کا طویل سلسلہ اور اس سے کچھ آگے صحرائے سنبلاک کا ایریا شروع ہوتا ہے اور مزید کوہ جاگر اور رامونڈر کے ایریئے بھی ساتھ ہی لگتے ہیں''.....روزا نے کہا۔

ہاں روزا۔اب یہاں آ ہی گئے ہیں تو مشن کے لیے ہمیں ہر طرف جانا ہوگا''.....کرنل

Downloaded from Paksociety.com

فریدی نے مختصر کہا۔

''مگر سر۔صحرائے سنبلاک کا ایریا تو گریٹ صحارا کا بہت ہی خوفناک ایریا ہے جہاں ہر وقت مونڈرز چلتے رہتے ہیں اور اتنے تیز طوفان ہوتے ہیں کہ انسانوں کو تنکے کی مانند اٹھا کر کہیں دور جا پھینکتے ہیں''.....رشیدہ نے چونک کر کہا۔

''ہاں رشیدہ۔تمہاری بات درست ہے لیکن دنیا مجھے ہارڈ اسٹون کہتی ہے اور تم ہارڈ اسٹون کے خاص ساتھی ہو تم سب کو موت سے نہیں ڈرنا چاہیے اور ہم نے ہر صورت میں مشن کو ضرور پورا کرنا ہے''.....کرنل فریدی نے اپنے بیگ میں سے پائپ اور تمبا کو نکال کر اس میں بھرتے ہوئے اسے سلگاتے ہوئے بے پرواہی سے کہا جیسے صحرائے سنبلاک کے بارے میں معلومات ہونے کے باوجود کوئی پرواہ نہ ہو۔

''ویسے سر۔اطلاع کے مطابق میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن کے گروپ ان شمالی جنگلوں کے بجائے صحارا میں ہی گئے ہیں تاکہ ہاٹ ڈائمنڈ ٹریس کر سکیں''.....ہریش نے کہا۔

''ہاں لیکن ابھی کسی کو کچھ کنفرم نہیں ہے لیکن اگر یہاں سے ہمیں اپنے جدید آلے سے ہاٹ ڈائمنڈ نہ ملا تو پھر زیادہ چانس صحارا کے سنبلاک ایریئے کے ہی ہو سکتے ہیں لیکن ابھی ہمیں یہاں کوشش جاری رکھنی چاہیے''.....کرنل فریدی نے کہا۔

''سر ہمارے ساتھ جنگل کے اس سفر میں طارق صاحب نہیں ہیں لیکن اگر طارق صاحب ہوتے بھی تو گریٹ صحارا کے مشن میں ہم ان سے کوئی خاص مدد نہ لے سکتے کیونکہ ان کو صحراؤں کا تو کوئی تجربہ نہیں ہے''.....انور نے کہا۔

''ہاں انور۔لیکن ہم دنیا کے مانے ہوئے سیکرٹ ایجنٹوں میں شامل ہیں ہمیں ہر وقت دوسرے کے سہارے نہیں رہنا چاہیے اور اپنی مدد آپ کے تحت کام کرنا چاہیے''.....کرنل فریدی نے کہا۔

''مگر جناب والا۔طارق صاحب جیسے جہاندیدہ سیاح اور عمران جیسے چغد کے پراسرار ساتھی جوزف کی طرح پراسرار قوتوں کے حامل انسان کوئی غیر نہیں ہیں بلکہ ہمارے ہی ساتھی ہیں اور اگر ان کی رہنمائی لی جاتی تو اچھا ہی ہوتا''.....کیپٹن حمید نے کرنل فریدی کی بات سن کر کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''ہاں حمید۔تمہاری بات واقعی درست ہے طارق صاحب جیسے جہاندیدہ شکاری اور معروف سیاح اور جنگلوں کا بھرپور تجربہ رکھنے والی روزا کے آبائی ملک ایکریمیا میں رہنے کے باوجود ہماری ہی ٹیم کا حصہ ہیں لیکن میں بتا چکا ہوں کہ میں نے ان سے رابطہ کیا تھا لیکن آج کل وہ اپنے کسی کام کے سلسلے میں بہت مصروف ہیں اس لیے ہمارے پاس نہیں آ سکے ہم ان کی خدمات سے محروم ہونے کی وجہ سے بال بال بھیانک موت سے مرتے مرتے بچے ہیں۔

''یار حمید۔عمران صاحب جیسے عظیم انسان کو چغد کہنے کے بجائے کام پر توجہ دو''..... انور نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھ کر کہا تو سب کرنل فریدی سمیت مسکرانے لگے۔مگر کیپٹن حمید کچھ بولا نہیں البتہ ناگواری سے منہ ضرور بنا لیا۔

''میں نے سنا ہے گریٹ صحارا بہت طویل ہے اور کئی ملکوں میں پھیلا ہوا ہے''..... انسپکٹر ریکھا نے کہا۔

''ہاں ریکھا۔بالکل دنیا میں کئی بڑے صحرا ہیں جن میں نارا تھار کا صحرا جو پاکیشیا اور ہمارے ملک کافرستان کی سرحدوں کے وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ہے جو پاکیشیا میں تھر و چولستان اور ہمارے ملک میں راجھستان کہلاتا ہے''.....کیپٹن حمید نے جواب دیا۔

''لیکن یہ ہمارے حریف ملک پاکیشیا اور ہمارے دیش کافرستان میں پھیلا ہوا صحرا دنیا کے ٹاپ ٹین صحراؤں میں شامل نہیں ہوتا''.....رشیدہ نے کہا۔

''ہاں رشیدہ۔تم درست کہہ رہی ہو لیکن میں دنیا کے دس بڑے صحراؤں کے نام جانتی ہوں اور گو کہ میں مادام کوشیلا جیسی دنیا کی معروف کالم نگار اور انفارمیشن لکھنے والی اور دفینوں کے بارے میں انکشاف اور معلومات لکھنے والی تو نہیں ہوں لیکن بہرحال دنیا کے ٹاپ ٹین بڑے صحراؤں کے بارے میں ضرور جانتی ہوں جن کے نام یہ ہیں۔ویسے تو دنیا کا سب سے بڑا صحرا انٹارکٹکا کا صحرا ہے جس کا رقبہ ایک کروڑ چالیس لاکھ کلومیٹر ہے لیکن چونکہ انٹارکٹکا میں انسانی آبادی نہ ہونے کے برابر ہے اس لیے سب سے بڑا صحرا ہونے کے باوجود بعض محقق اسے بڑے صحراؤں میں شمار کرنے کے باوجود شامل نہیں کرتے اور اس لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا صحرا صحرائے اعظم کہلاتا ہے جو تاریک براعظم افریقہ کے گیارہ ملکوں

Downloaded from Paksociety.com

میں پھیلا ہوا ہے اور اسے گریٹ صحارا بھی کہا جاتا ہے اور نوے لاکھ سے زائد کلومیٹر رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔

دنیا کا دوسرا بڑا صحرا عربیین صحرا ہے جو عرب ممالک کے آٹھ ملکوں میں پھیلا ہوا ہے اور اس کا رقبہ تئیس لاکھ تیس ہزار کلومیٹر ہے اور تیسرا بڑا صحرا شوگران اور منگولیا کا صحرائے گوبی ہے جس کا رقبہ دس لاکھ کلومیٹر سے بھی زائد ہے۔ دنیا کا چوتھا بڑا صحرا نمیبیا، بوٹسوانہ اور ساؤتھ افریقہ کے ملکوں میں پھیلا ہوا کالاہاری صحرا ہے جس کا رقبہ تقریباً نو لاکھ کلومیٹر ہے اور پانچواں بڑا صحرا آسٹریلیا کا گریٹ وکٹوریہ ہے جس کا رقبہ چھ لاکھ سنتالیس ہزار کلومیٹر ہے اور چھٹا بڑا صحرا ارجنٹینا، ساؤتھ امریکہ اور چلی میں پھیلا ہوا صحرائے پیٹا گونیہ ہے جس کا ایریا چھ لاکھ بیس ہزار کلومیٹر ہے اور دنیا کا ساتواں بڑا صحرا مغربی ایشیا کے چار ملکوں عراق، اردن، شام اور ترقی کے ملکوں میں پھیلا ہوا صحرائے سیرین ہے جس کا رقبہ پانچ لاکھ بیس ہزار کلومیٹر ہے اور دنیا کا آٹھواں بڑا صحرا ایکریمیا کا گریٹ باسن ہے جس کا رقبہ چار لاکھ بیانوے ہزار کلومیٹر ہے اور دنیا کا نواں بڑا صحرا ایکریمیا اور میکسکو کے ملکوں میں پھیلا ہوا صحرائے چی ہوا ہوان ہے جس کا رقبہ تقریباً چار لاکھ پچاس ہزار کلومیٹر ہے اور دنیا کا دسواں بڑا صحرا آسٹریلیا کا گریٹ سینڈی ہے جس کا رقبہ تقریباً چار لاکھ کلومیٹر ہے۔

اس کے علاوہ پاکیشیا اور ہمارے ملک کافرستان میں پھیلا ہوا صحرائے تھار دنیا کا سولہواں بڑا صحرا ہے جس کا رقبہ تقریباً دو لاکھ کلومیٹر ہے اور یہ پاکیشیا میں روہی تھر و چولستان کہلاتا ہے اور ہمارے ملک کافرستان میں راجھستان کہلاتا ہے اور دنیا میں کچھ ایسے صحرا بھی ہیں جو ہشت کے نام سے جانے جاتے ہیں جیسا کہ دشت لوط، دشت کاویر، دشت مارگو اور دشت ناؤمد اور یہ چاروں دشت براعظم ایشیا کے صحرا ہیں،،.....روزا نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو دنیا کے بڑے صحراؤں کی معلوماتی تفصیل سے آگاہ کیا۔

''واہ روزا۔تم تو انفارمیشن کی ماسٹر بن چکی ہو اور گریٹ لینڈ کی پاور ممبر مادام کوشیلا کی طرح میرے ساتھیوں کے پاس بھی گرانقدر معلومات ہے''.....کرنل فریدی نے روزا کے منہ سے صحراؤں کے بارے میں معلومات سننے کے بعد حیرت سے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی کے منہ سے اپنی تعریف سن کر روزا کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا۔

Downloaded from Paksociety.com

اب چونکہ شام ہو چکی تھی اور جنگل میں ہونے کی وجہ سے شام ہوتے ہی درندوں کی آوازیں آنا شروع ہو چکی تھیں کیونکہ رات کو جنگل کے درندے شکار کے لیے نکل پڑتے ہیں۔

''میرے خیال میں خیمہ لگا کر یہاں رات کو آرام کر لیا جائے اور صبح کو ہی یہاں سے آگے بڑھا جائے''.....کرنل فریدی نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو سب نے اپنے لیڈر کی بات سن کر سر ہلا دیا۔

''شکر ہے کرنل صاحب کو اپنے تھکے ہارے مجبور ساتھیوں پر رحم تو آیا ورنہ مجھے لگتا تھا کہ ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول سے پہلے آپ نے سونے اور آرام کرنے کو حرام قرار دے دینا ہے''.....کیپٹن حمید نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی اور پھر کرنل فریدی کے کہنے پر دو خیمے نصب کر دیئے گئے۔

''برخوردار۔ میں مشینوں کو ساتھ لے کر نہیں چلا میرے ساتھ انسان ہیں اور تم جیسا نکما بندر بھی ہے جسے آرام کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے فکر نہ کرو تم پہلے آرام کر سکتے ہو لیکن زیادہ خوش بھی نہ ہو کیونکہ میں تین گروپ بنا رہا ہوں جو رات کو پہرہ دے گا اور تمہاری باری بھی آئے گی''.....کرنل فریدی نے کہا تو سب ہنس پڑے اور کیپٹن حمید خود کو بندر کے القاب کا سن کر منہ بنانے لگا۔

''نہیں جناب والا میری حالت درست نہیں ہے میں تو رات کو آرام کروں گا آپ باقی چھ افراد ہیں دو دو کا گروپ بنا کر پہرہ دے سکتے ہیں اور پہرے دینے والا کھل کر رات کو گپ شپ لگا سکتے ہیں مجھے تو معاف ہی رکھیں''.....کیپٹن حمید نے ڈیٹھائی پن سے کہا اور ایک خیمے میں گھس گیا تو کرنل فریدی غصے سے اس کی پیٹھ گھورنے لگا لیکن کیپٹن حمید بے پروائی سے خیمے میں گھس چکا تھا۔

یہ کیپٹن حمید تھا جو کرنل فریدی جیسے خشک مزاج افسر کے سامنے اس طرح ڈیٹھائی پن کا مظاہرہ اور مزاق وغیرہ کر لیتا تھا ورنہ اس کے کسی اور ممبر کی ہمت نہیں تھی کہ وہ کرنل فریدی کے سامنے مزاق یا اپنی بات منوائیں۔

''اس نکمے کو دفعہ کرو اور سونے دو انور تم اور رشیدہ کی باری پانچ گھنٹے بعد آئے گی اور

Downloaded from Paksociety.com

ہریش تمہاری اور ریکھا کی باری آخری پہر آئے گی اور سب سے پہلے میں اور روزا پہرہ دیتے ہیں تم دونوں گروپوں کو سختی سے کہہ رہا ہوں کہ یہ بہت خطرناک جنگل ہے اور درندوں سے پر ہے بہت محتاط انداز سے پہرہ دینا ہے لیکن ابھی چونکہ پہرے داری کی باری میری اور روزا کی ہے اس لیے ہریش تم اور انور بھی اس نکمے کے خیمے میں جاؤ اور سو جاؤ تمہارے پہری داری کے ٹائم آنے پر انور تمہیں اور رشیدہ کو اٹھا دیا جائے گا اور ریکھا تم اور رشیدہ دوسرے خیمے میں جا کر ابھی سو جاؤ''.....کرنل فریدی نے ان کو حکم دیتے ہوئے کہا تو انور، ہریش، ریکھا اور رشیدہ نے ادب سے سر ہلا دیئے اور سونے کے لیے خیموں میں گھس گئے۔

اب کرنل فریدی اور روزا مشین گنیں لے کر چوکنے ہو کر پہرہ دینے لگے۔اس طرح کرنل فریدی اور روزا کی گہری نظروں کے پہرے داری سے پانچ گھنٹے گزر گئے تو کرنل فریدی اور روزا نے انور اور رشیدہ کو اٹھا دیا اور خود سو گئے اور آخری پہر انور اور رشیدہ نے ہریش اور انسپکٹر ریکھا کو اٹھا کر دوبارہ سو گئے۔البتہ کیپٹن حمید ساری رات مزے سے سوتا رہا اس طرح رات خیریت سے گزر گئی اور درندوں کی آوازیں آنے کے باوجود کوئی حادثہ پیش نہ آیا۔

''چلو اب ہمیں آگے بڑھنا چاہیے''.....ناشتہ کرنے کے بعد کرنل فریدی نے حکم دیتے ہوئے کہا تو سب نے سامان پیک کیا اور بیگوں کو کندھوں پر لٹکا لیا اور تیز رفتار ٹارچیں، کلہاڑے اور جدید ایمونیشن کے ساتھ آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔سب خاموشی سے لیکن ہوشیار ہو کر آگے بڑھ رہے تھے کہ اچانک ان کو زمیں کے دہلنے کی تیز آواز سنائی دی۔

''اوہ لگتا ہے ہاتھی گینڈے یا بھینسوں کا بہت بڑا گروہ اس طرف آ رہا ہے جس کی وجہ سے زمیں میں لرزش ہو رہی ہے''.....انسپکٹر ریکھا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''چلو بھاگو ہاتھی بپھر کر درختوں کو توڑتے ہوئے یہاں آ رہے ہیں''.....کرنل فریدی نے پاور فل ٹیلی سکوپ سے سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔کرنل فریدی اور اس کے تمام ممبران تیزی سے بائیں طرف بڑھے جہاں قد آور گھنی جھاڑیاں تھیں اور چونکہ ہر بونگ مچنے سے سب گھبرا کر ان جھاڑیوں میں آئے تھے اس لیے قدرے بکھر گئے تھے اچانک کرنل فریدی کو یوں محسوس ہوا جیسے ان قد آور جھاڑیوں میں کوئی خلا تھا جہاں جھاڑیاں بکھر

Downloaded from Paksociety.com

ی پڑی تھیں اس میں کرنل فریدی گرتا چلا گیا اسی دوران کرنل فریدی نے دیکھا کہ روزا بھی اس خلا میں چیختی ہوئی نیچے گر رہی تھی کیونکہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ ان قد آور جھاڑیوں میں خلا بھی ہوگا۔ خلا نا تو بہت چھوٹا تھا اور نا ہی بڑا خلا میں نیچے خشک جھاڑیاں پڑی تھیں۔ کرنل فریدی اور روزا نیچے خشک جھاڑیوں میں جا گرے جس کی وجہ سے ان دونوں کو کوئی چوٹ نہ آئی تھی۔

''حیرت ہے یہ اچانک ان جھاڑیوں میں خلا کہاں سے آ گیا ہے''.....کرنل فریدی نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''کرنل صاحب۔ ہوسکتا ہے پہلے یہاں کسی گروپ نے اپنے کام کے لیے خلا بنایا ہو''.....روزا نے کہا۔

''یہ خلا آگے کی طرف جا رہا ہے اور لگتا ہے یہاں کوئی اہم ذخائر تھے جس سے کچھ عرصہ پہلے نکال لیا گیا ہے اور اس خلا میں کافی اندھیرا بھی ہے لہٰذا ہمیں ٹارچیں جلا کر بڑھنا چاہئیے''.....کرنل فریدی نے بیگ سے ٹارچ نکال کر جلاتے ہوئے کہا۔

''اور ہمارے ساتھی کرنل صاحب''.....روزا نے پریشانی سے کہا۔

''ہوسکتا ہے اس خلا میں آگے جا کر باہر نکلنے کا راستہ ہو تم پریشان نہ ہو وہ ہمیں باہر مل جائیں گے''.....کرنل فریدی نے کہا تو روزا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دونوں آگے بڑھنے لگے۔

''اوہ۔ یہاں تو سپر بلیک یونیم کے ذخائر تھے''.....کرنل فریدی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''لیکن اب اسے مکمل طور پر صفایا کر لیا گیا ہے''.....روزا نے کہا اور دونوں بدستور آگے بڑھتے گئے۔ اچانک ان کو انسانی قدموں کی آواز سنائی تو کرنل فریدی اور روزا چونک گئے۔

''اس خلا کے راستے میں ایک موڑ آ گیا ہے اور نا معلوم افراد بھی یہاں گھوم رہے ہیں۔ ہوشیار ہو جاؤ روزا کوئی خطرناک گروپ بھی ہوسکتا ہے''.....کرنل فریدی نے کہا اور دونوں نے ٹارچیں بند کر دیں۔ اسی دوران موڑ سے دو افراد جن میں غالباً ایک مرد اور ایک لڑکی تھے دونوں جیسے ہی اس طرف آئے کرنل فریدی اچھل کر مرد سے ٹکرایا اور روزا اس کی ساتھی

Downloaded from Paksociety.com

لڑکی سے ٹکرائی دونوں افراد ان کے حملے سے نیچے گرتے چلے گئے۔

☆.....☆.....☆

جیسے ہی شیر نے اچھل کر تمثیلہ کے اونٹ کی گردن پر حملہ کیا اونٹ اتنی تیزی سے بدکا کہ جھٹکے سے تمثیلہ اچھل کر نیچے جا گری اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ میجر پرمود نے جلدی سے شیر کے پیٹ میں فائر کر دیا جس سے شیر بری طرح دھاڑا لیکن اس نے اونٹ کی گردن پکڑ کر اس میں اپنے دانت پیوست کر دیئے تھے اسی دوران میجر پرمود اور آفتاب سعید نے پے در پے شیر پر فائر کر دیئے تو شیر نے بلند آواز سے گرجتے ہوئے اونٹ کو چھوڑ دیا۔

لیکن اس وقت تک بھوک سے بلبلاتا شیر تمثیلہ والے اونٹ کا نرخرہ چبا چکا تھا۔ لیکن پیٹ میں گولیاں کھانے کے باوجود جمپ لگا کر تمثیلہ کی طرف لپکا تمثیلہ تیزی سے ایک طرف ہوگئی۔ شاید یہ شیر جنگل سے بھٹک کر یہاں صحرا میں پھر رہا ہے اور بھوک سے بے تاب تھا اس لیے گولیاں کھانے سے بے شک اس کے پیٹ سے خون بہنے لگا تھا لیکن شیر بہت ہی طاقتور درندہ ہوتا ہے جو آسانی سے شکار کو نہیں چھوڑتا اور ویسے بھی زخمی ہونے کے بعد شیر اور زیادہ خونخوار ہو جاتا ہے اس لیے تمثیلہ جیسے ہی ایک طرف ہوئی شیر بھی پھرتی سے غراتے ہوئے اس پر پھر لپکا اور اس بار تمثیلہ کا بوٹ اس کے منہ میں آیا تو شیر نے اسے بھنبھوڑ ڈالا اور تمثیلہ نے اسی دوران اپنے حواس پر قابو رکھتے ہوئے جھٹکا دیا تو بوٹ اتر گیا ورنہ شیر کے خونخوار دانتوں سے اس کا پاؤں شدید زخمی ہو سکتا تھا۔

میجر پرمود نے یہ نازک صورت حال دیکھی تو تیزی سے اپنے اونٹ کو بٹھائے بغیر اس کے اوپر سے چھلانگ لگا دی اور اسی دوران شیر نے تمثیلہ کے دوسرے پاؤں کو اپنے بھاڑ جیسے منہ میں ڈالنے کی کوشش کی تاکہ پاؤں قبضے میں ہونے کے بعد وہ تمثیلہ کا نرخرہ دبا سکے مگر اسی دوران تمثیلہ نے زخمی بپھرے ہوئے شیر کے پیٹ میں دوسرے پاؤں سے پوری قوت سے ٹھوکر رسید کی تو اس کا بوٹ شیر کے جبڑے میں اس زور سے لگا کہ شیر دھاڑتے ہوئے قدرے پیچھے ہو گیا لیکن پھر غراتے ہوئے تمثیلہ کی طرف لپکا اسی دوران میجر پرمود شیر کے قریب پہنچ چکا تھا اور تمثیلہ پر حملہ آور شیر کے آگے آ کر اس پہ فائرنگ کرنے ہی لگا

Downloaded from Paksociety.com

تھا کہ شیر شدید زخمی ہونے کے باوجود تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہو گیا کیونکہ شیر سمجھ گیا تھا کہ اس پر پھر حملہ ہونے والا ہے۔

اب شیر اچھل کر سیدھا میجر پرمود کی گردن پر لپکا لیکن میجر پرمود کو بھی غصہ آ گیا تھا اور وہ مشین پسٹل پھینک کر شیر سے مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو گیا شیر پنجا مار کر میجر پرمود کا دھڑ توڑنا چاہتا تھا لیکن یہ میجر پرمود تھا جو خود ایک طاقت تھا اور تیزی سے نیچے ہو گیا تھا اور پھر شیر کے دوسرے حملے پر اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے دونوں پیر پکڑ چکا تھا۔ دونوں میں زور آزمائی ہونے لگی تھی لیکن یہ بہت ہی خطرناک کام تھا کیونکہ شیر اچانک میجر پرمود کو جھٹکا دے کر زخمی کر سکتا تھا اور مہم کے دوران لیڈر کا زخمی ہونا ان کے لیے اچھا نہیں تھا اس لیے تمثیلہ نے زخمی شیر کے پیٹ میں بھرپور قوت سے ضرب لگائی تو شیر زور سے دھاڑا اور اس نے میجر پرمود کو چھوڑ کر تمثیلہ کی طرف لپکا لیکن تمثیلہ تیز رفتاری سے جمپ لگا کر ایک طرف ہو گئی اور اسی دوران موقعہ دیکھ کر لاٹوش اور کیپٹن طارق نے پے در پے زخمی شیر پر وار کیے تو شیر زور سے گرجا اور فرش پر تڑپنے لگا کیونکہ بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اس کی حالت اب بہت خراب ہو چکی تھی اور صحرا کے گرم ریت پہ گر کر تڑپنے لگا۔ اس کا خون گرم ریت کو تر کرنے لگا اور کچھ دیر بعد ٹھنڈا ہو گیا۔

''اچانک ہی اس خونخوار شیر نے میرے اونٹ پر وار کیا تھا۔ خود تو مر گیا لیکن میرے اونٹ کا نرخرہ چبا کر اس کا بھی کام تمام کر گیا ہے۔ تمثیلہ نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے ہونٹ بھینچ کر اپنے مردہ اونٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''اونٹ کی خیر ہے۔ تم میرے ساتھ میرے اونٹ پر بیٹھ جانا''..... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا تو تمثیلہ شرما گئی اور اس کے چہرے پر شرم کی سرخی آ گئی۔

''ابھی میں تمہاری منگیتر ہوں بیوی نہیں کہ ایک ساتھ بیٹھیں اس لیے ابھی صبر ہی کرو''..... تمثیلہ نے شرم سے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر پرمود ہنس پڑا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''کوئی بات نہیں کیپٹن توفیق اور کیپٹن نوازش تم دونوں میں سے ایک بندہ اپنا اونٹ تمثیلہ کو دے دے اور ایک اونٹ پر اکٹھے بیٹھ جاؤ''..... میجر پرمود نے کہا تو کیپٹن توفیق

Downloaded from Paksociety.com

اپنے اونٹ کو نیچے بٹھا کر اتر گیا اور کیپٹن نوازش کے اونٹ کی طرف بڑھا۔

''ویسے مجھے اس شیر کو مار کر افسوس بھی ہو رہا ہے''.....میجر پرمود نے افسردہ لہجے میں کہا۔

''وہ کیوں آخر اس کی کیا وجہ ہے حالانکہ اس درندے کی وجہ سے ہمیں ایک اونٹ سے بھی ہاتھ دھونا پڑا ہے اور لیڈی بلیک کے ساتھ تمہاری زندگی بھی خطرے میں تھی یہ تو قسمت اچھی ہے کہ یہ طاقتور اور خوفناک شیر تم دونوں کو نقصان نہیں پہنچا سکا ورنہ شیر جیسے طاقتور درندے کے پاؤں کے پنجے کے نشان جسم کا گوشت پھاڑ سکتا تھا بس بال بال بچے ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں افسوس ہوا ہے''.....آفتاب سعید نے حیرت سے کہا۔

''ہاں وہائٹ شارک۔تم درست کہہ رہے ہو واقعی میں اور لیڈی بلیک اس طاقتور شیر کے زخمی ہونے کے بعد بہت مشکل میں پھنس چکے تھے لیکن یار بات دراصل یہ ہے کہ یہ شیر بیچارہ معلوم نہیں جنگل سے نکلنے کے بعد کب سے اس صحرا میں بھٹک رہا تھا اور شدید بھوکا تھا اور ظاہری بات ہے کہ اس نے اپنی بھوک پیاس مٹانے کے لیے کچھ کرنا تو تھا اور شیر ایسا درندہ ہے جو درندوں کا لیڈر کہلاتا ہے۔ویسے تو چیتا، تیندوا، جیگر وال، باگھ یعنی ٹائیگر اور انسانوں کے لیے بے ضرر درندے لگڑ بھگے اور انسانوں کے بدترین دشمن یعنی بھیڑیئے یہ سب درندے ہی کہلاتے ہیں لیکن شیر کو ان سب پر فوقیت حاصل ہے اور ہم انسان بھی جب کسی کی تعریف کرتے ہیں تو اسے شیر کے لقب سے پکارتے ہیں کیونکہ شیر طاقت ہمت اور بہادری کی علامت کہلاتا ہے''.....میجر پرمود نے طویل سانس لے کر کہا جیسے واقعی اسے اس شیر کے مرنے کا افسوس ہو رہا ہو۔

''خیر میجر۔جو بھی ہے اگر ہم اسے پہ فائر نہ کرتے تو یہ ہمیں گہرا نقصان پہنچا سکتا تھا لیکن میجر یہ بتاؤ کہ کیا تم ٹھیک ہو''.....تمثیلہ نے بھی بے تابی سے میجر پرمود سے پوچھا۔

''ہاں تم میری فکر مت کرو میں ٹھیک ہوں خیر اب ہمیں اس مردہ اونٹ میں لدے سامان کو اتار کر دوسرے اونٹوں پر شفٹ کرنا ہوگا''.....میجر پرمود نے کہا تو تمثیلہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔،میجر پرمود اور تمثیلہ نے مردہ اونٹ سے سامان اتار لیا اور دوسرے اونٹوں پر لاد دیا۔

Downloaded from Paksociety.com

کیپٹن طارق نے ان سب اونٹوں پر موٹے کپڑوں کے چھجے اس انداز سے اوپر کی طرف باندھ رکھے تھے کہ آگ اگلتی سورج کی تپش ان پر اور اونٹوں پر بھی نہیں پڑ رہی تھی اس لیے گرمی کے باوجود اونٹ گرمی میں بھی آگے بڑھ رہے تھے۔

''ویسے ہم نے غلطی کی ہے اپنے ساتھ ایکسٹرا اونٹ ساتھ نہیں لائے''.....آفتاب سعید نے کہا۔

''ہاں وہائٹ شارک۔آپ درست کہتے ہیں ہمیں ایک دو ایکسٹرا اونٹ ساتھ لے آنے چاہیے تھے لیکن کوئی بات نہیں ہم ان اونٹوں سے ہی کام آسانی سے چلا رہے ہیں۔ان سب کے گائیڈ کیپٹن طارق نے ایک اونٹ سے ہاتھ دھونے کے بعد ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''میرے خیال میں گرمی بہت بڑھ چکی ہے اور اونٹ بھی بہت بے تاب ہیں ہمیں شام ہونے تک رک جانا چاہیے اور رات کو ہم چاند کی روشنی میں آسانی سے سفر کر سکتے ہیں''..... میجر پرمود نے کہا تو سب نے اس پر اتفاق کیا اور اونٹوں کو ایک ٹیلے کی اوٹ میں چھاؤں میں بٹھا دیا اور خود بھی خیمے لگانے لگے ویسے شدید گرمی کی وجہ سے شیر سے جنگ کرنے کی صورت میں تمثیلہ اور میجر پرمود کا برا حال ہو گیا تھا اور پسینے سے شرابور ہو چکے تھے کیونکہ کڑکڑاتی گرمی نے ان کا چند ہی لمحوں میں برا حال کر دیا تھا۔

اچانک یہاں صحرا میں تیز ہوا چلنے لگی تو سب نے چونک کر کیپٹن طارق کی طرف دیکھا۔کیپٹن طارق نے غور سے ماحول کو دیکھا اور یہ ہوا انتہائی گرم لو کے تھپیڑے بن کر ان کے وجود میں انگاروں کی طرح لگ رہے تھے۔

''اوہ کہیں صحرا کے معروف طوفانی جھکڑ تو نہیں آنے والے''.....تمثیلہ نے چونک کر اور قدرے خوفزدہ لہجے میں کیپٹن طارق کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''لیڈی بلیک۔ابھی فکر کی بات نہیں ہے میرے اندازے کے مطابق ابھی طوفان کی آمد نہیں ہے ورنہ صحرا کے طوفان اور خاص کر صحرائے اعظم کے طوفان بہت ہی خوفناک ہوتے ہیں''.....کیپٹن طارق نے کہا۔

''مگر کیپٹن طارق۔یہ تیز ہوا شدید گرمی میں انگارے بن کر ہمارے وجود کو جلا رہی

Downloaded from Paksociety.com

ہے''.....تمثیلہ نے کہا۔

''ظاہری بات ہے لیڈی بلیک ہم گریٹ صحارا میں سفر کر رہے ہیں اب یہاں ہمیں سائبریا کی یخ ٹھنڈی ہوائیں تو نہیں مل سکتیں''.....میجر پرمود نے تیز ہوا میں اپنا خیمہ خود لگاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا اور دیگر سب بھی خیمہ لگانے میں مصروف تھے۔

''لیکن میجر۔اس وقت دن ہے اور اسی جگہ رات کو خاص کر آدھی رات کو ہم گرم رضائیوں کے بغیر نہیں رہ سکیں گے کیونکہ اس وقت بیشک سورج آگ برسا رہا ہے لیکن رات کو درجہ حرارت منفی سے بھی نیچے گر جاتا ہے اور دانت سے دانت بجنے لگتے ہیں یہی صحرا کی خاصیت ہے''.....تمثیلہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب تیز گرم ہوا میں لو کے تھپیڑوں کے باوجود ان سب نے اپنے خیمے نصب کر لیے تھے اور اونٹوں کے اوپر سائبان کر کے اپنے خیموں میں گھس گئے اور پھر سب نے پہلے مل کر کھانا کھایا اور مناسب پانی پیا کیونکہ صحرا کے سفر میں دن کے وقت جتنا مرضی پانی پیا جائے پیاس نہیں جاتی۔کھانے کے بعد سب اپنے اپنے خیمے میں لیٹ گئے اور شدید گرمی اور گرم لو کی وجہ سے پردوں سے خیموں کو بند کر کے چٹائیوں پر سو گئے۔لیکن ابھی ان کو سوئے ہوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ کیپٹن طارق ہڑبڑا کر سب کو آوازیں دینے لگا۔

''کیا بات ہے کیپٹن طارق۔تم بہت پریشان لگ رہے ہو۔سر بہت تیز طوفان آنے والا ہے اور یہ جگہ بالکل خطرے سے خالی نہیں ہے جلدی سے خیمے اتاریں ورنہ ہم اونٹوں سمیت سب سامانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور طوفان کی وجہ سے الگ ہو کر بھٹک جانے کی صورت میں بھیانک موت سے بھی دوچار ہو سکتے ہیں''.....کیپٹن طارق نے تیز لہجے میں کہا کیونکہ اچانک ہوائیں چیختی چنگھاڑتی ہوئی ان کے خیمے کو اکھاڑنے پر مجبور تھیں۔

سب تھکاوٹ کے باوجود تیزی سے حرکت میں آئے اور خیمے اتارنے لگے اسی دوران کیپٹن طارق نے اونٹوں کو اٹھا دیا اور سب ان پر بیٹھ کر تیزی سے مغرب کی سمت بڑھنے لگے جہاں شمالی جنگلوں کا طویل سلسلہ یہاں سے کچھ کلومیٹر کے بعد شروع ہونے والا تھا۔ تیز ہوا بہت زیادہ بڑھ گئی تھی اور اونٹ صحرا کے ٹرینڈ رہونے کے باوجود ہراساں تھے اور بلبلانے لگے تھے۔اچانک ان کو یہاں صحرا میں چند اونٹوں کے ڈھانچے نظر آئے جو معلوم

Downloaded from Paksociety.com

نہیں کس کے تھے اور اس تیز اور گرم ہوا میں ان کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ چیک کریں کہ کس بدقسمت قافلے کو صحرا نے نگل لیا تھا کہ اونٹ بھی نہ بچ سکے تھے۔

''آخر یہ کون ہو سکتے ہیں''.....کیپٹن نوازش نے چیختے ہوئے کہا کیونکہ چنگھاڑتی ہواؤں کی وجہ سے سیٹیاں بج رہی تھیں اور بہت شور تھا۔

''جو بھی تھے صحرائے اعظم میں اس طرح قافلے بھٹک جانے کی صورت میں موت کا شکار ہوتے رہتے ہیں اور یہ صحرائے اعظم میں عموماً ہوتا ہی رہتا ہے لیکن ہمیں ابھی صرف اپنی ہی فکر کرنی چاہیے''.....کیپٹن طارق نے گلا پھاڑ کر چلاتے ہوئے کہا لیکن بولنے سے پہلے اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا تھا کہ ریت اس کے منہ میں نہ جائے۔سب نے ہی ڈھاٹے باندھے ہوئے تھے جو تیز ہوا میں پھڑ پھڑا رہے تھے اور کسی بھی لمحے ان کے چہروں سے اتر سکتے تھے لیکن سب نے مضبوطی سے ان کو باندھ رکھا تھا کیونکہ ڈھاٹے اترتے ہی گرم اور انگارہ ہوائیں ان کے چہروں پر گرم ریت کے ذرات سے زخمی بھی کر سکتے تھے۔

یہ شکر تھا کہ کیپٹن طارق نے ان سب کو جلدی ہی تیاری کا حکم دے دیا تھا اور بس ہوائیں ہی ابھی تھیں اور مونڈرز ابھی تک نہیں چلے تھے جو انسانوں کو تنکوں کی مانند بہا کر کہاں سے کہاں پٹخ دیتی تھیں اور چونکہ ریت کے عظیم ٹیلے بھی مونڈرز کی نظر ہو کر اپنا مقام کھو دیتے تھے اور بھٹکے ہوئے انسان کو ریت اپنے اندر سمو کر زندہ ہی دفن کر دیتی تھی لیکن خیر ابھی یہ سب مونڈرز جیسے طوفان عظیم سے محفوظ ہی تھے لیکن کوئی معلوم نہیں کہ مونڈرز یہاں کا رخ کر کے تیز اور گرم ہواؤں کو طوفان میں بدل کر ان سب کو بھیانک موت کی طرف دھکیل سکتی تھی۔

اونٹ بھی شاید صحرا کے اس رموز سے واقف تھے اس لیے تیز ہوا کے باوجود تیزی سے تقریباً صحرا میں بھاگتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے ورنہ مونڈرز چلنے کی صورت میں اونٹوں کو بھی اپنا دفاع کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔کچھ دیر بعد اچانک تیز ہوا کے جھکڑوں کا زور ٹوٹنے لگا تو میجر پرمود اور آفتاب سعید نے دیکھا کہ ان کے گائیڈ کیپٹن طارق کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا تھا جیسے وہ اونٹ تیز رفتاری سے ان کو مونڈرز کے ایریئے سے فی الحال دور لے جا چکے ہوں۔

Downloaded from Paksociety.com

کچھ دیر مزید اونٹ اپنی مخصوص رفتار سے بھاگتے رہے لیکن اچانک ایک ٹیلے کی اوٹ سے ایک اور شیرنی نکل آئی اور ان کی طرف لپکی۔

''اوہو لگتا ہے یہ شیروں کی جوڑی شاید کھٹے ہی جنگل سے نکل کر اس صحرا میں بھٹک گئی ہے اور موقعے کے انتظار میں تھی تاکہ شکار کر سکے'' ..... کیپٹن طارق نے اس شیرنی کو دیکھتے ہوئے چونک کر کہا اور بے اختیار اس شیرنی پر ان کی طرف سے پے در پے فائرنگ ہوئے لیکن میجر پرمود اور تمثیلہ کے اونٹ ایک ساتھ ہی صحرا کی گرم ریت میں آگے بڑھ رہے تھے اور ٹیلے کی اوٹ میں چھاؤں میں بیٹھی شیرنی کو اچانک نکلتے دیکھ کر گھبرا گئے اور بے حد تیزی سے آگے بھاگنے لگے اور اس شیرنی کو دیکھ کر پچھلے اونٹ گھبرا کر رک گئے تھے یہ اور بات ہے کہ شیرنی ان کی فائرنگوں سے اونٹوں کے پاس پہنچنے سے پہلی ہی کئی گولیاں کھانے کے بعد گرم ریت پر گر کر تڑپنے لگی تھی لیکن بہر حال شیرنی کی دہشت کے سامنے ان کے اونٹ بے اختیار پیچھے کی اوٹ بھاگنے لگے تھے۔

میجر پرمود اور تمثیلہ نے اپنے اونٹوں کو روکنے کی کوشش کی لیکن شیرنی سے ڈرے ہوئے اونٹ انتہائی تیز رفتاری سے بھاگتے ہوئے کافی آگے بڑھ آئے تھے۔ میجر پرمود اور تمثیلہ اپنے ساتھیوں سے بھٹک چکے تھے۔

''اوہ نو۔ لگتا ہے اس شیرنی کی وجہ سے ہم اپنے ساتھیوں سے بھٹک چکے ہیں'' ..... تمثیلہ نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا۔

''یہ تو بہت خطرناک بات ہوئی اس طرح تو ہم اس خوفناک صحرا میں بری طرح پھنس جائیں گے کیونکہ بہر حال کیپٹن طارق کی رہنمائی کے بغیر یہ خوفناک گریٹ صحارا ہمیں بھیانک موت بھی مار سکتا ہے'' ..... میجر پرمود نے بھی تشویش سے کہا۔ چونکہ ان دونوں کے اونٹ کافی آگے آ چکے تھے اس لیے اب ان کی سپیڈ کم ہو چکی تھی لیکن ان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب دونوں کریں تو کیا کریں۔

''پرمود۔ کیا سپر میٹر تمہارے پاس ہے جو ہمارے سائنس دان نے ہمیں دیا ہے تاکہ ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کر سکیں'' ..... تمثیلہ نے بے تابی سے پوچھا۔

''ہاں تمثیلہ۔ وہ تو میرے پاس ہے لیکن ہمارے ساتھیوں کو ہمارے پاس ہونا چاہیئے

Downloaded from Paksociety.com

تھا کیونکہ ہم صرف دو ہیں اور اگر کوئی دشمن پارٹی اور خاص کر عالمی دہشت پسند پارٹی آئی تو ہم صرف دو ہونے کی صورت میں ان کے ایمونیشن کا شکار ہو سکتے ہیں''.....میجر پرمود نے تمثیلہ کو اس کے نام سے پکارتے ہوئے کہا کیونکہ اس وقت یہ اپنے ساتھیوں سے الگ تھے اور اکیلے میں یہ دونوں ایک دوسرے کو نام سے ہی پکارتے تھے۔

''میرے خیال میں ہمیں یہاں اتر کر تھوڑا آرام کر لینا چاہیے ہو سکتا ہے ہمارے ساتھی ہم تک پہنچ جائیں''.....تمثیلہ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے ایسا ہی کر لیتے ہیں''.....میجر پرمود نے طویل سانس لے کر کہا۔

''اوہو۔ پرمود اس اونٹ کے جلدی بھاگنے سے میرا ٹرانسمیٹر اور سیٹلائیٹ سیل فون کہیں گر گیا ہے''.....تمثیلہ نے پریشانی سے کہا۔

''یہی حال میرے ساتھ ہوا ہے اور تمہارے پاس بھی نہیں ہیں تو ہم واقعی مشکل کا شکار ہو سکتے ہیں''.....میجر پرمود نے چونکتے ہوئے کہا۔

''چلو شکر ہے پرمود۔ ہمارے اونٹ ایک ساتھ ہی بھاگے ہیں۔ ہم دونوں الگ نہیں ہوئے اور اب کوشش کرنی ہے کہ ہم دونوں الگ نہ ہوں ورنہ یہ ہولناک گریٹ صحارا ہماری بھیانک موت کا سبب بن جائے گا کیونکہ ایک اکیلا دوگیارہ کے برابر ہوتے ہیں''.....

تمثیلہ نے کہا اور اپنا اونٹ روک دیا میجر پرمود نے بھی ایسا ہی کیا اور دونوں اونٹوں کو بٹھا کر خیمے ان سے بندھے دو خیمے اتار لیے اور گرمی سے بچنے کے لیے خیمے لگا کر اس میں آ گئے۔

''ارے وہ دیکھو پرمود۔ یہ کھوہ کیسی ہے''.....اچانک تمثیلہ کی نظر اس صحرا میں پکی ریت کے ایک کھوہ میں پڑی تو میجر پرمود بھی چونک گیا۔

''معلوم نہیں اس میں کوئی درندے نہ ہوں کیونکہ ہم کچھ دیر پہلے صحرا میں دو شیروں کا سامنا کر چکے ہیں''.....تمثیلہ نے تشویش سے کہا۔

''نہیں تمثیلہ۔ ہمیں ایک بار اس قدرتی کھوہ کا جائزہ لینا چاہئیے''.....میجر پرمود نے مسکرا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

او کے پھر اکٹھے ہی جاتے ہیں''.....تمثیلہ نے کہا اور دونوں نے اپنے اونٹوں کو دیکھا ایمونیشن کے تھیلے سے چند خاص چیزیں اٹھائیں اور چونکنے ہو کر تیز ٹارچوں کو جلا کر کھوہ

Downloaded from Paksociety.com

کے اندر داخل ہو گئے۔ میجر پرمود نے سپر میٹر کے آلے کو آن کر لیا تھا لیکن یہ دیکھ کر ان کو مایوسی ہوئی کہ یہاں ان کو ہاٹ ڈائمنڈ کے آثار کا کوئی انڈیکٹر نظر نہیں آ رہا تھا۔

''حیرت ہے صحرائے اعظم کے اس ایریئے میں یہ کون سا کھوہ ہے جو اندر سے اتنا گہرا آگے کی طرف جا رہا ہے''..... میجر پرمود نے حیرت سے کہا۔

اچانک ان دونوں کو سیٹیوں کی تیز آوازیں سنائی دیں تو دونوں چونک گئے۔

''اوہ نو لگتا ہے یہاں باہر طوفان آ گیا ہے اور ہمارے اونٹ ہمیں چھوڑ کر بھاگ چکے ہوں گے اگر یہ طوفان مونڈرز کا روپ دھار گئے تو یہ کھوہ کے اوپر ٹیلا دب بھی سکتا ہے اور ریت یہاں سے غائب ہو کر کسی اور جگہ منتقل ہو جائے گی''..... تمثیلہ نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور پھر دونوں تیزی سے آگے کی طرف بھاگنے لگے اچانک ٹارچ کی تیز روشنی میں انہوں نے دیکھا کہ کھوہ کا اختتام ہو گیا تھا جہاں ریت تیزی سے اڑتی ہوئی یہاں آ رہی تھی اور کھوہ کا دھانہ بند ہونے لگا تھا تو یہ تیزی سے دوبارہ مڑ گئے کیونکہ ہوا کا رخ اس طرف سے ہی تھا۔ اچانک انہوں نے دیکھا کہ دو افراد جن میں ایک مرد اور ایک لڑکی تھی دونوں تیزی سے بھاگتے ہوئے اندر کی طرف ہی آ رہے تھے جہاں یہ دونوں حیرت اور شش پنج میں تھے کہ کس طرف کا رخ کریں اور ان دونوں کو دیکھ کر میجر پرمود اور تمثیلہ چونک گئے۔

☆.....☆.....☆

کرنل ڈراس اور کی ٹیم یہ نئی اور خوفناک افتاد دیکھ کر شدید پریشان ہو گئے۔ مکھیوں کی بھنبھناہٹ بہت تیز ہو گئی تھی۔

''بھاگو سب۔ وہاں جھاڑیاں ہیں اور جھاڑیاں گو کہ اتنی بڑی نہیں ہیں لیکن لیٹ کر ہم ان خونی مکھیوں اور بھیانک موت سے خود کو بچا سکتے ہیں''..... کیپٹن لیزا نے تیز لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کی بات پر کیپٹن بریم نے بھی چیخ کر ساتھیوں کو جھاڑیوں میں جانے کا کہا۔ اتنا وقت نہیں تھا کہ کرنل ڈراس یا میجر ہیری اپنے ساتھیوں کیپٹن بریم یا کیپٹن لیزا کچھ اور کہہ سکیں اس لیے سب ہی انتہائی تیز رفتاری سے بھاگتے ہوئے آگے بڑھے اور جھاڑیوں میں گھستے چلے گئے۔ خون آشام سرخ مکھیاں جو تاریک براعظم کے ان شمالی جنگلوں میں خون آشام مشہور تھیں جو جسم کے خون کے ساتھ گوشت بھی چٹ کر کے

Downloaded from Paksociety.com

ہڈیاں ہی چھوڑتی تھیں اور یہ ان ایریاز میں قاتل اور خون آشام سرخ مکھیاں مشہور تھیں۔ لیکن یہ ان سب کی خوش قسمتی تھی کہ یہ ان مکھیوں کے خونی وار سے پہلے ہی جھاڑیوں میں پہنچ گئے تھے۔ چونکہ جھاڑیاں اتنی بڑی اور بہت گھنی نہیں تھیں اس لیے ابھی بھی یہ خطرے سے باہر نہیں ہوئے تھے۔ اچانک کرنل ڈراس کی سیکرٹ سروس کے خاص ممبران سے ہٹ کر دیگر دو ممبران سے چیخیں تو ان کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے وجود میں انگارے بھر گئے ہوں۔ دونوں ہی چیختے ہوئے جھاڑیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور بس پھر کیا تھا یہ خون آشام سرخ مکھیوں کا ٹڈی دل لشکر ان دونوں بدقسمت کے وجود سے چمٹ گیا تھا اور دونوں بری طرح چیختے ہوئے ادھر ادھر بھاگنے لگے کیونکہ یہ مکھیاں بارود اور گولیوں سے بھاگنے والے اور مرنے والی نہیں تھیں۔

''اوہو بیوقوفو۔ یہ کیا کر دیا اور جھاڑیوں سے کھڑے ہو گئے ہو اپنی بھیانک موت کے لیے سب ہی ریڈ ہاٹر کے سپرے نکال کر جھاڑیوں میں لیٹے ہی اوپر کی طرف فائرنگ کرو اور ایسا کرتے ہوئے اپنا سانس بھی بند رکھنا ہے''.....اچانک کیپٹن بریم نے گلا پھاڑتے ہوئے چلا کر کہا کیونکہ اپنے دو ساتھیوں کا بھیانک انجام دیکھ کر چکا تھا۔

کیپٹن بریم کی آواز یہاں اس کے ساتھیوں کرنل ڈراس، کیپٹن لیزا نے سن لی تھی اور دونوں ہی لیٹے ہی اپنے چرمی بیگوں کو کھول کر اس میں سے ریڈ کلر کے سپرے نکال لیے اور اپنی سانسوں کو بند کر کے لیٹے ہی اوپر کی طرف بے دریغ سپرے کرنے لگے جس سے انتہائی تیز اور ناگوار بو پھیل گئی اور ہر طرف تیز سرخ روشنی پھیل گئی تھی۔

یہ دیکھ کر دیگر ممبران نے بھی اپنی سانسوں کو بند کر دیا کہ اس مہلک فائرنگ سے یہ خود بھی بے ہوش ہو سکتے تھے۔ اب ایک ساتھ کئی ریڈ ہاٹر جیسے تیز اثر کے سپرے سے مکھیاں گرنے لگیں اور اس سرخ روشنی اور اس کے کثیر دھویں سے سرخ مکھیاں تیزی سے یہاں سے بھاگنے لگیں جیسے انہوں نے اپنی موت دیکھ لی ہو۔ کچھ دیر بعد مکھیاں یہاں سے جا چکی تھیں اور اب یہ محفوظ تھے۔

''اف۔ ہم پر اچانک ہی اور بہت ہی خوفناک حملہ ہوا تھا اور ان خون آشام مکھیوں نے ہمارے دو ساتھیوں کی جان لے لی ہے''.....میجر ہیری نے کھڑے ہوتے ہوئے خوفزدہ

Downloaded from Paksociety.com

لہجے میں کہا۔

''سر۔شکر کریں کیپٹن بریم اپنے ساتھ ریڈ ہاٹر جیسی سپرے کا انتظام کر کے لایا تھا جس کا اثر تھوڑی دیر کے لیے ہوتا ہے لیکن اس کے اندر سانس لینے سے سانس کی نالیاں بھی بند ہو سکتی ہیں لیکن اس مہلک سپرے نے اس وقت ہمارا خوب ساتھ دیا ہے ورنہ یہ جھاڑیاں اتنی گھنی اور بڑی نہیں ہیں۔ہم جھاڑیوں میں چھپنے کے بعد بھی محفوظ نہیں تھے''.....کیپٹن لیزا نے اپنے دو ساتھیوں کا حشر دیکھتے ہوئے کہا جن کے چہرے خون سے تر تھے اور سرخ مکھیوں کے ٹڈی دل لشکر نے چند لمحوں میں ہی ان کے دو ساتھیوں کے چہروں کو اس تیزی سے نوچا تھا کہ ان کی کھوپڑیوں کی ہڈیاں ان کو نظر آنے لگی تھیں اور دونوں چیختے چلاتے بھیانک موت سے دوچار ہو گئے تھے۔

''یہ ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کی مہم ہمارے لیے بہت بھاری ہو رہی ہے اور ہم اپنے تین ساتھیوں سے جدا ہو چکے ہیں''.....کیپٹن نائیک نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں چیف ہم چونکہ تاریک جنگلوں کی مہمات میں کوئی خاص ورک نہیں کیا اس لیے ہمارے ساتھ ایسا ہو رہا ہے''.....کیپٹن جانسن نے بھی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''اگر یہی حال رہا تو پھر ایک ایک کر کے ہم سب مرتے جائیں گے اور ہمارے جدید ایمونیشن بھی ایک لحاظ سے ہمارے لیے فضول ثابت ہو رہے ہیں''.....میجر ہیری نے کہا۔

''نہیں سر ہم ایسا تو نہیں کہہ سکتے کیونکہ سپرے کی وجہ سے ہم اتنی بھیانک موت سے بچے ہیں اور ہمارے یہ سامان اور ایمونیشن ہمارے لیے کارآمد ہی ہیں۔اگر ہم مناسب وقت پر ان کو استعمال کریں تو''.....اس بار کیپٹن لیزا نے کہا۔

''بے شک ہمارے تین ساتھی ہم سے جدا ہو چکے ہیں لیکن آپ سب یہ دیکھیں کہ اطلاع کے مطابق کرنل فریدی اور عمران کے گروپ بھی ان طویل جنگلوں میں ہی کہیں موجود ہیں اور تاریک جنگلات کی مہمات بہت ہی جان لیوا ہوتی ہیں جس میں ہر وقت بہت ہوشیار رہنا پڑتا ہے اور ہمارا ٹاسک ہاٹ ڈائمنڈ ہے اگر ہم اس طرح ڈرتے رہے تو ہم مزید آگے نہیں بڑھ سکیں گے''.....کیپٹن بریم نے کہا۔

''میرے خیال میں ہمیں ابھی سے ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور اپنی مہم جاری رکھنی

Downloaded from Paksociety.com

چاہیے کیونکہ بغیر محنت اور لگن کے تو ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ بس اب ہمیں ایک ساتھ رہ کر بہت محتاط ہو کر اور ایک دوسرے سے مشورے لے کر خاص کر کیپٹن لیزا اور کیپٹن بریم کے مشوروں پر عمل کرتے ہوئے آگے بڑھنا ہے''..... کرنل ڈراس نے کیپٹن لیزا اور کیپٹن بریم کی ہمت بڑھانے والی باتوں کو سن کر کہا۔

''چیف۔ کیپٹن بریم کو تو تاریک جنگلوں کا تجربہ ہے لیکن یہاں تاریک جنگلوں میں کیپٹن لیزا کے کن مشوروں پر عمل کیا جائے گا''..... میجر ہیری نے حیرت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دیکھو میجر ہیری۔ تم بے شک میرے بعد یہاں کے بڑے آفیسر ہو اور رینک میں ان چاروں کیپٹن سے بڑے ہو اور میرے بعد ان کے باس ہو لیکن مجھے افسوس ہے کہ تم نے بھی بزدلی کی باتیں شروع کر دی ہیں اور اس کے برعکس کیپٹن بریم اور کیپٹن لیزا ہمت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور کیپٹن لیزا گو کہ تاریک جنگلوں کا تجربہ نہیں رکھتی لیکن اس کی باتیں اور مشورے بہت مفید ہوتے ہیں''..... کرنل ڈراس نے خشک لہجے میں کہا تو میجر ہیری کیپٹن جانسن اور کیپٹن نائیک کے چہروں پر شرمندگی کے آثار نمودار ہو گئے۔

''یس چیف۔ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ اگر ہمارے ملک کی دو اہم ترین ایجنسیوں جی پی فائیو اور ریڈ آرمی کو چھوڑ کر ہمیں ترجیح دی گئی ہے تو پھر ہمیں پوری لگن اور بے خوف ہو کر اپنے مشن کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے''..... اس بار میجر ہیری نے ہمت سے کہا تو کیپٹن لیزا کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی لیکن فوراً ہی ختم ہو گئی کیونکہ ان کے ساتھی ان کے سامنے بھیانک موت سے دوچار ہو رہے تھے۔

''سر۔ مہربانی کہ آپ مجھے بھی گڈ مشورے دینے والوں میں شامل کیا ہے''..... کیپٹن لیزا نے میجر ہیری کی طرف دیکھ کر کہا۔

اب ایک دفعہ پھر سب ایک ساتھ آگے بڑھنے لگے کیونکہ ایک تو انہوں نے کھانا کھا لیا تھا اور کافی حد تک ریسٹ بھی کر لیا تھا اور دوسرا ان کو یہ بھی خطرہ تھا کہ جنگل کا یہ ایریا بہت ہی خطرناک تھا جہاں ان کے دو ساتھی بھیانک ترین موت کا شکار ہو چکے تھے۔

''چیف۔ میٹر میں کچھ انڈیکیٹر آیا ہے''..... کچھ دیر بعد جنگل میں محتاط ہو کر آگے بڑھنے

Downloaded from Paksociety.com

کے بعد کیپٹن نائیک نے کرنل ڈراس سے پوچھا۔

''نہیں۔ابھی تک تو میٹر پر ہاٹ ڈائمنڈ کا کوئی انڈیکیٹر نہیں ہے تین کلومیٹر دور ہونے کے باوجود میٹر پر انڈیکیٹر آ جاتے''.....کرنل ڈراس نے مایوسی سے کہا۔

''سر۔دراصل یہ ایریا تاریک براعظم کے گھنے ترین اور خطرناک علاقوں میں شامل ہے اس لیے ہمیں انتھک محنت تو کرنی پڑے گی۔ہوسکتا ہے آگے ہمیں انڈیکیٹر کہیں مل جائے''.....اس بار کیپٹن جانسن نے کہا۔

''ہاں ہم سب کوشش تو کر رہے ہیں اور ویسے یہاں دنیا کے چند اور ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ اور خاص کر کرنل فریدی اپنی خاص ٹیم کے ساتھ اور عمران جیسا شیطان بھی یہاں موجود ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں جہاں ہوں وہاں کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلتا ہے یعنی یہ دونوں اپنی صلاحیتوں سے ٹارگٹ کو حاصل کر ہی لیتے ہیں''.....میجر ہیری نے کہا۔

''ہاں ویسے تو ڈاکٹر سائمن اور میجر پرمود بھی ایسی ہی خوبیوں کے مالک ہیں اور جس چیز کے پیچھے پڑ جائیں اس کو ضرور حاصل کر کے رہتے ہیں''.....کرنل ڈراس نے کہا۔

''اوہو چیف پھر تم ہم اسرائیلی سیکرٹ سروس کو دوگروپس میں ہونا چاہیے تھا اور ہمارا ایک گروہ صحارا میں ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کی کوشش کرتا کیونکہ جس طرح ہمارے پاس ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے والا میٹر ہے اسی طرح ان سب سیکرٹ ایجنٹ گروپوں کے پاس ایسے طرز کے جدید آلات لازمی ہوں گے اور اگر صحارا میں شمالی جنگلوں کے ختم سلسلے کے بعد شروع ہونے والے صحارا کے خوفناک ایریے میں ہاٹ ڈائمنڈ پایا گیا تو میجر پرمود یا ڈاکٹر سائمن میں سے کوئی بھی ان کو حاصل کر لے گا اور ہم اپنے ساتھیوں کو گنوانے کے باوجود صرف منہ ہی دیکھتے رہ جائیں گے''.....کیپٹن نائیک نے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو پھر ہمارے ملک کو جی پی فائیو یا ریڈ آرمی میں سے کسی ایک ایجنسی کو صحارا بھیجنا چاہیے تھا''.....کیپٹن جانسن نے کہا۔

''بیوقوف انسان۔اگر ایسا ہوتا اور جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ یا ریڈ آرمی کا کرنل فرانک ہاٹ ڈائمنڈ کو حاصل کرنے کے بعد پریذیڈنٹ صاحب یا پرائم منسٹر صاحب کی نظروں میں مقبول ہو جاتے اور ہم صرف منہ دیکھتے رہ جاتے۔ہم نے ابھی یہاں ان جنگلوں میں اپنی

Downloaded from Paksociety.com

کوشش جاری رکھنی ہے پھر صحارا کا رخ ہی کرنا ہے کیونکہ ویسے بھی میری معلومات کے مطابق پاکیشیا، ایکریمیا، کافرستان، روسیا، شوگران، باچان، گریٹ لینڈ اور بلگارنیہ جیسے معروف سیکرٹ ایجنٹوں کے ملکوں نے اپنی ایک ایک معروف سیکرٹ ایجنسی کو ہی ہاٹ ڈائمنڈ کے ٹاسک کے لیے روانہ کیا ہے اور ہماری ایجنسی کا بھی دنیا میں ایک اہم نام ہے اور تم سب میرے ایجنٹ وممبران ہو اس لیے صرف ہمت اور ٹارگٹ کو پورا کرنے کے عزم کو ہی مائنڈ میں رکھو''..... کرنل ڈراس نے غصے سے کہا تو کیپٹن جانسن سہم کر خاموش ہو گیا۔

''یس سر۔ آپ درست کہہ رہے ہیں''..... کیپٹن بریم نے کہا۔

ان سب کو تاریک اور گھنے جنگلوں میں درندوں کی آوازیں دور سے سنائی دے رہی تھیں اور گو کہ اب کافی دیر سے پھر کوئی خوفناک حملہ ابھی تک نہیں ہوا تھا لیکن پھر بھی جدید ایمونیشن ہونے کے باوجود ان سب کے دل لرز رہے تھے کیونکہ اپنے تین ساتھیوں کو یہ اب تک ویسے ہی کھو چکے تھے جن کی بہت دردناک موت ہوئی تھی۔

''یہ اب تک ہمارا کسی جنگلی قبیلے سے سامنا نہیں ہوا جو کہ حیرت انگیز بات ہے''..... میجر ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر شکر کریں کہ ہمارا کسی وحشی قبیلے سے ٹکراؤ نہیں ہوا ورنہ ہم جدید ایمونیشن کے باوجود ان کی وحشت کا شکار ہو جاتے اور ہم سب کو ذبح کر دیا جاتا کیپٹن لیزا وحشی سردار کی وحشت اور ہوس کا شکار ہو جاتیں''..... کیپٹن بریم نے کہا۔

''ہاں کیپٹن بریم۔ تم درست کہتے ہو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وحشی لوگ بظاہر اجڈ اور گنوار ہوتے ہیں لیکن بہت تیز ہوتے ہیں اور اجنبی پارٹیوں کے سر پر اچانک نازل ہو کر ان کو پکڑ لیتے ہیں اور آدم خور قبیلے تو مردوں کو ذبح کر کے کھا جاتے ہیں لیکن جوان اور خوبصورت عورت بھی اگر ساتھ ہو تو وہ وحشی قبیلے کے سردار کی ہوس اور وحشت کا شکار ہوتی ہے اگر وحشی قبائل آدم خور نہ بھی ہوں تو اجنبی پارٹیوں کو زندہ نہیں چھوڑتے اور عورت تو لازمی طور پر وحشی سرداروں کے خیمے کے لیے مخصوص کر دی جاتی ہیں اور وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ بیشتر جدید دنیا کے لوگ دوست بن کر وحشی قبائل جاتے ہیں اور وہاں دوستی کا

Downloaded from Paksociety.com

ڈھونگ رچا کر ان کی جوان لڑکیاں اور قیمتی اشیاء اٹھا کر جدید ایمونیشن سے قبیلے کو نقصان پہنچا کر نکل جاتے ہیں اس لیے وحشی قبائل اب جدید دنیا والوں سے دوستی کرنے کے بجائے ان کو مارنے پر ہی ترجیح دیتے ہیں اور آدم خور قبیلے گوشت کھا جاتے ہیں''.....کیپٹن بریم نے اپنے ساتھیوں کو کہا۔

''حیرت ہے کیا اس جدید دور میں بھی ایسے وحشی قبائل افریقہ کے تاریک جنگلوں میں پائے جاتے ہیں''.....کیپٹن نائیک نے کہا۔

''احمق۔ نامعقول تم ہمارے ممبر ہو کر بھی احمقوں جیسی باتیں کر رہے ہو آخر افریقہ کو تاریک براعظم کیوں کہا جاتا ہے دنیا جانتی ہے کہ افریقہ کے طویل اور گھنے جنگلوں میں وحشی اور چند جگہ آدم خور قبیلے پائے جاتے ہیں اور ہزاروں برس سے وہ اپنی روایات پر قائم ہیں''.....میجر ہیری نے غصے سے کیپٹن نائیک کی طرف دیکھ کر کہا۔

''اس کے علاوہ برازیل کے وسط کے گھنے ایریاز کے جنگلوں میں بھی ریڈ انڈینز پائے جاتے ہیں جو اجنبی لوگوں کی کھوپڑیوں کو سکیڑ دیتے ہیں اور اپنی جھونپڑیوں کے کنڈوں پر لگا دیتے ہیں''.....کیپٹن لیزا نے کہا۔

''ویسے کیپٹن لیزا۔ تم بہت دلیر ممبر ہو حالانکہ جس طرح کیپٹن بریم نے وحشی قبائل کا خوفناک نقشہ کھینچا ہے اور خاص کر جدید دنیا کی اجنبی عورت وحشی سرداروں کی ہوس کی بھینٹ چڑھتی ہے میرا تو دل لرز رہا ہے لیکن تمہارے چہرے پر خوف بالکل نہیں ہے''..... کیپٹن جونسن نے کہا۔

''کیپٹن لیزا لیڈی ڈیتھ ہے اور لیڈی ڈیتھ ہر دشمن کے لیے صرف سراپا ڈیتھ ہی ہوتی ہے''.....میجر ہیری نے بھی اپنے چیف کرنل ڈراس کو خوش کرنے کے لیے کہا تو کیپٹن لیزا کے ساتھ کرنل ڈراس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''چیف۔ ہم مسلسل جنگل میں آگے بڑھ رہے ہیں لیکن یہاں ہر اطراف گھنے درختوں کا ہی سلسلہ پھیلا ہوا ہے کیا میٹر میں کچھ اشارے ظاہر ہوئے''.....کیپٹن بریم نے کہا۔

''نہیں کیپٹن بریم۔ لیکن بس تم نے خطرے کی صورت ہونے پر ہمیں انفارم کر دینا ہے''.....کرنل ڈراس نے کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''چیف میں اتنا ایکسپرٹ تو نہیں ہوں جس طرح ڈاکٹر سائمن کی ٹیم میں اس کا پاور ممبر ڈریگن سلاکا ہے اور کرنل فریدی کی ٹیم میں طارق جیسا منجھا ہوا سیاح اور جنگلوں کا ماسٹر ہے اور خاص کر عمران جیسے شیطان کے پاس تو جوزف جیسا جنگل پرنس اور کنگ ماسٹر یعنی رابرٹ بھی ہے جو جنگلوں کے بارے میں وسیع معلومات رکھتے ہیں لیکن پھر بھی میں کوشش کروں گا کہ اگر مجھے کوئی خطرہ محسوس ہو تو میں جلد ہی اس کے بارے میں آپ سب کو بتا سکوں''.....کیپٹن بریم نے کہا۔

''چیف جیسا کہ یہاں بے شمار پارٹیاں ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے آئی ہوئی ہیں کسی پارٹی سے سامنا ہونے پر کیا ان سے مقابلہ کیا جائے''.....کیپٹن جانسن نے پوچھا۔

''نہیں میرے خیال میں ہمیں صرف درندوں اور دنیا کی خطرناک تنظیموں یعنی زیرولینڈ، بلیک ڈیتھ یا بلیک تھنڈر کے ہرکاروں سے سامنا ہونے پر ان سے مقابلہ کیا جائے ورنہ دیگر پارٹیوں سے سامنا ہونے پر خاموشی سے راستہ بدلنا ہی بہتر ہے خاص کر کرنل فریدی اور عمران کی ٹیموں سے ہمیں بچنا ہی چاہیے کیونکہ بہرحال ان دونوں پارٹیوں کا تاریک جنگلوں میں مہمات کا وسیع تجربہ ہے اور ہم یہاں زیادہ تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے مار کھا سکتے ہیں''.....کرنل ڈراس کی بجائے کیپٹن لیزا نے جواب دیا۔

''ہاں کیپٹن لیزا۔تم درست کہہ رہی ہو کیونکہ ہم اسرائیلی سیکرٹ سروس والوں کو تاریک جنگلوں کی مہمات کا کوئی تجربہ نہیں ہے اور بغیر تجربے کے عمران جیسے شیطان کی پارٹی سے مقابلہ کرنا بہادری نہیں بلکہ سراسر بیوقوفی ہے بس اپنے ٹاسک ہاٹ ڈائمنڈ کو ہی فوکس رکھنا ہے ہاں البتہ ہم سے پہلے کسی بھی پارٹی چاہے وہ پاکیشیا یا کافرستان کی پارٹی ہو یا شوگران ،باچان، ایکریمیا، کرالس یا روسیا کی پارٹی ہو ہم نے ہاٹ ڈائمنڈ کو حاصل کرنے کے لیے پھر ان سے مقابلہ کرنے کو ترجیح دینا ہے ورنہ ہاٹ ڈائمنڈ ہمیں ملنے کی صورت میں خاموشی سے واپس جانے کو ترجیح دینا چاہیے''.....میجر ہیری نے کیپٹن لیزا کی بات کو ترجیح دیتے ہوئے کہا۔

اچانک ان سب کو جنگل میں بھگدڑ کی آوازیں سنائی دیں تو سب چونک گئے۔

''اوہ لگتا ہے جنگل کے اس گھنے ایریے میں جنگلی بھینسوں یا گینڈوں کا گروہ آنے والا

Downloaded from Paksociety.com

ہے اور ان کے بھاگنے سے ہی بھگدڑ اور زمیں میں ارتعاش ہوتا ہے''.....کیپٹن بریم نے پریشان کن لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر پریشانی عود آئی کیونکہ بھاگتے ہوئے اتنے وسیع گروہ کو وہ جدید ایمونیشن سے نہیں روک سکتے تھے اور کچلے بھی جا سکتے تھے۔

''مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ بے شک ہم نے ان جنگلوں میں سفر کیا ہے بعض جگہ کھلے حصے بھی آئے ہیں بھینسے اور گینڈے گنجان درختوں کے بجائے کھلے ایریے میں ایک ساتھ رہتے ہیں تاکہ درندوں خاص کر اپنے دشمن شیر سے مقابلے کے لیے ایک ساتھ رہتے ہیں''.....کیپٹن لیزا نے پریشانی اور خوف سے کہا۔

''ہاں کیپٹن لیزا۔تم درست کہتی ہو لیکن بعض دفعہ بھگدڑ مچ جانے سے گینڈے یا بھینسے گنجان اور گھنے درختوں والے حصوں کا بھی رخ کر لیتے ہیں اور بعض دفعہ تو ہاتھی بھی بھگدڑ مچ جانے کی وجہ سے درختوں کو توڑتے ہوئے ادھر ادھر نکل جاتے ہیں اور وہ سب سے خطرناک ہوتا ہے''.....کیپٹن بریم نے ہونٹ بھینچ کر پریشانی سے کہا۔

''مگر اب کیا کریں یہ زمیں کا ارتعاش اور دہلنے کا سلسلہ بہت تیز ہو رہا ہے''.....میجر ہیری نے اونچی آواز میں پریشانی سے کہا۔

''بھاگو سب اور موٹے درختوں کی اوٹ لے کر ان کے اوپر چڑھنے کی کوشش کرو''..... یکلخت کیپٹن بریم نے چیختے ہوئے کہا تو سب ادھر ادھر تیزی سے بھاگنے لگے اور اس بھاگم بھاگ میں ان کے ساتھی آگے بھاگنے لگے اور بکھر گئے۔،،

☆.....☆.....☆

''اوہو آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی پاور فل انجن کی گاڑی کا فیول ٹینک لیک ہو جائے''.....ہرشل نے پریشانی سے کہا۔

''کیا کہا جا سکتا ہے مشینری ہے اور مشینری کسی بھی وقت دھوکہ دے سکتی ہے''.....مادام کوشیلا نے ہونٹ سکیڑ کر کہا اور اسی دوران ڈاکٹر سائمن،کیپٹن مائیکل اور بیرسٹر کلارہ بھی ان کے ساتھ پہنچ کر پریشانی سے یہ صورت حال دیکھنے لگے۔

''اوہ۔صحارا جیسے دنیا کے خطرناک ترین صحرا میں اس طرح ابھی سے ہی مشکلات نے ہمارا آگے بڑھنے کی راہ مشکل کر دی ہے اور یہ اچھا نہیں ہے''.....بیرسٹر کلارہ نے بھی

Downloaded from Paksociety.com

پریشانی سے کہا۔

''شاید سفر کے دوران صحرا میں کوئی سخت قسم کی چیز اچک کر گاڑی کے ٹینک فیول سے بہت زور سے لگی ہے''.....رالف نے فیول ٹینک کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر گولی لگتی تو فیول ٹینک میں سوراخ ہوتا''.....ہرشل نے کہا۔

''پاور سکس۔ یہ تم نے بالکل احمقانہ بات کی ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر کوئی بلٹ ٹینکی کو لگتی تو یہاں ہم سے لڑنے والا مخالف گروہ ہم سے فائٹ کرنے کے لیے اب تک ہمارے سامنے آ چکا ہوتا اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ جیسے ہی بلٹ فیول ٹینک کو لگتا فیول ٹینک پھٹنے سے گاڑی کو آگ لگ چکی ہوتی''.....ڈاکٹر سائمن نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''سوری ماسٹر سیبون۔ میں نے واقعی احمقانہ بات کی ہے''.....ہرشل نے شرمندگی سے کہا۔

گو کہ انہوں نے سر پر موٹے کپڑوں کے ڈھاٹے باندھ رکھے تھے اور ٹھنڈے چشمے والے گاگلز آنکھوں میں لگا کر اپنے چہروں کو ڈھانپ رکھا تھا لیکن شدید گرمی کی وجہ سے ان کے وجود سے بہت پسینہ بہہ رہا تھا اور شدید گرمی سے ان کا برا حال ہو گیا تھا۔

''اب کریں تو کیا کریں کیونکہ فیول ٹینک تو دھیمے سے لیک ہو چکا ہے اور یہاں صحارا میں سورج آگ برسا رہا ہے اتنی شدید گرمی میں اگر ہمیں فیول لیکج کا معلوم نہ ہوتا تو آگ برساتی گرمی سے ہی فیول کو آگ لگ سکتی تھی''.....بیرسٹر کلارہ نے کہا۔

''اب صرف ایک ہی حل ہے کہ ایک ہی گاڑی میں سب پاور ممبران سفر کریں کیونکہ ابھی سنبلاک ایریئے کا حصہ دور ہے اور بغیر گاڑیوں کے سفر کیے ہم وہاں نہیں پہنچ سکتے''.....ڈاکٹر سائمن نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔

''لیکن ماسٹر سیبون۔ اس گاڑی میں بھی ہمارا کافی سامان موجود ہے اور ایمونیشن بھی ہے یہ سارا سامان تو ایک گاڑی میں نہیں آ سکتا''.....رالف نے کہا۔

''ہاں وہ تو ہے لیکن اتنی شدید گرمی میں فیول ٹینک کو ٹھیک کرنے میں کافی وقت لگ سکتا ہے اور ہو سکتا ہے شدید گرمی سے لیکج والی جگہ پھر سے کھل جائے تو اس سے فیول پھٹنے کا بھی

Downloaded from Paksociety.com

خطرہ ہوسکتا ہے اس لیے اپنے بیگ اور ضروری سامان اور جدید ایمونیشن کو لے لو اور گاڑی کو صحرا میں ہی رہنے دو اب اور کوئی حل نہیں ہے''.....ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

''ماسٹر سیون۔ہم نے غلطی کی ہے ہمیں مقامی ایجنٹوں میں سے ہی کسی کو ساتھ لے کر آنا چاہیے تھا ورنہ اب ایک گاڑی کے خراب ہونے پر اگر گاڈ نہ کرے دوسری گاڑی بھی خراب ہوگئی تو ہم صحارا میں بہت زیادہ مشکل کا شکار ہو سکتے ہیں''.....کیپٹن مائیکل نے پریشانی سے کہا۔

''ہاں پاورٹو۔تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن ماسٹر سیون بس اپنے پاور ممبران یعنی صرف ہمیں ہی ترجیح دیتے ہیں اور ویسے بھی ہم پہلے بھی بے شمار بار کئی جگہوں پر یقینی موت میں پھنستے رہے ہیں لیکن ہم پاور ممبران اپنے لیڈر ماسٹر سیون کی لیڈر شپ میں یقینی موت کو شکست دیتے رہے ہیں اور مشکلات سے نکلتے رہے ہیں اب جو ہوگا دیکھا جائے گا لیکن مجھے یقین ہے کہ ہم دنیا کے مانے ہوئے سیکرٹ ایجنٹوں میں شامل ہیں ہم مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے''.....بیرسٹر کلارہ نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''پاورون درست کہہ رہی ہے اور تم سب فکر مت کرو اب گریٹ صحارا میں ہم مقامی ایجنٹ کو نہیں لائے تو کوئی بات نہیں میرے پاس پاور میٹر ہے اور پاور میٹر جیسے میرے ایجاد کردہ جدید آلے کی اہمیت تم سب خوب جانتے ہو اور بھٹکنے کی صورت میں پاور میٹر کی مدد سے ہم گریٹ صحارا جیسے موت کے صحرا سے بچ سکتے ہیں''.....ڈاکٹر سائمن نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''گاڑی سے اپنے بیگ سمیٹ کر کچھ اہم سامان کچھ ایمونیشن اٹھائے اور ڈاکٹر سائمن والی گاڑی میں کسی طرح شفٹ کر دیا اور سب ہی اسی گاڑی میں ٹھوس ٹھانس کر بیٹھ ہی گئے تو ڈاکٹر سائمن نے گاڑی آگے بڑھا دی۔چونکہ اب یہ سب گاڑی میں سفر کر رہے تھے اس لیے ڈھاٹے اتار دیئے تھے کیونکہ گاڑی میں اے سی چل رہا تھا۔

''اوہ نو جس کا ڈر تھا وہی خطرہ سامنے آ گیا''.....دو گھنٹے سفر کے بعد ڈاکٹر سائمن نے پریشانی سے ہونٹ بھینچ کر اپنے پاور میٹر کی سکرین پر دیکھ کر کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''ماسٹر سیون۔کہیں مونڈرز تو یہاں کا رخ نہیں کر رہے''.....مادام کوشیلا نے تیزی سے پوچھا۔

''ہاں پاور فائیو۔ایسا ہی ہے اور بہت ہی خوفناک طوفان یہاں کا رخ کر رہا ہے''..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

''اوہو پھر تو ماسٹر سیون ہمیں باہر نہیں نکلنا چاہیے گاڑی میں ہی بیٹھنا چاہیے تاکہ آندھی سے محفوظ رہیں''.....کیپٹن مائیکل نے کہا۔

''پاور ٹو۔کیا تمہارے خیال میں اس طرح ہم محفوظ رہیں گے''.....ڈاکٹر سائمن نے حیرت سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''یس ماسٹر سیون۔میرے خیال میں تو تیز آندھی چلنے سے ہم گاڑی میں ہونے سے باہر کی نسبت قدرے محفوظ ہی ہوں گے''.....کیپٹن مائیکل نے کہا۔

''نہیں پاور ٹو تمہارا اندازہ غلط ہے کیونکہ یہاں گریٹ صحارا کی تیز آندھیاں اور طوفان مونڈرز کا روپ اختیار کر لیتی ہیں اور اکیلے آدمی کو تنکے کی مانند اڑا کر رکھ دیتی ہیں''..... بیرسٹر کلارہ نے کہا۔

''پھر تو ہمیں یہاں طوفانی جھکڑ ہونے کی صورت میں گاڑی میں بیٹھے رہنے کو ترجیح دینی چاہیے''.....اس بار رالف نے کہا۔

''نہیں پاور ٹو اور پاور تھری۔تم دونوں غلط ہو گو کہ ہم متعدد بار مختلف ڈیزرٹ میں اپنے مشن مکمل کر چکے ہیں اور وہاں شاید ایسا ہونے سے ہم گاڑی میں ہی محفوظ رہتے لیکن یہ طوفان عظیم گریٹ صحارا جیسے عمیق صحرا کے ہیں جو عظیم الشان ٹیلوں کو بھی اپنی طوفانی جھکڑوں سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں اور ایک ہی جگہ گاڑی میں رکے رہنے کی صورت میں ہم گاڑی میں ہی زندہ درگور ہو جائیں گے۔گاڑی کے اوپر ریت کا عظیم ٹیلہ بن جائے گا اور ہم اس میں دفن ہو جائیں گے۔ہم اس وقت دنیا کے سب سے عظیم صحرا جسے موت کے صحرا کے نام سے بھی جانا جاتا ہے یہاں سفر کر رہے ہیں''.....مادام کوشیلا نے خوفناک انکشاف کیا تو ان سب کے چہروں پر پریشانی عود آئی۔

''پھر اب صحارا میں یہاں طوفان آنے کی صورت میں ہم کیا کریں''.....ہرشل نے

Downloaded from Paksociety.com

پریشانی سے کہا۔

''میں کوشش کرتا ہوں کہ گاڑی کو ہی آگے چلائے لے جاتا ہوں''.....ڈاکٹر سائمن نے کہا اور گاڑی کی سپیڈ ہلکی کر کے گاڑی کو متواتر آگے بڑھانے لگا لیکن باہر اب تیز ہوا کے جھکڑ شروع ہو چکے تھے اور ریت اڑ کر گاڑی کی طرف آ رہی تھی جس سے ڈاکٹر سائمن کو گاڑی چلانے میں مشکل پیش ہو رہی تھی۔

''اوہ۔ہم سب بری طرح پھنس چکے ہیں۔جلدی سے اہم سامان لے کر سب باہر نکلو اور ابھی فی الحال گاڑی کو یہیں چھوڑ دیتے ہیں''.....ڈاکٹر سائمن نے گاڑی کو بند کرتے ہوئے کہا تو ان کے سب ساتھیوں نے اپنے اپنے بیگوں کو کندھوں سے لٹکایا اور جدید ایمونیشن کو ساتھ لیا اور ڈھاٹوں کو مضبوطی سے باندھ کر باہر نکل آئے جہاں انتہائی تیز گرم لو کے تھپیڑوں نے ان کا استقبال کیا جس سے ان کے وجود جلنے لگے۔

باہر تیز ہواؤں سے سیٹی بجنے جیسی تیز آوازیں گونج رہی تھیں اور تیز ہوائیں اب جھکڑوں میں تبدیل ہو چکی تھیں۔تیز آندھی سے ان کے کانوں کے پردے پھٹنے لگے تھے۔

''ماسٹر سیون۔تیز ہوا بہت تیزی سے طوفان کی صورت اختیار کر رہی ہے اور مجھے ابھی سے ہی بہت دھکے لگ رہے ہیں۔ایسے لگتا ہے جیسے ابھی نیچے گر جاؤں گا کیونکہ ہم نے وزن بھی اٹھا رکھے ہیں''.....رالف نے تیز ہوا اور شور کی وجہ سے تقریباً پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا۔تیز جھکڑوں سے ان کے ڈھاٹے ہوا میں پھڑ پھڑا رہے تھے لیکن چونکہ انہوں نے آنکھوں پر گاگلز پہن رکھے تھے اس لیے فی الحال ریت ان کی آنکھوں میں نہیں جا رہی تھی لیکن بولتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھنے پڑ رہے تھے کیونکہ بولتے ہوئے تیز ہوا سے اڑتی ہوئی ریت ان کے منہ میں جا سکتی تھی۔

چونکہ ان سب کو تیز ہوا کے تھپیڑوں سے دھکے لگتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے اس لیے رالف، ہرشل اور کیپٹن مائیکل ایک جگہ رک گئے اور خود کو تیز ہوا ہونے کی وجہ سے سنبھالنے کی کوشش کرنے لگے۔

''پاورٹو، تھری اور سکس۔تم تینوں بہت بڑی غلطی کر رہے ہو۔چلتے رہو ورنہ ابھی ریت

Downloaded from Paksociety.com

تمہارے قدموں میں بھرنا شروع ہو جائے گی اور طوفان ہونے کی صورت میں تیزی سے تم سب کے اوپر ریت کا ٹیلہ بنتا چلا جائے گا''..... مادام کوشیلا نے پوری قوت سے چلاتے ہوئے ان تینوں کو رکنے سے منع کیا۔ اسی دوران ڈاکٹر سائمن نے اپنے بیگ سے ایک بڑی اور مضبوط رسی نکال لی۔

''چلو سب ایک ساتھ اس رسی کو تھام لو اور مسلسل آگے بڑھتے رہو ورنہ واقعی ایک جگہ رکنے سے چند ہی لمحوں میں ریت کے دفن ہونے کا خدشہ ہے''..... ڈاکٹر سائمن نے تیز اور گرم ہوا کے تھپیڑوں کی گونجدار آوازوں کی وجہ سے پوری قوت سے چلاتے ہوئے کہا تو ان سب نے رسی کو پکڑ لیا اور آگے بڑھنے لگے۔

اچانک ہوائیں طوفان کا رخ تبدیل کر گئیں اور تیز ہوا انگاروں کی مانند ان پر گرنے لگی تیز ہوا اور اڑتی ہوئی ریت کے تھپیڑوں سے ان سب کو اپنا آپ سنبھالنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔

''اوہ مائی گاڈ۔ ہم سب مونڈرز میں پھنس چکے ہیں رسی کو چھوڑنے کی صورت میں اکیلا ہو جانے سے ریت تنکے کی مانند ہمیں اڑا لے جائے گی اس لیے بس جیسے تیسے آگے بڑھو اور رسی کو نہیں چھوڑنا ورنہ ہم ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے''..... بیرسٹر کلارہ نے پوری قوت سے چلاتے ہوئے کہا۔

انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا ان کی گاڑی کے گرد ریت بھرتی چلی جا رہی تھی اور کافی حد تک ان کی گاڑی ریت میں ڈوب چکی تھی یعنی ریت اس کے ارد گرد بھرتی جا رہی تھی اور ریت کا ٹیلہ بھی بن سکتا تھا۔ صورت حال بہت ہی خطرناک ہو چکی تھی اور ان سب کو اپنا آپ سنبھالنا بہت ہی مشکل ہو گیا تھا اور یہ سب بار بار نیچے گر رہے تھے لیکن چونکہ رسی کو بہت ہی مضبوطی سے اور پوری قوت سے پکڑا ہوا تھا اس لیے نیچے گرنے کے ساتھ ہی تیزی سے اٹھ جاتے اور آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگتے کیونکہ رکنے کی صورت میں ریت ان کے پاؤں کے گرد اکٹھا ہونا شروع ہو جاتی تھی اور کچھ دیر رکنے کی صورت میں ریت ان کو اپنے اندر سمو کر ٹیلہ بھی بنا سکتی تھی۔ لیکن یہ سب اپنی بھرپور صلاحیتوں کی وجہ سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

Downloaded from Paksociety.com

''ماسٹر سیون۔طوفان کی وجہ سے میرے ہاتھ کی گرفت کمزور ہورہی ہے''.....

ڈاکٹر سائمن کو بیرسٹر کلارہ کے قریب ہونے پر ہلکی آواز سنائی دی لیکن یہاں اس مشکل ترین صورت حال میں ڈاکٹر سائمن خود بے بس تھا اور سب کے چہروں پر شدید خوف مبتلا ہو چکا تھا پھر بھی ان کی ہمت تھی کہ ایک ساتھ مضبوطی سے رسی کو پکڑے ہوئے تھے اور سب سے بڑھ کر اپنے بیگوں کو بھی اپنے کندھوں پر لادا ہوا تھا ایک لحاظ سے وزن ان کے کندھوں پر ہونے کی وجہ سے خوفناک طوفان ان کو ادھر ادھر نہیں پٹخ رہا تھا ورنہ سامان نہ ہونے کی وجہ سے اتنا خوفناک طوفان ان کو واقعی تنکے کی مانند اٹھا اٹھا کر صحرا میں ادھر ادھر پٹختا۔مونڈرز کی شدت اب مزید تیز ہو چکی تھی۔ان کو آگے بڑھنے میں اور اپنے آپ کو سنبھالنے میں بہت مشکل ہو رہی تھی۔

اچانک تیز دھکے سے بیرسٹر کلارہ کا ہاتھ رسی سے چھوٹ گیا اور اس کے منہ سے تیز چیخ نکلی۔وہ انتہائی تیز طوفان کی وجہ سے تیزی سے لڑھکتی ہوئی اپنے ساتھیوں سے الگ ہوگئی۔

ڈاکٹر سائمن نے اپنی منگیتر اور ممبر پاورون کا یہ حال دیکھا تو بیرسٹر کلارہ کے پاؤں پکڑنے کے لیے اور سہارا دینے کے لیے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو اس کا ہاتھ بھی طوفان میں رسی سے چھوٹ گیا اور طوفان کے تیز رفتار تھپیڑے نے اسے صحرا میں پٹخنا شروع کر دیا لیکن یہ ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کی خوش قسمتی تھی کہ طوفان کے تھپیڑوں اور شدت نے دونوں کو ایک ساتھ لا پھینکا تھا ڈاکٹر سائمن نے اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور دونوں لڑھکنے کے باوجود آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگے۔چونکہ شدید طوفان سے ہر طرف ریت اڑ رہی تھی اس لیے ان کو اپنے دیگر ساتھی نظر نہیں آ رہے تھے۔

ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کی واقعی ہمت تھی کہ دنیا کے مضبوط اعصاب کے سیکرٹ ایجنٹ ہونے کی وجہ سے خود پر جبر کیا ہوا تھا۔طوفان کی شدت کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ رہی تھی۔بیرسٹر کلارہ اور ڈاکٹر سائمن اپنے ساتھیوں سے الگ ہونے کے بعد شدید مشکل کا شکار ہو چکے تھے اور بار بار نیچے گر رہے تھے۔جس سے ریت ان کو اپنے اندر سمونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہ دونوں جانتے تھے کہ اگر چلتے رہنے کی محنت انہوں نے ترک کر دی

Downloaded from Paksociety.com

تو پھر زندہ درگور ہونے والی بھیانک موت سے یہ ہرگز نہیں بچ سکیں گے۔ ایسا لگتا تھا جیسے خوفناک طوفان نے صحرائے اعظم کے اس ایریئے کو اپنا ٹارگٹ بنالیا ہے مگر ان دونوں نے مضبوط ارادے کے ساتھ خود کو زندہ رکھنے کا عزم کر رکھا تھا۔ دونوں جیسے تیسے دانتوں پر دانت جمائے پوری قوت صرف کر کے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگے اور بھیانک موت سے مقابلہ کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد طوفان میں کمی ہونے لگی اور اس دوران بعض دفعہ دونوں ریت کے جھکڑوں میں بال بال طوفان کی وجہ سے بننے والے گڑھوں میں بھی گرنے سے بچے تھے جس کے اندر گر کر اوپر چڑھ کر نکلنے کی کوشش سے پہلے ہی ریت کا طوفان ٹیلے کی صورت میں ان کی جان لے سکتا تھا۔

مونڈرز کی رفتار کم ہو چکی تھی اور طوفان کا رخ آگے کی طرف بڑھ گیا تھا اور ایک بار پھر تیز اور گرم لو کے جھکڑ ہی چل رہے تھے لیکن ان کو تنکے کی مانند اڑا دینے والی طوفان کی طاقت دم توڑ چکی تھی۔ کوئی معلوم نہیں تھا کہ پھر کوئی اور طوفان کا رخ یہاں آ جائے کیونکہ صحرائے اعظم میں ایسے خوفناک طوفانی جھکڑ تو چلتے رہنا معمول تھا۔

''اف سائمن۔ بہت ہی خوفناک طوفان تھا جس نے سب کچھ تتر بتر کر کے رکھ دیا ہے اور معلوم نہیں ہماری جیپ ریت میں کتنی گہری چھپ گئی ہوگی اور ہم اس گرم اور خوفناک طوفان میں اب کیسے اپنا مشن جاری رکھیں گے''..... کچھ دیر بعد طوفان کی شدت میں نمایاں کمی ہونے کے بعد بیرسٹر کلارہ نے پریشانی سے کہا۔

''شکر و کر و کلارہ ہم دونوں اس خوفناک طوفان عظیم میں بھیانک موت مرنے سے بچ گئے ہیں''..... ڈاکٹر سائمن نے بیرسٹر کلارہ سے کہا اور چونکہ دونوں گروپ سے علیحدہ تھے اس لیے گروپ کوڈ کے بجائے ایک دوسرے کو اصلی نام سے پکارتے ہوئے کہا۔

''مجھے دور تک اپنے ساتھی کہیں نظر نہیں آ رہے لیکن یہ شکر ہے کہ ہمارے بیگ ابھی تک ہمارے پاس ہیں جس میں کھانے کا سامان اور دیگر اہم سامان ہے''..... بیرسٹر کلارہ نے طویل سانس لے کر کہا۔ کیونکہ خوفناک طوفان نے ان کے ہوش اڑا دیئے تھے اور ان دونوں کا سیف ہونا بھی بہت بڑی بات تھی جو کہ ان کے اعصاب کو کنٹرول میں رکھ کر مضبوط قوت ارادی تھی۔

Downloaded from Paksociety.com

''شکر ہے میں نے پاور میٹر اپنے بیگ میں رکھ لیا تھا اور اس کے ذریعے میں اپنے ساتھیوں کا معلوم کر سکتا ہوں''.....ڈاکٹر سائمن نے چونکتے ہوئے کہا اور اپنے بیگ سے اپنا جدید اور انقلابی پاور میٹر نکال کر اس میں چند بٹنوں کو پریس کرنے لگا۔

''اوہ نو۔مونڈرز نے ہم دونوں کو اپنے ساتھیوں سے کافی دور کر دیا ہے لیکن سکرین پر لہریں بتا رہی ہیں کہ ہمارے ساتھی زندہ ہیں اور ایک ساتھ ہی ہیں''.....ڈاکٹر سائمن نے چونکتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر سائمن نے سپیشل سیٹلائیٹ فون نکالا اور اپنے ساتھیوں کو نمبر ملانے لگا۔

''حیرت ہے صحارا کے اس ایریئے میں جدید سیل فون کے سگنل بھی فیل ہو رہے ہیں اور کسی سے رابطہ نہیں ہو رہا''.....ڈاکٹر سائمن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''چلو آگے بڑھتے ہیں شکر ہے اس شدید آگ برساتی گرمی میں ڈھاٹے اور گاگلز مضبوط طریقے سے باندھنے کی وجہ سے ہم سے علیحدہ نہیں ہوئے ورنہ یہ جھلسا دینے والی گرمی ہمیں مار دیتی''.....بیرسٹر کلارہ نے طویل سانس لے کر کہا۔

''چلو آگے بڑھو اب جو ہو گا دیکھا جائے گا ہم اپنے ساتھیوں اور دنیا سے کٹ چکے ہیں دنیا کے سب سے بڑے صحرا میں ہیں لیکن ہمیں ہمت سے اپنے مشن کو سرانجام دینے کے لیے آگے بڑھنا ہو گا''..... ڈاکٹر سائمن نے ایک عزم کے ساتھ کہا اور دونوں آگے بڑھنے لگے۔مگر کچھ ہی دیر پیدل بڑھنے کی وجہ سے ان کے وجود پسینے سے تر ہو گئے اور ان سے چلنا دوبھر ہو گیا۔

''سائمن۔ہم بہت بری طرح پھنس چکے ہیں بقول تمہارے سیٹلائیٹ نیٹ ورک بھی کام نہیں کر رہا اس طرح ہم یہاں کب تک زندہ رہ سکتے ہیں''.....بیرسٹر کلارہ نے ہانپتے ہوئے کہا اور بیگ نیچے ریت پر رکھ کر اس میں سے ایک موٹا کپڑا نکالا اور بچھا کر اس پہ بیٹھ گئی۔

''ابھی سے ہمت ہار گئی ہو کلارہ ابھی تو ہمارا مشن بھی پورا نہیں ہوا''.....ڈاکٹر سائمن نے بھی اپنے بیگ سے ایک کپڑا نکال کر نیچے بچھا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں سائمن۔اس خوفناک طوفان نے ہمیں بکھیر کر رکھ دیا ہے ہم اپنے ساتھیوں سے

Downloaded from Paksociety.com

الگ ہو گئے ۔گاڑیوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے اور اب اس تپتے صحرا میں بھٹک رہے ہیں''..... بیرسٹر کلارہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

ان دونوں نے بیگ میں سے پانی نکالا اور اسے پینے لگے کچھ دیر بعد پھر آگے کی طرف روانہ ہو گئے اور تھکے ہونے کے باوجود آگے بڑھتے چلے گئے اب آفتاب مغرب کی اوٹ جا چکا تھا اور اس کی تپش میں کمی بھی آ چکی تھی لیکن ابھی چونکہ شام نہیں ہوئی تھی اس لیے ابھی بھی صحرا میں بے پناہ گرمی تھی جس نے ان دونوں کا برا حال کر دیا تھا۔

''سائمن۔وہ دیکھو یہ صحرا میں ایک بڑا کھوہ ہے جہاں ہم آگ برساتی گرمی سے بچنے کے لیے وقت گزار سکتے ہیں''.....اچانک بیرسٹر کلارہ کی نظر ایک بڑے کھوہ پہ پڑی تھی کیونکہ صحرا میں جہاں بے شمار ٹیلے ہوتے ہیں وہاں بعض گڑھے اور کھوہ بھی ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سائمن نے اپنا پاور میٹر نکال لیا اور اس میں چند بٹن پریس کیے تو چونک گیا۔

''کلارہ۔یہ کھوہ کافی طویل ہے اور یہاں بہت سخت قسم کی ریت ہے جو طوفان سے بھی نہیں ٹوٹے گی''.....ڈاکٹر سائمن نے اپنے پاور میٹر میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''پھر تو اچھی بات ہے،ہم شام ڈھلنے تک یہاں رہ سکتے ہیں۔اس طرح اپنی مہم کو جاری رکھیں گے۔کہیں اس کھوہ میں ہاٹ ڈائمنڈ کے آثار کا انڈیکیٹر نہیں آ رہا''..... بیرسٹر کلارہ نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں ہاٹ ڈائمنڈ کا کوئی اشارہ میرے پاور میٹر پر ظاہر نہیں ہوا البتہ بلیو دائرے گردش کر رہے ہیں جس سے مراد ہے کہ اس کھوہ میں پہلے سے ہی کچھ فرد موجود ہیں جن کی تعداد دو ہے''..... ڈاکٹر سائمن نے کہا تو بیرسٹر کلارہ چونک گئی۔کیونکہ اچانک ایک بار پھر تیز ہوا چلنے لگی تھی اور اس کی شدت آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔

''اوہ۔طوفان نے تو اس علاقے کو اپنا ٹارگٹ بنا لیا ہے''.....ڈاکٹر سائمن نے پریشانی سے کہا۔

''جلدی چلو پھر سے تیز آندھی یہاں کا رخ کر رہی ہے''.....ڈاکٹر سائمن نے پریشانی سے کہا اور دونوں تیزی سے اس کھوہ کے اندر داخل ہو گئے کیونکہ دونوں ہی خوفناک طوفان کی شدت اور خطرات سے گھنٹہ پہلے سامنا کر چکے تھے۔ان کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی

Downloaded from Paksociety.com

کہ اندر جو لوگ موجود ہے وہ دشمن ایجنٹ بھی ہو سکتے ہیں۔ تیز ہوا کا رخ اور ریت کا غبار اندر داخل ہونے لگا تھا جس سے ریت اندر بھرنا شروع ہو چکی تھی۔ جیسے ہی دونوں اندر داخل ہوئے ریت کے غبار کو اندر داخل ہوتا دیکھ کر کانپ گئے کیونکہ اب وہ بری طرح پھنس چکے تھے اچانک ان کو دو افراد جن میں ایک لڑکی اور ایک مرد تھے اندر موجود تھے اور دونوں کو دیکھ کر ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ چونک گئے۔

☆.....☆.....☆

ژونڈاری اور جیفر ڈسلا کا اونچے اور مضبوط درخت پر چڑھ کر محفوظ ہو چکے تھے لیکن ان کے دو ہرکاروں جو بوکھلا کر درختوں کے اوپر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے، بھیڑیوں کے حملہ کرنے سے وہ درختوں پر چڑھنے سے پہلے ہی نیچے گر گئے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے بھیڑیوں نے ان کو چیر پھاڑ دیا تھا۔

جیفر ڈسلا کا اور ژونڈاری دونوں اپنی ظالمانہ طبیعت کی وجہ سے دلچسپی سے اپنے ہی دو ساتھیوں کا یہ بھیانک ترین موت کا حشر دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

''حیرت ہے ہم دونوں اپنے ہی ہرکاروں کی موت پر دلچسپی سے انسانوں کے بدترین دشمن درندے بھیڑیوں کو چیرتا پھاڑتا دیکھ رہے ہیں''.....ژونڈاری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے سانولے مگر خوبصوت چہرے پر ایک درندگی تھی۔

''ہاں لیڈی ہنٹر۔ انسانوں کی یہی چیر پھاڑ ہی دیکھ کر تو ہمارے دل کو سکون ملتا ہے''.....جیفر ڈسلا کا نے بے رحمی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کاش کسی دن عمران، میجر پرمود، ڈاکٹر سائمن اور کرنل فریدی جیسے دنیا کے نامور سیکرٹ ایجنٹ میرے ہاتھوں قید ہوں اور میں ان پر دل کھول کر ہنٹر برساؤں'' ژونڈاری نے دانت پیستے اور ہاتھ ملتے ہوئے کہا جیسے اس کی بہت بڑی خواہش ہو۔

چونکہ ان دونوں کے بقیہ ہرکارے ان خونخوار، طاقت ور اور سرخ انگارہ آنکھوں والے بھیڑیوں کے آنے سے پہلے ہی جیفر ڈسلا کا کے کہنے پر درختوں کے اوپر چڑھ کر محفوظ ہو چکے تھے۔ اب بھیڑیئے چند ہی لمحوں میں ان دو بدقسمت ہرکاروں کو تکہ بوٹی کر کے کھا چکے تھے اور درختوں کے اوپر ان سب کو اپنی سرخ انگارہ آنکھوں سے دیکھنے لگے۔

Downloaded from Paksociety.com

''کتنے آری نما دانت ہوتے ہیں ان درندوں کے''.....ژونڈاری نے ان کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آخر جنگل کے خونخوار درندے ہیں جو انسانوں اور معصوم جانوروں پر زرہ بھر رحم نہیں کرتے''.....جیفر ڈسلا کا نے دلچسپی سے ان خونخوار بھیڑیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے ان کو دیکھ کر کوئی خوف محسوس نہ ہو رہا ہو۔

''لیکن اب ہم نے آگے بھی بڑھنا ہے یہ منحوس بھیڑیئے تو ہمارے سر پر نازل ہو کر ہی کھڑے ہو چکے ہیں اب ان سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے''.....ژونڈاری نے تشویش سے کہا۔

''ہاں لیڈی ہنٹر۔ یہ بھیڑیئے ہمارے دو ساتھیوں کو چیر پھاڑ کر اپنے پیٹ میں ڈال چکے ہیں مگر ان کی بھوک اور وحشت ختم ہونے کے بجائے بڑھ چکی ہے اس لیے ان پر ایمونیشن خرچ کیے بغیر کام نہیں چلے گا ورنہ یہ یہاں سے نہیں ٹلیں گے اور پھر اپنے ساتھ دیگر درختوں پر موجود اپنے ہرکاروں کو اونچی آواز میں نیچے فائرنگ کرنے کا کہا اور خود بھی ایک ہاتھ ٹہنی میں جمائے دوسرے ہاتھ سے نیچے مشین پسٹل سے فائرنگ کرنے لگا۔

ژونڈاری اور ان کے دیگر ہرکارے بھی اپنے لیڈروں کا حکم سن کر نیچے فائرنگ کرنے لگے جس سے غراتے ہوئے بھیڑیوں کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں اور یہاں سے دور ہونے لگے لیکن پھر بھی چند بھیڑیئے جو زخمی ہونے کے باوجود نیچے کھڑے تھے اور خون انگارہ آنکھوں سے اوپر ان کو دیکھ رہے تھے۔ اچانک ژونڈاری کی نظر ایک سانپ پر پڑی جو ان کے درخت پر موجود تھا اور اب تک ان کی نظر اس سانپ پر نہیں پڑی تھی اور سانپ ژونڈاری کے سر پر پہنچ چکا تھا جسے دیکھ کر ژونڈاری کا خوف سے سانس سوکھ گیا جلدی اور گھبراہٹ میں یہ بھی یاد نہ رہا کہ وہ بھیڑیوں سے بچنے کے لیے درخت پر موجود ہے اور اسی گھبراہٹ میں سانپ پر فائرنگ کرنے کے لیے اس کا دوسرا ہاتھ ٹہنی سے چھوٹ گیا اور چیختی ہوئی نیچے گرنے لگی۔ ژونڈاری کے ہرکاروں نے اپنی لیڈر کو نیچے گرتے دیکھ کر فائرنگ روک دی۔ جیفر ڈسلا کا نے دیکھا کہ اب بھی چار بھیڑیئے نیچے موجود تھے اور زخمی ہونے کے باوجود غصے کی شدت سے اوپر سر کر کے ان کو دیکھ کر غرا رہے تھے۔ جیفر ڈسلا کا

Downloaded from Paksociety.com

نے سانپ پر فائر کیا جس سے اس کے بے داغ نشانے سے سانپ کا سر اڑ گیا لیکن اپنی پارٹنر ژونڈاری کو خونخوار درندوں کی طرف نیچے گرتا دیکھ کر جیفر ڈسلا کا پریشان ہو گیا اور پریشانی کے عالم میں اس نے درخت کے اوپر سے نیچے چھلانگ لگا دی جہاں ژونڈاری گری تھی۔ خونخوار بھیڑیئے اسے چیرنے پھاڑنے کے لیے بے تاب تھے۔ جیسے ہی ژونڈاری نیچے گری نیچے کچی جگہ ہونے کی وجہ سے اس سے چوٹ تو نہ لگی لیکن پھر بھی اوپر سے گرنے سے اس کے منہ سے درد بھری چیخ نکل گئی۔ مگر پھر بھی ژونڈاری جانتی تھی کہ اس نے خود کو نہ سنبھالا تو خونخوار بھیڑیئے اس کی تکہ بوٹی کر دیں گے۔ چاروں بھیڑیئے غراتے ہوئے اس کی طرف لپکے مگر ژونڈاری درد کے باوجود خود کو سنبھالتے ہوئے اچھل کر دونوں پاؤں ملا کر بھیڑیوں کے چہروں پر بھرپور طریقے کے کک رسید کی مگر طاقتور بھیڑیئے اس کی لات کا وار سہہ گئے اور اپنا آری نما دانت اس کی گردن پر مارا مگر اسی دوران جیفر ڈسلا کا نیچے کودنے کے بعد سنبھل چکا تھا اور اپنے ہاتھ میں گن کا دستہ پوری قوت سے ژونڈاری کی گردن پر حملہ آور بھیڑیئے کے سر پر مارا تو غراتا ہوا بھیڑیا گن کا دستہ کھانے کے بعد چلایا اور یہی لمحہ ہی ژونڈاری کی زندگی کی ضمانت بن گیا ورنہ جس طرح بھیڑیے نے اس کی بھرپور لات کو بھی برداشت کر کے اس کی گردن پر وار کیا تھا ژونڈاری نہیں بچ سکتی تھی۔

ژونڈای بھی تیزی سے جمپ لگا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور زمین پر گرا ہوا اپنا مشین پسٹل اٹھا لیا اور تیزی سے فائر کر دیا کیونکہ ایک اور بھیڑیئے نے اس کی طرف جمپ لگا دیا تھا اور اس بار بھی نشانہ ژونڈاری کی گردن تھی۔ ژونڈاری کے فائرنگ نے بھیڑیئے کو نیچے گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اتنے میں تین اور بھیڑیئے غراتے ہوئے ان کی طرف لپکے یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ ژونڈاری اس وقت درخت سے نیچے گری تھی جب صرف چار بھیڑیوں کے باقی تمام بھیڑیئے مرنے اور بھاگنے میں کامیاب ہو چکے تھے ورنہ زیادہ تعداد کی وجہ سے اب تک ژونڈاری ان کے تیز دانتوں کا شکار بن چکی ہوتی۔

ایک بھیڑیا اس تیزی سے آگے بڑھا کہ ژونڈاری کے فائرنگ سے پہلے ہی اس کے مشین پسٹل پر جمپ لگایا تو جھٹکے سے ژونڈاری کا ہاتھ چرتا چلا گیا اور اس کے منہ سے انتہائی دردناک چیخ نکل گئی۔ اسے ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے ہاتھ میں انگارے بھر گئے ہوں۔

Downloaded from Paksociety.com

ژونڈاری نے اپنے زخمی ہاتھ کو پکڑ لیا لیکن پھر بھی ہاتھ زخمی ہونے کے باوجود تیزی سے نیچے کی طرف ہوگئی کیونکہ ایک اور بھیڑیا اس کی گردن پر جمپ لگا چکا تھا۔ ژونڈاری کو زخمی دیکھ کر جیفر ڈسلا کا کے چہرے پر غصے سے وحشت سوار ہوگئی اور اپنے ہاتھ میں گن کے دستے کو گھما کر ژونڈاری پر حملہ آور بھیڑیئے کے سر پر وار کیا تو یہ بھیڑیا بھی ژونڈاری کی گردن کو چیرنے سے پہلے ہی چیختا ہوا نیچے گر گیا لیکن اب چاروں بھیڑیئے زخمی ہونے کے باوجود ان دونوں کو چھوڑنے پر تیار نہیں تھے اور اوپر ان کے ہرکارے سانس بند کیے اپنے لیڈروں کو ان خونخوار بھیڑیوں سے نبرآزما دیکھنے لگے۔ فائرنگ اس لیے نہیں کر رہے تھے کہ ان کے اپنے ہی لیڈرز ان کے فائرنگ سے زخمی ہو سکتے تھے۔

جیفر ڈسلا کا اپنے گن کے دستے کو کسی گرز کی طرح چلانے لگا اور زخمی ہاتھ ہونے کے باوجود اب ژونڈاری بھی غصے سے بھر چکی تھی اپنی طرف جمپ لگانے والے ایک بھیڑیئے کے وار کو ایک طرف اچھل کر نا کام کیا اور اپنے مردہ ہرکارے کی طرف بڑھی جس کی بس ہڈیاں ہی بچی تھیں لیکن خون کے ساتھ گن ضرور پڑی تھی اس نے تیزی سے گن کو اٹھا کر اپنے چاروں طرف کسی گرز کی طرح گھمانے لگی۔ جیفر ڈسلا کا جیسے طاقتور اور گرانڈیل وحشی کے گن کے گھمانے سے تو دو بھیڑیئے جمپ لگانے کے باوجود چیختے ہوئے نیچے گرے مگر پھر اچھل کر جیفر ڈ پر حملہ آور ہوئے اور ان دونوں کو فائرنگ کا موقعہ ہی نہیں مل رہا تھا۔

بھوکے اور زخمی بھیڑیئے اب بہت غصے میں تھے اور ان کو ہر صورت میں اپنا شکار کرنا چاہتے تھے لیکن ان بھیڑیوں کے مقابلے میں بھی کوئی عام لوگ نہیں بلکہ دنیا میں خود جنگلی بھیڑیئے اور لیڈی کلر وولف اور لیڈی ہنٹر کے نام سے مشہور خطرناک ہرکاروں سے سامنا تھا جو بہادری سے ان بھیڑیوں سے مقابلے پر ڈٹے ہوئے تھے۔ ایک بھیڑیئے نے جیسے ہی تیزی سے غراتے ہوئے ژونڈاری پر جمپ لگایا تو دبلی پتلی ہونے کی وجہ سے اس طاقتور بھیڑیئے کی ٹکر سے نیچے گر گئی اور بھیڑیئے نے تیزی سے اس کی گردن پر وار کیا لیکن ژونڈاری نے گرنے کے باوجود بھی گن کو نہیں چھوڑا تھا اس نے گن کو اپنی گردن کے آگے کر دیا جسے بھیڑیا اپنے دانتوں میں لے کر بھنبھوڑنے لگا اور یہ ژونڈاری کی خوش قسمتی تھی کہ اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے اس نے اپنی گردن پر وار کرنے والے خونخوار بھیڑیئے

Downloaded from Paksociety.com

کے آگے اپنی گن کر دی تھی ورنہ غصے اور وحشت سے غراتے بھیڑیئے کے اس کاری وار سے اس کی گردن چرتی چلی جاتی۔

''لیڈی ہنٹر۔تم نیچے لیٹے ہی قلابازیاں کھا کر میرے قدموں میں آ جاؤ میں زوایئے میں گھومتے ہوئے فائرنگ کرتا ہوں ورنہ یہ بھیڑیئے ہمارے لیے خطرہ بن جائیں گے اور بھاگنے والے بھیڑیئے کسی بھی وقت دوبارہ یہاں پہنچ سکتے ہیں جو کہ ہماری تکہ بوٹی کرنے میں زرہ دیر نہیں کریں گے''.....جیفر ڈسلاکا نے چیختے ہوئے ژونڈاری سے کہا تو ژونڈاری نیچے لیٹے قلابازیاں کھاتی ہوئی جیفر ڈ کی طرف آئی جو اپنی طاقت اور وحشت سے گن کو گھما گھما کر بھیڑیوں کے حملوں کو روک رہا تھا اور جیسے ہی ژونڈاری اس کے قریب پہنچی ایک بھیڑیئے نے غراتے ہوئے اس کے پاؤں پر حملہ کر دیا لیکن اس بار بھی خوش قسمتی سے اس کا بوٹ بھیڑیئے کے منہ میں آیا تھا جسے بھیڑیئے نے ایک ہی لمحے میں اپنے آری نما تیز دانتوں سے چیر کر رکھ دیا تھا۔

ژونڈاری کے چہرے پر اب وحشت کے ساتھ خوف بھی پیدا ہو چکا تھا کیونکہ کسی بھی صورت میں یہ چاروں بھیڑیئے ان کو زندہ چھوڑنے پر راضی نہیں تھے۔اچانک درختوں کے اوپر سے چار فائر ہوئے اور ان کے ہرکاروں کے بے داغ نشانوں سے چاروں بھیڑیئے گولیوں کا شکار ہو کر چیختے ہوئے نیچے گرے تو ژونڈاری اور جیفر ڈسلاکا کو اب ان پر فائرنگ کرنے کا موقعہ ملا اور ژونڈاری نے اپنی پینٹ کی جیب سے منی پسٹل نکال کر ان پر فائر کر دیا اور جیفر ڈسلاکا نے بھی ان پر گن گھمانے کی بجائے موقعہ دیکھ کر فائر کر دیا تھا جس سے چاروں بھیڑیئے تڑپے اور ٹھنڈے ہو گئے۔

''جلدی کرو لیڈی ہنٹر۔جلدی سے ایک درخت پر چڑھ جاؤ کیونکہ بھاگے ہوئے بھیڑیئے دوبارہ یہاں کا رخ کر رہے ہیں''.....جیفر ڈسلاکا نے چونک کر کہا اور تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔زخمی ہاتھ ہونے کے باوجود ژونڈاری بھی تیزی سے ایک درخت پر چڑھ گئی۔

''پلیز اب نیچے مت گرنا ورنہ اس بار شاید بھیڑیوں کے حملے سے نہ بچ سکو''.....جیفر ڈ سلاکا نے سکون کا سانس لیتے ہوئے ژونڈاری کی طرف دیکھ کر کہا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا

Downloaded from Paksociety.com

کہ ژونڈاری بھی کامیابی سے ایک اور درخت پر چڑھ گئی تھی جہاں اس کے دو ہرکارے پہلے سے موجود تھے۔ اچانک پھر سے یہاں درجن بھر بھیڑیئے پہنچ گئے اور اپنے مردہ ساتھیوں اور درختوں پر چڑھے بلیک ڈیتھ کے ان ہرکاروں کو دیکھ کر غرانے لگے۔

''فائرنگ''.....ژونڈاری نے چیختے ہوئے کہا تو ان کے ہرکاروں نے نیچے بھیڑیوں پر بھرپور طریقے سے فائرنگ شروع کر دی جس سے بھیڑیئے پھر چیختے ہوئے گرنے لگے اور بقیہ ماندہ بھیڑیوں نے پھر سے پسپائی اختیار کی اور بھاگ گئے۔

''اف۔ یہ بھیڑیئے بہت ہی ضدی اور خونخوار درندے ہیں جو ایمونیشن کے سامنے بھی آسانی سے ٹلنے کا نام نہیں لیتے''.....ژونڈاری نے بھیڑیوں کے چلے جانے کے کچھ دیر بعد طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''چلو اب بھیڑیئے بہت دور چلے گئے ہیں''.....جیفر ڈسلاکا نے جدید ٹیلی سکوپ سے دیکھتے ہوئے کہا اور اعتماد سے نیچے اتر آیا جہاں مردہ بھیڑیئے پڑے ہوئے تھے۔

ژونڈاری اور ان کے ہرکارے بھی درختوں سے نیچے اتر آئے۔

''شکر کرو تم بچ گئی ہو ورنہ تمہاری موت یقینی تھی کیونکہ بھیڑیا بہت ہی خطرناک درندہ ہوتا ہے''.....جیفر ڈسلاکا نے ژونڈاری کے زخمی ہاتھ کے بازو سے کپڑے کو اوپر کرتے ہوئے کہا جہاں بھیڑیئے کی زقند نے ہاتھ کو زخمی کر دیا تھا اور اچھی طرح سپرٹ اور ٹیوب لگا کر پٹی کر دی اور سپرٹ لگتے ہوئے ژونڈاری کے منہ سے پھر سے درد سے چیخ نکل گئی تھی کیونکہ اس کو اپنے ہاتھ میں انگارے بھرتے محسوس ہوئے تھے لیکن یہ سب لازمی بھی تھا ورنہ بھیڑیئے کے اس حملے سے زخمی بازو پر زہر بھی پھیل سکتا تھا۔

''جیفر ڈ۔ میں تمہاری پارٹنر ہوں اور آج تم نے جس طرح مشکل میں پڑ کر میری جان بچائی ہے میرے دل میں تمہاری محبت اور عظمت بڑھ گئی ہے''.....ژونڈاری نے جیفر ڈ سلاکا کے جلے ہوئے اور سیاہ چہرے کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا جسے دیکھ کر عام لڑکی خوف سے ڈر جائے لیکن ژونڈاری تو جیفر ڈسلاکا جیسے انسانی درندے کی اچھی دوست اور تنظیم کی پارٹنر تھی اور خود بے رحمی کی وجہ سے دنیا میں لیڈی ہنٹر کے نام سے مشہور تھی۔

''شکر ہے کسی خوبصورت اور جوان لڑکی نے مجھ سے ایسی بات کی ہے ورنہ تو عام

Downloaded from Paksociety.com

لڑکیاں میری شکل دیکھ کر ہی ڈر جاتی ہیں''.....جیفر ڈسلاکا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ژونڈاری زور سے ہنس پڑی۔

''چلو آگے بڑھتے ہیں پہلے بھی ان بدبخت بھیڑیوں کی وجہ سے ہمارے دو ساتھی اور وقت ضائع ہوا ہے''.....جیفر ڈسلاکا نے منہ بنا کر کہا اور ایک دفعہ پھر محتاط انداز میں سب آگے بڑھنے لگے اور اس بار کوئی خطرناک واقعہ ان کے ساتھ نہیں ہوا سفر کے دوران رات آئی تو ان دونوں نے اپنے ہرکاروں کی ڈیوٹی کی باریاں لگا کر خیمہ لگایا اور رات کو آرام کا فیصلہ کیا رات بھی خیریت سے کٹی تو صبح ناشتہ کرنے کے بعد ایک دفعہ پھر آگے روانہ ہو گئے اور جنگل میں کافی آگے بڑھ آئے۔

اچانک یہاں زمیں ہلنے لگی تو جیفر ڈسلاکا اور اس کے ساتھی چونک گئے اور ان کے چہروں پر قدرے خوف غالب آ گیا۔

''اوہ۔لگتا ہے درندوں کے حملے سے بھگدڑ مچنے سے بھینسوں کا گروہ جنگل کے اس گھنے ایریئے میں بھاگ رہے ہیں اور یہاں کا رخ کیا تو ہم کچلے بھی جا سکتے ہیں۔جلدی سے یہاں سے بھاگو''.....جیفر ڈسلاکا نے کہا اور ژونڈاری کو اپنی طرف آنے کا کہا۔ دونوں زمیں کے دہلنے سے تیزی سے ایک طرف بھاگنے لگے بلکہ جہاں جیفر ڈسلاکا بھاگ رہا تھا ژونڈاری بھی اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور گھنے ایریئے میں ان کے ہرکارے ان سے بھٹک گئے اور ان کو چند انسانی چیخیں سنائی دیں اسی دوران جیفر ڈسلاکا اور ژونڈاری تیزی سے ایک بڑے اور مضبوط درخت پر چڑھ گئے تھے۔یہاں سے بھی چند بھینسے دندناتے ہوئے بھاگے لیکن یہ دونوں محفوظ تھے۔

''لگتا ہے نزدیک کوئی اور بھی پارٹی ہے کیونکہ ہمارے ہرکارے بائیں طرف ہیں اور آواز دائیں طرف سے آ رہی ہے''.....ژونڈاری نے چونک کر کہا۔

اس دوران بھینسے یہاں سے نکل چکے تھے اور زمیں کی ہلچل رک چکی تھی۔جیفر ڈسلاکا اور ژونڈاری نیچے اترے اور آگے بڑھے تو اچانک ان کو دو افراد جن میں ایک مرد اور ایک بھرپور اور حسین ترین لڑکی نظر آئے جو بھاگ کر آگے جا رہے تھے اور ان کے سینوں پر بیج چسپاں تھے جسے دیکھ کر ژونڈاری اور جیفر ڈسلاکا چونک کر رک گئے اور ان دونوں کو دیکھنے

Downloaded from Paksociety.com

لگے۔

☆.....☆.....☆

''کیا مطلب۔محترم پیشوا آخر تم کیا کہنا چاہتے ہو کیا ابھی بھی تمہیں طاقت دیوتا اور اس کے پیروکاروں پر یقین نہیں آیا''.....رابرٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

''ہاں سفید فام۔تم بے شک گوری چمڑی کے ہو لیکن تم خود بھی اس احمق شکل والے طاقت دیوتا کے پیروکار ہو کیونکہ بستی کے سردار نے بتایا ہے کہ تمہارے اس طاقت دیوتا نے ایک ساتھ تم جیسے طاقت کے پہاڑ اور اس نیگرو طاقت کے پہاڑ کو آسانی سے اٹھا لیا جیسے تم دونوں کا کوئی وزن ہی نہ ہو''.....بوڑھے پیشوا نے جوانا کی طرف اشارہ کر کے رابرٹ سے کہا۔

''تو پھر آپ سب کو طاقت دیوتا کی اطاعت اور دوستی قبول کر لینی چاہیے''.....رابرٹ نے کہا۔

''ہاں لیکن اصول کے مطابق ہمیں تمہارے طاقت دیوتا کے کسی بھی دو مرد ساتھیوں کا امتحان لینا ہوگا اور اگر تمہارے طاقت دیوتا کے ساتھی کامیاب ہو گئے تو پھر ہم تمہارے طاقت دیوتا کی اطاعت قبول کر لیں گے ویسے میں نے دیکھ لیا ہے کہ تمہارا طاقت دیوتا اور بقیہ مرد پیروکار ناریوں کے شیدائی نہیں ہیں ورنہ یہ شوقین نگاہوں سے ہماری نوجوان ناریوں کو دیکھتے البتہ سفید چمڑی والے تمہاری آنکھوں میں ہماری نوجوان کنواری لڑکیوں کو دیکھ کر دلچسپی پیدا ضرور ہوئی تھی''.....بوڑھے پیشوا نے کہا تو رابرٹ اس کی گہری نظروں کو جان کر حیران ہو گیا کیونکہ واقعی جب بوڑھے کے اشارے پر یہاں بستی کی نوجوان مخصوص کنواری اور حسین نوجوان لڑکیاں ان سب کے قریب سے اٹھلاتی ہوئی گزری تھیں رابرٹ کی آنکھوں میں اپنی مخصوص عادت کے مطابق ان جوان کنواری لڑکیوں کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں دلچسپی واقعی پیدا ہوئی تھی البتہ عمران سمیت دیگر سب مرد ممبران جوانا،صفدر اور کیپٹن شکیل نے اپنی نظریں پھیر لی تھیں۔

''فکر مت کرو محترم پیشوا۔میں بھی طاقت دیوتا کا پیروکار ہوں اور ہم میں سے کوئی بھی تمہاری جوان ناریوں کو نقصان نہیں پہنچائے گا''.....رابرٹ نے کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''مگر پھر بھی ہم تمہارے طاقت دیوتا کے ان دو پیروکاروں کا امتحان لیں گے اور اگر یہ زندہ رہے تو ہم سمجھ جائیں گے کہ تم واقعی اس احمق شکل والے اصلی طاقت دیوتا کے غلام ہو کیونکہ یہ ہمارے قبیلے کا اصول ہے''..... بوڑھے نے خشک لہجے میں کہا۔ رابرٹ عمران اور دیگر ممبران کو آئی کوڈ میں مختصر لفظوں میں بوڑھے کی بات چیت بتا رہا تھا۔

''اس سے پوچھو کہ یہ آخر صفدر اور کیپٹن سے کس قسم کا امتحان لینا چاہتا ہے''.....عمران نے پوچھا تو رابرٹ نے بوڑھے سے اس بارے میں پوچھا۔

''ہم تمہارے طاقت دیوتا کے ان دونوں پیروکاروں کے سینوں میں زہر میں پروئے ہوئے باریک نوک کے بھالے ماریں گے اور اگر تمہارے اس احمق شکل والے طاقت دیوتا کے یہ دونوں پیروکار زندہ رہے اور ان کو کچھ نہ ہوا تو پھر واقعی تم سب طاقت دیوتا کے اصلی پیروکار ہو گے اور ہم تمہاری اطاعت ضرور کریں گے''..... بوڑھے پیشوا نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا تو رابرٹ نے عمران کو اس کا فیصلہ بتایا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ٹھیک ہے صفدر اور کیپٹن شکیل تم دونوں بھی قسمت آزمائی کر لو اب تم سے اوپر پرستان میں ہی ملاقات ہو گی''.....عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ اوپر کی مثال جنت یا جہنم کی دی جاتی ہے''.....صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ویسے عمران صاحب۔ صفدر کی پرستان کی پری تو یہیں موجود ہے جو اسے اپنے بغیر پرستان نہیں جانے دے گی۔ ویسے سلور سٹون لباس سے صفدر اور کیپٹن شکیل کو کچھ نہیں ہو سکتا''.....کراسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔ وحشی حیرت سے ان سب کو ہنستا دیکھ کر حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

صفدر اور کیپٹن شکیل کو کھلی جگہ پر کھڑا کر دیا گیا اور دو وحشی موٹے اور باریک انی والے بھالے لے کر آ گئے۔

''صفدر اور کیپٹن شکیل گھبرانا نہیں ہے سلور سٹون لباس کی وجہ سے یہ زہر میں بجھے ہوئے بھالوں کے نوک تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی''.....عمران نے اس بار سنجیدہ ہو کر پاکیشیائی زبان

Downloaded from Paksociety.com

میں ان کو کہا۔

''جی عمران صاحب پہلے بھی آپ کے اور سردار کے بنائے ہوئے اس حیرت انگیز لباس کا تجربہ دیکھ چکے ہیں ہمیں کوئی خوف نہیں ہے''.....صفدر اور کیپٹن شکیل نے ایک ساتھ اعتماد سے کہا۔ بوڑھے پیشوا کے حکم پر ان دونوں قوی ہیکل وحشیوں نے پوری قوت سے بھاری بھالے صفدر اور کیپٹن شکیل کے سینوں پر وار کیا تو دونوں بھالے اڑتے ہوئے تیز رفتاری سے ان دونوں کے سینوں سے ٹکرائے مگر صفدر اور کیپٹن شکیل اپنے چہروں پر اعتماد کی مسکراہٹ سجائے کھڑے رہے اور دونوں بھالے سلور سٹون لباس ہونے کی وجہ سے ان کے سینوں سے ٹکرانے کے بعد نیچے گر گئے تو سردار اور اس کا بوڑھا باپ اور اس بستی کا پیشوا حیرت کی شدت سے یہ منظر دیکھنے لگے اور اپنے ان کاری واروں کے بعد بوڑھا آگے بڑھا اور اس نے اپنا سر عمران کے سامنے خم کر دیا تو سردار نے بھی ایسا ہی کیا تو قبیلے کے سب وحشی مرد اور عورتوں نے بھی اپنے پیشوا اور سردار کے ایسا کرنے سے عمران کے سامنے سر خم کر دیئے۔

''شکر ہے انہوں نے میرے آگے سجدہ نہیں کیا ورنہ رابرٹ میں تمہارا بینڈ بجا دیتا''.....عمران نے ان کو صرف سر خم کرتے ہوئے دیکھا تو اطمینان سے کہا۔

''سفید چمڑی والے ہم تمہارے طاقت دیوتا اور اس کے پیروکاروں کی اطاعت قبول کرتے ہیں اور اب تم سب ہمارے معزز مہمان ہو کیونکہ طاقت کا یہ مظاہرہ ہم نے اب تک جس اجنبی پارٹی سے کیا ہے وہ دردناک موت سے ہی دوچار ہوئے ہیں لیکن تمہارا طاقت دیوتا اور تم سب پیروکار اصلی ہی ہو''.....سردار نے ادب سے رابرٹ کی طرف دیکھ کر کہا۔

''عمران۔ ویسے ہی رات ہونے والی ہے یہاں ان وحشیوں کی بستی میں ہی آرام کر لیتے ہیں کیا خیال ہے''.....جولیا نے رابرٹ کی بات سن کر خوش ہوتے ہوئے کہا کیونکہ آخر کار انہوں نے ان اجڈ اور اجنبیوں کے دشمن وحشی قبیلے کو اپنا مطیع بنا ہی لیا تھا۔

''جو حکم بیگم صاحبہ کا۔ میرا مطلب ہے مسقبل کی بیگم کا اور حال کی مس جولیا نافٹنر واٹر کا''.....عمران نے مسکراتے ہوئے احمقانہ انداز میں کہا۔

''تم جیسے سنگدل کے نصیب میں صرف کنوارہ رہنا ہی لکھا ہے،،.....جولیا نے طویل

Downloaded from Paksociety.com

ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔

ان سب کو ایک بڑا خیمہ دے دیا گیا جو سرکنڈوں کا تھا لیکن بہت آرام دے تھا اور اس میں ہرن اور چیتے کی کھالوں کے قالین موجود تھے۔ کچھ دیر بعد سردار اور اس کا باپ قبیلے کا پیشوا ان کے پاس آئے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس بیٹھے رہے اور کچھ دیر بعد رات بھی ہو گئی تو وحشیوں نے اپنے قبیلے میں مشعلیں جلا لیں ایک لیس دار لکڑی جو تیل کا کام دیتی تھی اور خوب جلتی تھی روشن کر دی گئیں۔ ان سب کے لیے پھل دودھ اور شہد لایا گیا تو سب نے پھل دودھ اور شہد دل کھول کر کھایا اور میزبان وحشیوں کے دیئے گئے کھانوں پر خوب انصاف کیا۔

''سفید چمڑی والے طاقت دیوتا کے پیروکار آج ہمارے قبیلے میں خاص تہوار ہے جو سال میں ایک بار ہوتا ہے اور اس میں جوان مرد اور ناریاں رقص کرتے ہیں ہم نے آج تک یہ تہوار کبھی بھی اجنبی لوگوں کے ساتھ نہیں منایا لیکن آج طاقت دیوتا اور ان کے پیروکار آئے ہوئے ہیں تو ہم پہلی بار کسی اجنبیوں کے ساتھ یعنی طاقت دیوتا اور ان کے پیروکاروں کو اس کی دعوت دے رہے ہیں''.....سردار نے رابرٹ سے کہا تو رابرٹ کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی اور اس نے عمران اور ممبران کو بتایا۔

''باس انکار مت کریئے گا کیونکہ یہ اجڈ وحشی بہت توہم پرست ہوتے ہیں اور جب خود طاقت دیوتا اور ان کے پیروکاروں کو دعوت دے رہے ہیں تو پھر اس کی طرف سے انکار کرنا ان کے لیے بدشگونی ہو گی اور ہم ان وحشیوں کے رحم و کرم پر ہیں''.....رابرٹ نے عمران کا فیصلہ سننے سے پہلے ہی کہا۔

''ہاں یہاں تمہارے تو دل کی مراد پوری ہو رہی ہے اور تم کیسے وحشیوں کے رقص کو دیکھے بغیر رہ سکتے ہو''.....عمران نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تو سب ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے آج ان اجڈ وحشیوں کا سالانہ رقص ہی دیکھ لیتے ہیں کیونکہ ہم بے شمار بار تاریک جنگلوں میں آدم خور وحشیوں تک کو اپنی سائنسی چیزوں اور ذہانت سے مطیع کرتے رہے ہیں لیکن کبھی ان وحشی قبائل کے سالانہ تہوار کو نہیں دیکھا چلو آج رات یہ بھی دیکھ لیتے ہیں''.....صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ عمران کی ٹیم میں جولیا اور صفدر تو عمران کے

Downloaded from Paksociety.com

بہت پرانے بلکہ شروع کے ممبران تھے اور عمران کے ساتھ تاریک جنگلوں کے بے شمار مہمات طے کر چکے تھے۔

''ٹھیک ہے جیسے تم سب کی مرضی''.....عمران نے شانے اچکا کر کہا تو رابرٹ نے وحشی سردار کو کہہ دیا کہ وہ سب ان کے تہوار میں شرکت کرنے کو تیار ہیں تو اس نے مسکراتے ہوئے سر خم کر دیا اور طاقت دیوتا اور اس کے پیروکاروں کے انتظامات کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ کچھ دیر بعد کھلے ایریئے میں سرکنڈوں کے اوپر جانوروں کی کھالوں پر ان سب کو بٹھا دیا گیا بوڑھا پیشوا اور سردار بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور پیشوا کے حکم پر تہوار کا حکم دے دیا گیا۔

''ہماری خوش نصیبی ہے کہ آج طاقت دیوتا اور ان کے پیروکار ہمارے ساتھ موجود ہیں اور ان کی موجودگی میں ہمارے قبیلے پر خوشی آئے گی اور ہماری ناریاں خوب بچے جنیں گی جن میں زیادہ تر لڑکے ہوں گے،،.....سردار نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈال دیا پھر ان سب پر پھول کی پتیاں یہاں موجود قبیلے کی نوخیز لڑکیوں نے ڈالے اس کے بعد ان کا تہوار شروع ہو گیا۔ عمران اور سب ممبران غور سے ان وحشیوں کے تہوار کو دیکھنے لگے جس میں مختلف کھیل تھے طاقت کے مظاہرے بھی تھے اور دیگر چند کھیل بھی شامل تھے اور آخر میں قوی ہیکل نوجوان وحشی مردوں اور نوجوان لڑکیاں کھلے پنڈال جہاں دیگر کھیل ہوا تھا وہاں اکٹھے ہو گئے تو سردار کی اجازت سے ان کا رقص شروع ہوا جس میں وحشی مرد اور لڑکیوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رقص شروع کر دیا اور حیرت انگیز طور پر یہ ہیجان خیز رقص نہیں تھا اس لیے سب ممبران دلچسپی سے وحشی رقاص نوجوان مردوں اور لڑکیوں کے اس رقص کو دیکھنے لگے۔

چونکہ اس کھلے میدان میں ہر جگہ لمبی لمبی لکڑیوں کو زمین میں گاڑا ہوا تھا اور اس میں مشعلیں روشن تھیں اس لیے بہت ہی پراسرار ماحول بن گیا تھا اور ان وحشی مرد زن کے رقص سے سب ہی ممبران ان کے مہمان اور طاقت دیوتا کے پیروکار بن کر مہذوز ہونے لگے خاص کر رابرٹ تو بہت دلچسپی سے اس رقص کو دیکھ رہا تھا کیونکہ اسے اپنے قبیلے کو چھوڑے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا تھا اور مہذب دنیا جانے کے بعد وہ ایسے وحشی قبائل کے

Downloaded from Paksociety.com

تہوار دیکھنے سے قاصر تھا۔

وحشی قبیلے کے مرد وزن قدیم افریقہ کا مشہور رمبا سمبا کا رقص کر رہے تھے اس کے بعد وحشی قبیلے کے ان نوجوان مردوں اور لڑکیوں نے ایک اور قدیم افریقی ناکاسا کی کا رقص شروع کر دیا جس میں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے تھرکنے لگے اور یہ رقص قدیم اور معروف مصری بیلے ڈانس سے کافی ملتا جلتا تھا جس میں اوپر کا حصہ تو ساکن رہتا ہے لیکن نیچے کا جسم خاص کر کولہے تھرکتے ہیں آج شاید اس قبیلے کا واقعی خاص تہوار تھا جسے مہذب دنیا سے بہت دور تاریک جنگلوں کے باسی بھرپور طریقے سے منا رہے تھے۔

مشعلوں کی پراسرار روشنی میں سب ممبران خاص کر رابرٹ اور جوانا مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔ جولیا، صالحہ اور کراسٹی بھی وحشیوں کے مخصوص تہوار کے قدیم رقص کو دلچسپی سے دیکھ رہے تھے اور صفدر اور کیپٹن شکیل کے چہروں پر بھی حیرت اور دلچسپی تھی کیونکہ انہوں نے شاید طاقت دیوتا اور ان کے پیروکاروں کا روپ اس انداز میں اپنایا تھا اور ان اجڈ وحشیوں کو چکمہ دیا تھا کہ یہ وحشی ان سے بہت مرعوب ہو چکے تھے اور ان اجنبیوں کے سامنے یعنی طاقت دیوتا اور اس کے پیروکاروں کو بھرپور انداز میں اپنا تہوار دکھا رہے تھے جو کہ ممبران نے کبھی کسی تاریک جنگلات کی مہم میں ایسے افریقی قبائیلی رقص نہیں دیکھے تھے۔

سب ممبران رقص دیکھنے پر مہو تھے لیکن عمران جس چیز کے لیے یہاں رقص دیکھنے آیا تھا وہ ایک اور وجہ تھی دراصل عمران نے وحشی سردار اس کے بوڑھے باپ اور پیشوا کے گلے میں کالے رنگ کے لاکٹ دیکھے تھے۔ عمران نے دیکھا کہ یہاں رقص کرنے والے تمام مرد و زن نے بھی ایسے ہی لاکٹ پہن رکھے تھے جو ان کے سیاہ رنگت میں سیاہ ہونے کی وجہ سے نمایاں نہیں تھے لیکن عمران ان کو دیکھ کر چونک گیا اور اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ رینگ گئی۔ عمران جان گیا تھا کہ بلیک سپریورنیم کے ذخائر انہوں نے پہن رکھے ہیں۔ کیپٹن شکیل نے عمران کو چونکنے انداز میں دیکھا اور پھر رقص کرنے والے وحشیوں کو دیکھنے لگا۔

کچھ دیر بعد رقص اور تہوار ختم ہو گیا تو ان سب کو دوبارہ بڑے خیمے میں پہنچا دیا گیا۔

''جولیا کو چھوڑ کر میرے تمام بہنوا اور بھائیو امید ہے تم سب نے بہت انجوائے کر لیا ہے شاید تم سب یہاں رقص و موسیقی دیکھنے آئے ہو لیکن یاد رہے کہ پاکیشیا کے اعلیٰ حکام اور

Downloaded from Paksociety.com

خاص کر تمہارے چوہے اوہ سوری زبان غوطہ کھا گئی تمہارے چیف ایکسٹو نے ہمیں ہاٹ ڈائمنڈ کا ٹارگٹ دیا ہے اور ہم اسی سلسلے میں یہاں آئے ہوئے ہیں''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔آپ نے ایک خاص چیز دیکھی ہے اس بارے میں کیا کہیں گے''.....کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

''کیا مطلب۔عمران نے اور تم نے کیا خاص چیز دیکھ لی ہے''.....جولیا نے حیرت سے کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

''دراصل کیپٹن شکیل یہ کہنا چاہتا ہے کہ یہ بوڑھا پیشوا بہت اچھے طریقے سے شادیاں بھی کرواتا ہے اور اگر تم کہو تو صبح تم اور میں اپنے ہاتھ پیلے کر لیتے ہیں''.....عمران نے تحسین آمیز نگاہوں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھ کر پھر جولیا سے احمقانہ انداز میں کہا۔

''بس تم بھی ایسے ہی کہتے رہتے ہو،کبھی سنجیدہ ہو جاؤ تو پھر دیکھنا جولیا دل و جان سے ہاں کہے گی''.....جولیا نے غصے کے بجائے دلربا انداز میں مسکراتے ہوئے عمران کی طرف دیکھ کر میٹھی نگاہوں سے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی اور جولیا کے میٹھے انداز کو دیکھ کر عمران گڑبڑا گیا اور ہونقوں کی مانند سب کو دیکھنے لگا۔

''تنویر بھیا مجھے بچاؤ۔تم کہاں ہو تمہاری بہن تو آج مجھے پھانسی پر چڑھانے کے فل موڈ میں ہے''.....عمران نے معصومیت سے کہا تو سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔تو آپ نے اور کیپٹن شکیل نے بلیک سپریور نیم کو نوٹ کر لیا ہے جو ان وحشیوں نے لاکٹ ہار کی صورت میں اپنے گلے میں پہن رکھے تھے''.....صفدر نے کہا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''ہاں عمران صاحب۔ان کے گلے میں سیاہ قسم کے لاکٹ دیکھے تو ہیں تو کیا وہ بلیک سپریور نیم کے ذخائر تھے یہ بہت قیمتی ذخائر میں شامل ہوتے ہیں''.....صالحہ نے کہا تو جولیا اور کراسٹی بھی چونک کر اسے دیکھنے لگیں۔

''گورے پٹھے تم تاریک جنگلوں کا تجربہ رکھتے ہو اور بس رقص میں ہی گم رہے تم نے ابھی تک اس کا ذکر کیوں نہیں کیا''.....عمران نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''سوری باس۔ میں کسی بھی بلیک سپر یورنیم کے بارے میں انفارمیشن نہیں رکھتا لیکن میں نے بھی سیکرٹ سروس کے ممبران کی طرح ایسا نوٹ کیا ہے''.....رابرٹ نے کہا۔

''تو کیا اب ہم ہاٹ ڈائمنڈ کو چھوڑ کر اس بلیک سپر یورنیم کو تلاش کرنے کی کوشش کریں''.....کراسٹی نے پوچھا۔

''تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے میرے خیال میں قبیلے والے کسی ایسے دھانے یا غار کو جانتے ہوں گے جہاں کثیر تعداد میں ہوں گے''.....جوانا نے کہا تو عمران سمیت سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''ٹھیک ہے باس۔ اب تو رات ہے صبح کو ہم سردار سے بات کر کے وہاں چلیں گے جہاں بلیک سپر یورنیم کے ذخائر ہیں چلو ہاٹ ڈائمنڈ سے پہلے ہی لگے ہاتھوں بلیک سپر یورنیم کے ذخائر پر بھی ہاتھ صاف کر لیں گے''.....رابرٹ نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا۔

سونے کے دوران عمران نے صفدر اور جوانا کی اور کیپٹن شکیل اور رابرٹ کی اور رات کے آخری پہر اپنی ڈیوٹی لگائی کیونکہ بہر حال وہ اجڈ اور وحشی قبیلے میں موجود تھے اور سب کے بے خبر ہو کر سو جانے سے کچھ بھی ہو سکتا تھا ان پر مکمل اعتبار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ٹیم ممبران کے پہرہ دینے اور آرام کرنے سے رات خیریت سے گزر گئی تو صبح پھران کا پھل شہد اور دودھ سے ناشتہ کرایا گیا۔ رابرٹ کے پوچھنے پر سردار نے ان کو بتایا کہ واقعی یہاں سے کچھ فاصلے پر جنگل میں ایک کھوہ ہے جس میں سے ہم نے یہ سیاہ ذرات حاصل کیے ہیں۔

عمران کے کہنے پر رابرٹ نے ان کو اسی کھوہ میں لے جانے کا کہا تو سردار نے اپنے تین وحشی ان کے ساتھ بھیج دیئے عمران اور ممبران ان وحشیوں کے قبیلے سے نکل کر پھر آگے روانہ ہو گئے لیکن ان کے ساتھ قبیلے کے تین وحشی موجود تھے اور تقریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ان کو لے کر جنگل کے گھنے ایریئے کے اندر ہی ایک قدرتی کھوہ میں لے گئے تو عمران نے ان کو واپس کر دیا کیونکہ جتنی وہ ان سے رہنمائی لینا چاہتا تھا وہ لے چکا تھا۔

''لگتا ہے یہ قدرتی کھوہ ہے اور اندر سے کافی طویل ہے''.....کراسٹی نے وحشیوں کے جانے کے بعد کہا۔

''ہاں ہو سکتا ہے ہمیں یہاں ہاٹ ڈائمنڈ کے آثار بھی مل جائیں گو کہ ابھی ایم پی فیکٹر

Downloaded from Paksociety.com

کے آلے کے مطابق ہاٹ ڈائمنڈ کے آثار نہیں ہیں لیکن ہوسکتا ہے اندر سے کوئی راستہ یہاں سے نکلتا ہو جو ہمیں ہاٹ ڈائمنڈ تک لے جائے''.....عمران نے ممبران سے کہا۔

''ٹھیک ہے ماسٹر۔ میں اور رابرٹ تیز رفتار ٹارچوں سے آگے کی طرف بڑھتے ہیں صفدر اور کیپٹن شکیل مشین گنیں ساتھ رکھیں ہوسکتا ہے اندر درندے بھی چھپے ہوں''.....جوانا نے کہا۔

''ہم نے بھی ہاتھوں میں مہندی نہیں لگائی جو تماشہ بن کر یہاں انتظار کریں ہم سب ہی اندر جائیں گے''.....جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارے ہاتھوں میں صرف میرے نام کی ہی مہندی سجے گی لیکن یہاں شادی کی تو اماں بی اور ڈیڈی خود سے شادی رچانے پر میرے سر پر طبلہ بجادیں گے اس لیے ابھی دلہن نہیں بلکہ ڈینجر جولیانا بن کر کام کرو''.....عمران نے کہا۔

''تمہاری باتوں پر دل مانتا تو نہیں ہے لیکن تم کہتے ہو تو کام میں شامل ہو ہی جاتی ہوں کیونکہ یہاں میں تم جیسے احمق کی دلہن بننے نہیں بلکہ یہاں کام کرنے کے لیے ہی آئی ہوں''.....جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب اس کی بات پر مسکرانے لگے۔

''کراسٹی ڈیئر۔ ہم بھی یہاں سہانے خواب سجانے کے وعدے کرلیں تاکہ پاکیشیا جا کر اس پر تکمیل کرسکیں''.....رابرٹ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم جیسے بدمعاش دل والے کے سپنوں میں ایک نہیں لاتعداد دلہنیں ہیں اس لیے منہ دھو کر ہی رکھو اور کام پر توجہ دو''.....کراسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے اور پھر سب ہی اس کھوہ کے اندر داخل ہو گئے جو آگے کی طرف جا رہی تھی اور گھنے جنگل میں اس کھوہ کا ہونا واقعی ایک حیرت تھی مگر جو بھی تھا یہ سب اس میں داخل ہو چکے تھے جہاں آگے بڑھتے ہوئے گھٹا ٹوپ اندھیرا ہو گیا تھا لیکن چونکہ ان کے پاس جدید اور تیز رفتار ٹارچیں تھیں جسے رابرٹ اور جوانا تھامے ہوئے تھے اور عمران بھی ان کے ساتھ تھا سب احتیاط سے آگے بڑھنے لگے کیونکہ وہ ایک لحاظ سے موت کے کنویں میں داخل ہو چکے تھے اور یہاں درندے بھی ہوسکتے تھے۔

اچانک آگے جا کر راستہ تین حصوں میں بٹ گیا تو یہ سب ٹھٹھک کر رک گئے۔

Downloaded from Paksociety.com

''اوہ۔اب کیا کریں بقول وحشیوں کے سردار کے اس کھوہ میں بلیک سپر یورنیم ہے تو پھر اب کون سے راستے کو اختیار کریں''.....عمران نے رک کر کہا۔

''رابرٹ تم کراسٹی اور کیپٹن شکیل پہلے راستے سے اندر داخل ہو اور جوانا، صفدر اور صالحہ دوسرے راستے سے داخل ہوں میں اور جولیا تیسرے راستے سے اندر داخل ہوتے ہیں''.....عمران نے کچھ دیر بعد اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا تو کسی ممبران نے سوال نہ کیا کیونکہ بہر حال ان کے لیڈر نے فیصلہ سنایا تھا۔جولیا اور عمران اس کھوہ کے بنے ہوئے تیسرے راستے سے اندر داخل ہو گئے۔

''عمران گو کہ تمہاری بات پر کسی نے کچھ نہیں بولا اور انکار نہیں کیا لیکن اگر آگے خطرات ہوئے تو کیا ہم دونوں اس کا مقابلہ کر سکیں گے''.....جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور دونوں نے تیز رفتار ٹارچوں کو اپنے ماتھے پر اڑا سا لیا تھا مشین گنیں ہاتھوں میں لیے محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے۔

''جولیا۔یہاں ایم پی فیکٹر کے مطابق ہاٹ ڈائمنڈ کے کوئی ذخائر نہیں ہیں اور میں نے اندازہ لگا لیا ہے کہ یہاں کوئی درندہ نہیں ہے اگر ہو بھی سہی تو تم میرے ہوتے ہوئے فکر مت کرو ہمارے پاس جدید ایمونیشن ہے اور دیگر ممبران کے پاس جو میں نے دو گروہ میں تقسیم کیا ہے وہ بھی ہمارے ہی ساتھی ہیں پاکیشیا کے ممبران ان کو کچھ نہیں ہو گا ہو سکتا ہے آگے سے کھوہ ایک حصے میں ہی بٹ جائے لیکن بلیک سپر یونیم کھوہ کے کسی ایک ہی حصے میں ہو گا جس کی وجہ سے میں نے ممبران کے تین گروپ تشکیل دیئے ہیں''.....عمران نے اطمینان سے کہا تو جولیا نے سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھنے لگے جہاں ابھی تک تو تاریکی ہی تھی لیکن آگے دھانہ گھوم رہا تھا کیونکہ آگے ایک موڑ آ گیا تھا۔دونوں ایک ساتھ گھومے تو اچانک ان دونوں کو زوردار دھکے لگے کیونکہ کسی نے اچانک ان دونوں پر حملہ کر دیا تھا۔

☆.....☆.....☆

ایکریمیا کے زیرو سیکشن گروپ کے چاروں سیکرٹ ایجنٹ ان کے سر پر پہنچ چکے تھے اور ان کو ہٹ کرنے کے لیے اپنی گنوں کے ٹریگر پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے لیکن یہ میجر سارگن

Downloaded from Paksociety.com

اور رینا مونڈارے کی خوش قسمتی تھی کہ عقب میں ان کے دو ایجنٹ موجود تھے جو ان کی گاڑیوں کے تباہ ہونے کی وجہ سے پچھلی سمت کو بھاگ گئے تھے اور اب پھر اس سمت آئے اور انہوں نے اپنے لیڈورں کو یقینی موت میں دیکھا تو ان کے مشین گنوں سے شعلے نکل کر ایکریمیا کی زیرو سیکشن گروپ کے چاروں سیکرٹ ایجنٹوں کے کھوپڑیوں کو اڑا چکے تھے اور بس چند لمحوں کا ہی وقفہ تھا ورنہ زیرو سیکشن کے اگلتے شعلوں سے میجر سارگن اور رینا مونڈارے کے سر روشن دان بن چکے ہوتے۔

''ویل ڈن کارک اور سانڈر تم نے کمال کر دیا ہے ہم ماسٹر بلیک کو کہہ کر تم دونوں کی ترقی کرائیں گے تم نے موقعہ پر ہماری جان بچائی ہے ورنہ اس طرح عقب میں ہونے سے ہم مارے جاتے''.....رینا مونڈارے نے نیچے لیٹے ہوئے ہی اونچی آواز میں کہا لیکن گولیوں کے شور میں اس کی آواز دب گئی تھی۔ بلیک ڈیتھ کے ہرکاروں اور ایکریمیا کے زیرو سیکشن گروپ کے درمیان خوفناک جنگ جاری تھی اور گرم ترین صحرا میں سب ہی نیچے لیٹنے پر مجبور تھے گرم صحرا کی آگ برساتی ریت میں رینگ کر مزید پیچھے ہوتے چلے گئے جہاں کارک اور سانڈر بھی ان کے ساتھ آ گئے۔

''مادام ڈائمنڈ بیوٹی اور میجر سارگن آپ کی وجہ سے ہی ہم اچانک یہاں آئے ہیں کیونکہ ہم نے ان زیرو سیکشن گروپ کو اس ٹیلے کی عقب سے نکل کر نیچے لیٹتے دیکھ لیا تھا جو موقعہ پا کر آپ دونوں کو ہٹ کرنے کے چکروں میں تھے''.....کاریک نے کہا۔

''خیر تم دونوں بھی آگے بڑھو اور ساتھیوں کی مدد کرو یہ زیرو سیکشن والے بد بخت بہت تیاری کے ساتھ یہاں آئے ہیں لیکن ہم نے زندہ رہنا ہے اور ہاٹ ڈائمنڈ کے بھی ہم بلیک ڈیتھ والے حقدار ہیں تا کہ دنیا کے تمام ملک پر ہمارا قبضہ ہو سکے کیونکہ ہمارے ماسٹر بلیک جیسے ذہین سائنس دان اپنی ذہانت سے بہت ہی انقلابی ایجاد بنا لیں گے''.....میجر سارگن نے تیز آواز میں کہا تو یہ دونوں ہرکارے نیچے لیٹے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگے۔

اگر ان سب نے ماسٹر اسکاٹا جیسے ذہین اور شاطر سائنس دان کا ایجاد کردہ لباس نہ پہنا ہوتا تو صحرائے اعظم کے اس ایریئے کی شدید گرمی سے ان کی چیخیں نکل جاتیں مگر بلیک ماسک واقعی حیرت انگیز ایجاد تھی۔ بلیک ڈیتھ اور زیرو سیکشن کے درمیان بہت ہی زوردار

Downloaded from Paksociety.com

جنگ شروع ہو چکی تھی اور گو کہ بلیک ڈیتھ کے کافی سارے ہرکارے مارے گئے تھے لیکن ان کے جدید ایمونیشن اور ماسٹر اسکاٹا کے ایجاد کردہ جدید لیزر گنوں سے ایکریمی سیکرٹ ایجنٹ زیرو سیکشن اپنے ایمونیشن کے باوجود ان کے ممبران لیزر گنوں کے مہلک فائرنگ سے تیزی سے مرنے لگے تھے البتہ ان کے اونٹ معلوم نہیں اتنی دیر میں ٹیلوں کے پیچھے کہاں جا چھپے تھے کہ ان کو نظر نہیں آ رہے تھے۔

شدید گرم صحرائی ریت میں بلیک ڈیتھ کے ہرکارے تو بلیک ماسک جیسے انقلابی لباس کی وجہ سے آرام سے بدستور لیٹے ہوئے تھے اور زیرو سیکشن والوں کو اپنا ٹارگٹ بنا رہے تھے لیکن اب ایکریمی ٹیم کے سیکرٹ ممبران کو نیچے لیٹنے سے مشکل پیش ہو رہی تھی اور گرم ترین ریت پر لیٹ کر آگے بڑھنا کوئی آسان کام نہیں تھا جو چند لمحوں میں جھلسا کر رکھ دیتی تھی اس لیے گھبرا کر کھڑا ہونے کی صورت میں یکلخت بلیک ڈیتھ کے مہلک ریز گنوں کا شکار ہو کر گرنے لگے تھے اور کچھ ممبران پسپائی اختیار کرتے ہوئے پیچھے ہوئے اور ٹیلے کے اوپر ہونے کی وجہ سے تیزی سے ٹیلے کی پچھلی سمت ہوئے جہاں ان کو اپنے چند اونٹ ٹیلے کی اوٹ میں نظر آئے تو اس پر بیٹھ کر بھاگ کھڑے ہوئے اور ظاہری بات ہے صحرا میں اونٹ کا مقابلہ بھاگنے میں بلیک ڈیتھ کے ہرکارے، میجر سارگن اور رینا مونڈارے نہیں کر سکتے تھے۔

''اف بہت ہی خوفناک نقصان اس ایکریمی ٹیم نے ہمیں پہنچایا ہے''.....ان چند زیرو سیکشن کے سیکرٹ ممبران کے کامیابی سے بھاگ جانے کے بعد رینا مونڈارے نے کہا کیونکہ اب ان میں ہمت نہیں تھی کہ وہ ٹیلے کی عقبی سمت جا کر اونٹوں کو پکڑ سکیں۔

''ہاں ڈائمنڈ بیوٹی ہم اس ایکریمی پارٹی کو معمولی سمجھ رہے تھے لیکن یہ تو بہت ہی پاور فل نکلی اور ہمارے بے شمار ہرکارے مارے گئے ہیں''.....میجر سارگن نے بھی غصے سے مٹھیاں بھینچ کر کہا۔

''اب کیا کیا جائے کیونکہ ہمارے ہرکارے اب بہت کم رہ گئے ہیں اور یہاں گریٹ صحارا کے اس سنبلاک کے ایریئے میں اور بھی کئی پارٹیاں یہاں آ سکتی ہیں اور ہم بلیک ڈیتھ والے تو عالمی دہشت پسند گروپ ہونے کی بنا پر اسرائیل سمیت دنیا کے ہر ممالک

Downloaded from Paksociety.com

کے لیے خطرہ ہونے پر ان کے دشمن ہیں''.....رینا مونڈارے نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''ہاں اس طرح تو اب جس ملک کا سیکرٹ گروپ یہاں کا رخ کرے گا ہم سے دشمنی ہونے کی بنا پر ہم پر اٹیک کرنے کی کوشش کرے گا اور ہمارے صرف چھ ہرکارے ہی زندہ بچے ہیں اور ہم کل آٹھ افراد ہیں کسی اور ٹیم سے تو خطرہ نہیں لیکن یہاں صحارا میں ڈاکٹر سائمن اور میجر پرمود جیسے خطرناک سیکرٹ ایجنٹوں کا گروپ آیا ہوا ہے اور اس سے سامنا ہونے کی صورت میں ہم ان کو پھانسنے کے بجائے الٹا ان کا شکار ہو سکتے ہیں''.....میجر سارگن نے بھی بدستور غصے میں کہا۔

''میرے خیال میں اس اگلے ٹیلے کے عقب میں کچھ اونٹ ضرور موجود ہوں گے اور ہم ان پر سفر کر کے آگے بڑھ سکتے ہیں''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''لیکن ڈائمنڈ بیوٹی۔ بات وہی ہے کہ اب کم نفری کا کیا کریں اگر کہو تو ماسٹر بلیک سے بات کریں یا پھر جیفر ڈسلاکا اور لیڈی ہنٹر سے بات کی جائے اور انہیں اپنے ہونے والے نقصان کا بتایا جائے''.....میجر سارگن نے کہا۔

''نہیں میجر سارگن۔ اگر ماسٹر بلیک کو معلوم ہوا کہ ہم پہلے ہی مرحلے میں اتنا نقصان اٹھا چکے ہیں تو وہ ہم پر کافی برہم ہوں گے۔ جیفر ڈسلاکا اور لیڈی ہنٹر ہماری تنظیم کے ہیں ہم دونوں کی طرح خاص ساتھی ہیں لیکن ان دونوں کا گروپ اکثر اوقات کی طرح علیحدہ ہے اور اس لحاظ سے ہماری توہین ہے کہ ہم ان کے برعکس نقصان اٹھا چکے ہیں اور وہ دونوں ہم پر ہنسیں گے اس طرح کرتے ہیں اپنے سوڈانئی ہرکاروں کو یہاں بلوا لیتے ہیں''.....رینا مونڈارے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''لیکن ڈائمنڈ بیوٹی ہم صحارا میں کافی آگے نکل چکے ہیں اور اب بھی کل آٹھ افراد ہیں اور یہ ابھی کی ہماری طاقت بہت کمزور نہیں ہوئی اگر ہم نے سوڈانئی ہرکاروں کو بلوایا تو ان کے یہاں پہنچنے تک بہت وقت برباد ہو گا اور یہاں میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن جیسے دنیا کے عظیم سراغ رساں سیکرٹ ایجنٹ اور خطرناک انسان یہاں صحارا میں موجود ہیں اور چونکہ یہاں سنبلاک کا ایریا بہت طویل ہے پھر بھی کسی وقت ان میں سے کسی ایک پارٹی سے سامنا ہو سکتا ہے ہم نے بس دھوکے سے ہی ان سے ہاٹ ڈائمنڈ ہتھیانہ ہے اس لیے بس اب خود

Downloaded from Paksociety.com

پر اعتماد کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں ابھی ہم مکمل طور پر کمزور نہیں ہوئے اور ہم دنیا میں ایک دہشت کے طور پر جانے جاتے ہیں''.....میجر سارگن نے کہا۔

''ٹھیک ہے تم درست کہتے ہو بس دعا کرو ہمیں ان ایکریمی زیرو سیکشن پارٹی کے بھاگے ہوئے اونٹ مل جائیں ورنہ اس خوفناک صحرا میں ہم بری طرح پھنس جائیں گے کیونکہ ہم مسلسل تو پیدل سفر نہیں کر سکتے اور معلوم نہیں ابھی کتنا خوار ہونا پڑے''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''ہاں یہی گرم رات کو اس ایریئے میں ہمارے لیے گرم جہنم کے بجائے ٹھنڈی دوزخ بن جائے گی اس لیے ہر قسم کا انتظام ہونا بہتر ہے''.....میجر سارگن نے کہا اور اپنے ایکریمی ٹیم کے مردہ ساتھیوں کو چھوڑ کر آگے بڑھ گئے جہاں ان کے اندازے کے مطابق ٹیلے کے دوسری طرف اونٹ ہو سکتے تھے۔

کچھ دیر بعد یہ سب بلیک ڈیتھ کے ایجنٹ ٹیلے کی عقبی طرف آئے تو ان کے چہروں پر خوشی اور اطمینان دور ہو گیا کیونکہ یہاں ان کو شدید گرمی کی وجہ سے چار اونٹ ٹیلے کے اوٹ کی چھاؤں میں بیٹھے نظر آ گئے۔

''شکر ہے اونٹ چار ہیں اور ہم دو دو کی تعداد میں ان پر بیٹھ کر سفر کر سکتے ہیں ان اونٹوں پر سامان بھی لدا ہوا ہے''.....انہوں نے دیکھا کہ ایمونیشن کے علاوہ کھانے کا سامان، صحرا میں نصب ہونے والے خیمے کا سامان موجود تھا کیونکہ ان کی گاڑیاں جلنے کی وجہ سے یہ اپنے بیشتر اہم سامانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ کچھ دیر بعد یہ سب آگے کی طرف روانہ ہو گئے۔ رینا مونڈارے اور میجر سارگن ایک اونٹ پر سوار ہو گئے تھے اور میجر سارگن آگے بیٹھا ہوا غور سے صحرا میں ٹیلی سکوپ کے ذریعے اردگرد کا نظارہ کر رہا تھا کہ اگر کوئی اور پارٹی نظر آتی ہو تو پہلے سے ہی ہوشیار ہو جائیں۔

''میجر سارگن۔ بہت ہی خوفناک قسم کی گرمی ہے اور شکر ہے ہم نے ماسٹر بلیک کے ایجاد کردہ سپیشل بلیک ماسک لباس پہن رکھے ہیں ورنہ ہم بہت مشکل سے دوچار ہو جاتے،،.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''ہاں ڈائمنڈ بیوٹی۔ ہم اس خصوصی لباس کا پہلے گولڈن آئل کے سلسلے میں الاسکا سے

Downloaded from Paksociety.com

منسلک موت کے ٹھنڈے جزیروں میکران اور ڈیکران کا سفر کر چکے ہیں جہاں خوفناک حد تک کڑاکے کی سردی سے ہم ٹھٹھر جاتے لیکن بلیک ماسک لباس نے ہمارا بہت ساتھ دیا تھا اور اب جھلسا دینے والی شدید گرمی میں بھی یہ ہمارے بہت کام آ رہے ہیں''.....میجر سارگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ دعا کرو کہ یہاں تیز ہوا نہ چل پڑے ورنہ ہم بھیانک ترین صورت حال سے دوچار ہو جائیں گے کیونکہ یہاں کے مونڈرز موت کے طوفان کہلاتے ہیں جو انسانوں کو تنکے کی مانند اڑا کر لے جاتے ہیں''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''ڈائمنڈ بیوٹی۔ ہم اب تک پوری دنیا کے ملکوں میں اپنی دہشت کا سکہ جما چکے ہیں اور اب جب یہاں آ چکے ہیں تو ہم نے صحرا کی تکالیف سے ڈرنے کے بجائے اپنے مشن پر توجہ دینی ہے''.....میجر سارگن نے کہا تو رینا مونڈارے نے اعتماد کے ساتھ سر ہلا دیا۔

اس دوران ان کا سفر چاروں اونٹوں پر جاری رہا اور چونکہ یہ اب بہت محتاط انداز سے سفر کر رہے تھے۔ دن ڈھلنے لگا تھا اور سورج غروب ہونے سے سورج کی تپش بھی کم ہوتی چلی جا رہی تھی یہاں تک کہ شام ہو گئی اور آفتاب مغرب میں غروب ہو گیا۔

''میرے خیال میں ہمیں اب کچھ ریسٹ کر لینا چاہیے کیونکہ ہم نے مسلسل سفر کیا ہے''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''ہاں سہی کہا تم نے ہم ریسٹ کرتے ہیں اور کھا پی بھی لیتے ہیں لیکن اس سے پہلے ہمیں خیمے نصب کرنے پڑیں گے کیونکہ بے شک بلیک ماسک لباس کی وجہ سے ہم شدید جھلسا دینے والی گرمی میں بھی متواتر سفر کرتے آ رہے ہیں لیکن رات ہونے پر یہاں شدید سردی پڑتی جائے گی اور پیراشوٹ کے خیموں میں ہونے سے ہم محفوظ ہو جائیں''.....میجر سارگن نے کہا اور پھر ان کے رکنے سے ان کے ہرکارے بھی رک گئے اور اونٹوں کو بھی صحرا کی ریت میں کھونٹے باندھ کر ان کو بٹھا دیا گیا اور اونٹوں میں لدے خیموں کو نصب کر دیا گیا۔ رینا مونڈارے اور میجر سارگن ایک خیمے میں آ گئے اور کھانا نکال کر کھانے لگے۔

''ڈاکٹر سائمن جیسا ذہین سائنس دان اپنا بھی یہاں اچھا انتظام کر کے آیا ہو گا''..... رینا مونڈارے نے کھانا کھاتے ہوئے کہا تو میجر سارگن حیرت کی شدت سے اسے دیکھنے

Downloaded from Paksociety.com

لگا۔

''میرے خیال میں تمہارے دل میں پھر اس ڈانسر سائنس دان کی چاہت جاگنے لگی ہے خیال رہے کہ یہاں صحارا میں دیگر گروپوں اور میجر پرمود کی طرح ڈاکٹر سائمن بھی ہمارا ہٹ ٹارگٹ ہے اور مقابلہ ہونے پر ہم نے اسے اور اس کی ٹیم کو ختم کرنا ہے اگر تمہارا یہی حال رہا تو ہم ناکام ہو جائیں گے''.....میجر سارگن نے منہ بنا کر کہا۔

''ارے نہیں میں تو بس ویسے ہی کہہ رہی تھی۔ ویسے احمق عمران اور کرنل فریدی کی ٹیمیں معلوم نہیں شمالی جنگلوں میں کس حال میں ہوں گی شاید مشکل کا شکار ہو کر ماری جائیں''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''لگتا ہے تم تھکاوٹ کی وجہ سے بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو۔ ڈائمنڈ بیوٹی عمران اور کرنل فریدی جیسے شیطان کسی مشکل کا شکار ہو کر مرنے والے نہیں ہیں دونوں اب تک لاتعداد بار افریقہ اور دیگر ملکوں کے خطرناک جنگلات کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں اگر لیڈی ہنٹر اور جیفرڈ سلاکا نے ہمت کا مظاہرہ نہ کیا تو ہاٹ ڈائمنڈ ملنے کی صورت میں عمران اور کرنل فریدی کی ٹیمیں کامیابی سے اپنے ملک جا چکی ہوں گی''.....میجر سارگن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہاں ہم سیف نہیں ہیں کیونکہ اگر کسی پارٹی کی نظروں میں آ گئے تو مشکل کا شکار ہو سکتے ہیں''.....رینا مونڈارے نے بات کو گھماتے ہوئے کہا۔

''پھر وہی کم ہمتی کی باتیں ڈائمنڈ بیوٹی۔ آج تمہیں کیا ہو گیا ہے تمہارے اور میرے ہاتھوں اب تک سینکڑوں انسان اور لاتعداد سیکرٹ ایجنٹس مارے جا چکے ہیں تو اب بھی ایسا ہی ہو گا ہم کسی سے کم نہیں ہیں''.....میجر سارگن نے اپنی پارٹنر کی طرف حیرت سے دیکھ کر کہا۔

''میجر سارگن۔ میں خوفزدہ نہیں ہوں اور جہاں تک ہاٹ ڈائمنڈ کی بات ہے تو اتنی ٹینشن مت لو کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ہاٹ ڈائمنڈ گریٹ صحارا کے صحرائے سنبلاک کے ایریئے میں ہو گا اس لیے اتنی ٹینشن مت لو''.....رینا مونڈارے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

انہوں نے یہاں اپنے ہرکاروں میں دو دو کی ڈیوٹی لگا کر آرام کرنے کا فیصلہ کیا اور سو گئے۔ چونکہ رات ہونے سے یہاں سردی شدید بڑھ چکی تھی اس لیے انہوں نے بلیک ماسک

Downloaded from Paksociety.com

لباس ہونے کے باوجود موٹے کمبل لے لیے تاکہ صحرا کے رات کی شدید سردی سے خود کو بچا سکیں۔

اس طرح صبح تک کوئی حادثہ پیش نہ آیا تو صبح کو سامان پیک کر کے ایک دفعہ پھر بلیک ڈیتھ کے ہرکارے آگے کی طرف روانہ ہو گئے۔ جیسے جیسے سورج کی روشنی تیز ہوتی جا رہی تھی گرمی کی شدت پھر سے تیز ہوتی جا رہی تھی لیکن انہوں نے بدستور اپنا سفر جاری رکھا۔ کافی سفر کرنے کے بعد اچانک میجر سارگن اور رینا مونڈ ارے چونک گئے کیونکہ ان کو ایک ٹیلے کی اوٹ سے نکلنے کے بعد جدید ٹیلی سکوپ سے دور ایک نئی پارٹی نظر آئی تو دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

☆.....☆.....☆

میجر پرمود اور تمثیلہ ان دو افراد کو دیکھ کر چونک گئے مگر فوراً پہنچان گئے اور اس کھوہ میں داخل ہو کر ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ جس دو افراد کو دیکھ کر چونکے تھے وہ میجر پرمود اور تمثیلہ ہی تھے۔ تیز ہوا کا رخ چونکہ اندر کی طرف تھا اور ریت تیزی سے اندر داخل ہو رہی تھی اس لیے یہ چاروں گھبرا گئے تھے۔

''میجر پرمود۔ تم اور لیڈی بلیک یہاں موجود ہو''.....ڈاکٹر سائمن نے تیز لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر سائمن۔ تم اور کلارہ یہاں کیسے پہنچ گئے اور تم دونوں کے بقیہ پاور ممبران کہاں ہیں''.....تمثیلہ نے چونک کر پوچھا۔

''ہم صحرائی طوفان میں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ چکے ہیں لیکن تم دونوں یہ بتاؤ کہ یہاں سے اگلی طرف بھی راستہ نکلتا ہے یا نہیں کیونکہ اگر ایسا نہیں ہے تو ہم بری طرح بھیانک موت میں پھنس جائیں گے''.....بیرسٹر کلارہ نے کہا۔

''ہاں جلدی چلو ہوا کا رخ اس طرف سے ہے جہاں سے تم اندر داخل ہوئے ہو اور گو کہ یہ ریت کا ٹیلا بہت سخت ہے اور کھوہ تو نہیں ٹوٹے گی لیکن ریت بھرنے کی وجہ سے ہم واقعی بھیانک موت مارے جائیں گے''.....میجر پرمود نے بھی اونچی آواز میں کہا۔

''ہم پچھلی طرف سے آئے ہیں جلدی یہاں سے باہر نکلو''.....تمثیلہ نے تیز لہجے میں کہا تو میجر پرمود کے ساتھ ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ بھی تیزی سے پچھلی سمت کو بھاگے

Downloaded from Paksociety.com

کیونکہ تیز ہوا سے اس کھوہ میں اگلی طرف سے ریت بھرتی چلی جا رہی تھی جو تیزی سے راستے کو بند کر رہی تھی۔ چاروں تیزی سے واپس اسی جگہ آ گئے جہاں میجر پرمود اور تمثیلہ اندر داخل ہوئے تھے تیز ہوا کی وجہ سے یہاں بھی ریت اندر داخل ہو رہی تھی لیکن ابھی راستہ بند نہیں ہوا تھا۔

''ہوا کا رخ اگلی طرف سے ہی ہے اور ہمیں اب پھر سے چلتے رہنا ہی چاہیے کیونکہ ایک جگہ کھڑا ہونے سے وہیں ریت بھرنا شروع ہو جائے گی''..... بیرسٹر کلارہ نے کہا۔

''یہ گریٹ صحارا کا ایریا ہے اور یہاں طوفانی جھکڑ چلتے ہی رہتے ہیں یہاں چھپے گڑھے بھی ہوتے ہیں جہاں گرنے سے مراد سراسر موت ہے''..... تمثیلہ نے اونچی آواز میں کہا تو چاروں ایک بار پھر ایک ساتھ آگے بڑھنے لگے لیکن چونکہ ابھی صرف تیز ہوا کا ہی زور تھا اور طوفان نہیں آیا تھا اس لیے ان کو اتنی مشکل نہیں ہو رہی تھی لیکن پھر بھی ڈاکٹر سائمن نے میجر پرمود کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور دوسرا ہاتھ بیرسٹر کلارہ کے ہاتھ میں تھا اور تمثیلہ نے بھی میجر پرمود کا دوسرا ہاتھ تھام لیا تھا اور چاروں ایک ساتھ آگے بڑھنے لگے۔

''ہاں تمثیلہ۔ یہاں صحرا کے اس ایریئے میں گڑھے بھی ہیں اور صحرا میں ویسے تو کئی جگہ ہوتے ہیں لیکن یہاں زیادہ ہیں ہمیں احتیاط تو کرنی پڑے گی''..... میجر پرمود نے کہا۔

''میجر پرمود۔ تمہارے ساتھی کہاں ہیں اور تم اس کھوہ میں کیا کرنے گئے تھے''..... ڈاکٹر سائمن نے پوچھا تو میجر پرمود ان دونوں کو بتانے لگا کہ وہ کس طرح مشکل کا شکار ہوئے اور اپنے گروپ سے علیحدہ ہونے کے بعد کس طرح اس کھوہ میں گئے تھے اور پھر ان سے ملاقات ہوئی۔ تمثیلہ کے پوچھنے پر بیرسٹر کلارہ ان کو بتانے لگی کہ کس طرح مونڈرز کا شکار ہونے کے بعد اپنے گروپ سے جدا ہونے کے بعد اس کھوہ تک پہنچے تھے اور ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کے لیے اندر داخل ہوئے تھے کہ شاید اندر سے کوئی سراغ مل جائے۔

''ویسے یہ اتفاق ہے ڈاکٹر کہ ہمارے اور تمہارے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بلاکیج کر دیا گیا ہے اور ہم کچھ بھی نہیں کر سکے ہمارے سائنس دانوں کے مطابق اگر ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر مل جائیں تو پھر اس کی مدد سے سائنسی آلات بنا کر نامعلوم بلاکیج کو ختم کیا جا سکتا ہے''..... میجر پرمود نے کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''ہاں میجر۔تم درست کہتے ہواور مجھے بھی شدید حیرت ہے کہ آخر یہ اتنی خوفناک حرکت کس تنظیم کی ہوسکتی ہے جس کا ہم ابھی تک کوئی سراغ بھی نہیں لگا سکے ہیں''..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

''یہ شکر ہے کہ ہم چاروں نے اپنے بھاری بیگوں کے باوجود ہمت نہیں ہاری اور اب ہوا کم ہوچکی ہے لگتا ہے طوفان کا رخ کسی اور طرف مڑ گیا ہے''..... بیرسٹر کلارہ نے کہا کیونکہ واقعی اب ہوا کا زور ٹوٹ گیا تھا اور یہ چاروں مسلسل چلنے کے بعد کافی تھک چکے تھے اس لئے رک گئے اور ایک جگہ بیٹھ گئے۔

''اف شکر ہے ریت ٹھنڈی ہوچکی ہے کیونکہ رات کا وقت ہے لیکن صحرا میں رات کا منظر بہت ہی خوبصورت ہے اور چاند کی روشنی صحرا میں ہونے کی وجہ سے چاند بہت تیز روشنی پھیلا رہا ہے''..... تمثیلہ نے کہا اور چاروں نے اپنے بیگوں میں سے موٹے گرم کپڑے اور ٹوپیاں نکال لیں جو کہ پیراشوٹ کی تھیں۔

''ویسے شکر ہے میجر پرمود۔شیر سے لڑنے کے باوجود تمہیں کچھ نہیں ہوا ورنہ شیر تو بہت ہی طاقتور درندہ ہوتا ہے''..... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور چاروں ہی صحرا میں تیزی سے بڑھتی ٹھنڈ ہونے کی وجہ سے گرم اوورکوٹ اور ٹوپیاں پہن چکے تھے جس سے ان کے ٹھٹھرتے جسم نارمل ہوگئے۔

''ہاں لیکن میری شیر سے کوئی خاص لڑائی نہیں ہوئی کیونکہ میری منگیتر تمثیلہ اور دیگر ساتھیوں کے فائرنگوں سے شیر مرنے پر مجبور ہوگیا تھا ورنہ شیر سے مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے بعض موقعوں پر تاریک جنگلات میں، میں دو دفعہ شیر اور ایک دفعہ ٹائیگر سے مقابلہ کرچکا ہوں''..... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اب یہاں انہوں نے رات کو آرام کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا تاکہ صبح ہی کوئی پلاننگ کرسکیں۔

چاند کی تیز روشنی میں ریت کے ذرے چمکنے لگے تھے اور بہت خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔

''ویسے تو میں بھی شیر سے ایک بار مقابلہ کرچکا ہوں اور چند ماہ پہلے سائبریا کی نیوکلیئر پاور لیبارٹری والے کیس میں جس میں عمران بھی شامل تھا میں اور میری منگیتر کلارہ ایک

Downloaded from Paksociety.com

بہت طاقتور برفانی ٹائیگر سے فائٹ کی تھی جس سے شدید سردی کے باوجود ہمارے پسینے چھوٹ گئے تھے''.....ڈاکٹر سائمن نے مسکراتے ہوئے کہا(اس کے لیے میرے برفانی ایڈونچر ناول''سرد جہنم،،کا مطالعہ کریں)

''ویسے شیر جتنا طاقتور ہوتا ہے اس لیے تو ہمت والا بھی ہوتا ہے اور خطرات سے کھیلتا ہے اس لیے تو ہم انسان شیر کو بہادری اور طاقت کی عظمت میں بیان کرتے ہیں''.....میجر پرمود نے کہا۔

''لیکن بھیڑیا بہت ہی خونخوار اور انسانوں کا بدترین دشمن ہوتا ہے''.....تمثیلہ نے کہا۔

''ہاں لیڈی بلیک اس لیے تو جہاں ظلم اور خاص کر عورت زاد کی عظمت دری ہوتی ہے وہاں یہ کہا جاتا ہے کہ انسانی بھیڑیئے بھنبھوڑتے رہے اور نوچتے رہے یعنی درندگی اور ظلم میں بھیڑیوں کا نام بیان کیا جاتا ہے''.....بیرسٹر کلارہ نے کہا۔

''ہاں درندوں میں بھی فرق پایا جاتا ہے اور ہم درندوں کو فخر میں اور وحشت میں استعمال کرتے ہیں''.....میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن بہرحال لائنز یعنی گھنے بالوں والے شیر جسے ببر شیر بھی کہتے ہیں اور باگھ یعنی ٹائیگرز بھی شیر ہی کی قسم ہوتے ہیں مگر یہ زرد دھاریوں والے شیر ہوتے ہیں جسیم اور طاقت میں دونوں ہی بہت پاورفل ہوتے ہیں ہم انسان لائنز اور ٹائیگرز دونوں کو ہی طاقت اور فخر میں ہی استعمال کرتے ہیں''.....ڈاکٹر سائمن نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''ویسے لیڈی بلیک تم انسانی بھیڑیئے کو کیوں بھول گئی ہو جو بلیک ڈیتھ جیسی دنیا کی خطرناک تنظیم کا ہرکارہ جیفر ڈسلا کا واقعی نوجوان اور حسین عورت کے لیے کسی بھیڑیئے سے کم نہیں ہے''.....بیرسٹر کلارہ نے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''تو تمہارے خیال میں پھر شیر کون ہے''.....تمثیلہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''میرا باس ماسٹر سیون ہمارا لیڈر اور میرا منگیتر ڈاکٹر سائمن کسی انسانی بہادر شیر سے کم نہیں ہے''.....بیرسٹر کلارہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر سائمن اور میجر پرمود دونوں ہنس پڑے۔

''تو میرا باس ہمارا لیڈر اور میرا منگیتر میجر پرمود بھی کسی ٹائیگر سے کم نہیں ہے چاہے

Downloaded from Paksociety.com

افریقن ٹائیگر ہو یا سائبرین ٹائیگر یا دنیا کا مشہور بنگال ٹائیگر ہو میجر پرمود سہی معنوں میں انسانی ٹائیگر ہے''.....تمثیلہ نے بھی مسکراتے ہوئے اور فخریہ انداز میں میجر پرمود کی تعریف کی تو میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن دونوں کے چہروں پر گہری مسکراہٹ رینگ گئی۔

''شکر ہے آج ہم دونوں کی منگیتر ہماری تعریف کے پل باندھ رہی ہیں ورنہ مشن کے دوران دیگر ساتھیوں کے سامنے تو بس پتھر ہی بنی رہتی ہیں''.....ڈاکٹر سائمن نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار تمثیلہ اور بیرسٹر کلارہ ہنس پڑیں۔

''ہاں ہمیں ایسا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اب دیگر ممبران کے سامنے تو ہم فری نہیں ہو سکتے بس یہ اتفاق ہے کہ آج کلارہ اپنے منگیتر کے ساتھ ہے اور میں بھی اپنے منگیتر کے ساتھ ہوں مگر ہم دونوں کے گروپ ہمارے ساتھ نہیں ہیں ورنہ شاید میں اور کلارہ یہ باتیں نہ کر رہے ہوتے''.....تمثیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو بیرسٹر کلارہ بھی مسکرانے لگی۔

''میرے خیال میں تمثیلہ تم اور بیرسٹر کلارہ نیچے کپڑا بچھا کر اوپر اونی گرم اور پیراشوٹ کی چادر لے کر سو جاؤ میں اور ڈاکٹر سائمن جاگتے ہیں کیونکہ تم لوگوں کی ساتھی مادام کوشیلا کے کالم ہاٹ ڈائمنڈ کے انفارمیشن کے بعد یہاں کئی سیکرٹ گروپ اور خطرناک تنظیمیں یہاں کا رخ کر چکی ہیں سب کے سونے سے ہم خطرے میں پڑ سکتے ہیں''.....میجر پرمود نے کہا تو سب نے سر ہلا دیا۔اس طرح میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن آدھی رات تک جاگتے رہے اور شدید سردی ہو چکی تھی لیکن انتظام کرنے کی وجہ سے یہ چاروں سردی سے بچے ہوئے تھے۔آدھی رات کے بعد میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن اپنی اپنی منگیتر تمثیلہ اور بیرسٹر کلارہ کو جگا کر خود سو گئے اس طرح رات بغیر کسی خطرے کے خیرت سے کٹ گئی۔صبح سورج نکلنے کے بعد تیزی سے ٹھنڈی یخ ریت آہستہ آہستہ گرم ہونے لگی۔

''اب کہاں جائیں کیونکہ ہم دونوں کے گروپ یہاں صحرا میں ہم سے علیحدہ ہو چکے ہیں اور ابھی تک جدید آلات میں ہاٹ ڈائمنڈ کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوئے ہیں''.....صبح کا ناشتہ اور خشک گوشت کے ٹکرے کھانے کے بعد تمثیلہ نے کہا۔

''ہاں لیڈی بلیک۔گو کہ ہم دونوں گروپ ایک ساتھ مل چکے ہیں لیکن بغیر لیڈروں کے ہمارے ساتھی پریشان ہوں گے کیونکہ ماسٹر سیون یعنی میرے منگیتر ڈاکٹر سائمن اور

Downloaded from Paksociety.com

تمہارے منگیتر میجر پرمود ٹیم کے لیڈر ہیں''..... بیرسٹر کلارہ نے بھی قدرے تشویش سے کہا۔

''میرے خیال میں ہمارے ساتھی بھی ہم سے دور نہیں ہوں گے اور کسی بھی وقت ہمارا ان سے سامنا ہوسکتا ہے''..... میجر پرمود نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن اصل مسئلہ تو وہی ہاٹ ڈائمنڈ کا ہے جس کے لیے ہم یہاں گریٹ صحارا میں خوار ہو رہے ہیں اور ابھی تک میرے پاور میٹر نے اس کا کوئی اشارہ نہیں دیا ہے''..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

''لیڈی بلیک غالباً یہ ہماری دوسری مہم ہے جس میں صرف ہم دونوں کا گروپ بلکہ ہم اور ہمارے لیڈر شامل ہیں ورنہ عمران صاحب اور کرنل فریدی صاحب کے ساتھ تو ہم بے شمار مشترکہ مہمات میں شامل رہے ہیں''..... بیرسٹر کلارہ نے تمثیلہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

''لیکن کلارہ مجھے یقین ہے کہ جلد ہی ہماری ملاقات عمران صاحب اور کرنل فریدی صاحب کی ٹیم سے کسی بھی وقت ہو جائے گی کیونکہ کرنل فریدی صاحب اور عمران صاحب بھی دیگر ملکوں کی سیکرٹ ایجنسیوں کی طرح ہاٹ ڈائمنڈ کی متلاشی ہیں''..... تمثیلہ نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے پاور میٹر میں کچھ نامعلوم افراد کے اشارے ظاہر ہو رہے ہیں جو چھپ کر ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں''..... اچانک ڈاکٹر سائمن نے اپنے پاور میٹر کی سکرین پر دیکھتے ہوئے چونک کر کہا تو یہ سب چونک گئے۔

''ہاں ڈاکٹر سائمن میں جانتا ہوں تم عمران صاحب کی طرح بہت کامیاب سائنس دان بھی ہو اور بہت کارآمد جدید سائنسی آلات بنا رکھے ہیں یہ کون سا گروپ ہوسکتا ہے جو چھپ کر ہماری طرف آ رہا ہے''..... میجر پرمود نے کہا۔

''معلوم نہیں ہم سب کو نیچے ریت پر لیٹ کر آگے بڑھنا چاہیے اور ایمونیشن کو اپنے ہاتھوں میں ہوشیاری سے پکڑ لینا چاہیے''..... تمثیلہ نے کہا تو چاروں فوراً نیچے لیٹ گئے گو کہ ابھی سورج اتنا بلند نہیں ہوا تھا لیکن ریت گرم اور تپنا شروع ہو چکی تھی کیونکہ یہی صحرا کی خاصیت ہے کہ عین دوپہر کو سورج آگ اگلتا ہے اور آدھی رات کو اسی ہی مقام پر شدید

Downloaded from Paksociety.com

ترین ٹھنڈ پڑ جاتی ہے۔

چاروں نیچے لیٹے ہوشیاری سے آگے بڑھنے لگے۔ میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن نے بدستور نیچے لیٹے ٹیلی سکوپ سے دیکھا تو ان کو ایک ٹیلے کی اوٹ سے وائٹ کلر کے چند لوگ نظر آئے جو تیزی سے پھر صحرائی ٹیلے کی اوٹ میں ہو گئے تھے۔

''ڈاکٹر سائمن۔ ویل ڈن تمہاری بات درست ہے واقعی کوئی پارٹی ہماری گھات لگائے بیٹھی ہے لیکن یہ کون سا گروپ ہو سکتا ہے جنہوں نے مکمل طور پر وائٹ لباس اور ماسک اپ کر رکھے ہیں''..... میجر پرمود نے ڈاکٹر سائمن کی طرف دیکھ کر کہا۔

''معلوم نہیں دنیا کے لیے خطرہ اور دشمن تو کئی گروپ ہیں خاص کر بلیک ڈیتھ، زیرو لینڈ اور بلیک تھنڈر قابل ذکر ہیں لیکن کسی کے بارے میں نہیں سنا کہ وہ مکمل طور پر وائٹ لبادے ہی اوڑھیں''..... بیرسٹر کلارہ نے کہا۔

''ہاں وہ تو ہے یہ تین تنظیمیں واقعی دنیا کے لیے خطرہ ہیں اور بس ہم دونوں گروپوں اور عمران صاحب اور کرنل فریدی صاحب اور ان کے گروپوں سے ہی شکست کھاتے رہے ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی دنیا میں کئی خطرناک اور نامور ایجنسیاں اور تنظیمیں ہیں جو بہت فعال ہیں شاید ان میں سے کوئی ہو''..... تمثیلہ نے کہا۔

''معلوم نہیں لیڈی بلیک مگر جو بھی ہے اس وقت ہم مشکل کا شکار ہیں کیونکہ میرے پاور میٹر کے مطابق اس نئے گروپ کے پاس جو ہماری راہ دیکھ کر ہم چاروں پر اچانک اٹیک کرنا چاہتی ہے بے شمار جدید ترین ایمونیشن ہے اور یہ کافی ساری تعداد میں ہیں''..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

اچانک ان کی طرف ریز گنوں سے فائرنگ ہوئی تو چاروں بجلی کی رفتار سے کرالنگ کرتے ہوئے ایک طرف ہوئے جہاں یہ کچھ دیر پہلے لیٹے ہوئے تھے وہاں ریت پر ریز گن کا مہلک فائرنگ ہوا تھا جس سے آگ لگ گئی تھی اور ریت تیزی سے اڑنے لگی تھی جس میں آگ کی چنگاریاں تھیں۔

''ہم ان کے ٹارگٹ میں ہیں اور وہ ٹیلے کی اوٹ میں ہیں ہم پر اٹیک کر کے فوراً پیچھے ہٹ رہے ہیں جلدی سے سب اس ٹیلے کی اوٹ میں ہونے کی کوشش کرو''..... میجر پرمود

Downloaded from Paksociety.com

نے چیختے ہوئے کہا کیونکہ وہ ایک ٹیلے کے قریب تھے جس کے اوٹ میں ہونے سے یہ چاروں بچ سکتے تھے۔ایک بار پھر ریز گنوں کے ساتھ ہینڈ گرینڈ کا بھی استعمال ہوا لیکن یہ دونوں دنیا کے مانے ہوئے پھرتیلے فائیٹرز اور عظیم سیکرٹ ایجنٹ اور ان کی ساتھی لڑکیاں تھیں۔چاروں تیزی سے اپنے کندھوں پر لٹکے بیگوں کو اتارتے ہوئے تیز رفتاری سے کرالنگ کرتے ہوئے اور زاویئے میں گھومتے ہوئے تیزی سے اس ٹیلے کی اوٹ میں ہوتے چلے گئے اور اس دوران ان پر تیسرا حملہ بھی ہوا تھا لیکن یہ کامیابی سے ٹیلے کی اوٹ میں پہنچ چکے تھے۔

''یہ تعداد میں کافی ہیں مجھے یہاں ریز گن کو بلاکیج کرنے والی ریز چھوڑنے پڑے گی لیکن اس وقت چونکہ یہاں کا سمیٹر ریٹر کی لہریں چھوڑی گئی ہیں اس لیے ان کی مشین گنیں بلاکیج نہیں ہوں گی''.....ڈاکٹر سائمن نے اپنے پاور میٹر کی سکرین پر دیکھ کر چند بٹنوں کو پریس کرتے ہوئے کہا تو اچانک وہاں نارنجی کلر کی روشنی پاور میٹر سے نکلی اور پھیلنے لگی۔

''ریز گنوں کے مہلک فائرنگ بلاکیج ہو چکے ہیں لیکن ہم ابھی بھی مشکل سے نہیں نکلے۔ڈاکٹر مجھے دنیا موت کے متلاشی کے نام سے جانتی ہے میں اور لیڈی بلیک حرکت کرنے لگے ہیں اور عقبی سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں''.....میجر پرمود نے کہا اور اپنی منی ہینڈ گرنیڈ کو نکالا۔زوایئے میں گھومتے ہوئے ٹیلے سے نکلا اور تیزی سے اگلے ٹیلے سے نکلے ہوئے دو افراد کو دیکھ کر بجلی کی رفتار سے ان پر فائرنگ جھونک دی جن کے ہاتھ میں ریز گنیں تھیں جسے وہ چلانے کی کوشش کر رہے تھے اور حیران ہو رہے تھے کہ اچانک ان کو کیا ہو گیا لیکن میجر پرمود کے برسٹ سے ہٹ ہوتے گئے۔

تمثیلہ بھی میجر پرمود کی طرح اوٹ سے باہر نکل گئی تھی کہ اچانک اگلے ٹیلے کی اوٹ سے ہینڈ گرنیڈ کا فائر میجر پرمود کی طرف ہوا تھا مگر میجر پرمود اور تمثیلہ انتہائی تیز رفتاری سے کرالنگ کرتے ہوئے اس کی رینج سے ہٹ گئے اور ہینڈ گرنیڈ آگے جا کر صحرا کی ریت میں دھماکے سے پیوست ہو گیا۔اسی دوران بیرسٹر کلارہ اور ڈاکٹر سائمن اپنے بیگوں سے اینٹی ریز گنوں کو نکال چکے تھے اور تیزی سے تمثیلہ اور میجر پرمود کی طرح ٹیلے کی اوٹ سے باہر آئے اور اگلے ٹیلے کی طرف اینٹی ریز گنوں کا فائر کیا تو اس میں سے نارنجی کلر کے شعلے نکلے

Downloaded from Paksociety.com

اور سیدھے اگلے ٹیلے کی طرف بڑھے تو ٹیلے کی ریت پر نارنجی کلر کی آگ اور چنگاریاں جلنے لگیں۔

میجر پرمود اور تمثیلہ نے اپنے ہینڈ گرنیڈ سے ایک دفعہ پھر ٹیلے پر فائرنگ کی جہاں ٹیلے کی اوٹ میں چھپے چار افراد جو وائٹ لباس اور وائٹ ماسک اپ میں تھے باہر نکلے تو میجر پرمود اور تمثیلہ کے ہینڈ گرنیڈ گنوں سے ہٹ ہوتے چلے گئے۔ ٹیلے کے اوپر اور نیچے بھی جہاں غالباً ان کے خفیہ دشمن چھپے ہوئے تھے وہاں آگ لگ چکی تھی۔ دھواں اور چنگاریاں جل اٹھی تھیں جس سے وائٹ گروپ کے ایجنٹ تیزی سے گھبرا کر پیچھے ہٹے تو اس بار بیرسٹر کلارہ اور ڈاکٹر سائمن کے اینٹی نارنجی ریز گنوں کا شکار ہوتے چلے گئے۔

اچانک ٹیلے کے پیچھے سے چھ افراد نکلے اور تیزی سے اپنے ہینڈ گرنیڈ کی فائرنگ ان چاروں کی طرف جھونکے مگر ایک دفعہ پھر کمال ہوشیاری سے یہ چاروں طویل جمپ لگا کر ان ہینڈ گرنیڈ سے دور ہو گئے تھے۔

''ہم وائٹ سپارک کے ایجنٹ ہیں اور اتنی آسانی سے کسی سے شکست نہیں کھا سکتے''.....ان کو ایک بھاری آواز سنائی دی تو چاروں چونک گئے کیونکہ یہ آواز اجنبی تھی اور وائٹ سپارک بھی کوئی نئی تنظیم ان کے سامنے آئی تھی جو موت بن کر ان پر حملہ آور ہو رہی تھی۔

اچانک ایک دفعہ پھر ان کے سامنے مزید چار افراد ٹیلے کے پیچھے سے نکلے اور تیزی سے ان پر فائرنگ جھونک دیئے اور ریٹ ریٹ کی آوازیں گونجنے لگیں۔ چونکہ اس بار وائٹ سپارک والوں نے زگ زیگ انداز میں ان پر گولیاں برسائی تھیں اس لیے اس بار ان کے بچنے کا چانس بہت کم تھا لیکن پھر بھی ان چاروں کی خوش قسمتی تھی کہ ان کے تیزی سے کرالنگ کرتے ہوئے اور بجلی کی رفتار سے ادھر ادھر جمپ لگانے سے گولیاں ان کو نہیں چاٹ سکی تھیں۔ اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک اور گروپ بھی ان کے اور وائٹ سپارک والوں کے سر پر پہنچ چکا تھا۔

☆.....☆.....☆

جیفر ڈسلا کا اور ژونڈاری نے دیکھا کہ بھینسوں کے بھگدڑ مچنے کے بعد دونوں اپنے

Downloaded from Paksociety.com

ساتھیوں سے بچھڑ چکے ہیں اور بھاگتے ہوئے جہاں پہنچے ہیں وہاں ان دونوں کو اسرائیلی سیکرٹ سروس کا چیف کرنل ڈراس اور اس کی ساتھی اور بے حد حسین لیڈی ڈیتھ کے نام سے مشہور کیپٹن لیزا بھاگتے ہوئے نظر آئے۔ دراصل یہ دونوں بھی بھگدڑ مچنے کے بعد بھاگ اٹھے اور اپنے گروپ سے الگ ہو چکے تھے لیکن کیپٹن لیزا اور کرنل ڈراس ایک ساتھ ہی تھے۔ ان دونوں کو دیکھ کر ژونڈاری کے چہرے اور خاص کر کیپٹن لیزا جیسی بے پناہ حسین لڑکی کو دیکھ کر اس کی شیطانی حس پھر سے جاگ اٹھی تھی۔ کیپٹن لیزا کو اپنی شیطانی ہوس کی بھینٹ چڑھا کر اس کے گلے میں چاقو پھیرنے کا جوش پھر سے سوار ہو گیا اور کسی بھیڑیئے کی طرح کیپٹن لیزا کو دیکھنے لگا۔

چونکہ اب بھگدڑ ختم ہو چکی تھی اور بھینسے بھاگ چکے تھے اس لیے اب کیپٹن لیزا اور کرنل ڈراس کھڑے ہو کر تشویش سے اپنے دیگر ساتھیوں کو آوازیں دینے لگے تھے۔ اچانک ژونڈاری نے کرنل ڈراس پر فائر کیا مگر ژونڈاری کیپٹن لیزا کی تیز نظروں میں آ چکی تھی جو چاروں طرف جنگل میں اپنے ساتھیوں کو دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی اور جیسے ہی اس کی مشین پسٹل سے فائر ہوا کیپٹن لیزا نے اس سے پہلی ہی انتہائی تیز رفتاری سے اچھل کر کرنل ڈراس کو اپنے پاؤں سے دھکا دے کر نیچے گرا دیا اور اسی دوران گولی اس کے اوپر سے گزر گئی۔

''چیف۔ ہوشیار بلیک ڈیتھ کا جنگلی بھیڑیا اور لیڈی ہنٹر ہمیں اپنا ٹارگٹ بنانے کے چکروں میں ہیں اور لیڈی ہنٹر نے آپ پر فائر کیا ہے''..... کیپٹن لیزا نے تیزی سے کہا تو نیچے گرتے ہوئے کرنل ڈراس ہوشیار ہو گیا اور تیزی سے رینگتا ہوا ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ اس نے بھی دیکھ لیا تھا کہ جیفر ڈسلاکا اس پر فائرنگ کر رہا تھا۔

جیفر ڈسلاکا کی طرف سے فائر کی گئی گولی درخت کے اندر گھس گئی تھی تو جیفر ڈسلاکا اور ژونڈاری غصے میں آ گئے لیکن ژونڈاری اور جیفر ڈسلاکا نے بھی کیپٹن لیزا پر فائر نہیں کیا تھا البتہ کرنل ڈراس اور کیپٹن لیزا خود بھی جیفر ڈسلاکا کی شیطانی ہوس کے بارے میں اچھی طرح جانتے تھے کہ اپنی شیطانی خواہش کے بعد یہ اس بدقسمت لڑکی کے گلے میں چھری چلا دیتا ہے اور اس کی پارٹنر ژونڈاری عرف لیڈی ہنٹر بے شک بلیک مگر بہت حسین اور پرکشش

Downloaded from Paksociety.com

تھی لیکن بہت بے رحم لڑکی تھی اور بے رحمی میں اپنے پارٹنر جیفر ڈسلا کا عرف لیڈی کلر وولف کی معاون ہی ہوتی ہے۔

کیپٹن لیزا کو چونکہ معلوم تھا کہ اس پر انہوں نے فائر کیوں نہیں جھونکا اس لیے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بجلی کی رفتار سے اچھلی اور تیزی سے ژونڈاری کی طرف زقند لگائی اور اس کے ہاتھ سے پسٹل نکل کر نیچے گر گیا۔اس دوران جیفر ڈسلا کا نے کیپٹن لیزا کے پاؤں پر فائر کیا تا کہ اسے زخمی کر سکے اور پاؤں سے ایک لحاظ سے ان فٹ کر سکے کیونکہ اسرائیل کی چند مہمات میں جیفر ڈسلا کا کرنل ڈراس اور اس کی اسسٹنٹ کیپٹن لیزا سے ان دونوں کا ٹکراؤ ہو چکا تھا اور ژونڈاری اور جیفر ڈسلا کا جانتے تھے کہ یہ بہت حسین اور بے حد ذہین ہونے کے ساتھ بہت خطرناک حد تک فائٹر ہے اور لیڈی ڈیتھ کے نام سے جانی جاتی ہے اس لیے اپنے شیطانی ہوس کے ٹارگٹ بنانے سے پہلے اس کے پاؤں کو زخمی ضرور کرنا چاہتا تھا تا کہ لیڈی ڈیتھ ان کے لیے خطرناک ثابت نہ ہو سکے لیکن کیپٹن لیزا کے تیزی سے اچھلنے سے یہ فائرنگ بھی ضائع گیا تھا۔

''اوہ۔یہ بد بخت شکار ہونے سے بچ گئے''.....جیفر ڈسلا کا نے غصے سے مٹھیاں بھینچ کر کہا۔ژونڈاری کے ہاتھ سے جیسے ہی کیپٹن لیزا کی لات لگنے سے جھٹکے سے مشین پسٹل نکلا اور جھٹکا لگنے سے نیچے گری تو تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''بد بخت لڑکی۔میں تیرا خون پی جاؤں گی''.....ژونڈاری نے اپنے جسم کو جھٹکا دیتے ہوئے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔اس دوران کرنل ڈراس بھی مکمل طور پر سنبھل چکا تھا اور اس نے کیپٹن لیزا پر اسے فائرنگ کرتے دیکھ لیا تھا اس لیے غصے میں آ گیا اور ہوا میں اچھلتے ہوئے جیفر ڈسلا کا کی طرف بڑھا اور اتنی تیز رفتاری سے جیفر ڈسلا کا کے پیٹ میں کک رسید کی کہ جیفر ڈسلا کا کے ہاتھ سے پسٹل نکل گیا۔اس نے اوغ کی آواز کے ساتھ اپنے پیٹ کو پکڑ لیا مگر جیفر ڈسلا کا فوراً سنبھل گیا اور پھر کسی بھیڑیئے کی طرح کرنل ڈراس کی طرف لپکا اور اس کے سینے پر دونوں لاتیں ملا کر زوردار کک لگائی تو اس بار کرنل ڈراس چیختا ہوا نیچے گرا اور ڈکراتا ہوا درخت سے ٹکرایا۔

جیفر ڈسلا کا پھر اس کی طرف بڑھا اور اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کی ضرب لگانے لگا

Downloaded from Paksociety.com

لیکن کرنل ڈراس اپنی تکلیف کو برداشت کر گیا اور تیزی سے جیفر ڈسلا کا کے ہاتھ کو پکڑ لیا ورنہ اس کی گردن کی ہڈی اس خوفناک وار سے ٹوٹ جاتی۔ کرنل ڈراس نے تیزی سے دوسرے ہاتھ سے اس کے جلے ہوئے سیاہ چہرے پر اکلوتی آنکھ پر مکہ رسید کیا تو اس بار جیفر ڈسلا کا کے منہ سے چیخ نکل گئی اور اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔ کرنل ڈراس نے موقعہ دیکھ کر اس کے سینے پر اپنے سر کی ٹکر رسید کی تو جیفر ڈسلا کا چیختے ہوئے نیچے گرا اور کرنل ڈراس نے اس کی پسلیوں پر زور سے پاؤں سے ٹھوکر رسید کی جس سے جیفر ڈسلا کا کے منہ سے پھر درد بھری چیخ نکلی لیکن جیسے ہی غصے کے عالم میں کرنل ڈراس نے جیفر ڈسکلا کا کی پسلیوں پر ٹھوکر لگانے کی کوشش کی تو تکلیف میں ہونے کے باوجود وہ تیزی سے ایک طرف ہو گیا۔

کرنل ڈراس تیزی سے پاؤں مارنے کی وجہ سے سنبھل نہ سکا اور نیچے گر گیا تو اس دوران کمال حیرت سے جیفر ڈسلا کا اٹھا اور نیچے گرے ہوئے کرنل ڈراس کے سینے پر اپنے بوٹ کی ٹھوکر رسید کی تو اس بار کرنل ڈراس کے منہ سے زوردار درد بھری چیخ نکلی اب جیفر ڈسلا کا گویا بھیڑیا بن چکا تھا اور درندوں کی طرح اس کی کمر پر ٹھوکریں مارنے لگا جیسے کرنل ڈراس انسان نہیں فٹ بال ہو۔ جیفر ڈسلا کا نے دوبارہ ٹھوکر مارنے کے لیے جیسے ہی پاؤں اٹھایا تو شدید تکلیف میں ہونے کے باوجود کرنل ڈراس نے اس کے پاؤں کو پکڑ لیا اور بری طرح جھٹکا دیتے ہوئے موڑ دیا تو جیفر ڈسلا کا بھی خود کو نہ سنبھال سکا اور نیچے گر گیا لیکن اب دونوں ہی شدید تکلیف میں ہونے کے باوجود اٹھ کھڑے ہوئے اور غصے سے ایک دوسرے کے ہاتھوں کو پکڑ لیا اور ایک دوسرے کی گردن پر وار کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

کرنل ڈراس نے غصے کے عالم میں اس کے چہرے پر ٹکر رسید کی تو اسی دوران جیفر ڈسلا کا نے بھی اس کے سینے پر سر کی ٹکر مارنے کی کوشش کی تھی جس سے دونوں کے سر ایک دوسرے کے سر سے ٹکرائے تو دونوں کے سر پھٹ گئے اور خون بہنے لگا۔ دونوں نے اپنے خون کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کا گریبان پکڑ لیا اور طاقت کا مظاہرہ کرنے لگے۔

اتنے میں ژونڈاری بھی تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اس نے اچھل کر لات کیپٹن لیزا

Downloaded from Paksociety.com

کے چہرے پر ماری اور اس کا وار اس زور سے تھا کہ اگر ژونڈاری کا وار اس کے چہرے پر پڑتا تو کیپٹن لیزا کا چہرہ ادھڑ جاتا لیکن کمال کی پھرتی سے کیپٹن لیزا نے اس کے پاؤں کو پکڑ لیا اور اسے پوری قوت سے موڑ دیا جس سے ژونڈاری کے منہ سے تیز چیخ نکلی مگر پھر بھی حیرت انگیز طور پر اپنے دوسرے پاؤں کو جھٹکا دیتے ہوئے اوپر کیا اور ہوا میں پاؤں کی ضرب کیپٹن لیزا کے سینے پر وار کیا کیونکہ کیپٹن لیزا ژونڈاری کی لات پر مارشل آرٹ کے خطرناک آرٹ کے تحت اس کی ٹانگ توڑنے کے چکروں میں تھی مگر سینے پر ٹھوکر لگنے سے اچھل کر درخت سے جا ٹکرائی اور اس کے منہ سے درد بھری چیخ نکل گئی مگر کیپٹن لیزا جانتی تھی کہ یہاں تھوڑی سی بھی غفلت بلیک ڈیتھ کے ان بے رحم ہرکاروں کے ہتھے چڑھ جائے گی اور کرنل ڈراس کے بے بس ہونے کے بعد جیفر ڈسلا کا واقعی بھیڑیا بن کر اس کے وجود کی دھجیاں اڑا کر رکھ دے گا پھر بے رحمی سے اس کے گلے پہ چھری پھیر کر دردناک موت مار کر یہاں پھینک دے گا۔

گو کہ کرنل ڈراس اور کیپٹن لیزا چونکہ اسرائیلی تھے اور مظلوم فلسطینی لوگوں پر خود بہت ظلم کر چکے تھے اور مظلوم فلسطینیوں کے لیے بہت بے رحم تھے لیکن بلیک ڈیتھ کے ہرکارے اور خاص کر ماسٹر اسکاٹا کے چار خاص ہرکارے میجر سارگن، رینا مونڈارے، ژونڈاری اور جیفر ڈسلا کا تو پوری دنیا کے لیے ایک دہشت اور خوف کی علامت تھے۔

کیپٹن لیزا سینے پر شدید ٹھوکر لگنے کے باوجود خود کو سنبھال چکی تھی۔ جیسے ہی ژونڈای نے اس کی گردن پر اپنی دونوں ٹانگیں پھنسا کر گردن توڑنے کی کوشش کی کیپٹن لیزا پہلے سے ہی اپنی گردن پر دونوں ہاتھ رکھ چکی تھی دونوں ہاتھوں کی مٹھی بنالی تاکہ ژونڈاری اس کی گردن کو نہ توڑ سکے۔ چونکہ ژونڈاری بہت غصے میں تھی اس لیے ژونڈاری نے کیپٹن لیزا کو اپنے پارٹنر جیفر ڈسلا کا تحفہ بننے کے بجائے کیپٹن لیزا کو مارنے کی کوشش کی اس نے دیکھ لیا تھا کہ اگر اس نے کیپٹن لیزا کو تھوڑی سی ڈھیل دی تو یہ اس پر حاوی ہو جائے گی کیپٹن لیزا خود لیڈی ڈیتھ کے نام سے مشہور ایک خطرناک فائیٹر تھی۔

اچانک کیپٹن لیزا نے اپنے جسم کو پوری قوت سے زوردار جھٹکا دیا اور اپنی گردن کو اکڑاتے ہوئے اچھلی تو ژونڈاری کی گرفت اس کی گردن جس میں پہلے سے ہی کیپٹن لیزا

Downloaded from Paksociety.com

کے ہاتھ کا شکنجہ تھا گرفت ڈھیلی ہوگئی تو کیپٹن لیزا نے پوری قوت سے ژونڈاری کو دھکا دیا تو ژونڈاری نیچے گر گئی اب کیپٹن لیزا تیزی سے آگے بڑھی اور نیچے گری ہوئی ژونڈاری کے اٹھنے سے پہلے اس کے دونوں ٹانگوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور چیرنے کے انداز میں پھیلا دیا جو کہ بہت خطرناک داؤ تھا مگر ژونڈار جانتی تھی کہ اگر اس نے اپنا دفاع نہ کیا تو لیڈی ڈیتھ مارشل آرٹ کے خوفناک داؤ کے تحت اس کو چیر دے گی اس لیے اس نے چیختے ہوئے اور اپنے درد کو برداشت کرتے ہوئے اچھل کر اپنے سر کو اوپر کرتے ہوئے سر کی ٹکر کیپٹن لیزا کے پیٹ پر پوری قوت سے ماری تو کیپٹن لیزا نے چیختے ہوئے اس کی ٹانگوں کو چھوڑ دیا اور لڑھکتی ہوئی پھر پیچھے کو گرنے لگی مگر کمال ہوشیاری سے خود کو سنبھال لیا اور اچھل کر کھڑی ہوگئی اور ژونڈاری بھی اچھل کر کھڑی ہو چکی تھی غصے کی شدت سے دونوں لڑکیوں کے منہ سے غراہٹیں نکلنے لگی تھیں۔

ژونڈاری اور کیپٹن لیزا غصے سے ایک دوسرے کو گھورنے لگیں کرنل ڈراس اور جیفرڈ سلا کا بھی غصے سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کہ اچانک چاروں اچھل پڑے کیونکہ انہوں نے فائرنگ کی تیز آواز سنی۔ کرنل ڈراس اور کیپٹن لیزا نے دیکھا کہ بلیک ڈیتھ کے ہرکارے یہاں پہنچ چکے تھے اور آگے جنگل میں فائرنگ کر رہے تھے اپنے ہرکاروں کو دیکھ کر ژونڈاری اور جیفرڈ سلا کا کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیپٹن لیزا اور کرنل ڈراس کے چہروں پر خوف نمودار ہو گیا لیکن اچانک ہی فائرنگ سے دو بلیک ڈیتھ کے ہرکارے کسی نامعلوم فائرنگوں سے چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔

اسی دوران گھنے جنگل میں کیپٹن لیزا اور کرنل ڈراس کو اپنے سیکرٹ سروس کے ممبران نظر آئے تو ان کے چہروں پر سکون اور مسکراہٹ دوڑ گئی۔ دراصل بھگدڑ مچنے کے بعد اسرائیلی سیکرٹ سروس کے ایجنٹ اور بلیک ڈیتھ کے ہرکارے بکھر گئے تھے اور پھر اپنے اپنے لیڈروں کو اپنے ساتھ نہ پا کر دونوں پریشان ہو گئے تھے پھر بھگدڑ ختم ہونے کے جدید ٹیلی سکوپ کے ذریعے ایک دوسرے کو آوازیں دے کر دونوں گروپ اپنے اپنے ساتھیوں کے ساتھ یکجا ہو گئے تھے لیکن دونوں گروپ کے اہم ساتھی ان کے ساتھ نہیں تھے اس لئے ان کو تلاش کرنے کے لیے آگے بڑھ رہے تھے کہ ان دونوں گروپوں کا ٹکراؤ ہو گیا اور ایک

Downloaded from Paksociety.com

دوسرے پر فائرنگ کرنے لگے یہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے لیڈروں کے قریب پہنچ ہی چکی تھیں مگر فائرنگ سے دو بلیک ڈیتھ کے اور دو اسرائیلی سیکرٹ سروس کے ایجنٹ مارے گئے تھے۔

کرنل ڈراس اور کیپٹن لیزا تیزی سے بھاگتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے قریب پہنچ گئے کیونکہ دونوں کافی زخمی ہو چکے تھے چونکہ جیفرڈ سلاکا اور ژونڈاری بھی کرنل ڈراس اور کیپٹن لیزا کو زخمی کرنے کے باوجود خود بھی زخمی ہو چکے تھے اور مارنے کے باوجود مار بھی کھا چکے تھے اس لیے یہ بھی اپنے ہرکاروں کے پاس پہنچ گئے۔

''نکل گئی حرام خور۔ جنگلوں میں دوسرا شکار میرے ہاتھوں سے نکل گیا ہے''.....جیفرڈ سلاکا نے غصے سے اپنے ہاتھ پر مکا مارتے ہوئے کہا جیسے وہ اپنے چیف ماسٹر اسکاٹا کے کہنے پر ہاٹ ڈائمنڈ کی تلاش میں نہ آئے ہوں بلکہ اپنے شیطانی ہوس کے لیے ان گھنے جنگلوں میں آیا ہو۔

چونکہ دونوں گروپ کے ساتھی ایک ساتھ چونکنے کھڑے تھے اور اب فائرنگ سے دونوں ہی گروپ خطرے میں پڑ سکتے تھے اس لیے موقعے کے مطابق ہمیشہ کی طرح جیفرڈ سلاکا اور ژونڈاری اپنے ہرکاروں کے قریب آ کر دونوں نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور اپنے ہرکاروں کو کچھ سمجھاتے ہوئے دھماکہ کیا تو جنگل میں اچانک تیز اور کثیر دھواں پھیل گیا جس سے بلیک ڈیتھ کے تمام ہرکاروں نے اپنے سانس بند کر لیے اور پیچھے ہونے لگے کیونکہ ان کے ہرکاروں کی تعداد کم سے کم ہوتی جا رہی تھی اور اب اسرائیلی سیکرٹ سروس کے تمام ساتھیوں کے پہنچنے پر بہت مشکل کا شکار ہو سکتے تھے۔

''سانس بند کر لو اور سب نیچے لیٹ جاؤ''.....کیپٹن بریم نے تیز لہجے میں کہا چونکہ ژونڈاری کے بلیک گیس بم کے پھٹنے سے ارد گرد کا ماحول کثیر دھویں میں آ چکا تھا اس لیے اسے دھویں میں اپنے ساتھی نظر نہیں آ رہے تھے۔ بلیک ڈیتھ والوں کے پرانے اور گھٹیا حربے کو دیکھتے ہوئے اس نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو آگاہ کر دیا تھا اور خود تیزی سے نیچے لیٹ گیا اور لڑھکتے ہوئے پیچھے کی طرف ہونے لگا۔ کچھ دیر بعد گیس کا تیز دھواں ختم ہو گیا تو ان اسرائیلی ایجنٹوں نے دیکھا کہ بلیک ڈیتھ کے ہرکارے یہاں سے جا چکے تھے اور جنگل

Downloaded from Paksociety.com

میں ان کو اس اجگہ صرف اپنے دو اور بلیک ڈیتھ کے دو مردہ ساتھی ہی نظر آئے۔

''چیف۔آپ اور کیپٹن لیزا تو بہت زخمی ہو چکے ہیں''.....کیپٹن جانسن نے تشویش سے کہا۔کیپٹن لیزا اور کرنل ڈراس نے دیکھا کہ ان کی سیکرٹ سروس کے خاص ممبران میجر ہیری،کیپٹن بریم،کیپٹن جانسن اور کیپٹن نائیک زندہ تھے اور دیگر ممبران میں سے دو مارے گئے تھے۔

''یہ بلیک ڈیتھ کے بد بخت ہرکارے مجھے مار کر لیڈی ڈیتھ کو اپنا شکار کرنا چاہتے تھے لیکن ہم دونوں نے مل کر ان بدبختوں کے عظائم کو ناکام کر دیا ہے''.....کرنل ڈراس نے اپنے ساتھیوں کی موجودگی میں سکون سے کہا۔

''کیپٹن جانسن اور کیپٹن نائیک نے تیزی سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا ان دونوں کی بینڈ یج کرنے لگے۔

''ہم نے بھی ان بد بخت بلیک ڈیتھ کے دو ہرکاروں کو مار دیا ہے لیکن ہمارے بھی مزید دو ساتھی کم ہو گئے ہیں''.....میجر ہیری نے کہا۔

،،ہاں لیکن ہم نے اپنے مشن کو ادھورا نہیں چھوڑنہ کیونکہ مشکلات تو پیش آتی ہی رہتی ہیں''.....کرنل ڈراس نے اپنی بینڈ یج پوری ہونے کے بعد فیصلہ کن لہجے میں کہا تو کیپٹن بریم اور کیپٹن لیزا نے اس کے فیصلے کو سراہا البتہ میجر ہیری،کیپٹن جانسن اور کیپٹن نائیک کے چہرے مایوس ہو گئے کیونکہ ان گھنے جنگلوں میں پے در پے اپنے ساتھیوں کی موت کے بعد ان کے چہروں پر شدید خوف نمودار ہو چکے تھے لیکن اپنے چیف کے حکم کے آگے مجبور تھے۔

دراصل اسرائیلی سیکرٹ سروس میں خود کرنل ڈراس،کیپٹن بریم اور کیپٹن لیزا ہی ہمت والے تھے بقیہ اس کے ممبران بزدل تو نہیں تھے لیکن جنگل میں ہنگاموں سے بہت گھبرا گئے تھے اور ہمت ہار چکے تھے''.....کیپٹن بریم نے ٹیلی سکوپ سے دیکھا تو اسے جنگل میں جہاں تک پاور فل ٹیلی سکوپ تک نظر جا رہی تھی اب اسے بلیک ڈیتھ کے ہرکارے کہیں نظر نہیں آ رہے تھے۔کچھ دیر آرام کرنے کے بعد ایک دفعہ پھر سب آگے روانہ ہو گئے کرنل ڈراس اور اس کے ساتھی بدستور اپنے سائنس دان کے دیئے گئے جدید آلے سے ہاٹ

Downloaded from Paksociety.com

ڈائمنڈ کوٹریس کرنے لگے۔

''چیف ہم نے مادام کوشیلا کے نیٹ پر دیئے گئے ہاٹ ڈائمنڈ کے کالم کے مطابق وہ ایریاز تقریباً پھر لیے ہیں جس کے مطابق ہاٹ ڈائمنڈ ہونا چاہیے''.....کیپٹن نائیک نے کہا۔

''احمق انسان ایسے ہی بول دیتے ہو ایسی بات نہیں ہے ہم نے تو ابھی صرف چوتھائی حصے کا سروے کیا ہے ابھی کافی ایریا باقی ہے اور اطلاعات کے مطابق کافرستان کا کرنل فریدی۔ پاکیشیا کا عمران دونوں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان جنگلوں میں ہیں ان سے ٹکراؤ نہیں ہو سکا بس بلیک ڈیتھ کے منحوس ایجنٹوں سے ہی ٹکراؤ ہوا ہے ابھی ہم گریٹ صحارا جانے کا پروگرام نہیں بنا سکتے''.....کرنل ڈراس نے کیپٹن نائیک کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''مگر چیف۔ ایسا ہے تو ایک لحاظ سے کیپٹن نائیک درست کہہ رہا ہے اس طرح تو ہمیں ہاٹ ڈائمنڈ کوٹریس کرنے میں کئی دن لگ جائیں گے''.....میجر ہیری نے کہا۔

''ہاں میجر۔ تم سب کی بات درست ہے لیکن ہمیں ایک ٹاسک دیا گیا ہے اور ہم اپنے مقصد سے پیچھے ہوئے تو جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اور جی پی فائیو کا کرنل فرانک ہمارا مزاق اڑائے گا''.....کرنل ڈراس نے قدرے ناگواری سے میجر ہیری کی طرف دیکھ کر کہا۔

''نہیں چیف۔ سر ہیری کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں گریٹ صحارا سنبلاک کے ایریئے کا سفر کرنا چاہیے کیونکہ ڈاکٹر سائمن اور میجر پرمود جیسے دو اہم سیکرٹ ایجنٹوں کی ٹیمیں صحارا میں ہاٹ ڈائمنڈ کوٹریس کر رہی ہیں اور ہو سکتا ہے عمران اور کرنل فریدی بھی صحارا کا رخ کریں''.....کیپٹن لیزا نے کہا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے اور پھر اچانک کرنل ڈراس کا سپیشل سیٹلائیٹ فون بجنے لگا تو کرنل ڈراس چونک کر اس کی سکرین پر دیکھنے لگا۔

☆.....☆.....☆

جیسے ہی عمران اور جولیا پر حملہ ہوا دونوں چونکہ اس اچانک افتاد کے لیے تیار نہیں تھے اس لیے دونوں ہی نیچے گرے لیکن فوراً ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے مدمقابل سے مقابلے کے لیے پوری طرح تیار ہو گئے۔ عمران اور جولیا کے ہاتھوں سے ٹارچیں چھوٹ گئی تھیں اور ان کی رخ گر کر نیچے کی طرف ہی ہو گیا تھا جس سے روشنی تو تھی مگر نیچے کی طرف ہونے سے

Downloaded from Paksociety.com

ان چاروں کوایک دوسرے کی شکلیں صاف نظر نہیں آ رہی تھیں اور ویسے بھی حملہ بہت تیزی سے ہوا تھا۔

عمران چیتے کی پھرتی سے اٹھا اور اپنے مدمقابل کے دوبارہ حملہ کرنے پر اس کے مکے کا وار اپنے ہاتھوں پر روکا اور دوسرے ہاتھ سے اپنے مدمقابل کی ٹانگوں کو پکڑ کر اسے اوپر اٹھا لیا اور اسے دھانے کے پتھروں پر اچھال دیا لیکن اس کا مدمقابل بہت ہی تیز تھا۔ عمران کے اس وار پر ہوا میں ہی الٹی قلابازی کھائی اور دوبارہ تیزی سے عمران کی طرف لپکا اپنے دونوں پاؤں ملا کر اس تیزی سے کک لگائی کہ عمران جیسا بندہ بھی اس مدمقابل کے وار پر حیران ہو گیا اور اس مدمقابل کے کک سے عمران جیسے بندے کے منہ سے درد بھری چیخ نکل گئی لیکن عمران پھر بھی پیچھے پتھروں کی دیوار سے جا گرنے کے بعد تیزی سے نیچے ہو گیا کیونکہ اس کا مدمقابل اس کی گردن پر کک رسید کر رہا تھا عمران تیزی سے نیچے ہوا اور پوری قوت سے اس کے پیٹ میں لات رسید کی تو اس بار مدمقابل کے کے منہ سے اوغ کی تیز آواز نکلی مگر اس نان سٹاپ فائیٹ میں عمران اور اس کا مدمقابل دونوں ہی بے حد تیز تھے دونوں ایک ساتھ اٹھے اور عمران نے اس کے سینے پر ٹکر رسید کی تو مدمقابل اڑتا ہوا پتھر کی دیوار سے ٹکرایا مگر عمران حیران ہو گیا کہ اس کا مدمقابل شاید اس سے بھی طاقتور اور تیز انسان تھا کہ اس کے سر کی ٹکر کے باوجود منہ سے اوغ کی آواز نکالتے اٹھا اور چیتے کی طرح اڑتا ہوا اس کے پاؤں پر اپنی لات ماری جو کہ حیرت انگیز بات تھی اور عمران کو اس بار یوں محسوس ہوا جیسے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہو کیونکہ شدید درد ہونے لگا تھا مگر عمران کسی طور پر اپنے مدمقابل سے شکست کھانے پر تیار نہیں تھا اور نیچے گرتے ہی اپنے جسم کو جھٹکا دے کر اٹھا اور اس طاقتور مدمقابل کے مقابلے پر آ گیا دونوں اٹھ چکے تھے اور ایک دوسرے کے ہاتھوں کو پکڑ لیا اور زور آزمائی کرنے لگے دونوں کی کوشش تھی اپنے مدمقابل کو نیچے گرا کر اس کی گردن پر وار کر کے ہڈی توڑ سکے اب عمران کے مدمقابل نے زور آزمائی کے دوران ہی اپنے سر کی ٹکر عمران کی ناک پر رسید کی تو عمران کی ناک سے خون بہنے لگا اور اس طاقت ور مکے سے عمران کو اپنا سر گھومتے ہوئے محسوس ہونے لگا لیکن پھر بھی عمران نے زخمی ہونے کے باوجود کسی سانڈھ کی طرح اپنے مدمقابل کے سر پر پوری قوت سے ٹکر رسید کی تو جہاں

Downloaded from Paksociety.com

عمران کا اپنا سر گھومنے لگا وہاں اس کے مدمقابل کا سر بھی پھٹ گیا تھا اور دونوں کے منہ سے درد بھری تکلیف کے ساتھ غراہٹیں نکلنے لگی اور شدید زخمی ہونے کے باوجود دونوں نے اپنے سر کو جھٹک کر خود کو سنبھالا اور جیسے ہی دونوں نے اپنے سر کو جھٹکے دیئے عمران کی ناک سے خون اور اس کے مدمقابل کے سر سے بہنے والے خون کی چھینٹیں ادھر ادھر گرنے لگیں مگر دونوں ہی پہاڑ تھے اور ایک دفعہ پھر ایک دوسرے سے بھڑ گئے اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر زور آزمائی کرنے لگے۔

جولیا پر جیسے ہی وار ہوا جولیا پہلے تو چیختی ہوئی نیچے گری لیکن فوراً ہی اچھلی اور ربڑ کی طرح اپنے مدمقابل کے گھٹنے پر سر کی ٹکر رسید کی تو اس بار اس کی مدمقابل جو غالباً لڑکی ہی تھی اس کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ نیچے گر گئی لیکن تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور اپنے درد کو برداشت کرتے ہوئے جولیا کے پیٹ میں اپنی دائیں لات رسید کی اور اس پھرتی سے حملہ کیا تھا کہ جولیا کو سمجھنے اور ہوشیار ہونے کا موقعہ ہی نہیں ملا تھا اور جولیا حیران ہوگئی کہ یہ کون ہے جو ڈینجرس جولیا نہ کے خطرناک وار کو سہہ کر الٹا اس پر کاری وار کر دیا تھا اب جولیا کی مدمقابل ایک دفعہ پھر اچھلی اور جولیا کو چھاپنے کے لیے اس کے سینے پر دونوں لاتیں رسید کیں مگر جولیا بھی ڈینجرس جولیانا تھی فوراً ہی ایک طرف ہوئی اور اس بار اپنے مدمقابل لڑکی کے چہرے پر بھرپور انداز میں مکا رسید کیا تو اس کے مدمقابل کے منہ سے پھر چیخ نکل گئی اور چونکہ جولیا ایک طرف ہو کر خود کو مدمقابل کے وار سے بچا چکی تھی اس لیے اس کے چہرے پر مکا رسید کرتے ہوئے اس کی گردن پر جوڈو کا خطرناک وار کیا مگر عین آخری لمحات میں اس کی مدمقابل نے اپنے سر کو جھکا دیا اور جولیا کا ہاتھ گھوم کر رہ گیا۔ جیسے ہی جولیا کا وار خالی گیا اس کی مدمقابل لڑکی نے جولیا کے سینے پر پھر دونوں پاؤں ملا کر وار کیا تو جولیا اڑتی ہوئی پتھریلی دیوار سے ٹکرائی اور اس کا سر پھٹ گیا۔ جولیا سمجھ گئی کہ اس کی مدمقابل بہت ہی خطرناک حد تک فائیٹر ہے اور آسانی سے اس سے شکست نہیں کھائے گی۔ گو کہ جولیا کا سر پھٹ گیا تھا اور خون بہہ نکلا تھا لیکن جولیا کا چہرہ خون سے تر ہونے کے بعد مزید خونخوار ہو گیا اور اس نے اپنے درد کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اوپر کو اچھلی اور سیدھی اپنے مدمقابل کے منہ پر ٹکر رسید کی تو اس بار اس کے مدمقابل جو اپنے کاری وار کے بعد قدرے ڈھیلی ہوگئی تھی کہ

Downloaded from Paksociety.com

اب ایک ہی وار سے جولیا کی گردن پر وار کر کے اسے توڑ دے گی زخمی جولیا کے اس اچانک اور فوراً ہی جوابی وار پر مار کھا گئی اور اس کی مدمقابل کی ناک سے خون بہنے لگا جس سے جولیا اور اس کی مدمقابل دونوں زخمی ہو کر خون خون ہو چکی تھیں۔ جولیا کی مدمقابل غالباً واقعی بہت خطرناک حد تک فائیٹر تھی اور اپنی ناک پر جولیا کے سر کی ٹکر کھانے کے باوجود سنبھل چکی تھی جولیا کی مدمقابل نے جولیا کے سر کے بال پکڑ لیے تو غصے میں بپھری جولیا نے بھی اس کے سر کے بال جکڑ لیے اور دونوں ایک دوسرے سے بھڑ گئیں۔

''ارے مرشد یہ آپ ہیں''.....عمران نے اپنے مدمقابل سے زور آزمائی کرتے ہوئے غور سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو اس کا مدمقابل چونک گیا جو کہ واقعی کرنل فریدی تھا اور عمران کی بات سن کر جولیا بھی چونک گئی۔

''روزا یہ میں تم سے فائیٹ کر رہی تھی''.....زخمی جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی مدمقابل نے اسے چھوڑ دیا جو کہ واقعی روزا تھی۔ دراصل کرنل فریدی اور روزا جس پر حملہ آور ہوئے تھے وہ عمران اور جولیا تھے اور کرنل فریدی بھی حیران تھا کہ آخر اس سے کون اس طاقت اور ٹکر سے لڑ رہا ہے عمران کی بات سن کر اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''اوہ۔ کاش یہ باتیں ہم لڑنے سے پہلے ہی کر لیتے کہ ایک دوسرے کو شدید دشمنوں کی طرح زخمی کر چکے ہیں''.....کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر عمران اور کرنل فریدی نے ایک دوسرے کا ہاتھ چھوڑ دیا جو طاقت کا مظاہرہ کر رہے تھے اور ایک دوسرے کے گلے لگ گئے۔

''ویسے مرشد۔ آپ کو اس بلیک سپر یورنیم والے کھوہ میں ہی اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنا تھا باہر مجھے چیلنج کرتے تو ہم دونوں لنگوٹی باندھ کر کشتی کا شوق پورا کر لیتے''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سوری میرے ذہن میں ہی نہیں تھا کہ یہاں تم اور جولیا ہو گے ورنہ میں اور روزا ایسا نہ کرتے لیکن تمہیں کیسے معلوم کہ یہاں سپر بلیک یورنیم کے ذخائر ہیں''.....کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا تو عمران نے اسے مختصراً اپنے سفر کے بارے میں بتا دیا۔ روزا اور جولیا بھی ایک دوسرے سے گلے ملنے کے بعد ایک دوسرے سے سوری کرنے لگیں۔ روزا کے

Downloaded from Paksociety.com

پوچھنے پر جولیا نے اسے یہاں پہنچنے کے بارے میں مختصراً بتا دیا اور روزا نے بھی اسے یہاں تک ہنگامی حالت میں پہنچنے کے بارے میں بتا دیا جسے عمران نے بھی سن لیا۔ اب انہوں نے اپنی ٹارچیں اٹھالیں اور اپنے بیگوں سے فرسٹ ایڈ کا سامان نکال کر ایک دوسرے کی بینڈ تیج کر دی۔

''اس کا مطلب ہے میرے ساتھی تو جانوروں کی بھگدڑ مچنے سے یہاں دھانے سے اوپر گھنی جھاڑیوں میں موجود ہیں تو تمہارے ساتھی بھی تم سے الگ ہیں اور سپر یورنیم کے لیے یہاں تقسیم ہونے والے دھانوں میں ہیں لیکن میرے خیال میں کسی بڑی تنظیم نے کچھ دن پہلے ہی یہاں سے تمام ذخائر نکال لیے ہیں اور ہمارے لیے صرف پتھر ہی چھوڑے ہیں''..... کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے بھی طویل سانس لے کر سر ہلا دیا۔

''کاش ان وحشیوں سے ہی ان کے پاس جمع شدہ بلیک سپر یورنیم لے آتے خیر ہمارا اصل ٹارگٹ تو ہاٹ ڈائمنڈ ہے جو ابھی تک دردسر ہی بنا ہوا ہے اور اس کا کوئی انڈیکیٹر نہیں ہے۔ لگتا ہے مادام کوشیلا کو ہمیں ان جنگلوں میں صرف سیر کرانے کا ہی پروگرام تھا''..... عمران نے کہا تو سب مسکرا دیئے۔

''میرے خیال میں، میں اور کرنل صاحب جس راستے سے گھنی جھاڑیوں میں سے نیچے گرے ہیں یہاں سے ہی کوئی پارٹی زقند لگا کر ان ذخائر کو حاصل کر کے آئی تھی اور واپس اسی راستے سے ہی گئے تھے''..... روزا نے اپنا اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''ہاں روزا سسٹر۔ یقیناً ایسا ہی ہے بس کرنل صاحب، تمہیں، مجھے اور جولیا کے نصیب میں یہاں ان ذخائر کے بجائے بس فائٹ کر کے ایک دوسرے کو زخمی کرنا ہی لکھا تھا''..... عمران نے منہ بنا کر کہا تو کرنل فریدی اور روزا ہنس پڑے اور جولیا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''اب کالا جادو والے کیس کی طرح یہ نہ کہہ دینا کہ قسمت ہم دونوں جوڑیوں کو یہاں ایک دوسرے سے گپ شپ لگانے کا موقع ملنے کے لیے اس کھوہ میں لائی تھی''..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اور کرنل فریدی چونک کر اور مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگے۔

Downloaded from Paksociety.com

''ہاں جولیا۔کالا جادو والے ہولناک کیس کے بعد صرف ہم چاروں کے یکجا ہونے کا یہ دوسرا موقع ہے لیکن فکر نہ کرو ہمارے ساتھی اور ہمارے باس اس معاملے میں ان پتھروں سے بڑھ کر سخت پتھر ہیں''.....روزا نے یہ بات گو کہ مذاق میں اور مسکراتے ہوئے کہی مگر اس جیسی سنجیدہ اور بردبار لڑکی کے منہ سے ایسی بات سن کر عمران اور کرنل فریدی چونک کر اسے دیکھنے لگے اور جولیا کے چہرے پر بھی اس کی بات پر گہری مسکراہٹ رینگ گئی۔ دراصل جولیا تو عمران کے لیے کبھی کبھار جذباتی ہو جاتی تھی لیکن روزا کے منہ سے ایسی بات کی توقع کم ہی تھی اور ایک لحاظ سے اس نے دبے لفظوں میں کرنل فریدی کو اپنے دلی بات سے آگاہ کر دیا تھا کیونکہ اس کی ساتھی انسپکٹر ریکھا تو کرنل فریدی کے لیے جذبات رکھنے کی وجہ سے کرنل فریدی سے براہ راست جذباتی باتیں کر دیتی تھی مگر خشک مزاج کرنل فریدی اپنی عادت کے مطابق اسے سختی سے جھڑک دیتا تھا۔

''خیر اب ہمیں آگے بڑھنا چاہیے۔یہ نہ ہو کہ ہمارے ساتھی ہمیں ڈھونڈتے ہوئے کہیں بہت دور نکل جائیں اور ہم یہاں بس ذخائر سے خالی دھانوں میں عشق کے ناکام گیت ہی الاپتے رہ جائیں''.....عمران نے احمقانہ لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے اور اب ایک ساتھ آگے بڑھنے لگے۔

''معلوم نہیں ہمارے ساتھی ان دو دھانوں میں گھس کر کہاں پہنچ چکے ہوں گے''..... جولیا نے کہا۔

''میرے خیال میں یہ تینوں دھانے آگے مختلف راستوں سے ہی نکلیں گے''.....کرنل فریدی نے کہا تو روزا کے ساتھ عمران اور جولیا بھی چونک گئے۔

''ہاں مرشد۔مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے خیر یہ گھنے جنگل کا ایریا ہے اور ہم یہاں سے نکل کر جنگل میں ہی پہنچیں گے پھر اپنے ساتھیوں سے مل ہی جائیں گے اور ہمارے ساتھی جنگلات کا بہت تجربہ رکھتے ہیں اور آسانی سے کسی مشکل کا شکار نہیں ہو سکتے''.....عمران نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے عمران۔گو کہ تمہارے ساتھ اس بار جوزف جیسا جنگل کا وسیع تجربہ رکھنے والا شخص نہیں آیا لیکن میرے اسسٹنٹ کیپٹن حمید جیسے عاشق مزاج

Downloaded from Paksociety.com

تمہارے ساتھی رابرٹ کو بھی جنگلات کا اچھا تجربہ ہے اور وہ اپنے ساتھیوں کو جنگل کے خطرات سے آگاہ کر سکتا ہے لیکن مجھے اس بار طارق صاحب کی بہت کمی محسوس ہو رہی ہے اور ایک لحاظ سے گھنے اور خطرناک جنگلوں میں طارق صاحب کے بغیر مشکلات پیش آئی ہیں''.....کرنل فریدی نے سنجیدگی سے سچی بات کہی۔

''ہاں کرنل صاحب۔طارق صاحب واقعی بہت تجربہ کار اور جہاندیدہ انسان ہیں ان کی کمی بہت شدت سے ہم محسوس کر رہے ہیں''.....روزا نے بھی کہا۔

''واقعی استاد استاد ہوتا ہے اور طارق صاحب ان جنگلوں میں آپ کے گروپ کے استاد تھے جن کو آپ اس بار نہیں لا سکے''.....عمران نے کرنل فریدی کی طرف دیکھ کر کہا۔

''جوزف کی یہ خوبی ہے کہ وہ سنجیدگی سے جنگلات کی مہم کو لیتا ہے اور عورت زاد سے عاری ہے اس کے برعکس ہمارا ساتھی رابرٹ ایسا ڈھیٹ بندہ ہے کہ عمران کے ہوتے ہوئے بھی مجھ سے الفت کا اظہار کر دیتا ہے حالانکہ چیف نے اس کو کراسٹی سے دوستی کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے حالانکہ وہ سیکرٹ سروس کا حصہ نہیں بس جوزف، جوانا اور ٹائیگر کی طرح عمران کے لیے کام کرتا ہے''.....جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب زور سے ہنس پڑے۔

''رابرٹ بہت زندہ دل ہے اور عمران کی ٹیم میں رابرٹ کا اضافہ ایک زندہ دل افراد کا اضافہ ہے جو عمران صاحب کے باورچی سلیمان کو بگ باس کہتا ہے''.....روزا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب مسکرانے لگے۔

''کرنل صاحب اس کھوہ میں جواب ذخائر سے بالکل خالی ہے لگتا ہے ہم جس جگہ سے گرے تھے وہاں سے ہٹ کر کسی اور جگہ پہنچ چکے ہیں''.....کچھ دیر چلنے کے بعد روزا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''روزا۔دنیا گول ہے اور ہم جہاں سے بھی باہر نکلیں باہر جنگل میں ہی پہنچیں گے اس لیے فکر کی کوئی بات نہیں ہے''.....اس بار جولیا نے پر یقین سے کہا۔

کچھ دیر بعد ان کو روشنی کے آثار دکھائی دیئے تو یہ چاروں سمجھ گئے کہ باہر کا راستہ یہاں سے نکلنے والا ہے اور واقعی کچھ دیر بعد ان کو ایک چھوٹا سوراخ دکھائی دیا جہاں سے باہر ان کو

Downloaded from Paksociety.com

جنگل کے گھنے درخت نظر آ رہے تھے۔

''یہ راستہ تو تقریباً پندرہ فٹ تک ایسا ہے کہ ہم صرف بیٹھنے کے انداز میں ہی آگے بڑھ سکتے ہیں یعنی کھڑے ہو کر آگے بڑھنا ناممکن ہے۔ راستہ یہاں سے تنگ ہو کر باہر کو جاتا ہے''..... روزا نے کہا۔

''تو کوئی بات نہیں پیرنی جی ہم ایسا ہی کر لیتے ہیں''..... عمران نے احمقانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب عمران صاحب۔ یہ میں آپ کی پیرنی کب سے بن گئی''..... روزا نے حیرت سے پوچھا۔

''ظاہری بات ہے کرنل صاحب میرے پیر و مرشد ہیں اور ان کی وہ خاص جولیا کیا کہتے ہیں بھلا اسے جو ہم بھلا چند دنوں بعد بننے والے ہیں ہاں یاد آ گیا منگیتر تو تم بھی میری پیرنی اور مرشدنی ہی ہوئی''..... عمران نے احمقانہ انداز میں کہا اس کی سن کر روزا کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''تمہارے نصیب میں کسی لڑکی کا منگیتر ہونا سوری یہ تو مذاق ہے''..... جولیا نے منہ بنا کر کہا تو کرنل فریدی اور روزا اس کے جلے کٹے انداز کو دیکھ کر ہنس پڑے کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ عمران اپنی حماقتوں سے جولیا کے جذبات سے کھیلتا رہتا تھا اور اصل میں جب شادی کی بات ہوتی تو صاف کنی کترا جاتا تھا۔

اچانک ان کو دو چیتوں کی دھاڑیں سنائی دیں تو وہ چاروں چونک گئے۔ جولیا اور روزا بیٹھنے کے انداز میں تھوڑا آگے بڑھیں تو ان کو اس تنگ دھانے میں ایک غار نظر آیا۔ وہ بلیک سپر یورنیم کی تلاش میں یہاں آ کر آپس میں الجھنے کے بعد اب یکجا ہو کر بھٹک کر باہر جانے والے راستے پر تو آ چکے تھے لیکن یہاں تو چیتوں کا بھٹ تھا۔

روزا اور جولیا بجلی کی رفتار سے واپس گھومیں اور انتہائی تیز رفتاری سے عمران اور کرنل فریدی کے پاس پہنچیں جو قدرے کھلی جگہ تھی۔ اچانک ہی دو سرخ انگاروں والے چیتے باہر نکلے اور غراتے ہوئے جولیا اور روزا کی طرف لپکے لیکن عمران اور کرنل فریدی نے ایک ساتھ ان دونوں چیتوں پر جمپ لگایا اور ان چیتوں کو دھکا دیا تو دونوں چیتے لڑھک کر پیچھے

Downloaded from Paksociety.com

پتھریلی دیوار سے ٹکرائے مگر پھر غصے سے دھارتے ہوئے جولیا اور روزا کو چھوڑ کر عمران اور کرنل فریدی کی طرف جست لگائی۔ چونکہ دونوں درندوں کو تو اس نیم روشنی والی جگہ پر سب کچھ نظر آ رہا تھا لیکن ابھی چونکہ یہ دھانے سے باہر نہیں نکلے تھے اس لیے عمران اور کرنل فریدی ان تیز رفتار چیتوں کی جست کے لیے تیار نہیں تھے اور دونوں ہی چیتوں کی جست سے نیچے جا گرے کیونکہ ویسے ہی چیتوں کی پھرتی اور تیز رفتاری دنیا میں مشہور ہے۔ عمران اور کرنل فریدی بھی اب تک تاریک جنگلوں میں بے شمار چیتوں اور شیروں سے لڑ چکے تھے اور ان کو مار چکے تھے لیکن اس دھانے میں ہونے کی وجہ سے ان دونوں کو مشکل پیش آ رہی تھی مگر پھر بھی عمران اور کرنل فریدی نے ان چیتوں کی گردنوں کو پکڑ لیا جو اپنے منہ ان کے جبڑوں میں دینے کی کوشش کر سکیں تا کہ نرخرہ چبا سکیں لیکن عمران اور کرنل فریدی ان کی اس حس کے بارے میں اچھی طرح جانتے تھے۔

عمران اور کرنل فریدی بہت مشکل میں تھے کیونکہ چیتوں کے پنجے ان کے وجود کو ادھیڑ سکتے تھے لیکن پھر بھی عمران اور کرنل فریدی نے پوری کوشش کی کہ وہ ان چیتوں کے پنجوں سے بچ سکیں اور دونوں ہی ان کی گردنوں کو دبا کر ان کی سانس روک کر مارنا چاہتے تھے۔

اچانک روزا اور جولیا اب سنبھل چکی تھیں اور تیزی سے اپنی اپنی پینٹ کی جیبوں سے منی پسٹل نکال لیے اور چیتوں پر فائرنگ کر دی۔ اپنے ہاتھوں میں موجود ٹارچوں کی روشنی ان چیتوں پر ڈالتے ہوئے فائرنگ کیا تھا تا کہ نیم روشنی میں گولیاں عمران اور کرنل فریدی کو نہ لگیں۔

دونوں چیتوں کے پیٹ میں دو دو گولیاں گھسیں تو دونوں چیتے زور سے تڑپے۔ جولیا اور روزا نے چیتوں کے سر پر اس لیے فائر نہیں کیا تھا کہ عمران اور کرنل فریدی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے چیتوں کی گردنوں پر اپنے ہاتھ ڈال چکے تھے اور ان کی گردن دبا کر مارنے کے چکروں میں تھے لیکن گولیاں کھانے کے بعد چیتے اتنی زور سے دھارتے ہوئے تڑپے تھے کہ جھٹکے سے ان کے ہاتھ چیتوں کی گردنوں سے چھوٹ گئے اور دونوں زخمی چیتوں نے ان کے چہروں پر پنجے مارنے کی کوشش کی مگر عمران اور کرنل فریدی غالباً ان سے نمٹنے کا فن جانتے تھے اس لیے دونوں اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے ایک دفعہ پھر

Downloaded from Paksociety.com

دونوں نے اپنے پاؤں ملا کر ان چیتوں کے پیٹ پر ضرب رسید کی تو زخمی اور غراتے ہوئے چیتے ایک دفعہ پھر لڑھک کر ان سے دور ہو گئے مگر زخمی ہونے کی وجہ سے بہت خطرناک ہو چکے تھے اس لیے زخموں کے باوجود غراتے ہوئے جولیا اور روزا پر جمپ لگایا لیکن جولیا اور روزا تیار تھیں اور تیزی سے جھکائی دے کر ایک طرف کو کود گئیں۔ چونکہ جگہ بھی کم تھی جس کی وجہ سے ان کو ان درندوں سے لڑنے کی مشکل پیش ہو رہی تھی۔

چونکہ جولیا اور روزا عمران اور کرنل فریدی کی شاگرد تھیں اور ان کے ساتھ اب تک لاتعداد بار تاریک جنگلوں میں درندوں سے مڈبھیڑ ہو چکی تھیں اس لیے ان دونوں نے ایک دفعہ پھر اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے ان چیتوں کے سروں کا نشانہ لے کر فائرنگ کیے تو ان کے بے داغ نشانے ان چیتوں کے سروں پر لگے اور دونوں چیتے زور سے تڑپے اور نیچے گر گئے۔

''اچانک ہی ان چیتوں نے ہم پر حملہ کیا تھا اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ان کے حملوں سے بال بال بچے ہیں ورنہ شدید زخمی ہونے سے تو نہیں بچ سکتے تھے کیونکہ کھلی جگہ کے بجائے دھانے کے اندر نیم روشنی میں ان سے لڑ رہے تھے۔''.....کرنل فریدی نے اپنے پسینے کو پونچھتے ہوئے کہا کیونکہ ان چیتوں سے لڑ کر ان سب کے چہروں پر پسینے آ چکے تھے۔ اب ایک دفعہ پھر احتیاط سے اور ٹارچوں اور ایمونیشن ہاتھوں میں لیے باہر جانے لگے اور تنگ جگہ ہونے کی وجہ سے بیٹھنے کے انداز میں ہی باہر نکلے مگر اس بار کامیابی سے باہر نکل گئے۔

''کرنل صاحب! ان درندوں کے خوف سے تو میری پینٹ ہی گیلی ہونے سے بال بال بچی ہے''.....عمران نے احمقانہ انداز میں کہا تو کرنل فریدی اور روزا ہنس پڑے البتہ جولیا حیرت اور غصے سے اسے دیکھنے لگی۔

''میرے خیال میں اب ہمیں آگے بڑھنا چاہیے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ہمارے ساتھی ضرور یہیں کہیں موجود ہوں گے اور ہمیں تلاش کر رہے ہوں گے''.....کرنل فریدی نے سنجیدگی سے کہا۔

''ارے ابھی تو میں نے آپ کا مس ایکریمیا کے ساتھ اور آپ نے میرا اور مس پولیانا

Downloaded from Paksociety.com

فٹنر واٹر کا نکاح بھی نہیں پڑھایا اور آپ اپنی ہونے والی کو میدان چھوڑ کر بھاگنے کے چکروں میں ہیں''.....عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''برخوردار یاد رہے کہ ہم دونوں پارٹیاں یہاں نکاح کرنے نہیں بلکہ ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے آئے ہیں''.....کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا تو جولیا اور روزا مسکرانے لگیں۔

چاروں جنگل میں آگے بڑھنے لگے اور کرنل فریدی اپنا جدید آلہ اور عمران اپنا ایم پی فیکٹر کو آن کر کے ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے لگے۔

''میرے خیال میں اب گریٹ صحارا ہی جانا چاہیے کیونکہ میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن اپنی اپنی منگیتر کے ساتھ صحرائے اعظم میں ہنی مون منانے گئے ہیں۔تمثیلہ اور کلارہ اپنے گلے میں ہاٹ ڈائمنڈ کے ہار پہنیں۔جولیا اور روزا بس منہ ہی دیکھتی رہیں''.....عمران نے پھر اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''عمران صاحب۔ہنی مون منگیتر کے ساتھ نہیں بلکہ وائف کے ساتھ منایا جاتا ہے''.....روزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ مس روزا۔معلومات دینے کا مجھے واقعی آج معلوم ہوا ہے''.....عمران نے احمقانہ انداز میں مگر طنزیہ کہا تو کرنل فریدی اور روزا ہنس پڑے۔

''ویسے دیکھا جائے تو ہاٹ ڈائمنڈ کی اصل ضرورت تو بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کو ہے جن کے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹرز کو کسی نامعلوم خوفناک تنظیم نے جدید سائنسی نظام سے بلاکیج کر دیا ہے''.....جولیا نے کہا۔

''ہاں ویسے بھی مجھے ڈاکٹر سائمن نے اور کرنل صاحب آپ کو میجر پرمود نے ہاٹ ڈائمنڈ کے ٹریس کرنے کا کہا ہے لیکن ہمیں بھی ہاٹ ڈائمنڈ کی اشد ضرورت پڑے گی کیونکہ جس نے بھی میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن جیسے ذہین سیکرٹ ایجنٹوں کے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹرز پر حملے کیے ہیں وہ ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کر رہا ہوگا اور ہاٹ ڈائمنڈ کا متلاشی ہوگا۔ہاٹ ڈائمنڈ جیسی اہم ذخائر سے وہ ہمارے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے اس لیے ہمیں بھی ہاٹ ڈائمنڈ کی ضرورت پڑے گی''.....عمران نے اس بار سنجیدہ ہو کر کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

اچانک ان سب ایک گروپ نظر آیا جو ایک دوسرے کا سخت حریف تھا مگر ان کا سیکرٹ ایجنٹ ایک تھا ایک اور حیرت انگیز بات بھی انہوں نے نوٹ کی جسے دیکھ کر یہ سب حیران ہو کر ان سب کو دیکھنے لگے۔

☆.....☆.....☆

ڈریگن سلاکا نے اپنی کار سن روز کلب کے کار پارکنگ میں کھڑی کی اور اسے لاک کر کے نیچے اتر آیا اور چلتا ہوا ہال دروازے کے اندر داخل ہو گیا جہاں اندر شراب اور چرس کی بو نے اس کا استقبال کیا۔ سن روز کلب گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کا سب سے بدنام ترین کلب تھا جہاں شراب، چرس اور لڑکیوں کا دھندا عام تھا اور مہذب مرد اور عورت اس میں جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ یہاں عیاشی کھل کر ہوتی تھی جہاں سوائے قتل کے باقی ہر قسم کا گھٹیا ترین کام ہوتا تھا۔ اگر عام خواتین غلطی سے یہاں کا رخ کرے تو اسے پکڑ کر کھلونہ بنا دیا جاتا تھا کیونکہ اس کلب کے اندر آ جانے کے بعد عورت زاد کی عزت کے بارے میں کوئی قانون نہیں تھا لیکن پھر بھی یہاں لڑائی ہونے کی وجہ سے کئی بار قتل بھی ہو چکے تھے۔

چونکہ ڈریگن سلاکا کا تعلق گریٹ لینڈ کی انڈر ورلڈ سے تھا اور اپنی بھرپور صلاحیتوں سے ڈریگن سلاکا یہاں کی انڈر ورلڈ میں بلیک فادر کے نام سے جانا جاتا تھا اور ڈاکٹر سائمن کا ساتھی ہونے کی وجہ سے اس کی صلاحیتیں اور بھی نکھر آئی تھیں۔ گریٹ لینڈ کے زیرے زمیں دنیا سے تعلق رکھنے والے غنڈے اس سے ڈرتے بھی تھے اور اس کا ادب بھی کرتے تھے۔ انڈر ورلڈ میں ہونے والی کوئی خاص بات ہوتو ڈریگن سلاکا کے یہاں ایسے کئی دوست اور اس کے لیے کام کرنے والے بندے تھے جو اسے معلومات دیتے رہتے تھے۔ ڈاکٹر سائمن کا ساتھی بننے کے بعد ڈریگن سلاکا نے عیاشی کرنا چھوڑ دیا تھا کیونکہ ڈاکٹر سائمن نے اسے لیکچر دیا تھا کہ عورت کے چکروں میں پڑ کر فائیٹر صرف ناکارہ ہی ہو جاتا ہے یعنی عیاشی میں زیادہ پڑنے سے صلاحیتوں کو زنگ لگتا ہے اس لیے ڈریگن سلاکا نے کال گرلز سے تعلقات ختم کر دیئے تھے لیکن پھر بھی اس کی کئی کال گرلز سے دوستیاں تھیں جو اسے انڈر ورلڈ میں ہونے والی اہم سرگرمیوں کے بارے میں بتاتی رہتی تھیں۔

Downloaded from Paksociety.com

ڈریگن سلا کا پھولوں کے باغ سے ٹونی کو روانہ کرنے کے بعد اپنے باس یعنی ڈاکٹر سائمن سے ملا تھا اور چونکہ ان کی ایٹمی پاور سیکٹر کو کسی جدید سائنسی آلات سے بلاکیج اور جام کیا گیا تھا اس لیے ڈاکٹر سائمن نے صحرائے اعظم روانہ ہونے سے پہلے اسے یہیں گریٹ لینڈ میں ہی رہنے کا کہا تھا اور کہا تھا کہ اگر کوئی اہم بات معلوم ہو تو اسے بتا دے۔ چونکہ ڈریگن سلا کا گریٹ لینڈ کی سب سے معروف اور دنیا کی مانی ہوئے پاور گروپ میں پاور فائیو تھا اور ٹیم ممبر ہونے کے ناطے اس نے ارادہ کیا تھا کہ وہ اپنی طرف سے معلوم کرنے کی کوشش کرے گا اور گو کہ ڈاکٹر سائمن کا اصل تعلق کینیا سے تھا اور اس کے بھائی جیفر ڈ سلا کا تعلق بلیک ڈیتھ جیسی عالمی دہشت پسند اور خطرناک تنظیم سے تھا لیکن ڈاکٹر سائمن کا ممبر ہونے اور کافی عرصے سے گریٹ لینڈ میں رہنے کی وجہ سے ڈریگن سلا کا گریٹ لینڈ سے گہری رغبت رکھتا تھا۔

ڈریگن سلا کا جیسے ہی اندر داخل ہوا اسے کلب کے اندر ہال میں کرسیوں پر نیم برہنہ عورتیں اور عیاشی کے دلدادہ اور بدمعاش بیٹھے نظر آئے جو نیم برہنہ خواتین سے چھیڑ خانی میں مصروف تھے اور وہ بھی پوری طرح بے شرمی سے ان کی بے حیائی میں ساتھ دے رہی تھیں۔ ڈریگن سلا کا ان سب سے بے پرواہ ہو کر کاؤنٹر کی طرف بڑھا جہاں ایک ہٹا کٹا اس کی طرح نیگرو پہلوان نما مرد اور ایک گوری خوبصورت دبلی پتلی لڑکی جو غالباً کاؤنٹر گرل تھی۔ فون پر مصروف تھی۔

''ہاں کیا بات ہے کیا چاہیے کس لیے یہاں آئے ہو''.....اس نیگرو شخص نے ڈریگن سلا کا کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

''اوہ بلیک فادر۔ آپ تو بڑے عرصے بعد یہاں آئے ہیں''.....کاؤنٹر گرل نے چونک کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''نیگرو پہلوان نما کاؤنٹر مین نے ڈریگن سلا کا کے چہرے پر نظر پڑنے کے بعد اس بار ادب سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ کاؤنٹر گرل نے بھی مسکراتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

''ہاں مورگن میرے لیے کیا اہم معلومات تم نے معلوم کی ہے''.....ڈریگن سلا کا نے

Downloaded from Paksociety.com

دونوں سے ہاتھ ملانے کے بعد پوچھا۔

''بلیک فادر۔ پہلے بیٹھو اور بتاؤ کہ کون سی شراب پیو گے اور اگر چاہو تو بہت کمال کا مال بھی مل سکتا ہے''..... کاؤنٹر مین نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں مورگن مجھے ان چیزوں سے غرض نہیں ہے بس تم نے مجھے جس خاص بات بتانے کے لیے بلایا ہے جو تم نے مجھے فون پر نہیں بتایا اس کے بارے میں بتاؤ کیونکہ مجھے بہت تجسس ہو رہا ہے''..... ڈریگن سلاکا نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے بلیک فادر۔ میں نے جس چیز کے لیے آپ کو بلوایا ہے وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں ویسے اب اس بات کے بتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ وہ خاص ایجنٹ اب یہاں نہیں ہیں جنہوں نے ہمارے ملک گریٹ لینڈ اور سنا ہے کہ بلگارنیہ کے ملک کے بھی ایٹمی پاور سیکٹر کو کسی جدید سائنسی تکنیک سے بلاکیج کر دیا ہے''..... مورگن سے کہا تو ڈریگن سلاکا حیرت سے اچھل پڑا۔ یہ بات مورگن نے بہت دھیمی آواز میں کہی تھی جسے صرف اس کی ساتھی کاؤنٹر لڑکی نے سنا تھا۔ ویسے بھی اس کلب میں چرس شراب کی بو کے ساتھ بہت شور اور طوفانِ بدتمیزی مچی ہوئی تھی اور شور بھی کافی تھا جس میں زیرِ زمین دنیا کے مردوں کے بے ہودہ قہقہے اور لڑکیوں کی بدمستیاں عروج پر تھیں مگر ڈریگن سلاکا نے کسی چیز کی پرواہ نہیں کی تھی اور اب مورگن کی بات سن کر بے اختیار چونک گیا تھا جس کے بارے میں ابھی تک دنیا کو معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ یہ بھیانک سازش کس نے کی ہے اور مورگن اس بات کو جانتا تھا۔

گو کہ ڈاکٹر سائمن کی ٹیم صحرائے اعظم روانہ ہو چکی تھی لیکن خبر اہم ہونے پر ڈریگن سلاکا وہاں کا سفر کر سکتا تھا۔

''مورگن۔ تم نے جو بات کی ہے یہ تو بہت ہی اہم بات ہے کہ تم جانتے ہو کہ یہ گھٹیا ترین اور بھیانک حرکت کس تنظیم نے کی ہے اور تم اسے عام سمجھ رہے ہو''..... ڈریگن سلاکا نے حیرت اور قدرے غصے سے مورگن کی طرف دیکھ کر کہا۔

''دراصل بلیک فادر ہم ڈر گئے تھے کہ اتنی خوفناک اور بڑی تنظیم جس نے بلگارنیہ کے ساتھ ہم گریٹ لینڈ جیسے ترقی یافتہ ملک کے بھی ایٹمی پاور سیکٹر کو بلاکیج کر دیا ہے وہ کوئی عام

Downloaded from Paksociety.com

تنظیم نہیں بلکہ بہت ہی پاورفل اور خطرناک تنظیم ہوگی اور اگر ہم نے ان کا راز افشاں کیا معلوم ہونے پر ہماری جان بھی جا سکتی ہے''.....کاؤنٹر گرل نے اس بار قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''جینی فر۔ مجھے سب کچھ تفصیل سے بتاؤ''.....ڈریگن سلاکا نے سختی سے حکم دیا۔

''ٹھیک ہے بلیک فادر۔ آپ ہمارے ساتھ بارک روم چلیں ہم آپ کو سب تفصیل سے بتاتے ہیں کیونکہ ویسے بھی کال کر کے میں نے آپ کو بلایا ہے تو پھر سب کچھ بتانا ہی ہوگا کیونکہ واقعی اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو یہ خطرناک گروپ پوری دنیا کے لیے خطرہ بن جائے گی''.....مورگن نے اپنے اعصاب پر سوار خوف کو دور کرتے ہوئے بھرپور لہجے میں کہا تو ڈریگن سلاکا اٹھ کھڑا ہوا۔

''جگیر۔ یہاں بار کے کاؤنٹر کو دیکھو میں، جینی فر اور بلیک فادر کے ساتھ بارک روم جا رہے ہیں''.....مورگن نے کرخت شکل کے بدمعاش کو کہا تو اس نے ادب سے سر ہلا دیا اور کاؤنٹر کی طرف آ گیا۔

''اب ڈریگن سلاکا اس پہلوان نما مورگن اور اس کی ساتھی اور کاؤنٹر گرل جینی فر کے ساتھ آگے بڑھنے لگا اور ان بدمستیوں بھرے مرد و خواتین کو کراس کرنے لگے تو ایک ہٹے کٹے بلڈاگ شکل کے چھٹے بدمعاش نے جینی فر کا ہاتھ پکڑ لیا تو جینی حیرت سے اسے دیکھنے لگی مگر اسی دوران مورگن نے بھرپور انداز میں اس بلڈاگ شکل کے مرد کے گال پر تھپڑ جڑ دیا تو چٹاخ کی آواز پورے ہال میں گونجی سب مرد و زن شراب میں ٹن ہونے کے باوجود چونک کر ان کو دیکھنے لگے۔

''تم نے مورگن کی دوست پر ہاتھ اٹھایا ہے بے شک یہاں تم جس مرضی لڑکی پر ہاتھ رکھو مجھے اعتراض نہ ہوتا لیکن تم نے جینی فر کا ہاتھ پکڑ کر اچھا نہیں کیا''.....مورگن نے غصے سے کہا اور اپنا پسٹل نکال لیا۔

''اوہ سوری مسٹر مورگن۔ میں شراب میں دھت تھا اور مجھے کچھ ہوش نہیں تھا''.....تھپر کھانے کے بعد اس بلڈاگ شکل کے ہٹے کٹے مرد نے فوراً معذرت کرتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی اس شخص کی نظر ڈریگن سلاکا پر پڑی تو یہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا جیسے اس نے اپنی

Downloaded from Paksociety.com

موت کو دیکھ لیا ہو۔

''بلیک فادر آپ۔سوری میں نے آپ سب کو ڈسٹرب کیا''.....بلڈاگ شکل والے نے خوف سے کہا۔

''او کے مورگن چھوڑ دو اسے اور چلو مجھے اور بھی کام ہیں''.....ڈریگن سلاکا نے بے زار لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے تم نے اب احتیاط کرنی ہے''.....مورگن نے ڈریگن سلاکا کی بات سن کر اسے کرخت لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔ڈریگن سلاکا اس کلب کے معمولات کے بارے میں جانتا تھا اور ایک بار پھر کلب معمول کے مطابق قہقہوں سے گونجنے لگا۔مورگن اور جینی فر ڈریگن سلاکا کو لیے ہوئے ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے جو کلب کے آخری حصے میں تھا اور اندر آ کر مورگن نے ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز آئی۔

''اوہ تو تم نے کمرے کو ساؤنڈ پروف کر دیا ہے تاکہ کسی بھی صورت میں یہاں ہماری باتیں باہر نہ جا سکیں تم واقعی بہت ڈر چکے ہو خیر اب مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا دیکھا ہے اور یہ کون سی تنظیم ہے جس نے دنیا کے دو عظیم سیکرٹ ایجنٹوں کے ملک بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ میں ایسی بھیانک حرکت کر کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بلاکیج کیا ہے''.....ڈریگن سلاکا نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''بلیک فادر۔ہو سکتا ہے تمہارے لیے یہ خبر اہم نہ بھی ہو اور شاید بہت ہی اہم بھی ہو لیکن میں نے اور میری دوست جینی فر نے جو دیکھا اور سنا ہے وہ بتا ہی دیتے ہیں جس کے لیے میں نے اور جینی فر نے مشورہ کرنے کے بعد آپ کو یہاں بلوایا ہے''.....مورگن نے کہا۔

''اب بتا بھی دو کیا پہیلیاں بھجوا رہے ہو''.....ڈریگن سلاکا نے منہ بنا کر کہا۔

''بلیک فادر۔بات دراصل یہ ہے کہ کل صبح کو دو افراد یہاں ہمارے کلب میں آئے تھے جو عیاشی کرنے کے ساتھ کلب کے اوپر والے کمروں میں روم نمبر فوٹین میں رہے تھے۔میں اور جینی فر اس وقت ڈیوٹی مکمل کرنے کے بعد اپنے کمرے میں گئے تھے جس کا عقب روم نمبر فورٹین کو لگتا ہے اور وہاں روم میں اوپر کی طرف ایک چھوٹی اور تنگ جالی بھی لگی ہوئی

Downloaded from Paksociety.com

ہے جس کا غالباً ان دونوں نے نوٹس نہیں لیا تھا جو یہاں عیش اور آرام کے لیے آئے تھے۔ جینی فر نے مجھے بتا دیا تھا کہ ابھی اطلاعات کے مطابق کچھ دیر پہلے گریٹ لینڈ کے ایٹمی پاور سیکٹر کو کسی نامعلوم طریقے سے بلاکیج کر دیا گیا ہے اور مجھے یہ دونوں افراد ویسے ہی مشکوک لگے تھے اور ویسے بھی اس کلب میں شریف آدمی تو رہائش کے لیے آ ہی نہیں سکتا۔ میں نے اور جینی فر نے اپنے روم کی لائٹ ابھی نہیں جلائی تھی ہم نے اس چھوٹی جالی کے قریب جا کر ان دونوں کو چیک کیا تو دون ہمارے کلب کی کال گرلز سے دادعیش پر مصروف تھے۔ ان میں ایک نیگرو تھا اور دوسرا گورا تھا ہم ان کے عیش کو معمولی سمجھ کر رد کر دیتے لیکن جینی فر کی نظر اچانک نیگرو کے لباس پر پڑی جس کے الٹی سمت وائٹ سپارک کے الفاظ کندہ تھے۔ جس پر ہم دونوں حیران ہو۔ دو گھنٹے بعد ان دونوں نے کلب گرلز کو روانہ کر دیا اور سونے کی تیاری کرنے لگے تھے کہ اچانک گورے مرد کا ٹرانسمیٹر جل اٹھا جو اس کے شرٹ کی اندونی جیب میں تھا۔ ڈارگن آف وائٹ سپارک۔ گورے نے کہا تو ہم چونک گئے۔

اس کے بعد یہ ڈارگن نامی وائٹ سپارک کا ایجنٹ کسی سے باتیں کرنے لگا جو کہ باچانی زبان میں بول رہے تھے اور اتفاق سے کچھ عرصہ باچان میں گزارنے کی وجہ سے جینی فر باچانی زبان کو جانتی تھی۔ وائٹ سپارک والے اپنے کسی خاص مشن کے بارے میں کامیابی سے فون کرنے والے کو مبارک باد دے رہے تھے اور پھر اچانک نیگرو کی نظر اپنے ہاتھ میں کسی جدید آلے پر پڑی تو چونک کر اوپر جالی کو دیکھنے لگا جہاں میں اور جینی فر ان کی باتیں سن رہے تھے مگر اس نے اپنے چہرے کو نارمل رکھا اور اپنے ساتھی کو کسی اور زبان میں فون فوراً بند کرنے کا کہا تو اس نے فون بند کر دیا۔

''چلو بار میں شراب کا شغل کر لیا جائے''..... نیگرو نے اپنے ساتھی ڈارگن سے مقامی زبان میں کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا حالانکہ کلب گرل سے عیش اور شراب کے شغل کے بعد اس کا کوئی جواز نہیں بنتا تھا مگر دونوں نے لائٹیں آف کیں اور باہر نکل گئے۔ ہم ان کے باہر جانے کے کچھ دیر بعد باہر نکلے تو دونوں ہمیں کلب میں نظر نہ آئے اور جیگر سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ دونوں کسی جلدی میں تھے اور عقبی راستے سے باہر نکل گئے ہیں پھر ان کے بارے میں جان کاری پر معلوم ہوا کہ دونوں کلب سے باہر جانے کے بعد

Downloaded from Paksociety.com

معلوم نہیں کہاں چلے گئے ہیں لیکن جینی فر اور مجھے ایسا لگتا ہے جیسے ان وائٹ سپارک کا ہی تعلق اس بھیانک تنظیم سے ہوگا جس نے ہمارے ملک کی ایٹمی پاور سیکٹر کو بلاکیج کیا ہے کیونکہ اچانک کسی جدید آلے سے اوپر دیکھنا اور شک کی بنیاد پر فوراً یہاں سے روانہ ہو جانا اس بات کی نشانی ہے''.....مورگن نے تفصیل سے ڈریگن سلاکا کو بتایا۔

''صرف شک نہیں مجھے پورا یقین ہے کہ یہی وائٹ سپارک نامی تنظیم کا ہی بھیانک کام ہے لیکن حیرت ہے کہ میں ڈاکٹر سائمن کا ساتھی اور پاور گروپ کا ممبر ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ یہ وائٹ سپارک کون سی تنظیم ہے کیونکہ ایسی کسی تنظیم کا نام میں نے نہیں سنا اور انہوں نے ایسا خطرناک کام کیا ہے جو دنیا کے لیے دیگر خطرناک تنظیم بھی نہیں کر سکیں''..... ڈریگن سلاکا نے حیرت سے چونکتے ہوئے کہا۔

''بلیک فادر۔ہم نے جو خاص بات محسوس کی وہ آپ کو بتا دی ہے''.....جینی فر نے کہا۔

''ٹھیک ہے مورگن۔تم دونوں کا شکریہ تم نے واقعی بہت اہم خبر دی ہے اور اگر تمہاری وجہ سے اس تنظیم کے بارے میں معلوم ہوتا ہے تو میرا وعدہ ہے کہ میں ماسٹر سیون سے کہہ کر گورنمنٹ آف گریٹ لینڈ سے تمہیں بھاری رقم کا انعام لے دوں گا''.....ڈریگن سلاکا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو دونوں خوش ہو گئے۔ڈریگن سلاکا ان سے ہاتھ ملانے کے بعد کلب سے باہر آ گیا اور اس کے ذہن میں وائٹ سپارک تنظیم کا نام گردش کرنے لگا اسے یقین تھا کہ یہی تنظیم ہی اس بھیانک سازش میں کارروائی کرنے والی ہے اور پھر وہ ڈاکٹر سائمن کو اس بارے میں بتانے کے لیے پروگرام بنانے لگا۔

☆.....☆.....☆

''باس نے ہم تین افراد کو اس کھوہ میں تین راستوں سے پہلے راستے میں جانے کا کہا ہے تاکہ بلیک سپر یورنیم کو ٹریس کیا جا سکے اور اب معلوم نہیں یہ راستہ کہاں جا نکلے ہو سکتا ہے ہم اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جائیں''.....رابرٹ نے کہا۔

دراصل رابرٹ، کراسٹی اور کیپٹن شکیل عمران کے آرڈر کے مطابق اس بلیک سپر یورنیم کے بتائے جانے والے دھانے کے پہلے راستے میں داخل ہوئے تھے۔جوانا، صفدر اور صالحہ دوسرے راستے سے عمران اور جولیا خود تیسرے راستے سے داخل ہوئے تھے۔

Downloaded from Paksociety.com

''رابرٹ۔کراسٹی ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کا رکن ہونے کے باوجود ابھی اتنی پرانی ممبر نہیں ہے۔تم عمران صاحب کے لیے کام کرتے ہو لیکن ہم سیکرٹ سروس کے پرانے ممبران اب تک عمران صاحب کے ساتھ بے شمار دفعہ معلوم نہیں کتنے دھانوں غاروں اور کھوہ میں اتر چکے ہیں اور خطرناک ترین جگہوں کا سفر کر چکے ہیں لیکن اس سے ہم میں خوف کے بجائے اور زیادہ ہمت پیدا ہوئی ہے اور اب تو ہم ہر ایڈونچر کو انجوائے کرتے ہیں ہاٹ ڈائمنڈ کی جگہ ایک اور قیمتی ذخائر مل جائیں تو کیا مضائقہ ہے''.....کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں کیپٹن شکیل،رابرٹ جیسا عاشق مزاج کسی مشن سے ڈرنے والوں میں نہیں ہے بلکہ ڈارنے والا ہے بس گروپ بندی ہونے کی وجہ سے تشویش میں مبتلا ہے کہ کہیں ہم سب ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں کیونکہ یہ بہت ہی گھنا اور درندوں سے پر خطرناک جنگل ہے اور یہاں کئی ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ بھی آئے ہوں گے کم تعداد میں ہونے کی وجہ سے مقابلے پر نقصان نہ اٹھائیں''.....کراسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خیر میری شکل اتنی خوفناک بھی نہیں کہ میں کسی کو ڈراؤں بلکہ میری پر سنیلیٹی پر تو بے شمار لڑکیاں مرتی ہیں''.....رابرٹ نے کراسٹی کی طرف دیکھ کر کہا تو کراسٹی اور کیپٹن شکیل ہنس پڑے۔

اس دوران یہ تینوں ہی اندھیرے دھانے میں تیز ٹارچ کی روشنی میں آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے جہاں ان کو ابھی تک کسی بلیک سپر یورنیم کے ذخائر کا کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔

''رابرٹ۔کہیں اس وحشی سردار اور اس کے بوڑھے باپ پیشوا نے ہم سے جھوٹ تو نہیں بولا تھا''.....کراسٹی نے اندھیرے دھانے میں ٹارچ کی روشنی میں رابرٹ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''نہیں کراسٹی۔یہ وحشی لوگ اجڈ اور جاہل ہونے کی وجہ سے آدم خور ضرور ہوتے ہیں اور نہ بھی ہوں تو اجنبی کو پسند نہ کرنے کی وجہ سے مار ڈالتے ہیں لیکن یہ بہت سادہ لوح ہوتے ہیں اور تم نے خود دیکھا کہ عمران صاحب کے مشوروں سے میں نے ان کو اپنا مطیع کر لیا تھا

Downloaded from Paksociety.com

اس لیے تو انہوں نے اپنے خاص سالانہ تہوار بھی دکھایا تھا شاید یہاں ضرور کسی اور پارٹی نے بلیک سپر یورنیم کا کھوج لگا لیا ہوگا اور انہوں نے صفایا کر دیا ہوگا''.....رابرٹ نے کہا تو کراسٹی نے سر ہلا دیا۔

''ارے وہ دیکھو اس دیوار پر ایکریمی زبان میں ٹی تھری بی لکھا ہے''.....کیپٹن شکیل نے اچانک دھانے کے ایک طرف دیوار پر ٹارچ کی روشنی ڈالنے کے بعد کہا تو رابرٹ اور کراسٹی بھی چونک گئے اور ان تینوں کے منہ سے طویل سانس نکل گئے۔

''ہاں کیپٹن شکیل۔زیرو لینڈ کو ان قیمتی دفینوں اور ذخائر کا معلوم ہو گیا تھا''.....کراسٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''زیرو لینڈ والے کیسے اس اہم اور قیمتی ذخائر کو چھوڑ سکتے تھے۔حیرت ہے کہ زیرو لینڈ والوں نے یہاں بلیک سپر یورنیم کو حاصل کرنے والے گروپ کو چیلنج کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ ان کا کام ہے اپنا نشان چھوڑ گئے ہیں اور تھریسیا نے اپنا کوڈ ٹی تھری بی یہاں لکھایا لکھوایا ہے''.....کیپٹن شکیل نے کہا۔

''پھر تو یہاں ہم بس فضول ہی داخل ہوئے ہیں ان وحشیوں کی بات تو سچ ہی ثابت ہوئی ہمیں ان سے ہی یہ ذخائر لے لینے چاہیے تھے کیونکہ جس طرح وہ ہمارے مطیع ہوئے تھے اگر سب اپنے گلے میں پہنے بلیک سپر یورنیم کے ہار اتار کر دیتے تو اچھا خاصہ مواد جمع ہو جاتا لیکن اب ہم کافی آگے نکل آئے ہیں اور قبیلے کو بہت پیچھے چھوڑ آئے ہیں وحشی ہمیں یہاں چھوڑ کر جنگل میں کہاں سے کہاں پہنچ چکے ہوں گے''.....رابرٹ نے مایوسی سے کہا۔

''کوئی بات نہیں ہمارا اصل ٹارگٹ تو ہاٹ ڈائمنڈ ہے جس کی شعاؤں سے انتہائی جدید آلات اور پاور فل سائنسی چیزیں بنائی جا سکتی ہیں''.....کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرے خیال میں اس دھانے میں سانس کی بھی کمی ہے اور یہاں اگر ہم اپنے ساتھیوں کو کال کریں تو ہم ان سے رابطہ نہیں کر سکیں گے۔ویسے بھی دھانہ دائیں بائیں گھوم رہا ہے بس آگے جا کر جیسے ہی باہر نکلیں گے اپنے ساتھیوں کو آگاہ کر دیں گے کیونکہ میرے خیال میں یہاں زیرو لینڈ والوں نے تینوں راستوں میں بلیک سپر یورنیم کا ایک ٹکڑا بھی نہیں چھوڑا ہوگا''.....کراسٹی نے کہا تو رابرٹ اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر

Downloaded from Paksociety.com

تینوں اس دھانے سے باہر جانے کے لیے مسلسل آگے بڑھنے لگے جہاں ابھی تک گہری تاریکی کا راج تھا ان کو سانس لینے میں بھی قدرے دشواری ہو رہی تھی لیکن بہرحال سانس لے سکتے تھے کیونکہ دھانے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی البتہ زِگ زیگ کے انداز میں ادھر ادھر کو راستے مڑ رہے تھے اور یہ تینوں تیز رفتار ٹارچوں کی وجہ سے آسانی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

''اوہ۔ لگتا ہے دھانہ کافی لمبا ہے اور معلوم نہیں ہم اپنے ساتھیوں سے الگ نہ ہو جائیں ورنہ مشکل ہو جائے گی''..... کراسٹی نے تشویش سے کہا۔

''کراسٹی۔ تم پریشان کیوں ہو ہمارے ساتھ جنگل کا ایکسپرٹ رابرٹ موجود ہے جس کی وجہ سے ہم وحشیوں سے بھی بچ نکلے ہیں تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے''..... کیپٹن شکیل نے کراسٹی کی طرف دیکھ کر تسلی سے کہا۔

''نہیں کیپٹن شکیل۔ وہ تو مجھے معلوم ہے کہ رابرٹ کا ساتھ ہونے سے ہم سیف ہیں لیکن دوسرے دھانے میں جوانا، صالحہ اور صفدر ہیں اور تیسرے راستے سے صرف عمران صاحب اور مس جولیا ہیں وہ کہیں مشکل میں نہ پھنس جائیں''..... کراسٹی نے کہا۔

''کراسٹی۔ مسٹر شکیل کی بات درست ہے جہاں تک باس اور مس جولیا کی بات ہے تو باس اور مس جولیا دونوں مل کر کسی پاور فل فوج سے کم نہیں ہیں اور جہاں تک جوانا، صالحہ اور صفدر کی بات ہے تو جوانا جیسے طاقتور دیو کے ہوتے ہوئے اس گروپ کو کچھ نہیں ہو گا صالحہ کو جنگلوں کا اتنا تجربہ نہ سہی لیکن مسٹر صفدر مسٹر شکیل سے بھی زیادہ پرانے سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں باس اور جوزف کے ساتھ بے شمار بار تاریک جنگلوں کا سفر کر چکے ہیں ان کو یہاں کی مشکلات کا بھرپور تجربہ ہے اس لیے یہ گروپ بھی تین ہونے کے باوجود الگ ہونے پر بھی کبھی مار نہیں کھا سکتا۔ ہاں علیحدہ ہو جانے کی صورت میں اور یہاں جنگل میں نہ ملنے کی صورت میں ہاٹ ڈائمنڈ کا ٹارگٹ مشکل میں پڑ سکتا ہے''..... رابرٹ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''رابرٹ۔ اگر ہمیں ان دھانوں سے نکلنے کے بعد جنگل میں اپنے ساتھیوں کے دونوں گروپ نہ بھی ملیں تو ہم نے اپنے ٹارگٹ کو جاری رکھنا ہے اور ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس

Downloaded from Paksociety.com

کرنے کی کوشش کرنی ہے''.....کیپٹن شکیل نے مضبوط ارادے سے کہا۔

''مسٹر شکیل۔میں آپ کے ساتھ ہوں اور ہم اپنی طرف سے بھرپور کوشش کریں گے کہ جو ٹاسک ہمیں دیا گیا ہے اسے پورا کریں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ایم پی فیکٹر باس کے پاس ہے جس سے ہم ہاٹ ڈائمنڈ جیسے قیمتی گرم ہیروں کو تلاش کر سکیں جن سے جدید سائنسی اور انقلابی آلات بنائے جا سکتے ہیں''.....رابرٹ نے کہا۔

''رابرٹ۔لیکن ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کرنی ہے کہ ہاٹ ڈائمنڈ مل جائے لیکن جیسے ہی ہم باہر جائیں گے مجھے یقین ہے کہ ہمارے ساتھی ہمیں مل جائیں گے اور گو کہ یہ دھانہ ہمیں دائیں بائیں گھماتے ہوئے نہ جانے کہاں کی سمت لے جائے لیکن ہم جنگل کی حدود میں ہی داخل ہوں گے''.....کراسٹی نے یقین بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر تینوں ان تنگ دھانوں میں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے جہاں ان کو بلیک سپر یورنیم کے ذخائر کہیں نظر نہ آئے کیونکہ غالباً زیرو لینڈ والے جھاڑ وتک پھیر گئے تھے۔

''معلوم نہیں یہ دھانہ کب ختم ہوگا یہاں سے کوئی اور راستہ بھی نہیں کھلتا جیسے اس کھوہ کے اندر داخل ہونے کے بعد ہمیں تین راستے ملے تھے''.....کیپٹن شکیل نے کہا۔

''رابرٹ اور کیپٹن شکیل کہیں یہ دھانہ آگے سے بند نہ ہو اور ہم بری طرح پھنس کر رہ جائیں''.....کراسٹی نے تشویش سے کہا۔

نہیں کراسٹی۔ایسی بات نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو ہمیں سانس لینے کی بہت زیادہ تکلیف ہوتی اس لیے آگے راستے کا نکاس ہوگا بس دائیں بائیں ہونے کی وجہ سے روشنی ہم تک نہیں پہنچ رہی اور یہاں ابھی تک اندھیرا ہی ہے''.....کیپٹن شکیل نے کہا۔

''مسٹر شکیل۔تم درست کہہ رہے ہو مجھے یقین ہے کہ ہم کسی بھی لمحے اس دھانے سے نکلنے والے ہیں لیکن اب ہم تینوں کو بہت احتیاط کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے ہاتھوں میں ایمونیشن کو مضبوطی سے پکڑ لو کیونکہ ایسے دھانوں سے باہر نکلنے والے راستوں میں عموماً درندوں کی پناہ گاہیں بھی ہوتی ہیں جو ہمارے لیے شدید خطرے کا سبب بن سکتے ہیں''.....رابرٹ نے ان دونوں کو ہوشیار ہونے کا کہا تو کراسٹی اور کیپٹن شکیل اس کی بات سن کر محتاط ہو گئے اور تینوں ایک دوسرے کی قریب ہو کر ہی آگے بڑھنے لگے۔

Downloaded from Paksociety.com

کچھ دیر اور دو تین موڑ گھومنے کے بعد ان کو ہلکی سی روشنی کے آثار نظر آئے تو تینوں نے سکھ کا سانس لیا۔ تینوں نے دیکھا کہ اس دھانے میں غاریں بنیں ہوئی ہیں اور یہاں پتھریلا دھانہ ختم ہو چکا ہے مٹی کی غاریں شروع ہو چکی تھیں جہاں فضلہ پڑا ہوا تھا اور خون کے دھبے اور ہڈیاں بھی موجود تھیں۔

''اوہ اس کا مطلب ہے ہم جنگلی ریچھوں کے غاروں تک پہنچ چکے ہیں لیکن شکر ہے کہ اس وقت کوئی ریچھ یہاں نہیں ہے شاید زیرولینڈ والوں نے یہاں آ کر ان کو بھگا دیا تھا یا خاتمہ کر دیا ہوگا لیکن شکر ہے کہ یہاں ہمارا ان سے سامنا نہیں ہوا ورنہ مشکل میں پھنس سکتے تھے''.....رابرٹ نے کہا اور خود ساختہ غاروں سے گزرتے ہوئے باہر نکل گئے جہاں جنگل کی گھنی جھاڑیوں نے ان کا استقبال کیا۔ تینوں جھاڑیوں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے تاکہ جھاڑیوں سے باہر نکل سکیں آدھے گھنٹے تک یہاں جھاڑیوں سے گزرنے کے تقریباً پانچ منٹ بعد ان جھاڑیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ انہوں نے خود کو جنگل میں پایا مگر یہ تینوں جس جگہ کھڑے تھے ان سے کچھ فاصلے پر ان تینوں کو چند عجیب طرز کے درختوں کا سلسلہ نظر آیا ان درختوں پر بارش ہو رہی تھی۔

''ارے یہ کون سے عجیب درخت ہیں جن کی شناخت عجیب طرز کی ہے اور ان درختوں پر بارش بھی ہو رہی ہے۔ یہ کس قسم کے درخت ہیں''.....کراسٹی نے حیرت سے کہا۔

رابرٹ نے دیکھا کہ یہ عجیب درخت کی شاخیں ان سے زیادہ دور نہیں تھیں اور آہستگی سے ان کے قریب آ رہی تھیں۔

''جلدی کرو دوبارہ جھاڑیوں میں پیچھے آ جاؤ''.....رابرٹ نے کراسٹی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے کھینچتے ہوئے کہا جو آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن رابرٹ نے اسے کھینچ کر پیچھے کر لیا اور کیپٹن شکیل بھی رابرٹ کی بات سن کر فوراً پیچھے کی طرف ہو گیا۔

''کیا بات ہے رابرٹ۔ تم اتنے چوکنے کیوں ہو اور تمہارے چہرے پر بھی خوف ہے''.....کیپٹن شکیل نے حیرت سے رابرٹ سے پوچھا اور کراسٹی بھی چونک کر رابرٹ کو دیکھنے لگی۔

''کیپٹن شکیل۔ ہم بلیک سپر یورنیم والی کھوہ سے نکلنے کے بعد جھاڑیوں میں داخل

Downloaded from Paksociety.com

ہوئے ہیں جہاں سانپ بھی چھپے ہوئے ہیں اور نیچے رینگ رہے ہیں لیکن سلور سٹون لباس کی وجہ سے ہم محفوظ ہیں ہمارے چہرے اوپن ہیں اور ہم جھاڑیوں سے نکلنے کے بعد اچانک یہاں خون چوسنے والے درختوں کے سلسلے کے قریب آ چکے ہیں اور خون چوسنے والے ان مخصوص درختوں کے سلسلوں پر اکثر بارش ہوتی رہتی ہے خون چوسنے والے ان مخصوص درختوں کا سلسلہ بہت کم پایا جاتا ہے لیکن افریقہ کے جنگلوں میں یہ بہر حال موجود ہوتے ہیں یہاں تک کہ اوپر سے اڑنے والے پرندوں کو بھی یہ اپنی کشش سے کھینچ کر ان کا خون چوس لیتے ہیں''.....رابرٹ نے تشویش سے کہا تو کراسٹی اور کیپٹن شکیل اس کی بات سن کر چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''اب کیا کریں ہم تو اس کھوہ میں کافی دیر سفر کرنے کے بعد ان جھاڑیوں میں کافی دیر سے چل رہے ہیں اور کافی آگے بڑھ آئے ہیں کیا اب واپسی کا سفر کیا جائے''.....کراسٹی نے تشویش سے کہا۔ان کو بارش کے برسنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں کیونکہ یہ جھاڑیوں سے ابھی اتنے پیچھے نہیں ہوئے تھے۔

''ہاں یاد آیا عمران صاحب نے خون چوسنے والے درختوں سے بچنے والے سپرے ہمیں دے رکھے ہیں''.....کراسٹی نے خود ہی کہا اور اپنے بیگ کو اتار کر اس میں سے ایک سرخ کلر کا سپرے نکال لیا تو اسے دیکھ کر رابرٹ اور کیپٹن شکیل نے تحسین آمیز نگاہوں سے کراسٹی کو دیکھا اور اپنے بیگوں سے بھی ایسے ہی سرخ کلر کے سپرے نکال لیے۔

''یہ اچھا ہو گیا ورنہ ہم مشکل میں پھنس جاتے کیونکہ مجھے اس کا خیال نہیں آیا تھا''..... کیپٹن شکیل نے کہا۔اب رابرٹ نے سپرے کو ہلا کر سپرے کیا تو ان کو پیاز کے آمیزش والی تیز بو محسوس ہوئی۔

''ہاں یہی ہیں اور باس اقعی سب انتظام کر کے چلتے ہیں''.....رابرٹ نے خوش ہو کر کہا۔

''اب آپ دونوں میرے ساتھ چلو اور اس سپرے کا مسلسل استعمال کرنا ہے اگر کوئی درخت کی شاخ نزدیک آئے تو بے دریغ اس پر سپرے پھینکنا ہے اور برستے پانی کی فکر نہیں کرنی۔ان مخصوص اور خطرناک درختوں کے سلسلے سے نکلنے کے بعد ہم محفوظ ہوں

Downloaded from Paksociety.com

گے''.....رابرٹ نے کہا۔

اب تینوں ایک ساتھ کھوہ سے باہر نکلے تو باہر شاخیں بے شمار تھیں جو ان کی طرف لپکیں مگر ان تینوں نے سپرے کا استعمال بے تحاشہ شروع کر دیا تو یہ شاخیں تیزی سے اس طرح پیچھے کو ہوئیں جیسے انہوں نے اپنی موت دیکھ لی ہو۔

''جلدی کرو۔ ہم اس سپرے کے باوجود بہت ہی خطرناک جگہ پر ہیں اس لیے جلدی سے ان مخصوص اور خطرناک درختوں کے سلسلے سے نکلنے کی کرو''.....رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا اور تینوں اس کے ساتھ تیزی سے آگے بڑھنے لگے جہاں ان تینوں کے گرد ہر طرف درختوں کی شاخیں نیچے کو جھک رہی تھیں لیکن ان کے سپرے کرنے سے پیچھے ہو جاتی تھیں جن کو دیکھ کر تینوں کے سانس اٹکے جا رہے تھے اور گو کہ اس سپرے سے حیرت انگیز طور پر ان پر وار کرنے والے خون چوسنے والے درختوں کی شاخیں پیچھے تو ہٹ رہی تھیں لیکن بہر حال ان درختوں سے ٹپکتا ہوا بارش کا پانی ان پر ضرور گر رہا تھا۔ ان کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان پر پانی نہیں بلکہ کانٹے گر رہے ہوں اور تینوں خاموشی سے تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے اور ان کے چہروں پر خوف غالب تھا۔

تقریباً دس منٹ تک یہ تینوں بارش کے برستے پانی والے ان خطرناک درختوں کے سلسلے سے نکل آئے اور اس دوران ان تینوں نے دیکھ لیا تھا کہ ان کے بیگوں میں تین تین سپرے تھے اور اس دس منٹ میں ان کے تینوں سپرے ہی خرچ ہو گئے تھے اور اس کے علاوہ ان کو بارود اور دیگر جدید ایمونیشن بھی خرچ کرنا پڑا تھا ورنہ اس خطرناک ترین درختوں کے سلسلے میں گھنی شاخیں سپرے کے باوجود ان کو جکڑنے اور ان کا خون چوسنے کے لیے ان کے قریب پہنچ گئی تھیں لیکن ایمونیشن کے استعمال سے یہ ٹکڑوں میں بٹ گئی تھیں اور یہ شکر تھا کہ ان خطرناک درختوں کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا ورنہ سپرے ختم ہونے پر یہ بھیانک موت مارے جاتے اور اس کے علاوہ ان تینوں کا کافی حد تک ایمونیشن بھی خرچ ہو چکا تھا۔

''اف۔ بہت ہی عجیب طرز کے خطرناک درخت تھے جن کی شاخیں ہماری طرف جھک رہی تھیں اگر ہمارے پاس وافر سپرے نہ ہوتا تو بہت مشکل میں پڑ سکتے تھے کیونکہ ان خطرناک خون چوسنے والے درختوں سے بچنے کے لیے کتنا ایمونیشن خرچ کرتے بہت ہی

Downloaded from Paksociety.com

خطرناک جگہ تھی اور بال بال بچے ہیں''.....رابرٹ نے سکھ کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''رابرٹ۔ یہ کیسے جانداروں کے خون اور گوشت چوسنے والے مخصوص درختوں کی قسم ہے جہاں بارش بھی مسلسل ہو رہی تھی اور اس پانی سے ہمیں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کو کانٹے چبھ رہے ہوں''.....صالحہ نے حیرت اور خوف سے مگر اس ایریئے سے نکلنے کے بعد سکھ کا سانس بھرتے ہوئے پوچھا۔

''اوہ۔ ہمارے لباس اس بارش میں بھیگنے سے اس طرح سرخ ہو گئے ہیں جیسے ہم نے اسے خون سے تر کیے ہوں''.....یکلخت اس خطرناک ایریئے سے نکلنے کے بعد کیپٹن شکیل نے پوچھا تو کراسٹی بھی چونک کر اپنا اور رابرٹ اور کیپٹن شکیل کے لباس کو دیکھنے لگی جو کہ واقعی کسی خون کی طرف سرخ تھے۔

''دراصل یہ خون چوسنے والے درختوں کی مخصوص قسم بہت ہی خوفناک ہے اور شکر ہے کہ ہم واقعی اس میں سے باخیریت نکل آئے ہیں۔ دراصل یہ ایسے درخت ہیں جو اپنے اوپر فضا میں پرواز کرنے والے پرندوں کو بھی درختوں کے قریب ہونے پر کشش سے کھینچ کر ان کا خون چوس لیتے ہیں اور بھٹکے ہوئے جانوروں اور دیگر ہر جاندار چیز کو بھی اپنی طرف کھینچ کر اس کا خون چوس لیتے ہیں۔ چونکہ ان مخصوص اور انتہائی خوفناک درختوں کے سلسلے میں بارش کا پانی ان خون آشام پتوں سے کر اس ہو کر نیچے گر رہا تھا اس لیے ان پتوں کا لیس بھی پانی کے ساتھ شامل ہو رہا تھا جس کی وجہ سے ہمارے کپڑے خون کی مانند ہو چکے ہیں''.....رابرٹ نے کہا۔

اس خوفناک درختوں کے ایریئے سے گزرنا ہماری بہادری بھی تھی اور بہت بڑی بیوقوفی بھی تھی اور بہادری یہ کہ ہم سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور تاریک جنگلوں میں کافی دفعہ خون چوسنے والے درختوں کے ایریاز سے گزرے ہیں لیکن ایسے مخصوص اور خطرناک درختوں کے سلسلے کو پہلی دفعہ دیکھا ہے جہاں سے موت و حیات کی کشمکش کی جنگ لڑتے ہوئے کامیاب ہوئے ہیں اور بیوقوفی یہ کہ اگر ہمارے پاس وسیع ایمونیشن اور خاص کر ایسے طرز کے درختوں سے بچنے کے لیے ہمارے پاس تین تین ڈبے تھے وہ بھی ختم ہو گئے اور اگر ان خطرناک درختوں کا سلسلہ کچھ اور طویل ہوتا تو ہم بھیانک موت مارے جاتے مگر ہم اللہ

Downloaded from Paksociety.com

کے خاص کرم سے اس خطرناک ایریئے سے زندہ نکل آئے ہیں''.....کیپٹن شکیل نے طویل سانس لے کر سکھ سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں کیپٹن شکیل واقعی یہ گاڈ کا خصوصی کرم ہے ہم اس خطرناک جگہ سے کامیاب لوٹے ہیں''.....کراسٹی اور رابرٹ نے بھی ایک ساتھ کہا۔

''ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر کہیں ان خطرناک جنگلوں کے ایریاز میں نہ ہوں''.....کراسٹی نے چونک کر کہا۔

''کچھ کہا نہیں جا سکتا لیکن کراسٹی ایک تو ہمارے پاس جدید آلہ نہیں ہے جس سے ہم ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کر سکیں وہ عمران صاحب کے پاس ہے اور دوسری بات ہے کہ اب ہم کسی صورت میں اس خطرناک ایریئے میں نہیں جا سکتے کیونکہ ایک تو ہمارے تمام سپرے ختم ہو چکے ہیں جو گوشت خور اور خون چوسنے والے خطرناک درختوں سے بچنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور ہمارا کافی سارا ایمونیشن بھی اس خطرناک درختوں کے ایریئے میں خرچ ہو چکا ہے''.....کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''ہاں کیپٹن شکیل۔ آپ درست کہہ رہے ہیں ایک تو ہماری تعداد تین ہے اور اگر کسی دشمن پارٹی سے سامنا ہو گیا تو کم تعداد خاص کر کم ایمونیشن کی وجہ سے ہم مشکل میں پھنس سکتے ہیں اور ان خطرناک جنگلوں میں درندوں سے بھی زیادہ سامنا ہونے کی وجہ سے ہم مشکل میں پھنس سکتے ہیں کیونکہ بات وہی ہے ہم کافی ایمونیشن ان خطرناک ایریئے میں استعمال کر چکے ہیں اس لیے دعا کریں جلدی ہمارا سامنا ہمارے ساتھیوں سے ہو جائے پھر ہم سیف ہو جائیں گے''.....رابرٹ نے بھی تشویش سے کہا تو کراسٹی نے ان دونوں کی بات سن کر سر ہلا دیا۔

درختوں کا سلسلہ وہی نارمل تھا اور عام جنگلی درخت تھے جو عموماً یہ جنگل میں دیکھ رہے تھے۔ تینوں تیزی سے ان خطرناک درختوں کے سلسلے سے نکلنے کے بعد اس ایریئے سے دور ہوتے چلے گئے کیونکہ کوئی معلوم نہیں تھا کہ یہاں اور بھی اس طرز کے درخت ہوں۔ تقریباً ایک گھنٹے تک تینوں متواتر آگے بڑھتے رہے تو یہ دیکھ کر چونک گئے کیونکہ ان کو اپنے تین ساتھیوں جوانا، صفدر اور صالحہ کے ساتھ ایک اور گروپ نظر آیا جو پاکیشیا کا دشمن ملک تھا اور

Downloaded from Paksociety.com

سب کو دیکھ کر یہ تینوں حیرت زدہ ہو گئے۔

☆.....☆.....☆

فائرنگ کا سلسلہ بہت تیز تھا لیکن اچانک ان چاروں کو ایک دوسرا گروپ نظر آیا جس نے غالباً اس وائٹ سپارک پر فائرنگ شروع کر دی تھی جس کی وجہ سے وائٹ سپارک اطراف سے پھنسنے کے بعد اس اس گروپ کے بندے مرنے لگے تھے اور بعض نے پسپائی اختیار کرنا شروع کر دی تھی اور فائرنگ کا سلسلہ رک گیا تھا۔

''معلوم نہیں یہ کون سی پارٹی ہے جس نے ان وائٹ سپارک پر حملہ کیا ہے''..... میجر پرمود نے بھاگتے ہوئے وائٹ سپارک کے بندوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہے ہمارے لیے اچھا ہو گیا ہے ورنہ ہم ان کا مقابلہ تو کر لیتے لیکن ہم پھنس چکے تھے اور مشکل میں تھے اور اس نئی پارٹی کی وجہ سے ہم اس مشکل سے نکل چکے ہیں''..... تمثیلہ نے کہا۔

''میجر پرمود۔ یہ تو ہمارے اور تمہارے ساتھی ہیں''.....ڈاکٹر سائمن نے مسکراتے ہوئے کہا جو وائٹ سپارک والوں کو بھاگتے دیکھ کر ٹیلی سکوپ سے دیکھا تو اسے اپنے پاور ممبران اور دیگر میجر پرمود کے ساتھی ایک ساتھ نظر آئے۔ اسی دوران ٹیلے کے عقب سے اب باقاعدہ میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن کو اپنے اپنے ساتھی نظر آئے جو غالباً ایک ساتھ تھے اور ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''اوہ تم۔ ہم دونوں کا گروپ مل گیا ہے اور عین موقعے پر یہاں پہنچا ہے ہماری ہلپ کی ہے''..... بیرسٹر کلارہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور چاروں سکون سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''ماسٹر سیون۔ آپ یہاں ہیں شکر ہے ہم سب موقعے پر پہنچ گئے ورنہ آپ سب محفوظ نہیں تھے اور یہ ٹیلے کے عقب میں ہو کر باہر نکل کر آپ پر کاری وار کر رہے تھے''..... ہرشل نے ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کو میجر پرمود اور تمثیلہ کے ساتھ دیکھ کر کہا۔

''وائٹ شارک۔ تم سب کہاں تھے اور تمہیں ڈاکٹر سائمن کا گروپ کہاں نظر آیا''..... میجر پرمود نے اپنے ساتھیوں کو دیکھ کر کہا جو سب اس وقت ڈاکٹر سائمن کے ساتھیوں کی طرح پیدل تھے اور اونٹ معلوم نہیں کہاں تھے۔

Downloaded from Paksociety.com

''میجر۔تمہارے اور لیڈی بلیک کے اونٹ جیسے ہی شیرنی کو دیکھنے کے بعد بدک کر بہت تیزی سے بھاگ گئے تھے ہم نے شیرنی کا تو خاتمہ کر دیا تھا لیکن بعد میں تم دونوں کے اونٹ تیزی میں معلوم نہیں تمہیں کہاں سے کہاں لے گئے تھے اور ڈیزرٹ میں ہم آگے بڑھنے لگے تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر یہاں ایسی ریز پھیلی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے ہم تم سے رابطہ نہ کر سکے رات ہونے پر بھی ہم نے تم دونوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن تم دونوں تو نہ ملے لیکن گریٹ لینڈ کے یہ چاروں پاور ممبران ہمیں ریت میں اٹے ہوئے نظر آئے اور بقول ان کے یہ ڈیزرٹ میں خوفناک طوفان چلنے کی وجہ سے مشکل کا شکار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے ڈاکٹر سائمن صاحب اور مس کلارہ کو ٹریس کر رہے تھے لیکن رات ہونے پر ہم سب شدید ٹھنڈ ہونے کی وجہ سے اپنے بیگ اپنے ساتھ ہونے کی وجہ سے ان میں سے گرم چادریں نکال کر ایک دوسرے کا پہرہ لگا کر سو گئے تھے اور صبح کو ایک دفعہ پھر ہم دونوں گروپ مل کر آپ سب کو ٹریس کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ اچانک اس ٹیلے کی اوٹ میں ہمیں دو گروپوں کی فائیٹ ہونے اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دی تو ہم اس وائٹ کلر کے گروپ کو دیکھ کر حیران ہو گئے جو کسی ملک کے سیکرٹ ایجنٹ نہیں لگ رہے تھے ہم نے اپنے اونٹ ٹیلے کی پرلی اوٹ میں کھڑے کر دیئے تھے اور سب پیدل آگے بڑھے ان کا مقابلہ کیا جس کی وجہ سے ان کے کافی ساتھی مر چکے ہیں اور بعض فرار ہو چکے ہیں''.....آفتاب سعید نے میجر پرمود کو تفصیل بتائی۔

''شکر ہے کہ ہم اپنے ہی ساتھیوں بلکہ لیڈرز کا دفاع کر رہے تھے ورنہ آپ سب واقعی خطرے میں گھر چکے تھے۔دراصل انتہائی خوفناک طوفان نے ہم سب کو تنکے کی مانند اٹھا کر پٹخنا شروع کر دیا تھا۔ہم چاروں نے ایک دوسرے کو پکڑے رکھا اور جیسے تیسے آگے بڑھتے گئے اور آخر کار طوفان کی شدت کم ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ آپ دونوں غائب ہیں ہم پریشان تھے اور آپ دونوں کو تلاش کرنے لگے تھے کہ ہمیں میجر پرمود صاحب کے یہ ساتھی نظر آئے اور ہم ایک دوسرے کو پہنچان کر مقابلہ کرنے کے بجائے ایک دوسرے کا ساتھ دیا اور باقی سب کچھ آپ کو وائٹ شارک بتا چکے ہیں''.....مادام کوشیلا نے ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کی طرف دیکھ کر اپنے بارے میں بتایا۔

Downloaded from Paksociety.com

''لیکن یہ وائٹ سپارک کون سا گروپ ہے جس کا ہم نے پہلے کبھی نام نہیں سنا اور انہوں نے ہم پر اچانک اٹیک کیا تھا''.....تمثیلہ نے حیرت سے کہا۔

''اچھا تو یہ کوئی وائٹ سپارک گروپ تھا اور واقعی ماسٹر سیون ہم نے بھی اس گروپ کا آج تک نام نہیں سنا''.....کمشنر الف نے حیرت سے کہا۔

''خیر اب ہم سب مل چکے ہیں بلکہ دو گروپ ایسے ملے ہیں جن کے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹر پر خوفناک سائنسی حملہ کر کے اس کو بلاکیج کیا گیا ہے''.....کیپٹن نوازش نے کہا۔

''ہاں یہ اتفاق ہے کہ ہم دونوں کے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹرز پر حملہ کیا گیا ہے کہیں یہ کام اسی وائٹ سپارک گروپ کا تو نہیں ہے''.....کیپٹن مائیکل نے تمثیلہ کی طرف اپنی عادت کے مطابق نشیلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''شکر ہے یہاں ہمارا مزاحیہ اور عاشق مزاج ساتھی لاٹوش نہیں ہے ورنہ وہ سب مشکلات کو بالائے طاق رکھ کر بیرسٹر کلارہ اور مادام کوشیلا پر ڈورے ڈالنا شروع کر دیتا''.....کیپٹن توفیق نے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ابھی تو ہم بابا رستم کو نہیں لائے ورنہ وہ بھی مس تمثیلہ پر ڈورے ڈالنا شروع کر دیتا''.....مادام کوشیلا نے کہا تو سب ٹونی کا نام سن کر ہنس پڑے۔

''خیر اب کام کی باتیں ہو جائیں ہم یہاں ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے آئے ہیں لیکن ابھی تک اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوا اور ہمارے جدید سائنسی آلات ابھی تک خاموش ہیں الٹا ہم دونوں گروپ یہاں مشکلات کا شکار ہو کر اپنے اپنے ساتھیوں سے بھٹک گئے تھے اور اب ہمیں پھر سے ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کی کوشش شروع کر دینی چاہیے لیکن ابھی تک اس وائٹ سپارک گروپ کی گتھی سمجھ میں نہیں آئی کیونکہ آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک نئی تنظیم ابھرے اور اچانک ہی اتنی پاور فل ہو جائے کہ دو ممالک کے پاور فل سیکٹرز کو ڈیمیج کر دیں اور اس تنظیم کا نام تک کسی نے نہ سنا ہو''.....ڈاکٹر سائمن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں ڈاکٹر۔ میں نے بھی اس تنظیم کا نام نہیں سنا اور انہوں نے ہم سے فائیٹ کے دوران خود ہی وائٹ سپارک کا نام لیا ہے جیسے ہمیں اپنا ٹارگٹ بنانے سے پہلے اپنی تنظیم کا

Downloaded from Paksociety.com

نام سنانا چاہتے ہوں۔ وائٹ سپارک آخر کہاں سے ٹپک پڑی ہے اور یہاں گریٹ صحارا میں ان کا کیا مقصد ہے کیا ہمارا خاتمہ کرنا یا پھر ہاٹ ڈائمنڈ تک ہمیں نہ پہنچنے کا ہمارا راستہ روکنا''.....میجر پرمود نے بھی حیرت سے کہا۔

''جو بھی ہے اب ہم دونوں گروپ یکجا ہو چکے ہیں اور میرے اندازے کے مطابق ہم سنبلاک کے ایریئے سے بھی زیادہ دور نہیں ہیں اگر ہمیں بھی اونٹ مل جاتے ہیں تو ان پر سفر کر کے ہم پانچ چھ گھنٹوں تک سنبلاک پہنچ سکتے ہیں جہاں بقول آپ کی پاور ممبر مادام کوشیلا کے مطابق ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر وہاں ہو سکتے ہیں''.....کیپٹن طارق نے کہا تو ڈاکٹر سائمن اور اس کے ساتھی اسے چونک کر دیکھنے لگے۔

''میجر پرمود۔ کیا یہ تمہارا فارن ایجنٹ ہے''.....ڈاکٹر سائمن نے پوچھا۔

''ہاں ڈاکٹر۔ یہ میرا فارن اور ایک لحاظ سے مقامی ایجنٹ ہے اور ڈیزرٹ کے بارے میں اچھی جان کاری رکھتا ہے''.....میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر سیون۔ میرے خیال میں وائٹ سپارک کے یہ ایجنٹ پیدل تو کسی صورت میں اتنے خوفناک اور طویل صحرا میں نہیں آئے ہوں گے اور ان کے مردہ ساتھیوں کے اونٹ یہاں قریب ہی کہیں ہوں گے جن پر ہم سفر کر سکتے ہیں''.....ہرشل نے کہا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''ویری گڈ پاور سکس۔ میرے خیال میں بھی ایسا ہی ہوگا چلو اب آگے بڑھتے ہیں اور سفر کو جاری رکھتے ہیں کیونکہ ہم دونوں ہی گروپ اپنے اپنے ملک کے اہم سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ہمارے ملکوں میں پھر سے کوئی خطرناک سازش شروع کرنے کا پروگرام ہو اس لیے تو اس وائٹ سپارک گروپ کو ہمارا راستہ روکنے کے لیے بھیجا گیا ہے ہمیں ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کر کے مساوی تقسیم کر کے اپنے اپنے ملک پہنچ جانا چاہیے ورنہ کیونکہ وہاں خطرات بڑھنے کا خدشہ ہے''.....تمثیلہ نے کہا اور پھر سب ایک بار آگے بڑھے اور دو گروپ ہونے کی وجہ سے کافی پر اعتماد تھے واقعی آگے بڑھنے پر ان کو چند اونٹ صحرا میں نظر آئے جو غالباً وائٹ سپارک کے مردہ ساتھیوں کے ہی تھے اور اونٹ اتنے تھے کہ سب ہی ایک ایک اونٹ پر بیٹھ سکتے تھے یہ بھی شکر تھا کہ اونٹ ابھی کہیں گئے نہیں تھے

Downloaded from Paksociety.com

ورنہ اتنے خوفناک صحرا میں پیدل سفر جاری رکھنا بے حد مشکل تھا اور ان کا سفر پھر سے جاری تھا۔ ایک دفعہ پھر سورج آگ اگل رہا تھا مگر ڈھاٹوں کی وجہ سے ان کو اتنی مشکل پیش نہیں آ رہی تھی ڈاکٹر سائمن نے خود اور ان کے ساتھیوں نے ہاٹ پاور لباس پہن لیے تھے جسے سرد جہنم والی مہم میں سائبیریا کے برفانی علاقوں میں پہن چکے تھے۔

اور ایک ایک ایکسٹرا ہاٹ پاور لباس بھی ان کے پاس تھا جو انہوں نے میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کو دے دیا تھا اس کی وجہ سے آگ برساتی اور جھلسا دینے والی گرمی سے کافی حد تک بچے ہوئے تھے ان کو مسلسل سفر کرتے ہوئے پانچ گھنٹے گزر گئے تھے ان کو اب صحرا میں ریت کے ٹیلوں کا رنگ قدرے الگ نظر آیا تو یہ سب حیران ہو گئے۔

''ہم سنبلاک کے ایریئے میں داخل ہو چکے ہیں۔ یہ ایریا گریٹ صحارا کا بہت ہی خوفناک ایریا ہے اور یہاں دیگر ایریاز کی نسبت کافی حد تک بہت خوفناک طوفان چلتے رہتے ہیں یہاں سب سے خطرناک بات یہ کہ یہاں سیاہ تیلے بھی گردش کرتے ہیں جو صحرائے سنبلاک میں سفر کرنے والے گروہ کا خون چوس لیتے ہیں''.....کیپٹن طارق نے۔

انہوں نے چار خیمے نصب کر لیے اور کھانے پینے سے فارغ ہو کر اب یہاں آرام کرنے کے لیے دونوں گروپ علیحدہ ہو کر دو دو خیموں میں برجمان ہو گئے۔

''کیپٹن طارق۔ ہم یہاں تمہارے بتائے گئے اندازے پر پہنچ تو چکے ہیں لیکن یہ سیاہ تیلے کیا چیز ہیں''.....آفتاب سعید نے پوچھا۔

''وائٹ شارک۔ آپ سیاہ تیلوں کے بارے میں نہیں جانتے حیرت ہے خیر سیاہ تیلے بہت ہی خوفناک زہریلی مکھیاں ہوتی ہیں جو ہر جاندار کا خون چوستی ہیں لیکن قدرت کا عجیب اتفاق یہ کہ اونٹوں کو کچھ نہیں کہتی جو صحرا کا بادشاہ کہلاتا ہے لیکن باقی ہر جاندار چیز کا خون چوستی ہیں شاید اونٹ کا خون ان کو موافق نہیں آتا لیکن اگر سیاہ تیلے یہاں آ گئے تو ہم ان سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے''.....کیپٹن طارق نے آفتاب سعید کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

سب کھانے کے بعد مسلسل سفر کی وجہ سے آرام کرنے لگے۔ سورج اب بھی آگ برسا رہا تھا اور ریت بہت زیادہ تپ چکی تھی لیکن خیمے میں نیچے موٹا اور صحرا میں استعمال کیا جانے والے سپیشل قالین انہوں نے نیچے بچھا رکھے تھے اس لیے قدرے سکون میں تھے۔

Downloaded from Paksociety.com

اچانک صحرا میں خیمے سے باہر کیپٹن طارق کی نظر پڑی تو یکلخت اس کی آنکھوں میں زمانے بھر کا خوف اتر آیا۔

☆.....☆.....☆

''مسٹر صفدر اس دھانے میں تو بے حد تاریکی ہے اگر ہمارے پاس تیز رفتار ٹارچیں نہ ہوتی تو ہم اس خوفناک تاریکی کھوہ سے کبھی باہر نہ نکل سکتے''.....جوانا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا جہاں صفدر اور صالحہ اس کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔عمران کے حکم کے مطابق رابرٹ، کراسٹی اور کیپٹن شکیل کی طرح صفدر، صالحہ اور جوانا بھی غار کے دوسرے دھانے میں داخل ہو کر آگے بڑھ رہے تھے لیکن ابھی تک ان کو یہاں بلیک سپر یورنیم کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہ آیا جو انہوں نے وحشی قبائل کو اپنے گلے میں ہار کی صورت میں پہنے ہوئے دیکھا تھا۔

''معلوم نہیں ہوسکتا ہے بلیک سپر یورنیم دوسرے یا تیسرے دھانے میں ہو جہاں سے ہمارے دو گروپ الگ الگ راستوں سے داخل ہوئے ہیں''.....صفدر نے کہا۔یہ تینوں مسلسل تیز رفتار ٹارچوں میں آگے بڑھے جا رہے تھے اور حیرت انگیز طور پر دھانہ اتنا اونچا تھا کہ جوانا جیسا دیو قامت بھی آرام سے چل رہا تھا اور دھانے کی چھت اس کے سر سے تھوڑا اوپر تھی۔

''مسلسل چلنے کے باوجود ہمیں سانس لینے میں دشواری پیش نہیں آ رہی اس کا مطلب ہے آگے سے بھی دھانے کو باہر کا راستہ ضرور نکلتا ہے لیکن ہم اس وجہ سے بہت مشکل صورت حال میں ہیں''.....صالحہ نے تشویش سے کہا۔

''کیا مطلب مس صالحہ۔تم کیا کہنا چاہتی ہو''.....جوانا نے حیرت سے کہا۔

''جوانا۔ہم بہت خطرناک جنگل کے ایک پتھریلے دھانے میں ہیں جو حیرت انگیز طور پر جنگل کے اندر زیر زمین راستہ ہے اور آگے کو کھوکھلا ہوگا اور اس لحاظ سے آگے درندوں کی آماجگاہ بھی ہوسکتی ہے''.....صالحہ نے کہا تو صفدر اور جوانا چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''یہ تو ممکن ہوسکتا ہے لیکن فی الحال تو ہمیں کسی درندوں کی آوازیں سنائی نہیں دے رہیں۔بہر حال ہمیں بہت احتیاط سے آگے بڑھنا چاہیے''.....صفدر نے کہا۔

''مسٹر صفدر۔ہمیں ماسٹر نے تاریک جنگلوں میں سفر کرنے کا طریقہ بتا دیا ہے اور ہمیں

Downloaded from Paksociety.com

ایسے انجکشن بھی لگا دیئے ہیں جو جنگل میں بعض جگہ زہریلی آب وہوا کے اثرات ہونے کی وجہ سے بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ گو کہ ہمارے ساتھ جوزف اور رابرٹ شامل نہیں ہیں لیکن مجھے یقین ہے تم اور صالحہ مجھ سے بہتر طور پر جنگل کی نفسیات کو جانتے ہو گے''..... جوانا نے لاپروائی سے کہا۔

''میرے خیال میں یہاں بلیک سپر یورنیم نہیں ہے۔ ہم تینوں خالی دھانے میں داخل ہوئے ہیں''..... صالحہ نے مایوسی سے کہا۔

''خیر ہمارا اصل ٹارگٹ تو ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنا ہے''..... صفدر نے کہا اور تینوں ایک موڑ گھومے جو اوپر کی طرف جا رہا تھا اور ان کو کافی دور روشنی نظر آئی تو وہ تینوں تیزی مگر ہوشیاری سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ اب ان کو درخت نظر آئے کیونکہ دھانہ وہاں سے باہر کو نکل رہا تھا۔ تینوں آگے بڑھے تو اچانک پانچ چھ لگڑ بھگڑ غراتے ہوئے باہر نکلے تو ان تینوں نے فوراً ان پر مشین گنیں تان لیں۔ لگڑ بھگوں نے ان تینوں کو دیکھا لیکن بس غراتے ہی رہ گئے اور ان کی طرف پیش قدمی نہ کی۔

''تم دونوں نے فائرنگ نہیں کرنی۔ یہ لگڑ بھگے ہیں جو امید ہے ہمیں نقصان نہیں پہنچائیں گے کیونکہ عموماً یہ انسانوں کو کچھ نہیں کہتے لیکن اگر ہم نے ان پر فائرنگ کی تو یہ ہم پر حملہ کر سکتے ہیں''..... صفدر نے تیز لہجے میں کہا تو صالحہ اور جوانا کے ہاتھ رک گئے۔

پھر وہ تینوں محتاط انداز میں ان غراتے ہوئے بھیڑیوں کے قریب سے گزر گئے۔ مشین گنوں کو اپنے ہاتھوں میں رکھا ہوا تھا تاکہ خطرے کی صورت میں فائرنگ کر سکیں کیونکہ بھوکے ہونے کی صورت میں ہو سکتا ہے یہ ان پر حملہ کر بھی دیں لیکن خوش قسمتی سے وہ تینوں ان کے قریب سے ہوتے ہوئے دھانے سے باہر آ گئے۔

''لگڑ بھگر ایسا طاقتور دانتوں والا درندہ ہے کہ چیتے اور تیندوے اس سے ڈرتے ہیں اور شیرنیاں بھی ان سے خائف رہتی ہیں''..... صفدر نے کہا۔

''لیکن شکر ہے کہ ہمارا واسطہ بھیڑیوں سے نہیں ہوا۔ وہ پیٹ بھرا ہوا ہونے کے باوجود انسانوں کا خاتمہ ضرور کرتے ہیں اور انسانوں کے بدترین دشمن ہوتے ہیں۔ یہ گروہ کی صورت میں رہتے ہیں اور صرف تین افراد ہونے کی وجہ سے ایمونیشن کے باوجود مشکل کا

Downloaded from Paksociety.com

شکار ہو سکتے تھے''.....صالحہ نے اس دھانے سے کامیابی سے نکلنے کے بعد سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

دھانہ گھنی شاخوں کے اندر چھپا ہوا تھا اور غور کرنے سے اسے دیکھا جا سکتا تھا اس لیے تو درندوں نے اسے اپنا مسکن بنایا ہوا تھا۔ اگر لگڑ بھگوں کے بجائے چیتے، تیندوے، شیر، ٹائیگر اور خاص کر بھیڑیوں کے بھٹ یہاں ہوتے تو وہ پھنس سکتے تھے۔

ان کو وہاں کوئی اور ایسا راستہ نظر نہ آیا جس سے ظاہر ہو سکے کہ دھانے کا دوسرا یا تیسرا راست وہاں سے نکلتا ہو جس سے ان کے ساتھی اندر گئے تھے اور نہ ہی اپنے ساتھی ان کو نظر آئے۔ وہ تینوں آگے بڑھنے لگے تو یہ دیکھ کر ان کے منہ سے طویل سانس نکل گئے۔

''اوہ۔ یہاں تو تین اطراف گہری ندی ہے''.....جوانا نے ہونٹ بھینچ کر طویل سانس لے کر کہا۔

''دھانے کا عجیب راستہ تھا جو ہمیں یہاں پھنسا گیا ہے پھر یہ لگڑ بھگے کس طرح یہاں بسیرا کیے ہوئے ہیں''.....صالحہ نے ہونٹ سکیڑ کر کہا۔

''ہو سکتا ہے اس دھانے سے غاریں بنیں ہوئی ہوں اور کوئی اور راستہ ہو جو اندر سے جاتا ہو اور یہاں لگڑ بھگے آتے جاتے ہوں''.....صفدر نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''لیکن ایسا ہے تو ہمیں پھر دھانے میں جا کر کوئی اور راستہ تلاش نہیں کرنا چاہیے ہو سکتا ہے آگے جا کر بھٹک جائیں اور کسی خونخوار درندوں سے سامنا ہو جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دیگر راستے آگے سے تنگ بھی ہوں''.....صالحہ نے کہا۔

''پھر بس یہی حل ہے کہ ندی کو پار کیا جائے''.....جوانا نے کہا۔

''یاد آیا ہم نے سلور سٹون لباس پہن رکھا ہے جس سے اگر مگرمچھوں سے سامنا ہو بھی جائے تو ان سے مڈبھیڑ ہونے کی صورت میں ان کا شکار آسانی سے نہیں بن سکتے اور ہمارے پاس واٹر پروف گنیں بھی ہیں جس سے ہم مگرمچھوں سے مقابلے کی صورت میں ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں''.....صفدر نے کہا تو صالحہ اور جوانا نے اثبات میں سر دیئے۔

ان تینوں نے اپنے بیگوں سے واٹر پروف گنیں نکالیں اور ایک ساتھ ندی میں چھلانگ لگا دی جو واقعی کافی گہری تھی اور اس کا بہاؤ بھی کافی تیز تھا لیکن یہ تینوں بہت ہی کامیاب

Downloaded from Paksociety.com

تیراک تھے اور تیرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے تو ان کو ندی میں پانچ افراد نظر آئے جو ندی میں تیرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

''اوہ۔ یہ تو کافرستانی ایجنٹ اور کرنل فریدی کے ساتھی ہیں اس کا مطلب ہے کہ کرنل صاحب کا گروپ بھی یہاں بھٹک رہا ہے''.....صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''لیکن ان میں کرنل صاحب نظر نہیں آ رہے بس ان کے ممبران ہیں''.....صالحہ نے کہا کیونکہ انہوں نے اپنے منہ پانی سے باہر کیے ہوئے تھے اس لیے ان پانچوں افراد کو دیکھ لیا تھا جو کہ کیپٹن حمید، انور، رشیدہ، انسپکٹر ریکھا اور ہریش تھے انہوں نے بھی غالباً ان تینوں کو دیکھ لیا تھا اور یہ دونوں گروپ ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔

''اوہ۔ آپ لوگ مگر آپ کے بقیہ ساتھی کہاں ہیں کیونکہ ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے آپ تین تو ان جنگلوں میں نہیں آ سکتے خاص کر عمران کے بغیر''.....کیپٹن حمید ان تینوں کو دیکھ کر چونک گیا اور حیرت سے پوچھا۔

''آپ لوگ بھی تو اپنے لیڈر کرنل فریدی صاحب کے بغیر ہیں اور طارق صاحب بھی آپ لوگوں میں نظر نہیں آ رہے آپ طارق صاحب یا کرنل صاحب کے بغیر تو ان جنگلوں میں نہیں آ سکتے''.....جوانا نے حیرت سے پوچھا۔ مگر اس سے پہلے کہ یہ جوانا کی بات کا جواب دیتے ان کے اوسان خطا ہو گئے کیونکہ اچانک ندی میں پانچ چھ قد آور مگرمچھ ان کو دوسری طرف خشکی سے پانی میں کودتے نظر آئے جو اپنے شکار کو دیکھ چکے تھے اور خشکی سے نکل کر چھپاکوں سے پانی میں کود چکے تھے۔

''اوہ۔ ہم سب بہت مشکل میں پھنسنے والے ہیں''.....کیپٹن حمید نے تیز لہجے میں کہا تو یہ تینوں بھی ان پانچوں کے ساتھ ہی ہو گئے اور پریشانی سے پانی میں دیکھنے لگے جہاں سے مگرمچھ ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''آپ لوگوں کے پاس واٹر پروف ایرگنیں ہیں''.....صفدر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''ہاں ہمارے پاس ہیں جو ہم نے کندھوں پر لٹکا رکھے ہیں''..... انسپکٹر ریکھا نے تیز لہجے میں کہا لیکن اسی دوران ہی انسپکٹر ریکھا کے منہ سے زوردار چیخ بلند ہوئی اور صالحہ کے منہ سے بھی بھیانک چیخ نکلی صالحہ نے تیزی سے صفدر کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور انسپکٹر ریکھا نے

Downloaded from Paksociety.com

ہریش کے ہاتھ کو تھام لیا جوان کے قریب ہی تھے۔

''مگرمچھوں نے ہمارے پاؤں کو پکڑ لیا ہے اور نیچے کی طرف کھینچنے کے لیے زور لگا رہے ہیں''.....انسپکٹر ریکھا اور صالحہ نے خوف سے کہا مگر پھر بھی اپنے اعصاب کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے اپنے کندھوں سے واٹر پروف گنیں اتار لیں مگر ایسا کرنے سے ان کے ہاتھ صفدر اور ہریش کے ہاتھوں سے نکل گئے اور دونوں پانی میں ڈوبتی چلی گئیں۔ یہ دیکھ کر صفدر اور جوانا تیزی سے پانی میں ڈبکی لگا گئے۔ انور اور ہریش نے بھی تیزی سے گہرے پانی میں ڈبکی لگا دی لیکن اپنی گنوں کو ہاتھوں میں لے لیا تھا جو واٹر پروف ہونے کی وجہ سے ان کا بارود اور ایمونیشن ناکارہ نہیں ہوسکتا تھا اور ان کو پانی میں کامیابی سے استعمال کر سکتے تھے۔

انہوں نے دیکھا کہ دو قوی ہیکل مگرمچھ پانی میں کرالنگ کر رہے ہیں صالحہ اور انسپکٹر ریکھا بھی ان طاقتور مگرمچھوں کے غوطے پر غوطہ اور کرالنگ سے گھوم رہی تھیں مگر پھر بھی عمران اور کرنل فریدی جیسے دنیا کے عظیم سیکرٹ ایجنٹ کی ٹرینڈ لڑکیوں صالحہ اور انسپکٹر ریکھا نے اپنی غیر ہونے والی حالت کے باوجود گنوں کو اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑا تھا جو کہ واقعی ان کی بے پناہ قوت ارادی کا سبب تھا ان دونوں کو یہ بھی معلوم تھا کہ ان کے ساتھی ان کے قریب ہی ہیں اور ان کی مدد ضرور کریں گے۔ جوانا اور کیپٹن حمید نے واٹر پروف پاور فل ٹارچیں روشن کر دیں تھیں اور نیچے کود چکے تھے جہاں ان کے ساتھی بہت ہی مشکل اور یقینی موت کا شکار ہونے والے تھے۔

اچانک صفدر نے صالحہ والے مگرمچھ پر نشانہ لگاتے ہوئے فائر کر دیا اور ہریش نے بھی انسپکٹر ریکھا کے خطرے کے پیشِ نظر ایسا کر دیا تھا گو کہ اس سے گہرے پانی میں گھومتے ہوئے صالحہ اور انسپکٹر ریکھا کو بھی بلٹ چاٹ سکتی تھیں لیکن یہ خطرہ مول لینا لازمی تھا کیونکہ یہاں اور مگرمچھ آ رہے تھے ان مگرمچھوں کے لٹو کی طرح گھومنے سے صالحہ اور انسپکٹر ریکھا کی حالت غیر ہو چکی تھی اور اب یہ دونوں مگرمچھوں کا شکار ہونے سے ہرگز نہیں بچ سکتی تھیں لیکن مگرمچھوں پر فائرنگ کرنے سے خوش قسمتی سے الٹا ہونے پر گولیاں ان کے نرم پیٹ میں بھی گھس گئی تھیں جس سے چنگھاڑتے ہوئے مگرمچھوں نے اپنے شکاروں کو چھوڑ دیا تھا۔ یہ

Downloaded from Paksociety.com

صالحہ اور انسپکٹر ریکھا کی ہمت تھی کہ انہوں نے اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے اپنے ناک اور منہ کو بند کر رکھا تھا تا کہ پانی اندر داخل نہ ہو اور جیسے ہی مگرمچھوں کے غوطے بند ہوئے دونوں مگرمچھوں نے ان کے پاؤں کو چھوڑا اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف آ گئیں۔ اس دوران یہاں چاروں اطراف سے مگرمچھ ان تک پہنچ چکے تھے تا کہ ان کو اپنا شکار بنا سکیں۔ دراصل مگرمچھوں میں ایک خاص عادت ہوتی ہے کہ جب وہ اپنے زندہ شکار کو دبوچ لیتے ہیں اور خاص کر کسی طاقتور شکار کو دبوچ لیتے ہیں تو اسے گہرے پانی کے اندر جا کر غوطے دیتے ہیں تا کہ اسے بے بس کر کے اس کی طاقت ختم کر سکے پھر اس کا شکار کرتا ہے اور اپنا پیٹ بھرتا ہے یہاں تک کہ اگر شیر بھی ان کے بھاڑ جیسے منہ کے شکنجے میں آ جائے تو اسے بھی گہرے پانیوں میں گھماتے رہتے ہیں جس سے درندے کی طاقت پانی میں ہونے کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے اور پھر اسے شکار کرتے ہیں ہاں اگر شیر کا مقابلہ خشکی پر مگرمچھ سے ہو تو پھر شیر بھاری پڑتا ہے لیکن پانی کے اندر ہونے پر مگرمچھ حاوی ہوتا ہے۔

مگر یہ تو صالحہ اور انسپکٹر ریکھا تو پھر بھی لڑکیاں تھیں لیکن عمران اور کرنل فریدی جیسے دنیا کے سخت جان سیکرٹ ایجنٹ ہونے کی وجہ سے ان دونوں نے مگرمچھ کا شکار ہونے کے باوجود اس کے غوطوں اور کرالنگ کے انداز میں گھمانے کے باوجود اپنے آپ کو مضبوط رکھا تھا کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ ان کے ساتھی ان کو آسانی سے مگرمچھوں کا شکار نہیں ہونے دیں گے اور ہوا بھی ایسا ہی تھا لیکن اب یہ افراد تین پاکیشیائی اور پانچ کافرستانی یعنی آٹھوں ہی چاروں اطراف سے مگرمچھوں کے گھیرے میں گھر چکے تھے اور بھیانک ترین موت ان کے سر پر مسلط ہو چکی تھی۔

صفدر اور کیپٹن حمید نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پانی کی گہرائی میں ہونے کی وجہ سے بات تو نہیں کر سکتے تھے مگر واٹر پروف تیز ٹارچوں کی روشنی میں دونوں نے اپنے اپنے ساتھیوں کو فائرنگ کرنے کا کہا تو آٹھوں افراد دو دو کی جوڑی میں ہو کر چاروں اطراف ہو گئے جوانا اور انور دائیں اطراف ہو گئے، رشیدہ اور صالحہ بائیں طرف ہو گئے، کیپٹن حمید اور صفدر شمالی سمت اور انسپکٹر ریکھا اور ہریش جنوبی سمت ہو گئے اور پھر ایک ساتھ ہی ان کی گنوں سے فائرنگ ہونے لگی چونکہ یہ خصوصی گنیں تھیں جو پانی کے اندر بھی ناکارہ نہیں ہوتی

Downloaded from Paksociety.com

تھیں اس لیے ان سے نکلنے والے فائرنگوں سے پانی کا رنگ سرخ ہونے لگا گو کہ مگرمچھوں کا اوپری حصہ جتنا سخت ہوتا ہے ان کا نچلا حصہ اتنا ہی سخت ہوتا ہے لیکن اکثر گولیاں ان کے اوپری حصوں پر ہی پڑی تھیں جس سے مگرمچھوں کو نقصان نہیں پہنچ رہا تھا کیونکہ پانی کے اندر ہونے کی وجہ سے پانی کا دباؤ تھا اس لیے گولیاں پاور سے مگرمچھوں کو تو نہ لگیں مگر ان کی خوش قسمتی تھی کہ مگرمچھوں نے ان کو اپنا شکار بنانے کے لیے اپنے بھاڑ جیسے منہ کھول رکھے تھے تاکہ ان کو پکڑ کر اپنے آری نما دانتوں سے چیر پھاڑ سکیں اور بلینک انداز میں برسائی گئی گولیاں ان کے منہ میں گھستی چلی گئیں تو اس سے مگرمچھ تڑپ کر دور ہونے لگے اور مرنے لگے تھے۔

گو کہ ان کی فائرنگ سے پانی کا رنگ مگرمچھوں کے خون کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا لیکن یہ سب اوپر کی طرف ابھرے تاکہ سانس بھی لے سکیں اور جتنا جلدی ہو سکے اس مگرمچھوں سے پر گہرے پانیوں سے نکل کر خشک پر پہنچ جائیں ورنہ واٹر پروف ایمونیشن کے باوجود بھی یہ خطرے سے باہر نہیں نکلے تھے اور کیونکہ مگرمچھ اپنے ہی مردہ ساتھیوں پر پل پڑے تھے اور زیادہ تعداد بڑھنے سے یہ مشکل کا شکار ہو جاتے۔

''چلو جلدی کنارے کی طرف بڑھوں۔لیکن ایک ساتھ ہی پانی میں نیچے فائرنگ کرتے رہنا ہے کہیں کوئی مگرمچھ نیچے سے ہماری ٹانگوں کو ہی نہ کھینچ لیں''.....جوانا نے تیز لہجے میں سب کو کہا۔

ہاں مسٹر جوانا۔آپ درست کہہ رہے ہیں اور شکر ہے آپ لوگوں کے آنے سے ہماری تعداد بڑھ گئی ہے ورنہ تو ہم بہت ہی بھیانک اور گہری ندی کے پاٹ میں گرے ہیں''..... ہریش نے بھی تیز لہجے میں کہا اور اب سب ایک ساتھ مگر تیزی سے کنارے کی طرف بڑھے اور سب نے گنوں کے منہ نیچے کی طرف کر کے فائرنگ کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔خوش قسمتی سے کنارے تک پہنچ کر تیزی سے خشکی پر آ گئے اور لمبے لمبے سانس لینے لگے۔

''شکر ہے میں نے ہارڈ بلاسٹر کا لباس پہن رکھا تھا ورنہ جس طرح مگرمچھ نے میری ٹانگوں کو پکڑا تھا اور گہرے پانی کے اندر جا کر غوطے دیئے تھے اگر ہارڈ بلاسٹر کا لباس نہ ہوتا تو غوطوں سے پہلے ہی اس کے آری نما دانتوں سے میری ٹانگیں چر چکی ہوتیں مگر صالحہ تم

Downloaded from Paksociety.com

کیسے بچ گئی۔اس خوفناک اور بھیانک موت سے نکلنے کے بعد انسپکٹر ریکھا نے اب قدرے سکون کا سانس لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے صالحہ سے پوچھا۔

''ہم نے سلور سٹون لباس پہن رکھا ہے جو ہم نے ڈارک ایڈونچر والی مہم میں استعمال کیا تھا تم سب بھی اس مہم میں ہمارے ساتھ شریک تھے اس لیے عمران صاحب اور ہمارے عظیم سائنس دان سر دوار کے بنائے گئے اس خصوصی لباس کی اہمیت سے واقف ہی ہو''.....صالحہ کی بجائے صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب اس جگہ سے دور ہوتے چلے گئے کیونکہ یہاں گھنے ایریئے میں مگرمچھ چھپے ہو سکتے تھے جو ان کو اپنا شکار بنا سکتے تھے لیکن بہرحال اب خشکی پر ہونے کی وجہ سے اتنا خطرہ تو نہیں تھا لیکن یہاں زیادہ ٹھہراؤ کرنا خطرناک ہی تھا۔

''اور سناؤ جوانا۔کیا حال ہیں تم لوگ اس خطرناک ندی میں کیسے پھنسے''.....کچھ دیر آگے بڑھنے کے بعد انور نے مسکراتے ہوئے پوچھا کیونکہ عمران اور کرنل فریدی کے ساتھیوں میں رابرٹ اور کیپٹن حمید ایک دوسرے کے گہرے دوست تھے اور جوانا کی انور سے گہری دوستی تھی جو قد کاٹھ میں اس کی طرح دراز قد تھا اس کے علاوہ جولیا کی روزا سے اچھی دوستی تھی۔

جوانا نے اپنے اور اپنے دونوں ساتھیوں کے بارے میں ان کو بتا دیا کہ کس طرح بلیک سپر یورنیم کوٹریس کر رہے تھے۔وہ تو نہ ملا مگر وہ اس جگہ آ نکلے اور ندی پار کیے بغیر وہ آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔

''تم لوگ یہاں اپنے لیڈر کے بغیر کیسے بھٹک رہے ہو''.....صفدر نے ہریش کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ہم سب کرنل صاحب کے ساتھ بھینسوں کی بھگدڑ مچنے کے بعد جھاڑیوں میں گھس گئے تھے کیونکہ وہ ہمیں بھی روند سکتے تھے لیکن جیسے ہی ہم جھاڑیوں میں داخل ہوئے تو جھاڑیوں کا سلسلہ کافی طویل نکلا اور ہم مسلسل بھاگنے لگے کیونکہ کچھ بھینسے بھگدڑ کے بعد جھاڑیوں کا رخ کر چکے تھے اور ہم جیسے ہی جھاڑیوں سے نکلے اچانک ہم گہرے پانی میں ڈوب گئے تو ہم نے خیال کیا کہ پانی کو پار کر کے ہی اگلی طرف سے باہر نکلا جائے اور جیسے

Downloaded from Paksociety.com

جیسے ہم آگے بڑھے پانی گہرا ہوتا چلا گیا اور ہمیں کنارہ نظر آیا تو ہم آگے بڑھے تھے کہ اچانک آپ لوگوں سے ٹکراؤ ہو گیا اور باقی سب کچھ آپ کے سامنے ہے''..... ہریش نے اپنے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن حیرت ہے ہمارے باس کرنل صاحب اور روزا بہت صلاحیتوں والے ہیں اور دونوں ہی جھاڑیوں میں پھنس چکے ہیں کہیں وہ مشکل کا شکار تو نہیں ہو گئے''..... رشیدہ نے تشویش سے کہا۔

''نہیں رشیدہ۔ اگر ہم جھاڑیوں سے نکل چکے ہیں تو کرنل صاحب اور روزا بھی نکل جاتے لیکن پھر بھی سمجھ سے بالاتر ہے کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں ہیں''..... انور نے کہا۔

''اوہ تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کے باس کرنل صاحب کسی مشکل کا شکار ہو چکے ہیں''..... صالحہ نے کہا۔

''نہیں میرے خیال میں کرنل صاحب اور روزا راستہ بدل چکے ہوں گے اور ہو سکتا ہے ہمیں جنگل میں کہیں مل جائیں کیونکہ آپ کے لیڈر عمران صاحب اور مس جولیا بھی آپ کے ساتھ نہیں ہیں اور بقول آپ کے رابرٹ، کراسٹی اور کیپٹن شکیل بھی آپ کے ہمراہ تھے وہ بھی دھانے میں کسی اور سمت سے نکلیں گے''..... ہریش نے یقین بھرے لہجے میں کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر سے مل کر آگے بڑھنے لگے تاکہ اپنے ساتھیوں کو ٹریس کر سکیں تو ان کی نظر رابرٹ، کراسٹی اور کیپٹن شکیل پر پڑی تو سب چونک گئے۔ ٹیلی سکوپ کی وجہ سے وہ انہیں نظر آ گئے تھے۔

دراصل رابرٹ، صالحہ اور کیپٹن شکیل نے بھی اپنے ساتھیوں کو دیکھ لیا مگر وہ کافرستانی ایجنٹس کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ دیکھ کر چونک گئے تھے۔

''واہ آج تو کافرستان کی دو دو پریاں جنگل میں گھوم رہی ہیں''..... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے رشیدہ اور انسپکٹر ریکھا کی طرف دیکھ کر کہا۔

''کنگ ماسٹر۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے ساتھی کیپٹن حمید کی طرح تمہیں بھی ہر حسین لڑکی پری ہی لگتی ہے''..... رشیدہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ انسپکٹر ریکھا اور رشیدہ نے خوشدلی سے رابرٹ سے ہاتھ ملایا اور کراسٹی سے گلے ملیں۔

Downloaded from Paksociety.com

کیپٹن شکیل نے ان کو بتا دیا کہ وہ یہاں تک کیسے پہنچے ہیں۔

''مجھے ایسا لگتا ہے عمران صاحب اور جولیا ہمارے ساتھیوں کرنل صاحب اور روزا سے مل چکے ہوں گے اور ان سے بھی ہمارا ٹکراؤ ہو جائے گا''.....انسپکٹر ریکھا نے اس بار یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''چلو آگے بڑھتے ہیں کیونکہ ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے والے جدید آلات تو ہمارے لیڈرز کے پاس ہی ہیں''.....صالحہ نے کہا تو سب ایک بار پھر مل کر آگے بڑھنے لگے کیونکہ واقعی اپنے اپنے لیڈرز کو ٹریس کیے بغیر اتنے بڑے جنگل میں ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر کو تلاش کرنا پاگل پن ہی تھا کیونکہ ٹریس کرنے والے جدید آلات ان کے پاس تھے۔

عمران کے ساتھی اسے کال کرتے رہے اور کرنل فریدی کے ساتھی ان کو ٹرانسمیٹر اور سیٹلائٹ سیل فون پر کال کرنے کی کوشش کرنے لگے مگر ان کو ناکامی ملی۔

''لگتا ہے ماسٹر اور آپ کے لیڈر کرنل فریدی صاحب کسی ایسی جگہ ہوں گے جہاں کال رسیو نہیں ہو سکتی ہو گی کیونکہ ہم نے خود بلیک سپر یونیم والے کھوہ میں کال ملانے کی کوشش کی تھی اور ٹرانسمیٹر پر بھی رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر رابطہ نہیں ہو سکا تھا''..... جوانا نے کہا تو اچانک ان سب کو چار افراد کا ایک گروپ نظر آیا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

☆.....☆.....☆

''بھائی ٹھونی آپھ میرے ساتھ ہائیں اور مجھے خوسی موسی تو ہو رہی ہے مغراب مائیں تھک غیا ہوں اور ہمارے یہ ساتھی سالے مالے تو رکنے کا نام ہی نا ہیں لے رہے''.....قاسم نے ٹونی کی طرف دیکھ کر کہا۔

''قاسم۔تم ہمارے ساتھ یعنی کرنل فریدی صاحب کی ٹیم کے ساتھ بے شمار سفر کر چکے ہو تمہیں اس طرح اتنی جلدی تھکنا نہیں چاہیے گو کہ ہم اس وقت اونٹوں پر صحرائے اعظم جیسے خوفناک صحرا میں سفر کر رہے ہیں لیکن ہمارے ساتھ پاکیشیا کے ساتھی صفدر اور جوانا ہیں۔ گریٹ لینڈ سے، ڈریگن سلاکا اور بابا رستم ہیں۔بلگارنیہ کے لاٹوش بھی ہمارے ساتھ ہیں''.....انسپکٹر جگدیش نے قاسم کی طرف دیکھ کر کہا جس کا اونٹ اس کے اونٹ کے

Downloaded from Paksociety.com

قریب ہی تھا۔

''قاسم اور انسپکٹر جگدیش کی باتوں سے جوزف، خاور، لاٹوش، ڈریگن سلاکا اور ٹونی کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ دراصل ڈریگن سلاکا کو جیسے ہی وائٹ سپارک کے بارے میں علم ہوا تھا تو وہ چونک گیا تھا اور اس نے جوزف کو فون کیا تھا۔ اسے معلوم ہوا کہ پاکیشیا میں فورسٹارز کے رکن خاور کو بھی چند اشارے ملے ہیں جس سے معلوم ہوا ہے کہ وائٹ سپارک پاکیشیا میں کوئی خطرناک منصوبہ بندی کرنے والی ہے لیکن چونکہ پاکیشیا کے عظیم سائنس دان سر داور اپنے ساتھی سائنس دانوں اور عمران کی مدد سے گرین ڈائمنڈ سے ایسے آلات بنا چکے تھے جس کی وجہ سے پاکیشیا کی ایٹمی پاور سیکرٹ کو سائنسی طور پر بلاسکیج نہیں کیا جا سکا تھا اور گرین ڈائمنڈ کے ذخائر کافرستان کے پاس بھی تھے۔

ڈریگن سلاکا کو کافرستان سے کرنل فریدی کے ممبر انسپکٹر جگدیش کا فون آیا تھا جس نے بتایا تھا کہ وائٹ سپارک نامی کسی تنظیم کے بارے میں معلومات ملی ہیں جو کوئی نئی تنظیم ہے۔ جوزف نے بلیک زیرو کو فون کر کے خاور کو گریٹ صحارا جانے کی اجازت طلب کر لی تھی اور ڈریگن سلاکا سے سیل فون پر رابطہ کر لیا تھا اور ڈریگن سلاکا نے انسپکٹر جگدیش کو بھی سوڈان پہنچنے کا مشورہ دیا تھا کیونکہ ان میں کسی کا بھی اپنے لیڈرز سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا اور اسی دوران لاٹوش نے بھی جوزف کو فون کیا تھا اور جوزف نے اسے بھی اس مشن میں شامل ہونے کا کہہ دیا تھا۔ ڈریگن سلاکا اور جوزف کو سنبلاک کے ایریئے کا معلوم تھا اس لیے یہ سب افریقی ملک کے دارالحکومت میں آ کر یکجا ہو گئے تھے اور خاور نے ایکسٹو کا ممبر ہونے کی وجہ سے پاکیشیا کے نمائندے کو فون کر دیا تھا اور لاٹوش نے بھی اپنے ذرائع سے گریٹ ڈیزرٹ یا صحارا میں جانے کا بندوبست کر لیا تھا کیونکہ بے شک لاٹوش ایک عاشق مزاج اور باتونی آدمی تھا مگر ایک ذہین اور بہت ہی خطرناک فائٹر بھی تھا البتہ قاسم کے کہنے پر انسپکٹر جگدیش نے بھی اسے اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا کیونکہ قاسم بے شمار خطرناک مشن میں ان کے ساتھ شامل ہو چکا تھا اور کرنل فریدی کو قاسم کی وجہ سے کسی مشن میں کوئی نہ کوئی اہم کلیو مل جاتا تھا یا قاسم کوئی اہم کام کر لیتا تھا جو دیکھنے میں گاؤدی ہی لگتا تھا اور جہاں تک ٹونی کی بات تھی تو بیشتر مشن میں ٹونی کی وجہ سے ڈاکٹر سائمن کو کامیابی ملی تھی کیونکہ مشن کے

Downloaded from Paksociety.com

دوران ہی حسین لڑکیوں کی دلکش مسکراہٹ کے بعد ان کے جاندار تھپڑ کھانے کے بعد اچھوتے آئیڈیاز دے چکا تھا اس لیے سب اس کو اس کی عجیب خاصیت سے عجوبہ ہشتم ہی کہتے تھے۔

سب ہی سپیشل طیاروں کے ذریعے افریقی ملک میں یکجا ہو کر ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے ایک ساتھ سفر کرتے ہوئے اندازے کے مطابق صحارا میں سنبلاک کے علاقے کے قریب پہنچ گئے تھے۔ وہاں ان چاروں ملکوں کے فارن ایجنٹوں نے ان کے لیے اونٹوں کا بندوبست کر دیا تھا۔ وہ صحرا میں اونٹ دوڑاتے ہوئے ان کے بتائے گئے مخصوص مقام تک پہنچ گئے تھے۔ صحرا کے سفر کے باوجود جوزف اور ڈریگن سلاکا کے کہنے پر سب کے مقامی ایجنٹ واپس چلے گئے تھے اور ان کو جیسے یقین تھا کہ ان سب کے لیڈرز اور بقیہ ساتھی ان کو سنبلاک میں ہی مل جائیں گے یا پھر وہ اپنی طرف سے ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہوسکتا ہے کہ وائٹ سپارک کے ہرکارے ان کو سنبلاک میں مل جائیں کیونکہ معلومات کے مطابق ہاٹ ڈائمنڈ سنبلاک میں ہی تھے لیکن پھر بھی ان کو یقین تھا کہ ان چاروں ملکوں کے لیڈرز اور سیکرٹ ایجنٹ وہاں سنبلاک میں ہی ہوں گے تاکہ ان کو وائٹ سپارک کے بارے میں بتا سکیں یا پھر اپنی طرف سے کوشش کر کے وائٹ سپارک کو ٹریس کر سکیں اور ہاٹ ڈائمنڈ کو بھی ٹریس کر سکیں۔

''مسٹر قاسم۔ آپ فکر نہ کریں آپ ہمارے ساتھ ہیں جب آپ کو بہت بھوک لگے گی تو ہم تھوڑی دیر کے لیے رک جائیں گے تاکہ آپ کھا پی سکیں''.....خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے جائیے آپ سب کی مرضی''.....قاسم نے کہا جو ایک طاقت ور اونٹ پر بیٹھا تھا مگر طاقت ور ہونے کے باوجود اس کا اونٹ ڈول رہا تھا۔

''ہائے میرا تو دل ڈول رہا ہے یہاں گریٹ صحارا میں مجھے بے شمار حسینائیں نظر آئیں گی۔ خاص طور پر پاکیشیا کی پریاں، گریٹ لینڈ کی پریاں اور کافرستان کی پریاں اور اس کے علاوہ ہوسکتا ہے زیرو لینڈ اور بلیک ڈیتھ کی فتنہ گر حسینائیں بھی نظر آئیں''.....لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''یاد رہے مسٹر لاٹوش۔ہم ایک اہم مشن پر صحرائے اعظم کے علاقے سنبلاک جانے کے لیے آئے ہیں اور تمہیں حسیناؤں کی پڑی ہے''.....ڈریگن سلاکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ویسے یہاں صحرا میں مجھے میٹھی آنکھیں تو کہیں نظر نہیں آ رہیں جن کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں البتہ شدید گرم اور جھلسا دینے والی گرمی نے آنکھوں کو گرم کر کے رکھ دیا ہے''.....ٹونی نے شدید گرم صحرا میں اپنے پسینے کو صاف کرتے ہوئے کہا۔گو کہ اس نے اپنے گنجے سر پر جوزف اور ڈریگن سلاکا کے کہنے پر موٹے کپڑے کے ڈھاٹے کو باندھ رکھا تھا لیکن جھلسا دینے والی گرمی سے سب کی طرح اسے بھی بہت پسینہ آ رہا تھا۔

''اف یہ تو ہر طرف گرم صحرا ہی صحرا ہے اور جہاں تک دیکھو ریت کے عمیق ٹیلے اور ریت کا وسیع سمندر ہے''.....خاور نے کہا۔ان کا اونٹ پر سفر مسلسل جاری تھا۔

''ہمارے بیگوں میں کھانے کا سامان تو ہے لیکن یہاں صحرائے اعظم میں دن کے وقت صرف پانی کی طلب ہی ہوتی ہے اور ہمارے پاس پانی کم ہے اس لیے احتیاط سے استعمال کرنا ہے''.....جوزف نے کہا۔

کافی دیر اور سفر کرنے بعد ٹیلوں کا رنگ ہلکا بدلا ہوا محسوس ہوا جو عام نظر سے دیکھنے میں نظر نہیں آتا تھا۔

''اوہ تو ہم سنبلاک کے ایریئے میں پہنچ چکے ہیں۔میرا خیال ہے ہمیں یہاں تھوڑا آگے بڑھنے کے بعد آرام کرنا چاہیے اور پھر اپنی مہم جاری رکھنی چاہئے''.....خاور نے کہا۔

قاسم اپنا پانی پی چکا تھا اور اسے شدید پیاس کی طلب ہو رہی تھی اور سب جانتے تھے کہ یہ گوشت کا پہاڑ یہاں جتنا مرضی پانی پیئے گرم صحرا میں اس کی پیاس نہیں اترنے والی اس لیے اسے اپنے حصے کا پانی نہیں دیا۔ویسے بھی یہاں بھٹک جانے کی صورت میں پانی کے ختم ہو جانے پر بھیانک موت ہی تھی۔

خاور نے عمران سے اور لاٹوش نے میجر پرمود اور انسپکٹر جگدیش نے کرنل فریدی اور ڈریگن سلاکا نے ڈاکٹر سائمن کو سپیشل ٹرانسمیٹر اور سیٹلائیٹ موبائل سے کالیں کیں مگر کسی کا بھی اپنے لیڈر سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا جس پر ان سب کو گہری تشویش ہو رہی تھی۔اب ان

Downloaded from Paksociety.com

کو سنبلاک میں سفر کرتے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی اور صحرا میں شام کے دھندلکے پھیل چکے تھے۔ جیسے ہی شام کے دھندلکے پھیلنے لگے تھے اور آگ برساتا ہوا آفتاب مغرب کی سمت جا رہا تھا تو گرمی کی شدت اچانک ہی کم ہونا شروع ہونا شروع ہو چکی تھی۔

''میرے خیال میں اب ہمیں کچھ آرام کر لینا چاہیے کیونکہ ہم سنبلاک کے ایریئے کے اندر ہی ہیں''.....انسپکٹر جگدیش نے جوزف اور ڈریگن سلاکا کی طرف دیکھ کر کہا سب نے ان کی باتوں پر اتفاق کیا اور اونٹوں کو بٹھا کر ان سے نیچے اتر کر ایک بڑا خیمہ نصب کر دیا اور سب اس میں ایک چٹائی بچھا کر اس میں بیٹھ گئے اور کھانا نکال لیا جو ساتھ لائے تھے جس میں خشک گوشت کے ڈبے اور جوس کے پیکٹ بھی تھے جو گرم ہو چکے تھے لیکن پیاس بجھانے کے لیے کام آ سکتے تھے۔

''ہاں مسٹر جگدیش۔ درست کہہ رہے ہیں ہمیں آرام کر لینا چاہیے''.....خاور نے کہا۔

''لیکن یہ ضروری تو نہیں ہے کہ سب پارٹیاں ایک ساتھ ہوں''.....انسپکٹر جگدیش نے کہا۔

''ہاں مسٹر جگدیش۔ آپ کی بات درست ہے لیکن مجھے اس طرح لگتا ہے کہ یہاں صحارا کے اس خوفناک ایریئے میں ایک سے زائد گروپ یکجا ہو کر ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے''.....ڈریگن سلاکا نے کھانا کھاتے ہوئے کہا۔

''ہاں مسٹر ڈریگن سلاکا۔ آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن ہمارے پاس جدید آلات نہیں ہیں جن کی مدد سے ہم ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کر سکیں اس لیے ہمارے ساتھیوں کا ملنا بہت ضروری ہے تاکہ ہم ان کو وائٹ سپارک کے بارے میں بتا سکیں''.....خاور نے کہا۔

''ہاں تم سہی کہہ رہے ہو۔ ہمیں اب جلدی سے دوبارہ سامان پیک کر کے آگے بڑھنا ہوگا کیونکہ ہم سنبلاک کے ایریئے میں ہیں جو گریٹ صحارا کا بہت ہی خطرناک حصہ ہے''.....ڈریگن سلاکا نے کہا۔

''ڈریگن سلاکا یہ ہماری خوش قسمتی ہے یا اتفاق ہے کہ یہاں ابھی تک کوئی طوفان نہیں آیا ورنہ یہاں تو عموماً خوفناک طوفان عظیم یعنی مونڈرز چلتے رہنا یہاں کا معمول ہیں''..... جوزف نے کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''شام ہو چکی ہے ہم اس وقت کہاں اپنے ساتھیوں کو ٹریس کریں گے حالانکہ ہم میں سے کسی بھی ممبر کا اپنے لیڈرز سے رابطہ نہیں ہو رہا''.....انسپکٹر جگدیش نے تشویش سے کہا۔

''مسٹر جگدیش۔ آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن پھر بھی ہم نے ہمت نہیں ہارنی رات کو ویسے بھی صحراریت کے ذروں سے بھرپور انداز میں چمکتا ہے اور صحرا میں تیز روشنی ہوتی ہے اور رات کو جھلسا دینے والی گرمی کی بجائے سردی بڑھتی جائے گی چلنے سے ہمارا جسم بھی گرم رہے گا اور ہو سکتا ہے کسی ٹیلے سے نکلنے کے بعد ہم چاروں کے گروپوں میں سے کسی ایک گروپ سے سامنا ہو ہی جائے''.....خاور نے کہا تو سب نے اس کی بات پر اتفاق کیا اور ایک بار پھر اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اس سے پہلے کہ یہ سب اٹھتے اچانک ان سب کو کچھ عجیب سی بو محسوس ہوئی اور اس سے پہلے کہ یہ سب کچھ سمجھتے اچانک ان ساتوں کے دماغ میں یکلخت اندھیرا چھاتا چلا گیا اور کھڑے ہونے سے پہلے ہی سب دوبارہ دھڑام سے نیچے گرتے چلے گئے۔

☆.....☆.....☆

رینا مونڈارے اور میجر سارگن نے اس پارٹی کو دیکھا تو چونک گئے کیونکہ جدید ٹیلی سکوپ میں ان کو نظر آ گیا تھا کہ یہ کون ہیں اور بلیک ڈیتھ جو پوری دنیا کے ملکوں کے لیے خطرہ تھا اور اس کے ہرکارے پوری دنیا کے ملکوں کے لیے ہٹ لسٹ تھے اس لیے ہر تنظیم سے ان کی دشمنی تو ضرور تھی لیکن اس نئے گروپ کو دیکھ کر اس کا مقابلہ کرنے کی بجائے ان کے چہروں پر کوئی پریشانی نہیں تھی۔ کچھ ہی دیر میں یہ نئی پارٹی یہاں پہنچی جو کہ جیفر ڈسلا کا اور ژونڈاری تھے۔

دراصل جیفر ڈسلا کا اور ژونڈاری کو اطلاع ملی تھی کہ عمران اور کرنل فریدی کے گروپ جنگلات سے نکل کر صحرائے اعظم کا رخ کر چکے ہیں اور سنبلاک کے ایریئے میں آنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ اسرائیلی ایجنٹوں سے مدبھیڑ ہونے کے بعد جیفر ڈسلا کا کو اپنے ایک ہرکارے کی کال موصول ہوئی تھی اور اس نے اسے عمران اور کرنل فریدی کے گروپ کے صحرائے اعظم آنے کا بتایا تھا تو جیفر ڈسلا کا اور ژونڈاری تیزی سے جنگل کے گھنے ایریئے سے نکلے تھے اور بلیک ڈیتھ کے چیف ماسٹر اسکاٹا کے بنائے ہوئے بلیک برڈ میں بیٹھ کر

Downloaded from Paksociety.com

صحرائے اعظم آ گئے تھے اور اب اونٹوں پر سفر کرتے ہوئے سنبلاک کا رخ کر رہے تھے کہ ان کا ٹکراؤ اتفاق سے اپنے ہی ساتھیوں سے ہو گیا تھا جو کہ رینا مونڈارے، میجر سارگن اور ان کے ہرکارے تھے۔

''اوہ تو اس کا مطلب ہے کہ شمالی جنگلوں سے عمران اور کرنل فریدی بھی نکل چکے ہیں اور اب گریٹ صحارا پہنچ چکے ہوں گے''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''ہاں اب دنیا کے چاروں خطرناک ایجنٹ جو ہر اہم موقعے پر ہمیں شکست دیتے آئے ہیں سب یہاں پہنچ چکے ہیں اور اس کا مطلب ہے کہ جنگلوں میں ان کو ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر نہیں ملے''.....رینا مونڈارے نے ان سے ملنے کے بعد چونکتے ہوئے کہا۔

''شکر ہے کہ ہم دونوں گروپ مل چکے ہیں ورنہ یہاں ایسی ریز پھیلی ہوئی ہے جس سے صحرا کے اندر ایک دوسرے سے بات چیت نہیں ہو سکتی''.....ژونڈاری نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں لیڈی ہنٹر۔ لیکن ہماری اصل مہم تو اب ہی شروع ہو گی۔ گو کہ تم دونوں کا روسیائی پارٹی سے ٹکراؤ ہوا تھا جسے تم نے شکست دے دیا اور حیرت انگیز طور پر اسرائیلی سیکرٹ سروس سے شکست کھا گئے ہو تو یہاں کرنل فریدی، ڈاکٹر سائمن، میجر پرمود اور عمران جیسے شیطان کے گروپوں سے کیسے ٹکرلو گے''.....میجر سارگن نے طنزیہ انداز میں کہا کیونکہ دونوں ایک دوسرے کو اپنے بارے میں اب تک ہونے والے واقعات بتا چکے تھے۔

''ہاں تم بھی تو جیسے بہت کامیاب ہوئے ہو اور ایکریمیا کے سٹار گروپ سے بھی تمہارا ٹکراؤ نہیں ہوا جو ایکریمیا کا سب سے فعال سیکرٹ گروپ ہے اور زیرو سیکشن گروپ کے ممبران نے تم دونوں کو بہت بری طرح شکست فاش کیا ہے''.....جیفر ڈسلاکا نے بھی منہ بنا کر کہا۔

''خیر یہ وقت آپس میں لڑنے کا نہیں ہے اب ہمیں بھرپور طریقے سے ان چاروں گروپوں کا مقابلہ کرنا ہو گا اور ہاٹ ڈائمنڈ کو ہم نے ہی حاصل کرنا ہے جس کا ٹاسک ماسٹر بلیک نے ہمیں دیا ہے''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''یہاں آتے ہوئے ہمیں معلوم ہوا تھا کہ اسرائیلی سیکرٹ سروس کے ایجنٹ بھی یہاں

Downloaded from Paksociety.com

ڈیزٹ کا رخ کر چکے ہیں''.....ژونڈاری نے کہا۔

''چھوڑو اب اگر اسرائیلی ایجنٹوں سے ہمارا ٹکراؤ ہوا تو ہم ان کو کچل کر رکھ دیں گے بس اس وقت کیپٹن لیزا جیسی بے حد حسین مگر لیڈی ڈیتھ کے نام سے مشہور خطرناک فائیٹر کو زندہ پکڑنے اور اس کو اپنے مخصوص استعمال میں لا کر ذبح کرنے کا تھا اور اسی چکر میں ہم مار کھا گئے تھے لیکن اس بار مشن کو ترجیح دینا ہے اور عیاشی کو بعد میں دیکھا جائے گا''.....جیفرڈ سلاکا نے کہا تو اس کے ساتھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

''حیرت ہے تم لیڈی کلر وولف بھی ایسی جزباتی باتیں کرو گے لیکن اچھی بات ہے کیونکہ تنظیم کے مفاد کے لیے ہم سب کو اپنی خواہشات کو نظر انداز کر کے صرف ہاٹ ڈائمنڈ کو دیگر تمام پارٹیوں کے ہاتھ نہیں آنے دینا اور صرف ہاٹ ڈائمنڈ کو بلیک ڈیتھ کے کام ہی آنا چاہیے''.....میجر سارگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں اسرائیلی ایجنٹوں اور یہاں صحارا میں دیگر ایجنسیوں کی ہمیں اتنی ٹینشن نہیں لینی چاہیے بس کرنل فریدی، میجر پرمود، ڈاکٹر سائمن اور خاص کر عمران کے ہاتھ ہاٹ ڈائمنڈ نہیں لگنا چاہیے''.....ژونڈاری نے بھی جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں وہ تو ہے لیکن اب ہمیں جلدی سے سنبلاک پہنچ جانا چاہیے گو کہ وہ بھی کافی طویل ایریا ہے''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''ہم دونوں الگ الگ گروپ تھے جواب اکٹھے ہو چکے ہیں لیکن دیگر ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹوں سے فائیٹ کے دوران ہمارے کئی ہرکارے موت کے منہ میں چلے گئے ہیں ہمیں سپیشل فورس کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیے تھا''.....ژونڈاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فکر نہ کرو ہم بلیک ڈیتھ کے ہرکارے ہیں اور ہماری دہشت کا سکہ پوری دنیا کے ملکوں میں پھیلا ہوا ہے ہمیں اتنا زیادہ خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''ہاں یہ کوئی اہم بات نہیں کیونکہ ہر مشن میں ہمارے ہرکارے تو مرتے رہتے ہیں لیکن جس طرح ہمارا پوری دنیا میں ایک خوف اور دہشت ہے ہمارے ہرکارے کامیاب بھی ہوتے رہتے ہیں اب مادام کوشیلا جیسی کالم نگار کے اہم انکاش پر یہاں گریٹ صحارا میں کئی

Downloaded from Paksociety.com

سیکرٹ ایجنٹ آئے ہوئے ہیں اور شمالی جنگلوں میں بھی ایسا ہی تھا لیکن عمران اور کرنل فریدی کے جنگلوں کو چھوڑ کر یہاں آنے سے مراد ہے کہ اب اصل معارکہ صرف سنبلاک کے ایریئے میں ہوگا جو بہت ہی خطرناک اور طوفانی جھکڑوں کا مشہور ایریا بھی ہے''..... جیفر ڈ سلاکا نے کہا اور پھر اچانک ژونڈاری کے سپیشل سیٹلائیٹ سیل فون پر بیل ہوئی تو اس نے چونک کر نمبر دیکھا اور اسے آن کر کے کان سے لگا لیا باتیں سننے لگی بولی کچھ نہیں۔ یہ حیرت کی بات تھی کہ یہاں ایسی ریز پھیلی ہوئی تھی جس سے کسی بھی قسم کا رابطہ نہیں ہو رہا تھا لیکن اسے کال موصول ہوئی تھی۔

''کیا بات ہے لیڈی ہنٹر۔ کوئی خاص بات ہے''..... میجر سارگن نے پوچھا۔

''ہاں میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن کے گروپ یکجا ہو چکے ہیں اور وائٹ سپارک کو شکست کھانی پڑی ہے دونوں گروپ سنبلاک پہنچ چکے ہیں''..... ژونڈاری نے کہا تو یہ تینوں چونک گئے۔

''اوہ۔ وائٹ سپارک کو ان دونوں خطرناک گروپوں نے مل کر شکست دے دی ہے لیکن ہم بلیک ڈیتھ کے ہرکارے ہیں اور موت بن کر ان سب کو شکست دیں گے ہاٹ ڈائمنڈ جس سے بہت اہم سائنسی جدید آلات بنتے ہیں ان پر صرف ہمارا حق ہے اور ہم نے ہاٹ ڈائمنڈ ماسٹر سیون تک ضرور پہنچانا ہے''..... رینا مونڈارے نے ژونڈاری کی بات سن کر چونکتے ہوئے کہا تو اس کی بات پر جیفر ڈ سلاکا اور میجر سارگن کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

صحرا میں ریت کے اونچے نیچے ٹیلے تھے مگر بلیک ماسک لباس کی وجہ سے ان کو جھلسا دینے والی گرمی کا اتنا اثر نہیں ہو رہا تھا۔

''جنگلات میں ہمارا مشن ناکام ہوا ہے اور اسرائیل جیسی گھٹیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں سے ہم نے شکست کھائی ہے اب میرا خون کھول رہا ہے دل کرتا ہے کرنل ڈراس اور اس کی اسسٹنٹ کیپٹن لیزا کے اتنے ٹکڑے کروں کہ گننا مشکل ہو جائے''..... جیفر ڈ سلاکا نے کہا تو تینوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''تم مشن کے دوران اپنی مخصوص وحشیانہ خواہشات کو اتنا تر جیہہ نہ دیا کرو بلکہ پہلے مشن

Downloaded from Paksociety.com

کوفوکس رکھا کرو پھر تمہیں ان سے شکست نہ ہوتی اور تم دونوں کو پہلے ہی حملے میں کرنل ڈراس اور خاص کر کیپٹن لیزا کو زندہ چھوڑا جس کا نقصان اٹھانا پڑا''.....رینا مونڈارے نے خشک انداز میں کہا۔

''ہاں ڈائمنڈ بیوٹی میں دیکھتا ہوں کہ اگر ہمارا ٹکراؤ ڈاکٹر سائمن سے ہوتا ہے تو تم کیسے اسے مارتی ہو بلکہ اسے دیکھ کر ہاتھ باندھ کر اس سے معافیاں مانگو گی''.....جیفر ڈسلاکا نے بھی جلے کٹے انداز میں کہا۔

''نہیں وہ بھی میری طرح اچھا ڈانسر ہے اور بس اس لیے میں اسے اپنا پاٹنر بنانا چاہتی ہوں کیونکہ میں خود بہت کامیاب ڈانسر ہوں مگر اس سنگدل نے کلارہ منحوس کو اپنا پارٹنر بنایا ہوا ہے لیکن تنظیم کے مفاد کے لیے میں ڈاکٹر کا خون بھی کر دوں گی مگر تم تو ہر نوجوان لڑکی کو دیکھ کر اپنی ہوس کے چکروں میں کئی بار تنظیم کو نقصان پہنچا چکے ہو''.....رینا مونڈارے نے بھی منہ بنا کر کہا۔

''اچھا بس کرو ہمیں یہاں آپس میں نہیں الجھنا چاہیے اور مل کر مشن کو فوکس کرنا چاہیے''.....ژونڈاری نے اپنے پارٹنر جیفر ڈسلاکا کی توہین ہوتے دیکھ کر تیزی سے کہا۔

''ہاں ہم سب ایک ہی گروپ بلیک ڈیتھ کے خاص ہرکارے ہیں جن پر ماسٹر بلیک یقین رکھتے ہیں اس لیے ہمیں ایک ساتھ مل جانے کے بعد پلاننگ کے تحت چاروں خطرناک شیطانوں کو شکست دے کر ہاٹ ڈائمنڈ کو اپنے لیے حاصل کرنا ہے''.....میجر سارگن نے پہلے اپنی پارٹنر رینا مونڈارے اور پھر جیفر ڈسلاکا اور ژونڈاری کی طرف دیکھ کر کہا۔

دو مقامی ہرکارے ان کو گائیڈ کر رہے تھے اور یہ سفر کرتے ہوئے سنبلاک پہنچنے کے بعد آگے بڑھ رہے تھے شام ہونے کو تھی۔اچانک ان کی نظر ایک پارٹی پر پڑی جس میں کل سات افراد تھے اور یہ سات افراد کا قافلہ ابھی دور تھا مگر ان کو جدید ٹیلی سکوپ سے نظر آ گیا تھا جن میں ایک گاؤدی شکل کا دیوزاد آدمی اور ایک مسخری شکل کا گنجا بھی نظر آیا تھا۔

''اوہ۔یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ چار ملکوں کے ایجنٹ ایک ساتھ ہوں''.....ژونڈاری نے چونکتے ہوئے کہا تو باقی سب بھی اس مشترکہ پارٹی کو دیکھ کر چونک گئے۔

Downloaded from Paksociety.com

''ابھی نہیں ان کا پیچھا کرتے۔ہم یہاں سنبلا ک میں ہیں اور یہ بھی سنبلا ک میں ہیں شام بھی ہونے والی ہے،ہم ان کو اچانک چھاپ کر ان سے معلومات لینے کی کوشش کریں گے کیونکہ ہماری معلومات کے مطابق ساتوں افراد میں سے کوئی بھی اپنی ٹیم کے ساتھ شامل نہیں تھا پھر یہ یہاں اپنے لیڈروں کے بغیر کیا کرنے آئے ہیں''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''ہاں تم درست کہتی ہو''.....ژونڈاری نے کہا تو جیفر ڈسلا کا اور میجر سارگن نے بھی ان کے مشوروں پر عمل کیا۔

انہوں نے دیکھا کہ اس نئی پارٹی نے اپنے اونٹوں کو بٹھا دیا تھا اور ایک خیمہ نصب کر دیا تھا اور پھر ساتوں ہی اس خیمے میں داخل ہو گئے تھے۔جیفر ڈسلا کا اور ژونڈاری ایک ساتھ نیچے لیٹ کر خاموشی سے آگے بڑھنے لگے۔میجر سارگن اور رینا مونڈارے بھی ان دونوں سے تھوڑا فاصلہ رکھ کر آگے بڑھنے لگے اور چاروں ہی خیمے کے قریب پہنچ گئے۔اندر دیکھا تو سب کھانے اور باتوں میں مشغول تھے۔موٹے احمق اور گنجے مسخرے کی باتوں پر ان کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔چاروں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور پھر اچانک ہی ژونڈاری اور رینا مونڈ رائے نے ایک ساتھ ان کے خیمے میں بے ہوش کر دینے والے گیس شٹل پھینکے تو یہ ساتوں افراد ان کو لڑھکتے اور بے ہوش ہوتے نظر آئے تو ان چاروں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی اور پھر یہ چاروں بھی اس خیمے میں داخل ہوتے چلے گئے۔

☆.....☆.....☆

''باس ہم سب گریٹ ڈیزرٹ یا گریٹ صحارا تو پہنچ چکے ہیں لیکن کیا ضروری ہے کہ یہاں ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکیں''.....رابرٹ نے عمران سے پوچھا۔

''کیا مطلب۔تم کہنا کیا چاہتے ہو''.....عمران نے چونک کر پوچھا۔

''ظاہری بات ہے،ہم سب اتنے خوفناک جنگلوں میں سر کھپاتے رہے ہیں اور تمہارے پاس جدید آلہ ایم پی فیکٹر بھی ہے لیکن ہمیں جنگل میں کہیں بھی ہاٹ ڈائمنڈ کے قیمتی ذخائر نہیں ملے اور یہاں تک کہ بقول کیپٹن شکیل،رابرٹ اور کراسٹی کے زیرو لینڈ والے ہم سے

Downloaded from Paksociety.com

پہلے ہی اس کا صفایا کر گئے ہیں اور بے شک اسی جگہ سے سوراخ کر کے کودے ہوں گے جہاں سے کرنل فریدی اور روزا نیچے بلیک سپر یورنیم والی کھوہ میں گرے تھے لیکن بلیک سپر یورنیم بھی ہمارے ہاتھ نہ آ سکی تو کیا اب صحرائے اعظم میں ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے''.....اس بار رابرٹ کے بجائے جولیا نے کہا۔

دراصل عمران، کرنل فریدی، روزا اور جولیا نے اپنے ساتھیوں کو جنگل میں دیکھا تھا جو ایک دوسرے کے حریف ملکوں کے تھے لیکن عمران اور کرنل فریدی کی وجہ سے ایک دوسرے کے دوست تھے اور جس چیز کو یہ چاروں دیکھ کر چونکے تھے وہ تمام کافرستانی ممبران کے لباس ندی میں تیراکی کی وجہ سے گیلے تھے اور عمران کے تین ساتھیوں جوانا، صفدر اور صالحہ کے لباس بھی ان کی طرح ہی تھے اور حیرت انگیز طور پر ان کے تین ساتھی رابرٹ، کراسٹی اور کیپٹن شکیل کے لباس سرخی مائل تھے جسے دیکھ کر یہ سب حیران ہوئے تھے۔

اپنے اپنے ساتھیوں سے مل جانے کے بعد عمران اور کرنل فریدی نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا کہ اب گریٹ صحارا کا رخ کر لینا چاہیے کیونکہ ان کے جدید آلات مکمل خاموش ہیں اور بھی جنگل کا بہت حصہ دیکھنا باقی تھا لیکن ان دونوں نے گریٹ صحارا کا پروگرام بنا لیا تھا اور یہاں عمران اور کرنل فریدی نے اپنے اپنے فارن

ایجنٹوں کو سپیشل ٹرانسمیٹر سے رابطہ کر کے ان سے ہیلی کاپٹر منگوا لیے تھے اور اپنی اپنی طرف سے صحرائے اعظم کا رخ کیا تھا اور وہاں سے اپنے مقامی ایجنٹوں کی بھجوائی گئی پاوفل گاڑیوں سے سنبلاک کے علاقے کا رخ کیا تھا اور اب ایک جگہ ٹھہر کر کھانے اور تھوڑا آرام کے لیے رکے تھے لیکن سنبلاک کا ایریا ان سے کچھ دور تھا۔

''دیکھو جولیا۔ بات دراصل یہ ہے کہ بیشک ہمیں وہاں اس دھانے میں بلیک سپر یورنیم نہیں ملا کیونکہ واقعی ہمارے ساتھیوں نے وہاں ٹی تھری بی کے الفاظ لکھے دیکھے تھے جس کا صاف مطلب ہے کہ تھریسیا اپنے ہرکاروں کے ساتھ ہم سے کچھ دن پہلے ہی وہاں آئی تھی اور اس نے اپنے کوڈ کو بھی لکھ دیا تھا تاکہ بتا سکے کہ بلیک سپر یورنیم زیرو لینڈ کے پاس چلا گیا ہے اور جنگل میں جن علاقوں کا میرے اندازے کے مطابق ہاٹ ڈائمنڈ ہونا چاہیے تھے وہ میں نے ٹریس کر لیا ہے اور یہاں پہلے سے ہی میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن بھی ہیں جن کے

Downloaded from Paksociety.com

ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹرز پر اٹیک کیا گیا ہے تو میرے اندازے کے مطابق ہمیں شمالی جنگلوں میں نہ سہی لیکن سنبلاک میں ضرور ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر مل جائیں گے اور تم سب کو یہ بھی بتا دوں کہ مادام کوشیلا کے کالم سے پہلے ہی مجھے ایک گروپ سے معلومات مل چکی تھی کہ ہاٹ ڈائمنڈ جیسے قیمتی، نایاب اور حیرت انگیز پتھر کے چند ذخائر ایکریمیا کی ٹیم کو شمالی جنگلوں سے ملے تھے جن سے انہوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے اور معلومات کے مطابق اگر اب شمالی جنگلوں میں ہاٹ ڈائمنڈ کے ذخائر نہ بھی ہوں تو صحارا میں سنبلاک جیسے وسیع اور خطرناک صحرائی ایریئے میں اس کے آثار پائے جاتے ہیں جو جدید آلات سے مل سکتے ہیں۔ اس لیے میں تم سب کو یہاں لے آیا ہوں''..... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو سمجھایا۔

''اب تمہارا کیا ارادہ ہے''..... جولیا نے پوچھا۔

''کچھ خاص نہیں بس بے شمار گواہ ہیں یہاں تم اور میں شادی کرتے ہیں ان صحراؤں میں اپنے بچوں کو پال کر دیکھ بھال کرتے ہیں''..... عمران نے کچھ دیر سنجیدہ رہنے کے بعد اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''تم سے تو ہمیشہ ایسے ہی فضول باتوں کی توقعہ ہی ہوتی ہے''..... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''کالے دیو۔ تمہیں وہاں ٹیلے کے پارکس نے پہرے پر لگایا ہے وہاں کیا ڈاکٹر سائمن اور ڈائمنڈ بیوٹی کا رقص ہو رہا ہے''..... عمران نے جوانا کو ٹیلے کی اوٹ سے نکلتا دیکھ کر کہا۔

''باس۔ ڈاکٹر سائمن صاحب صرف اپنی پارٹنر اور منگیتر بیوٹی کوئین بیرسٹر کلارہ سے ہی رقص کا شوق رکھتے ہیں اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ڈائمنڈ بیوٹی کے ساتھ رقص موسیقی کا شوق پورا کر سکتا ہوں''..... رابرٹ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہارے سر پر طبلہ بجا کر رقص موسیقی کا شوق پورا کر لوں گی''..... کراسٹی نے طنزیہ انداز میں کہا تو سب ہنس پڑے۔

''ماسٹر ایک نئی ٹیم یہاں آ رہی ہے''..... جوانا نے جدید ٹیلی سکوپ سے دیکھتے ہوئے

Downloaded from Paksociety.com

کہا تو عمران تیزی سے آگے بڑھا اور ٹیلی سکوپ جوانا سے لے کر خود دیکھنے لگا۔ سامنے آتی ٹیم کو دیکھ کر عمران چونک گیا کیونکہ یہ اسرائیلی ٹیم تھی جو اس طرف آ رہی تھی۔ کرنل ڈراس کو اطلاع مل چکی تھی کہ عمران اور کرنل فریدی کے گروپ شمالی جنگلوں سے نکل کر اس سے ملحق صحرائے اعظم میں چلے گئے ہیں اور سب کا رخ سنبلاک ہے جہاں ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں معلومات ملی ہیں اور یہ سب اپنے خاص ساتھیوں اور دیگر ممبران کے ساتھ صحرائے اعظم میں آ گیا تھا۔

''لگتا ہے اسرائیلیوں کو ہاٹ ڈائمنڈ حاصل کرنے کی ہم سب سے زیادہ جلدی ہے''.....عمران نے کہا۔

اوہ تو یہ یہودی فوجی بھی یہاں آ گئے ہیں۔ لیکن مظلوم فلسطینیوں پر ظلم ڈھانے والے درندوں کو ہم ہاٹ ڈائمنڈ ہرگز حاصل نہیں کرنے دیں گے چاہے ہمیں ہاٹ ڈائمنڈ ملے یا نہ ملے''.....صفدر نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں مسٹر صفدر۔ ہاٹ ڈائمنڈ اگر ملے تو اس پر کسی پارٹی کا نام تو نہیں لکھا لیکن واقعی اسرائیل کو اس کے ذخائر ملے تو یہ اس سے فلسطین پر ظلم ڈھانے والے آلات بنائیں گے''.....رابرٹ نے کہا۔

''وہ تو ان کو ہاٹ ڈائمنڈ ملے یا نہ ملے یہ فلطسین پر ظلم کرنے پر باز نہیں رہیں گے لیکن پھر بھی ان کو ہم بھیانک شکست سے دوچار کریں گے''.....کیپٹن شکیل نے بھی جذباتی لہجے میں کہا۔

''یہاں اور بھی کئی ملکوں کی پارٹیاں اور خطرناک تنظیمیں رخ کر چکی ہوگی کیونکہ ہاٹ ڈائمنڈ بہت ہی قیمتی پتھر ہیں جس سے بہت جدید سائنسی آلات بنائے جا سکتے ہیں اگر بنانے والا قابل ہو تو لیکن اگر مجھ جیسا نکما ہو تو کچھ کام نہیں بن سکتا''.....عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا مطلب عمران صاحب۔ آپ اور نکمے یہ تو عجیب بات ہوگئی''.....صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں صالحہ۔ عشق نے مجھے نکما کر دیا ہے اور وہ بھی ایک سوئس نژاد ظالم حسینہ کے عشق

Downloaded from Paksociety.com

نے''.....عمران نے مایوسانہ لہجے میں کہا تو سب سے ہنس پڑے اور جولیا بھی حیرت مگر مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔

''کاش۔تم اصل میں اس سوئس نژاد حسینہ کے دیوانے ہوتے جیسے تنویر دیوانہ ہے لیکن تنویر سمیت سب جانتے ہیں کہ وہ سوئس نژاد ایک احمق کو ہی چاہتی ہے جو سرے سے دل رکھتا ہی نہیں ہے''.....جولیا نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا تو سب ہنس پڑے اور عمران کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

اس دوران اسرائیلی سیکرٹ سروس کی ٹیم اس ٹیلے کے قریب پہنچ گئی تھی۔عمران اور اس کے ساتھی ٹیلے سے نکل آئے کیونکہ اسرائیلی سکرٹ سروس کے ممبران یہاں ان کے قریب پہنچ گئے تھے اور ان کو نوٹ کر لیا تھا۔

''اوہ تو عمران تم اور تمہارے ساتھی یہاں موجود ہو لیکن سن لو ہم اسرائیلی سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں اور پہاڑ بھی ہمارا راستہ نہیں روک سکتے''.....ان کو کرنل ڈراس کی تیز آواز سنائی دی۔

''پہاڑ تمہارا راستہ نہیں روک سکتے اس لیے تم میرے اور کرنل فریدی کا شمالی جنگلوں سے ہمارا پیچھا کرتے ہوئے یہاں آن پہنچے ہو جیسے ہی ہم ہاٹ ڈائمنڈ حاصل کریں اسے گھٹیا طریقے سے ہتھیا سکو''.....عمران نے کہا تو کرنل ڈراس اور اس کے ساتھی چونک گئے۔

''اوہ تو تم شیطان جانتے ہو کہ ہم بھی شمالی جنگلوں میں گئے تھے،،.....کیپٹن لیزا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور اب اگر کہو تو ہم ہاٹ ڈائمنڈ آپ بدمعاش میرا مطلب ہے جناب کے روبرو پیش کر دوں''.....عمران نے احمقانہ انداز میں کہا تو اس کے ساتھی ہنس پڑے۔

''عمران۔تم اور تمہارے ان ساتھیوں نے ہمارے ملک گریٹر اسرائیل کو بہت نقصان پہنچائے ہیں اس لیے اب تم سب کی موت بہت بھیانک ہوگی''.....میجر ہیری نے غصے سے کہا۔

''ارے واہ مینڈک کو بھی بولنا آ گیا ہے لیکن بولتے ہوئے بھی ایسا لگتا ہے مینڈک ہی

Downloaded from Paksociety.com

ٹرٹرا رہا ہو''.....عمران نے طنزیہ انداز میں کہا تو میجر ہیری کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''عمران۔تم بہت بکواس کرتے ہو لیکن اس بار تم اور تمہارے چیلے ہم سے نہیں بچ سکتے''.....کیپٹن لیزا نے کہا۔

''ارے سویٹ ہارٹ تم اتنی حسین ہو کہ اگر ہمیں آنکھ سے بھی گولی مارو گی تو ہم مارے جائیں گے''.....رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

کیپٹن لیزا اور اس کے ساتھی حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے۔

''کنگ ماسٹر۔تم اور جوانا ایکریمیا کے ہوتے ہوئے بھی اس احمق کے ساتھی بن گئے ہو اس لیے آج سب کی موت پکی ہے''.....کرنل ڈراس نے غصے سے کہا۔

''کیوں کیا تم نے انکل عزرائیل سے دعا سلام کر رکھی ہے جو اس طرح بھڑکیں مار رہے ہو''.....کراسٹی نے کہا۔

''معلوم نہیں پاکیشیا جیسے عام سے ملک میں آخر ایسی کیا خاصیت ہے کہ چار چار غیر پاکیشیائی اس احمق اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیے کام کرتے ہو لیکن ہاٹ ڈائمنڈ ملنے کے بعد پاکیشیا کو ہم تہس نہس کر دیں گے''.....کیپٹن جانسن نے جوش میں کہا۔

''اچھا کرنل۔تمہارے چمچے بھی بہت بجتے ہیں''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ کرنل ڈراس اور اس کے ساتھی کچھ کہتے اچانک ان دونوں کے ممبران کے چہروں پر خوف کی شدید لہر دوڑ گئی۔

''اوہ سیاہ تیلے۔یہ تو صحرا کی بہت ہی بھیانک موت ہے''.....عمران نے دور سے سیاہ طوفان کے بادل کو دیکھتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر کیپٹن لیزا کا چہرہ بھی خوف سے زرد پڑ گیا۔

''چیف۔سیاہ تیلے یہاں کا رخ کر رہے ہیں ہمیں جلدی سے اس کا انتظام کرنا ہو گا''.....کیپٹن لیزا نے تیز لہجے میں کہا اور یہ سب عمران اور اس کے ساتھیوں سے کچھ دور ہو گئے۔عمران نے اور اس کے سب ساتھیوں نے سلور سٹون لباس پہن رکھے تھے جس سے صرف ان کا چہرہ اوپن تھا

Downloaded from Paksociety.com

''سب سفید تھیلے اپنے سروں پر ڈھانپ لو اور اسے اچھی طرح سے کس لو کیونکہ سیاہ تیلے یہاں سے گزرنے والے ہیں جو گوشت خور ہوتے ہیں''.....عمران نے تیز لہجے میں کہا تو اس کے سب ساتھیوں نے جلدی سے اپنے بیگوں سے سپیشل تھیلے نکالنے لگے جسے یہ پہن کر ہر طرف دیکھ بھی سکتے تھے۔

''یہ سیاہ تیلے کیا بلا ہے۔جنگل میں بھی ہم سرخ مکھیوں کا سامنا ہونے سے اپنے دو ممبران سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں''.....کرنل ڈراس نے گھبرا کر تیز لہجے میں پوچھا۔

کیپٹن لیزا اور کیپٹن بریم نے پیراشوٹ خیمے نکالے جن کی تعداد چار تھی اور تیزی سے اسے مخصوص تیز دھار چاقو سے دو ٹکروں میں تقسیم کر دیا۔

''چیف۔جلدی کریں مکمل طور پر ان خیموں سے خود کو لپیٹ لیں''.....کیپٹن بریم نے تیز لہجے میں کرنل ڈراس اور میجر ہیری سے کہا۔

کیپٹن لیزا نے بھی خیمے کا ایک کٹا ہوا ٹکڑا اٹھا لیا اور تیزی سے اپنے گرد لپیٹ کر اس میں چھپ گئی تو اس کی دیکھا دیکھی کرنل ڈراس،میجر ہیری،کیپٹن جانسن اور کیپٹن نائیک نے بھی ایسا ہی کیا کیونکہ وہ جنگل میں سرخ مکھیوں سے اپنے دو ساتھیوں کا بھیانک ترین انجام دیکھ چکے تھے۔

کرنل ڈراس کے بقیہ دیگر ممبران ہراساں ہو کر اپنے لیڈر اور اس کے خاص ساتھیوں کو اپنا انتظام کرتا دیکھ کر وہاں سے بھاگے اور جلدی سے موٹے کپڑے اپنے گرد لپیٹنے لگے۔ مگر اب بھی ان میں سے چار اسرائیلی ایجنٹ خود کو بچانے کا انتظام نہیں کر سکے تھے۔اسی دوران انتہائی تیز اور بھوں بھوں کی آواز سے سیاہ تیلوں کا ٹڈی دل لشکر جو کسی سیاہ بادلوں کی طرح لگتے تھے ان کے سر پر نازل ہو گئے اور ان سب سے چمٹ گئے۔

عمران اور اس کے ساتھی سیف تھے وہ منظر بھی دیکھ سکتے تھے اور ان کو چار اسرائیلی ایجنٹ چیختے ہوئے نظر آئے جو ابھی تک مناسب انتظام نہ کرنے کی وجہ سے سیاہ تیلوں کا شکار بن چکے تھے اور ان کی دردناک اور بھیانک چیخوں سے صحرا گونجنے لگا تھا۔

عمران نے تیزی سے اپنے بیگ سے ریڈکلر کا محلول نکالا گو کہ یہ بہت بڑا رسک تھا کیونکہ اس نے پلاسٹک کے چہرے کو ہاتھوں میں لیا ہوا تھا جو اس کے سر پر تھا اور ہاتھ کے

Downloaded from Paksociety.com

چھوڑنے سے اس میں خلا بن چکا تھا جس سے سیاہ تیلے اس کے منہ کو کاٹ سکتے تھے لیکن عمران ہی کیا جو خطرات سے نہ کھیلے۔ وہ تیزی سے یہ ریڈ محلول چاروں اطراف پھینکنے لگا جس سے ہر طرف تیز اور ناگوار بو پھیلنے لگی جس سے سب کا دم گھٹنے لگا تھا لیکن اسی محلول کی وجہ سے سیاہ تیلے یہاں سے اڑ کر بھاگنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام سیاہ تیلے غائب ہو گئے۔

''اف بہت ہی خوفناک صحرائی عذاب تھا جو اچانک ہی ہمارے سر پر نازل ہو گیا تھا شکر ہے کہ ہم سب نے سلور سٹون لباس پہن رکھا تھا ورنہ ہمارا انجام بھی ان بدقسمت اسرائیلی سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کی طرح ہوتا''..... جوانا نے عمران کو پلاسٹک کا تھیلا اپنے سر سے ہٹاتے دیکھ کر کہا تو اسرائیلی ایجنٹوں نے بھی اس کی آواز سن کر اپنے گرد لپٹے ہوئے خیمے اور موٹے کپڑے جو پوری طرح اپنے گرد لپیٹے ہوئے تھے اتار دیے اور بے بسی سے اپنے چار ساتھیوں کو دیکھنے لگے۔

''شکر ہے ہمارے اہم ایجنٹ تو محفوظ ہیں''..... میجر ہیری نے کرنل ڈراس، کیپٹن لیزا، کیپٹن بریم، کیپٹن جانسن اور کیپٹن نائیک کی طرف دیکھ کر کہا۔

''لعنت ہے تم پر اپنے عام ایجنٹوں کی موت پر تمہیں کوئی افسوس نہیں ہے تو تم بھیڑیئے اور درندے فلسطینی بہن بھائیوں کو تو کچھ بھی نہیں سمجھتے ہو گے''..... عمران نے غصے سے گرج کر میجر ہیری سے کہا اس کے چہرے پر اتنا جلال اور غصہ تھا کہ دشمن ہونے کے باوجود میجر ہیری اس کے جلالی روپ کو دیکھ کر کچھ نہ کہہ سکا۔

''نہیں عمران۔ مجھے اپنے ان ساتھیوں کی بھیانک موت پر بے حد افسوس ہے اور میں یہاں صحرا میں اپنے بے شمار ساتھیوں کو کھو چکا ہوں اور اب ہم چند افراد ہی بچے ہیں مجھے اپنے ممبران کا افسوس ہے''..... کرنل ڈراس نے افسردہ لہجے میں کہا۔

کیپٹن لیزا کی آنکھوں میں اپنے چار ساتھیوں کا بھیانک حشر اور ان کی دردناک موت دیکھ کر آنسو نکل آئے۔

''جب تم لوگ کوئی خاطر خواہ انتظام ہی نہیں کر کے آئے تو پھر تمہارے یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے''..... جولیا نے بھی غصے سے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ گو کہ یہ ان کے

Downloaded from Paksociety.com

دشمن تھے لیکن انسانیت کا یہ بھیانک حشر دیکھ کر جولیا کی طرح صالحہ اور کراسٹی کے آنکھوں میں بھی نمی آ گئی تھی۔

''کرنل ڈراس۔تم اس ٹیم کے چیف ہو اور میں اپنی ٹیم کا چیف ہوں لیکن دیکھو اللہ کے کرم سے میرے سارے ساتھی محفوظ ہیں اور یہ بھی تمہاری طرح سوڈان کے ان ہی شمالی گھنے اور درندوں سے پر خطرناک جنگلوں سے نکل کر یہاں آئے ہیں اور ساتھی تمہارے مرے ہیں لیکن ان کا بھیانک حشر دیکھ کر دکھ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہو رہا ہے بے شک تم سب ہمارے بدترین دشمن ہو اور ہم تمہارے بدترین دشمن ہیں لیکن تم اگر اپنے ممبران کا خیال نہیں کر سکتے تو پھر تمہارے چیف ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جو اپنے ساتھیوں کو بھیانک موت مرنے کے لیے چھوڑ دے''.....عمران نے بدستور غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔

''ہاں عمران۔میں اقرار کرتا ہوں کہ میں تمہارے جیسا ذہین اور قابل لیڈر نہیں ہوں لیکن میں نے گریٹر اسرائیل کے لیے بہت کام کیے ہیں اس لیے تو ہمارے اعلیٰ حکام نے جی پی فائیو اور ریڈ آرمی جن سے تم کئی بار ٹکرا چکے ہو ان پر فوقیت دیتے ہوئے اس مشن پر روانہ کیا ہے اور گو کہ ملک کے مفاد کے لیے ایجنٹ قربانی دیتے رہتے ہیں لیکن مجھے اپنے ان ساتھیوں کی ایسی بھیانک موت کا دلی دکھ ہے اگر یہ تم اور تمہارے ساتھیوں سے ٹکر لیتے ہوئے لڑتے ہوئے مرتے تو مجھے پرواہ نہ ہوتی لیکن صحارا میں نہ تجربہ کاری کی وجہ سے میرے چار مزید ساتھی بھیانک موت سے دوچار ہوئے ہیں جس کا مجھے دلی دکھ ہے ہاں البتہ شمالی جنگلات میں کیپٹن بریم کی وجہ سے ہم بہت آفات سے بچے ہیں لیکن اب اچانک یہ چار بھیانک اموات پر مجھے خود پر بہت غصہ آ رہا ہے کہ اپنے کسی مقامی ایجنٹ کو ساتھ کیوں نہیں لایا''.....کرنل ڈراس نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''کیپٹن لیزا تم بے شک دنیا کے لیے لیڈی ڈیتھ مشہور ہو لیکن ہم پاکیشیائی تمہارے چیف اور تمہارے کسی ممبر کو کچھ نہیں سمجھتے اور شکست دینے کی طاقت رکھتے ہیں لیکن جو خود مرا ہوا ہو وہ دوسرے کو کیا مارے گا اس لیے اب اپنا راستہ بدل لو ہم تمہیں زندہ چھوڑ رہے ہیں لیکن اب پھر صحارا میں ہمارا اور تمہارا سامنا ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے ہوا تو ہم تم سب پر موت

Downloaded from Paksociety.com

بن کر نازل ہوں گے اب یہاں سے فوراً چلتے بنو''.....عمران نے میجر ہیری کی سنگدلی کے برعکس کرنل ڈراس کی باتوں اور اپنے ساتھیوں کی بھیانک موت پر کیپٹن لیزا کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اس بار نرم لہجے میں کہا۔

''عمران۔ہم گریٹر اسرائیل کی سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں اور تمہارے ساتھ تمہارے ساتھی اور پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں ہم تم لوگوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں لیکن اپنے ساتھیوں کی بھیانک موت پر فی الحال میں نے اپنا مشن ترک کر دیا ہے''.....کرنل ڈراس نے تیز لہجے میں کہا تو اس کا فیصلہ سن کر عمران اور اس کے ساتھی چونک گئے اور عمران نے دیکھا کہ اس کے فیصلے پر سوائے کیپٹن لیزا اور کیپٹن بریم کے سب کی آنکھوں میں سکون چھا گیا تھا جیسے پے در پے اپنے ساتھیوں کی بھیانک موت دیکھ کر ان کے اعصاب جواب دے چکے ہوں لیکن اپنے چیف اور دو اہم ممبران کیپٹن لیزا اور کیپٹن بریم کی وجہ سے بس خاموش تھے غالباً کیپٹن بریم اور کیپٹن لیزا نے بھی اپنے لیڈر کی بات پر خاموشی اختیار کر لی تھی۔

کرنل ڈراس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور سب ان سے دور ہوتے چلے گئے۔

''عمران۔یہ اسرائیلی ایجنٹ ہیں اور ہم سے جھوٹ بول کر عارضی طور پر یہاں سے چلے گئے ہیں''.....جولیا نے ان کے دور چلے جانے کے بعد کہا۔

''ہاں جولیا۔تمہاری بات درست ہے ان اسرائیلی ایجنٹوں کا واقعی کوئی بھروسہ نہیں ہے ہم ان کی باتوں پر اعتبار نہیں کر سکتے لیکن جولیا میں نے ان سب کی آنکھوں میں واضع خوف دیکھا ہے کہ ہاٹ ڈائمنڈ معلوم نہیں ملے یا نہ ملے مگر پے در پے ان کے ممبران مرتے جا رہے ہیں اور یہ اب سب واقعی خوفزدہ ہو چکے ہیں جو میں نے واضع ان کی آنکھوں میں دیکھا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ ہم سے دور ہونے کے بعد پھر سے ہاٹ ڈائمنڈ کا خیال اپنے دل میں لیے پھر رہے ہوں اور اسے ٹریس کرنے کی کوشش کریں لیکن اب یہ ہمارا سامنا کرنے سے کترائیں گے کیونکہ جب بھی ان کا ہم پاکیشیائی ایجنٹوں سے سامنا ہوتا ہے ان کو اللہ کے کرم سے نقصان ہی ہوتا ہے''.....عمران نے مسکراتے ہوئے یقین بھرے انداز میں کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''عمران صاحب۔اب آپ کا کیا ارادہ ہے''.....کراسٹی نے کچھ دیر بعد پوچھا کیونکہ یہ سب خاموش تھے۔

''تمہاری اور رابرٹ کی شادی کرانے کا صفدر اور صالحہ کی بھی ڈولی اٹھانے کا پروگرام ہے''.....عمران نے جھٹ سے جواب دیا۔

''توبہ ہے تم سے کوئی بھی سوال کرے تو اس کا الٹا جواب ہی دو گے''.....جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''اگر تم کہو تو تمہیں الٹا نہیں بلکہ سیدھی طرح جواب دوں گا بس دل سے تین دفعہ ہاں کہوں گا کیا تم تیار ہو''.....عمران نے جھٹ کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''بس کرو۔تم جیسا سنگدل انسان اس معاملے میں ہاں کہہ دے یہ ہو ہی نہیں سکتا''.....جولیا نے ٹھنڈی سانس لے کر بدسطور منہ بنا کر کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے بس اسے چھیڑنا ہی ہے کبھی سنجیدہ نہیں ہونا۔

ایک دفعہ پھر سب آگے بڑھنے لگے تھے حیرت انگیز طور پر ان کے اونٹوں کو سیاہ تیلوں نے کچھ نہیں کہا تھا۔

''عمران صاحب۔ہمارے اور اسرائیلی ایجنٹوں کے اونٹ تو سیاہ تیلوں جیسے خطرناک خون چوس سے بالکل محفوظ رہے ہیں آخر اس کی کیا وجہ ہے''.....کراسٹی نے پوچھا۔

''اس کی وجہ میں بتاتا ہوں دراصل جہاں اونٹ کو صحرا کا بادشاہ کہا جاتا ہے وہاں اونٹ تپتے صحرا میں سفر کرتا ہے اور اپنے کوہان میں پانی سٹا کر لیتا ہے اور موقعے کی مناسبت سے اسے پیتا ہے جو کہ اس جانور کی حیرت انگیز خصوصیت ہے اور ان کے مسام سے ایسی بو نکلتی ہے کہ جو انسانوں کو محسوس نہیں ہوتی لیکن سیاہ تیلے جیسے موذی خون چوس مکھیاں یا حشرات اونٹ کو کچھ نہیں کہتے جو کہ ایک حیرت انگیز بات ہے''.....کیپٹن شکیل نے کراسٹی کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہم سنبلاک کے ایریئے کے قریب پہنچنے والے ہیں''.....یکلخت عمران نے ایم پی فیکٹر کی طرف دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر بعد یہ سنبلاک میں پہنچ چکے تھے اور یہاں ان کو ٹیلوں کی رنگت تھوڑی سی مختلف نظر آئی۔

Downloaded from Paksociety.com

عمران صاحب، ۔ یہ ٹیلوں کی رنگت تھوڑی مختلف ہے''.....صفدر نے کہا۔

''ہاں صفدر۔ دراصل یہاں سنبلاک میں عموماً مونڈرز چلتے رہتے ہیں اور اس کے علاوہ سیاہ تیلے بھی یہاں پائے جاتے ہیں جو یہاں سنبلاک سے ہی اٹھتے ہیں اور پھر صحرا کے باقی حصوں میں پھیل جاتے ہیں صحرائے اعظم کا یہ حصہ بہت ہی خطرناک اور ایک لحاظ سے ڈینجرزون اور ڈیتھ ایریا کہلاتا ہے جس میں ہم اب داخل ہو چکے ہیں''.....عمران نے سنجیدہ لہجے میں ان کو سمجھایا۔

''یہاں صحرائے اعظم میں ہم سے پہلے ہی میجر پرمود صاحب اور ڈاکٹر سائمن صاحب پہنچ چکے ہیں اور کرنل فریدی صاحب بھی ہماری طرح شمالی جنگلوں سے نکل کر پہنچ چکے ہوں گے کیونکہ ہماری طرح یہ تینوں پارٹیاں بہت پاورفل ہیں اور ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے لیے ہم سب یکجا ہو سکتے ہیں''.....جوانا نے کہا۔

یہ سب مسلسل آگے بڑھتے جا رہے تھے یہاں تک کہ شام کے دھندلکے پھیلنے لگے تھے اور گرمی کی ہدت میں بھی نمایاں کمی ہو چکی تھی کیونکہ سورج اپنا روپ کھو چکا تھا اور اب چاند کا راج صحرا میں ہونے والا تھا اور آفتاب کے بعد مہتاب کی روشنی سے صحرا کی ریت کے ذرے چمک جانے والے تھے جس سے صحرا کا ماحول بہت ہی دلکش ہو جاتا تھا اور ساتھ ہی سردی کی شدت بھی بڑھتی جاتی تھی۔ عمران کے کہنے پر یہ مسلسل اپنا سفر جاری رکھے ہوئے تھے کیونکہ یہ سب بہت ہی خطرناک صحرائی ایریئے میں تھے۔

اچانک عمران نے اپنے ایم پی فیکٹر پر نظر ڈالی تو چونک گیا۔

''اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جوزف اور خاور بھی یہاں پہنچ چکے ہیں اور ان کے ساتھ میجر پرمود، ڈاکٹر سائمن اور کرنل فریدی کے ساتھی بھی شامل ہیں''.....عمران نے حیرت سے کہا تو سب چونک کر عمران کو دیکھنے لگے۔

☆.....☆.....☆

کیپٹن طارق کے چہرے پر خوف دیکھ کر میجر پرمود حیران ہو گیا۔

''کیا بات ہے کیپٹن طارق۔ تمہارے چہرے پر اچانک یہ خوف طاری کیوں ہو گیا ہے''.....میجر پرمود نے پوچھا۔ اس وقت میجر پرمود اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا اور ڈاکٹر

Downloaded from Paksociety.com

سائمن اوراس کے ساتھی دوسرے خیموں میں تھے۔

''یس سر۔ بہت پریشان کن بات ہے۔ یہاں صحرا میں سال میں ہی ایک آدھ بار سیاہ تیلوں کا طوفان اٹھتا ہے جو صحرا میں ہونے والے جانداروں کا صفایا کر دیتا ہے اوران کا ٹڈی دل لشکر اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ ان کا مقابلہ کسی صورت نہیں کیا جا سکتا۔ یہ خون کے ساتھ گوشت کو بھی چٹ کر دیتے ہیں ہمیں جلدی سے خیموں کے اندر جا کر خیموں کو بند کر دینا چاہیے''.....کیپٹن طارق نے کہا اور جلدی سے ڈاکٹر سائمن اوراس کے ساتھیوں کے خیموں کی طرف بڑھا جو کھانا کھانے کے بعد آرام کر رہے تھے۔اس کی بات سن کر کیپٹن مائیکل چونک گیا اوراس کے چہرے پر خوف نمودار ہو گیا جیسے اس آفت کے بارے میں معلومات رکھتا ہو۔

''اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ گو کہ سال یا دو سال میں صحرائے اعظم میں ان سیاہ تیلوں کا طوفان اٹھتا ہے اور پھر صحرا کی گہری ریت کے اندر جا سوتے ہیں لیکن جہاں بہت زیادہ طوفان آتے ہوں وہاں یہ بھی سال بعد باہر نکل ہی آتے ہیں۔ وہاں حیرت انگیز طور پر سوائے اونٹوں کے ہر جاندار چیز چاہے وہ انسان ہو، پرندہ ہو یا جانور چاہے درندہ ہی کیوں نہ ہو، سب کے سے چمٹ کر اس کے وجود کا صفایا کر دیتے ہیں''.....کیپٹن مائیکل نے کہا۔

''مگر اونٹ کو یہ کیوں کچھ نہیں کہتے''.....ہرشل نے چونک کر پوچھا۔

''ابھی اس کا وقت نہیں ہے کیپٹن طارق۔ آپ اپنے ساتھیوں کے پاس جلدی جائیں اور ہمیں اونٹوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے لیکن اپنے خیموں کو مکمل طور پر جلدی سے بند کر دینا چاہیے''.....کیپٹن مائیکل نے کہا تو کیپٹن طارق اب جلدی سے اپنے ساتھیوں کے خیمے میں چلا گیا اور دونوں گروپوں نے اپنے خیموں کو بند کر دیا۔ ان کے خیمے پیراشوٹ کے تھے اوراس طرح کے تھے کہ مکمل طور پر بند ہو سکتے تھے کہ مکھی بھی نہ گھس سکے۔ خیمے اس انداز کے تھے کہ شیشہ ٹائپ سفید پیراٹوشی پردے لگے ہوئے تھے جس سے باہر کا نظارہ دیکھا جا سکتا تھا۔

ان کے انتظام کرنے کے تھوڑی دیر بعد ہی یہاں سے سیاہ تیلوں کا ٹڈی دل لشکر گزرنے لگا لیکن چونکہ یہاں سب ہی محفوظ تھے اس لیے یہ لشکر آگے بڑھنے لگا جہاں غالباً

Downloaded from Paksociety.com

سنبلاک کے قریب پہنچنے والے عمران اور اس کے ساتھی اور اسرائیلی سیکرٹ سروس کے ممبران موجود تھے۔ کچھ دیر بعد یہاں سے سیاہ تیلوں کا لشکر نکل گیا اور آگے بڑھ گیا تو کیپٹن طارق باہر نکل آیا اور ڈاکٹر سائمن کے ساتھی بھی باہر نکل آئے۔ یہ

'بہت ہی زیادہ تعداد میں یہ سیاہ تیلے تھے''.....رالف نے خوف سے کہا۔

''ہاں صحرائے اعظم کو موت کا صحرا کیوں کہا جاتا ہے اس کی یہ وجہ نہیں کہ یہ بہت طویل ہے بلکہ یہاں بہت ہی عظیم طوفان چلتے ہیں اور اس کے علاوہ دیگر خطرات بھی ہیں جیسا کہ سیاہ تیلے اور بعض جگہ صحرا دھوکہ بھی دیتے ہیں جیسے کہ صحرا میں بھٹکے ہوئے لوگوں کو دور سے پانی نظر آتا ہے لیکن وہ دھوکہ ہوتا ہے اور ریت کے چمکنے سے پانی محسوس ہوتا ہے جو کہ ریت کے چمکتے ذرے ہی ہوتے ہیں اور ہم انہیں موت کے صحرائی علاقوں میں بھٹک رہے ہیں''.....مادام کوشیلا نے اس بار کہا۔

''گریٹ صحارا کے ڈیزرٹ میں بعض جگہ نخلستان بھی پائے جاتے ہیں لیکن بہت کم جگہ پر ہوتے ہیں جن کا ملنا خوش نصیبی ہوتا ہے''.....ڈاکٹر سائمن نے کہا۔،،

اب ایک بار پھر وہ اپنے خیموں میں چلے گئے اور پانچ گھنٹے تک آرام کرتے رہے۔ پھر انہوں نے سنبلاک جیسے خطرناک صحرائی حصے کے اندر جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس دوران میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن دونوں نے ہی اپنے اپنے جدید آلات نکالے ہوئے تھے لیکن ابھی تک ان کو ہاٹ ڈائمنڈ کا کوئی انڈیکیٹر نظر نہیں آیا تھا۔ اچانک ان کو ایک ہیلی کاپٹر نظر آیا جو بلندی پر تھا مگر اسے دیکھ کر سب چونک گئے۔ ان دونوں گروپوں کے ممبران اپنے اپنے لیڈر میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن کے کہنے پر نیچے لیٹ گئے اور خود کو گرم ترین ریت کے بجائے اس میں چھپنے لگے کیونکہ دشمن گروپ ہونے کی وجہ سے یہ اس کا مقابلہ کر سکیں۔ ہیلی کاپٹر ریت کا طوفان اڑاتے ہوئے سنبلاک کے اسی حصے میں اتر گیا کیونکہ یہ جو بھی پارٹی تھی اسے انسان اور خاص کر اونٹ نظر آ گئے تھے۔

اچانک کرنل فریدی ہیلی کاپٹر سے اترا اور اس کے ساتھی بھی اس میں سے اترنے لگے تو اس پارٹی کو دیکھ کر سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی گو کہ صحرا میں اس سے کافی فاصلے پر اترے تھے کہ کہیں دشمن جو چھپے ہوئے ہوں اچانک

Downloaded from Paksociety.com

ان پر اٹیک نہ کر دیں لیکن اب میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن اور ان کے ساتھی آگے بڑھے تو کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں نے بھی ٹیلی سکوپ سے ان کو دیکھ لیا۔

دراصل کرنل فریدی اور اس کی ٹیم بھی شمالی جنگلوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے الگ ہونے کے بعد اب سنبلاک جانے کا پروگرام بنا چکی تھی اور ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہی اپنے ایک مقامی ایجنٹ کی مدد سے سنبلاک میں ہی اترے تھے کہ ان کی ملاقات میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن اور ان کے ساتھیوں سے ہوگئی تھی۔

''واہ کرنل صاحب۔آپ بھی عین موقع پر آ ہی گئے ہیں بڑی عمر ہے آپ کی''.....میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن نے کرنل فریدی سے گلے لگتے ہوئے کہا اور اب کرنل فریدی کے ساتھی بھی میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن کے ساتھیوں سے ملنے لگے تھے۔کیپٹن حمید نے تمثیلہ، مادام کوشیلا اور بیرسٹر کلارہ سے پرتپاک طریقے سے ہاتھ ملایا تھا۔کیپٹن مائیکل نے بھی گرم جوشی سے روزا، رشیدہ اور انسپکٹر ریکھا سے ہاتھ ملایا۔

''ویسے حیرت ہے کہ آپ دونوں پارٹیاں یکجا ہو کر کام کر رہی ہیں ورنہ آپ دونوں علیحدہ ہی کام کرنے کے عادی ہیں''.....سب سے ملنے ملانے کے بعد کرنل فریدی نے میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن کو اکٹھا دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں کرنل صاحب۔ہم شروع سے مشترکہ نہیں تھے''.....ڈاکٹر سائمن نے کہا اور کرنل فریدی کو صحرا میں بیتے ہوئے واقعات بتا دیئے تو ہریش نے بھی کرنل فریدی کے کہنے پر ان کو شمالی جنگلوں کے واقعات بتا دیئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ عمران صاحب بھی آپ کے ساتھ تھے اور آپ کے ساتھی اور عمران صاحب کے ساتھی شمالی جنگلوں میں مل کر ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کی کوشش کر چکے ہیں''.....میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کرنل صاحب۔اس کا مطلب ہے عمران سے بھی ہماری ملاقات کسی وقت ہو ہی جائے گی کیونکہ عمران پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہے اور وہ بھی شمالی جنگلوں سے نکل کر یہاں کسی وقت پہنچ جائے گا بلکہ کسی اور سمت سے پہنچ چکا ہو کیونکہ بہرحال سنبلاک کا علاقہ چھوٹا نہیں ہے بلکہ بہت بڑا ہے اور اس میں کئی عظیم ٹیلے بھی ہیں اور خطرناک جھکڑ چلنے میں

Downloaded from Paksociety.com

بہت مشہور ہے''.....ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

''ویسے مجھے بلیک سپارک کی سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کون سی تنظیم ہے جس کا ذکر آج تک ہم نے نہیں سنا لیکن اچانک ہی صحرا میں ان کا میرا اور ڈاکٹر سائمن سے سامنا ہوا تھا اور ہمارے ساتھیوں کے آنے سے ان کو بھاگنا پڑا تھا ورنہ میں، تمثیلہ، ڈاکٹر سائمن اور مس کلارہ مشکل میں پڑ چکے تھے''.....میجر پرمود نے کرنل فریدی کو اس بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

''میجر پرمود اور ڈاکٹر صاحب۔ ہمیں سب سے پہلے ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنا چاہیے۔ گرین ڈائمنڈ کی وجہ سے ہمارے اور پاکیشیا کے سائنس دانوں نے ایسی ایجادات کر لی ہیں جن کی وجہ سے ایٹمی پاور سیکٹر کو کافی پاور مل چکی ہے لیکن پھر بھی جس نے بھی آپ دونوں کے ملکوں میں یہ خطرناک حرکت کی ہے وہ ہمارے ملکوں میں بھی کسی اور طریقے سے یہ گھٹیا حرکت کر سکتے ہیں لیکن ہمارے سائنس دانوں کے خیال کے مطابق ہاٹ ڈائمنڈ یعنی گرم پتھر جیسے نایاب ذخائر سے وہ ایسے پاور فل سائنسی آلات بنا لیں گے جس سے ایٹمی پاور سیکٹر کو کسی جدید سائنسی آلات سے بلاکیج نہیں کیا جا سکے گا اور ہمیں سب سے پہلے اسے ٹریس کرنے کو ہی فوقیت دینی چاہیے بعد میں معلوم کر ہی لیں گے کہ یہ گھٹیا حرکت کس تنظیم نے کی ہے پھر اس سے نمٹنے کا پروگرام بنائیں گے''.....کرنل فریدی نے کہا۔

اب یہ تینوں پارٹیاں یکجا ہو کر ایک دفعہ پھر آگے بڑھنے لگیں۔ کرنل فریدی نے اپنے مقامی ایجنٹ کو ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہی رکھا تاکہ ہیلی کاپٹر کو محفوظ رکھا جا سکے۔

''میرے خیال میں ہم تینوں گروپ کے پاس ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کے لیے جدید آلات ہیں اور ایک ساتھ رہنے کی صورت میں ہو سکتا ہے ہمیں اسے ٹریس کرنے میں دیر ہو جائے اور اس وقت بے شک صحرا سنبلاک کا صحرا سورج کی وجہ سے گرم تو دیگر صحرائی علاقوں کی طرح ہے لیکن یہاں اچانک ہی طوفانی جھکڑ اتنی زیادہ شدت سے چلتے ہیں کہ قافلے کے قافلے اس کی نذر ہو جاتے ہیں اس لیے ہمیں الگ الگ سمتوں میں ہو جانا چاہیے تاکہ اپنے اپنے جدید آلات سے اسے ٹریس کیا جا سکے''.....کیپٹن حمید نے مشورہ دیا۔

Downloaded from Paksociety.com

''کیپٹن حمید۔آپ کا مشورہ تو اچھا ہے لیکن بات وہی ہے کہ یہاں طوفان اتنی شدت سے چلتے ہیں کہ قافلے بھی درہم برہم ہو جاتے ہیں اس لیے میرے خیال میں ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے ہمیں ایک ساتھ ہی سفر کرنا چاہیے۔بے شک صحرائے سنبلاک کا ایریا دیگر علاقوں کا طرح بہت طویل ہے اور ہم سب کو وقت لگ سکتا ہے لیکن خوفناک طوفان کی وجہ سے ہم سب ایک ساتھ ہوئے اور یک دوسرے کا سہارا بنے تو مشکل سے نکل سکتے ہیں ورنہ مشکل میں پھنس جائیں گے''.....مادام کوشیلا نے کیپٹن حمید کی طرف دیکھ کر کہا۔

''مادام کوشیلا۔آپ خود تو ہلکی پھلکی ہیں لیکن خطرناک فائٹر ہونے کے ساتھ آپ کی بات میں وزن ہے۔اس خطرناک ایریئے میں ہم تینوں گروپوں کو ایک ساتھ ہی رہنا چاہیے''.....کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''شکر کرو برخوردار یہاں عمران نہیں ہے ورنہ یہاں تمہاری شوخیوں کے بجائے چہرے پر بارہ بجے ہوتے''.....کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا تو پھر ہنس پڑے۔

''اس احمق کا نام مت لیں کیونکہ وہ احمق تو بس حماقتیں ہی کرتا رہتا ہے کام وام تو اسے کچھ نہیں آتا''.....کیپٹن حمید نے عمران کا نام سن کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بالکل کیپٹن حمید آپ درست کہہ رہے ہیں عمران جیسا فضول انسان ہی اس دنیا میں کوئی نہیں ہے''.....کمشنر رالف نے بھی کیپٹن حمید کی طرف داری کرتے ہوئے کہا کیونکہ جس طرح عمران کی ٹیم میں تنویر عمران سے خار کھاتا تھا اسی طرح کرنل فریدی کی ٹیم میں کیپٹن حمید عاشق مزاج اور زندہ دل ہونے کے باوجود عمران سے بہت خار کھاتا تھا جبکہ ڈاکٹر سائمن کی ٹیم میں کمشنر رالف عمران سے بہت خار کھاتا تھا۔

''لیکن میرے نزدیک عمران صاحب جیسا عظیم انسان شاید ہی کوئی ہو جو ہر مشن میں اپنی خداداد صلاحیتوں سے کامیاب ہی ہوتا ہے''.....انور نے کیپٹن حمید اور رالف کے منہ سے عمران کی بدتعریفی سن کر کہا۔

''نہیں انور۔وہ صرف احمق ہے جسے سوائے حماقتوں کے اور کوئی کام نہیں آتا''..... کیپٹن حمید نے منہ بنا کر کہا۔رالف کی طرح اس کا منہ بھی بن گیا تھا۔

اس دوران ان کو مسلسل سفر کرتے ہوئے کافی دیر ہو گئی۔اچانک ڈاکٹر سائمن چونک گیا

Downloaded from Paksociety.com

اوراس کے چہرے پر جوش نمودار ہو گیا۔اس وقت سب ہی ایک بڑے اوراونچے ٹیلے کے قریب موجود تھے۔اچانک کرنل فریدی کی چھٹی حس بیدار ہو گئی اوراس نے سانس بند کر لیا۔میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن نے بھی کوئی خاص خطرہ محسوس کر لیا تھا اس لیے ان دونوں نے بھی اپنے سانس بند کر لیے۔پھر تینوں نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو سانس بند کرنے اور تیزی سے نیچے لیٹنے کو کہا اور خود بھی تینوں بجلی کی رفتار سے نیچے لیٹ گئے۔ان تینوں نے سانس بند کر لیے تھے۔اسی دوران اچانک وہاں زوردار دھماکہ ہوا اور اانتہائی کثیر گہرا دھواں پھیلتا چلا گیا۔گونجدار دھماکے کی وجہ سے اس دھویں میں کئی چیخیں بھی بلند ہوئی تھیں۔

☆.....☆.....☆

بلیک ڈیتھ کے ہرکاروں نے جس چار ممالک کی مشترکہ پارٹی کو دیکھا تھا وہ جوزف اور ڈریگن سلاکا وغیرہ تھے۔چاروں خاص ہرکاروں نے خیمے کو غور سے دیکھا اور نیچے لیٹتے ہوئے آگے بڑھنے لگے اور خیمے کے قریب خاموشی سے پہنچ گئے یہ سب غیر محسوس انداز سے ان کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے تھے تاکہ ان کو قابو کر کے ان سے ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔رینا مونڈارے اور ژونڈاری نے دو بے ہوش کر دینے والے کیپسول بم نکالے اوران چاروں نے اپنا سانس بند کر دیا اوراس کو خیمے کے اندر ڈالا تو انہوں نے ان سب کو چونکتے ہوئے دیکھا لیکن اب دیر ہو چکی تھی اور سب ہی اٹھ رہے تھے لیکن پھر لڑھک کر بے ہوش ہوتے چلے گئے۔

''چلو ان سب کو بندھوا دو تاکہ ان سے پوچھ گچھ کر سکیں''.....میجر سارگن نے کہا تو ژونڈاری نے اشارے سے اپنے ہرکاروں کو بلایا اوران کو باندھنے کا کہا۔

''مضبوط طریقے سے ان سب کو باندھنا ہے کیونکہ یہ عمران، میجر پرمود، کرنل فریدی اور ڈاکٹر سائمن جیسے دنیا کے خطرناک سیکرٹ ایجنٹوں کے ساتھی ہیں اور پانسہ پلٹنا ان کے لیے عام بات ہے''.....جیفر ڈ سلاکا نے ہرکاروں سے سخت لہجے میں کہا۔ان کو باندھنے کے بعد مخصوص طریقے سے ہوش دلا کر کھڑا کر دیا گیا۔

''کیا مطلب۔تم بلیک ڈیتھ کے ہرکارے بھی یہاں موجود ہو اور ہمیں کس لیے بے ہوش کیا ہے''.....انسپکٹر جگدیش نے حیرت اور غصے سے کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''کیوں کیا تم سب اور تمہارے دیگر گروپ ہی ہاٹ ڈائمنڈ کے متلاشی ہو یا ہم اناڑی ہیں جو ہاٹ ڈائمنڈ جیسے نایاب ذخائر سے کچھ کام کرنا نہیں جانتے''.....رینا مونڈارے نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''برادر۔تم نے ہمیں گھٹیا طریقے سے پکڑ کر باندھ کر اچھا نہیں کیا تم جانتے ہو کہ ہم سب کن عظیم سیکرٹ ایجنٹوں کے ساتھی ہیں''.....ڈریگن سلاکا نے اپنے بھائی جیفر ڈسلاکا کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''برادار تنظیم کے مفاد کے لیے خون کے رشتے کوئی اہمیت نہیں رکھتے بے شک تم ڈاکٹر سائمن جیسے دنیا کے نامور ڈانسر ذہین سائنس دان اور خطرناک فائرنگ اور دنیا کے معروف سیکرٹ ایجنٹ کے ممبر ہو لیکن میں بھی دنیا کی سب سے پاورفل ایجنسی بلیک ڈیتھ کا ہرکارہ ہوں اور بلیک ڈیتھ کے گریٹ مشن کے لیے میں ہر کام کر سکتا ہوں اور تمہارا خون بھی کر سکتا ہوں اس لیے ہمیں بتا دو کہ ہاٹ ڈائمنڈ یہاں سنبلاک میں کہاں ہیں''.....جیفر ڈسلاکا نے بے پرواہ ہو کر اپنے بھائی ڈریگن سلاکا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو تم سب یہ سمجھتے ہو کہ ہمیں بلیک ڈائمنڈ کے اصل لوکیشن کا معلوم ہے تو یہ تم سب کی غلط فہمی ہے اگر ایسا ہوتا تو ہم اب تک اسے حاصل کر چکے ہوتے لیکن ہمیں اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے''.....خاور نے سپاٹ لہجے میں کہا اور سب ہی اپنے گرد رسیوں کو اپنے ناخنوں میں چھپے بلیڈوں سے کاٹنے کی کوشش کرنے لگے تھے اور چونکہ ان کے ہاتھ پیچھے کی طرف باندھے گئے تھے اس لیے غیر محسوس انداز سے ایسا کر رہے تھے لیکن رسیاں بہت ہی سختی سے باندھی گئی تھیں۔

''بلیک ڈیتھ والو تم نے ہمیں باندھ کر اچھا نہیں کیا تم جانتے ہو کہ میں کرنل فریدی صاحب کا ممبر ہوں اور تم سے ڈرنے والا نہیں ہوں''.....انسپکٹر جگدیش نے سخت لہجے میں کہا اور حیرت سے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر سختی دیکھ کر قاسم اور ٹونی نے بھی اپنے چہروں کو نارمل رکھا ہوا تھا حالانکہ بلیک ڈیتھ جیسی دنیا کی خوفناک تنظیم کے ہرکارے کے سامنے بندھا ہونے کی وجہ سے بے بس محسوس کر کے خوفزدہ تھے لیکن اب جی کرا کے خاموش تھے۔

''مسٹر خاور اور جوزف۔تم دونوں عمران جیسے شیطان کے ساتھی ہو اور ہمیں معلوم ہے

Downloaded from Paksociety.com

کہ جہاں عمران اور اس کے ساتھی پہنچ جائیں وہاں ٹارگٹ کا حصول نہ ہو یہ ناممکن ہے اور ظاہری بات ہے ٹارگٹ ہاٹ ڈائمنڈ ہی ہے تو جلدی سے بکو کہ ہاٹ ڈائمنڈ کہاں ہیں''.....میجر سارگن نے غصے سے کہا۔

''تم سب شاید بکواس کرنا جانتے ہو ایک دفعہ ہمارے ہاتھ کھول دو اور مردوں کی طرح فائٹ کرو پھر دیکھتے ہیں کہ تم سب کس پانی میں ہو''.....جوزف نے غصے سے کہا۔

''نہیں مسٹر جوزف۔ یہ بزدل مزدل سر پھر آ ایسے ہی باتیں قرتے ہائیں میں یہ قرنل صاحب میرے دوشت ڈاکٹر اور میرے خالہ جاد عمران کے شاتھیوں سے بہوت ڈرتے ہیں اش لیے گھٹیا پن سے بے ہوش موش کر کے باندھ دیا ہائے''.....قاسم نے کہا تو بلیک ڈیتھ کے چاروں ہرکارے اسے گھورنے لگے۔

''اوہ تو کافرستان کا گوشت کا پہاڑ بھی بھڑکیں مارنا جانتا ہے۔ احمق انسان ہم بلیک ڈیتھ والے ہیں جو کسی سے ڈرتے نہیں ہیں''.....ژونڈاری نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''لاٹوش، میجر پرمود جو خود کو موت کا متلاشی کہتا ہے تم اس کے دوست ہو بتاؤ اگر تمہیں ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں معلوم نہیں تو تم سب یہاں صحارا جیسے موت کے صحرا کے اس خوفناک ایریئے میں کیا کرنے آئے ہو''.....رینا مونڈارے نے اس بار لاٹوش کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ڈائمنڈ بیوٹی۔ جب تم بولتی ہو تو یو لگتا ہے جیسے پھول برس رہے ہوں میں تم پر صدیوں سے فدا تھا اور آج شرف ملاقات بھی نصیب ہو گیا لیکن تم بھول رہی ہو میرا نام لاٹوش نہیں بلکہ کوئی اور نام ہے''.....لاٹوش نے رینا مونڈارے کے غصے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کسی ٹھیٹھ عاشقوں کی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس مسخرے کی بات پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''اچھا تو کیا نام ہے تمہارا''.....ژونڈاری نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے لاٹوش سے پوچھا۔

''میرا نام چٹاخہ ہے میری دلربا مس کھٹا کا''.....لاٹوش نے احمقانہ انداز میں کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''بکواس مت کرو۔میرا نام ژونڈاری عرف لیڈی ہنٹر ہے جو تم جیسوں کی کھال ادھیڑنا جانتی ہے''.....ژونڈاری نے غصے سے کہا۔

''چٹاخہ۔یہ کیا بکواس ہے۔تم لاٹوش ہی ہو لیکن یہ چٹاخہ سے تمہارا کیا مطلب ہے''.....جیفر ڈسلاکا نے سخت لہجے میں کہا۔

''چٹاخہ کا مطلب ہے تم جیسے گھٹیا عالمی دہشت پسند مجرموں کا بجانے والا پٹاخہ اور واقعی کچھ دیر بعد ہم تم سب کا بجا دیں گے کھٹا کا''.....لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے اور بلیک ڈیتھ کے یہ چاروں خاص ہرکارے غصے سے لاٹوش کو دیکھنے لگے۔

''لاٹوش۔ہم جانتے ہیں کہ تمہاری زبان بھی عمران جیسے احمق شیطان کی طرح بہت تیز چلتی ہے لیکن جب ہم تم سب کا حشر کریں گے تو پھر تمہاری تمام شوخیاں ختم ہو جائیں گی''.....میجر سارگن نے غصے سے کہا۔

''وایسے جنڈاری۔تم اور رینا مینا بہت تگڑی فل فلوٹی ہو ہم سے میٹھی میٹھی باتیں کرو غصہ مسہ آپھ پر اچھا نہیں لگتا''.....قاسم نے ژونڈاری کی طرف دلربا انداز میں دیکھتے ہوئے کہا جیسے ژونڈاری اور رینا مونڈارے اس کا دل بہلانے ہی یہاں آئی ہوں۔

''بکواس صرف بکواس۔تم سب بہت بولتے ہو اب سب جلدی سے بکو''.....ژونڈاری نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اچھا تو آپ کا نام بکواس ہے بہت ہی گھٹیا ترین میرا مطلب ہے پیارا نام ہے''.....ٹونی نے کہا تو پھر سب زور سے ہنس پڑے اور بلیک ڈیتھ کے ہرکارے ان مسخروں کو دیکھ کر قہر آلود نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

''میرے خیال میں ہم وقت برباد کر رہے ہیں سب کو بھون ڈالو''.....میجر سارگن نے غصے سے کہا۔

''میجر سارگن۔ہم وائٹ سپارک کے بارے میں جان کاری کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں''.....اچانک کچھ سوچ کر خاور نے ان چاروں کی طرف دیکھ کر کہا تو چاروں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب۔یہ وائٹ سپارک کون سی تنظیم ہے''.....جیفر ڈسلاکا نے چونکتے ہوئے

Downloaded from Paksociety.com

کہا۔

''معلوم نہیں لیکن یہی وہ گروپ ہے جس نے ہمارے اور بلگارنیہ کے ایٹمی سیکٹر پاور کو کسی پاورفل سائنسی آلات سے بلاکیج کیا ہے''.....ڈریگن سلاکا نے کہا۔

''اوہ تو تم یہاں ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے نہیں بلکہ کسی وائٹ سپارک تنظیم کا کھوج لگانے آئے ہو''.....ڈریگن سلاکا نے چونک کر کہا۔

''ہم دونوں کام کرنے آئے ہیں اور ہمارے لیڈرز ہم سے پہلے ہی یہاں صحارا میں ہیں''.....انسپکٹر جگدیش نے کہا۔

''لیکن ہماری اطلاع کے مطابق تو تمہارے باس، خاور اور جوزف کا لیڈر تو شمالی جنگلوں میں تھے''.....ژونڈاری نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہوں گے لیکن ہم یہاں چار ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ مل کر وائٹ سپارک کا کھوج اور ہاٹ ڈائمنڈ کو بھی تلاش کرنے آئے ہیں''.....جوزف نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ہاٹ ڈائمنڈ تو اب تم سب کو اوپر جا کر ہی ملے گا مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ''..... جیفرڈ سلاکا نے کہا۔

''یار تم جنگلی بھیڑیئے ہو کر بھی کتے کی طرح بھونکتے بہت ہو تھوڑا کم بھونکا کرو''..... لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔

''فائرنگ''.....میجر سارگن زور سے دھاڑا۔

''ایک منٹ تم جانتے ہو کہ جب کوئی حسین پٹاخہ لڑکی مجھ سے سپیشل محبت کرتی ہے تو میرے ذہن میں اچھوتے آئیڈیاز آتے ہیں تو ڈائمنڈ بیوٹی زرا مجھ سے کھل کر سپیشل محبت کرنا میں تمہیں ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں اچھا آئیڈیا بتا سکتا ہوں''.....ٹونی نے کہا۔

''رکو اس مسخرے کا شوق بھی پورا کر ہی دوں کیا یاد کرے گا آخر یہ میری رقیب خاص کلارہ کا بڑا بھائی ہے''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''ارے واہ۔ آج تو میری سسٹر کی رقیب مجھ سے محبت کا اظہار کرے گی''.....ٹونی نے مسکراتے ہوئے کہا تو رینا مونڈارے نے طنزیہ انداز میں ٹونی کی طرف دیکھا لیکن اسے اپنی طرف دلکش مسکراہٹ سے دیکھتا دیکھ کر ٹونی کا چہرہ کھل اٹھا۔ رینا مونڈارے نے پوری

Downloaded from Paksociety.com

قوت سے اس کے منہ پر طمانچہ رسید کیا تو ٹونی کا چشمہ دور جا گرا اور اس کا منہ دوسری طرف گھوم گیا۔ٹونی نے پہلے اپنی عادت کے مطابق خشک نگاہوں سے رینا مونڈارے کو دیکھا پھر مسکراتے ہوئے ان چاروں کو دیکھنے لگا۔

''اوہ تو یہ بات ہے تم دنیا کو بیوقوف بناتے رہے''.....ٹونی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔بابا رستم تم کیا کہنا چاہتے ہو''.....انسپکٹر جگدیش نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''لگتا ہے کوئی بہت ہی اہم انکاشاف بابا رستم کے دماغ میں آیا ہے''.....خاور نے بندھا ہونے کے باوجود مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسٹر خاور آپ درست کہہ رہے ہیں واقعی ڈائمنڈ بیوٹی کی سپیشل محبت نے مجھے ان کا بچھایا ہوا خوفناک جال کا آئیڈیا میرے سوئے ہوئے دماغ کو بتا دیا ہے''.....ٹونی نے کہا۔

''کیا مطلب۔تم کیا کہنا چاہتے ہو مسخرے''.....ژونڈاری نے حقارت سے کہا۔

''لیڈی ہنٹر،ڈائمنڈ بیوٹی،میجر سارگن اور ہمارے ساتھی ڈریگن سلاکا کے لیڈی کلر وولف برادر جیفر ڈسلاکا تم اور تم چاروں کا باس ماسٹر اسکاٹا اتنا خوفناک جال بچھاؤ گے جس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا''.....ٹونی نے اس بار سنجیدگی سے ان چاروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔کیا کہنا چاہتے ہو''.....جیفر ڈسلاکا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''تو تم اس بار اتنی خوفناک گھٹیا ترکیب بھی استعمال کرو گے اور جہاں تک میرا مائینڈ مجھے بتاتا ہے تو بلیک سپارک دراصل کوئی نئی تنظیم نہیں ہے بلکہ اس خوفناک جال کو تم بلیک ڈیتھ کے ہرکاوں اور ماسٹر اسکاٹا نے وائٹ سپارک کو بنایا ہے اور تمہاری تنظیم کا نام بلیک ڈیتھ ہے اور تم ہر چیز بلیک سے ہی منسوخ کرتے ہو جیسا کہ بلیک ماسک بلیک لباس،بلیک برڈ وغیرہ اس لیے تم نے سوچا کہ کسی کے ذہن میں ہی نہیں آئے گا کہ بلیک ڈیتھ اس بار خاموشی سے یہ گیم بھی کھیلے گی لیکن تم چاروں کے باس ماسٹر اسکاٹا اور تم سب نے یہ گھٹیا چال چلی ہے خاموشی سے اپنی تنظیم کے ہرکاروں کو وائٹ سپارک کا نام دیا اور وائٹ سپارک نے بلیک ڈیتھ کا نمائندہ ہونے کے باوجود وائٹ سپارک کو استعمال کرتے ہوئے

Downloaded from Paksociety.com

ہمارے اور بلگارنیہ کے ملک کو نقصان پہنچایا کیونکہ ماسٹر اسکاٹا بھی اپنے مرحوم بھائی جسے ہم ڈارک ایڈونچر والی مہم میں شکست دے چکے ہیں کی طرح بہت ہی ذہین اور شاطر سائنس دان ہے اور اس کا ہی یہ سب چلایا ہوا کھیل لگتا ہے''.....ٹونی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے یہ انکاشاف کیا تو جوزف، خاور، لاٹوش، انسپکٹر جگدیش، قاسم اور ڈریگن سلاکا بھی ٹونی کی بات سن کر چونک گئے اور پھر ان چاروں ہرکاروں کو دیکھنے لگے جو حیرت کی شدت سے ٹونی کو دیکھ رہے تھے۔

''اف مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم اتنا خوفناک ذہن رکھتے ہو''.....رینا مونڈارے نے ہونٹ کاٹتے ہوئے حیرت کی شدت سے ٹونی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا واقعی جو ٹونی نے کہا ہے یہ سچ ہے برادار تم سب بلیک ڈیتھ والوں کا ہی کام ہے اور وائٹ سپارک دراصل تم بلیک ڈیتھ والوں کی ہی ایک شاخ ہے جو بہت ہی رازداری سے بلیک ڈیتھ کا نام لیے بغیر ہی یہ خوفناک کام کر رہی ہے''.....ڈریگن سلاکا نے اپنے بھائی جیفر ڈ سلاکا کی طرف دیکھ کر غصے سے پوچھا۔

''ہاں برادر۔ایسا ہی ہے اور یہ سب کام ہم نے اتنی رازداری سے کیا ہے کہ ہم خود بھی اکیلے میں وائٹ سپارک کا نام تک نہیں لیتے کہ بھید نہ کھل جائے لیکن یہ گنجا تو واقعی دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہے''.....جیفر ڈ سلاکا نے اس بار حقارت سے ٹونی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ڈائمنڈ بیوٹی یہ سب تمہارا قصور ہے جب تمہیں معلوم تھا کہ اس مسخرے اور گنجے احمق کو کوئی حسین لڑکی مسکراتے ہوئے بھرپور تھپڑ رسید کرتی ہے تو اس کے دماغ میں ایسے اچھوتے آئیڈیاز اور انکاش آتے ہیں جو سن کر واقعی دنیا حیران ہوتی ہے پھر تم نے اس احمق کے ساتھ سپیشل محبت کی ہی کیوں''.....ژونڈاری نے غصے سے اپنی ہی ساتھی رینا مونڈارے کی طرف دیکھ کر کہا۔

''مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ احمق مسخرہ اتنا خاموش انکاش کرے گا جسے ہم نے بھی پورے مشن میں ذکر تک نہیں کیا''.....رینا مونڈارے نے بھی غصے سے کہا۔

بلیک ڈیتھ کے دیگر ہرکارے اور پاکیشیا، بلگارنیہ، کافرستان اور گریٹ لینڈ کے ممبران بھی حیرت کی شدت سے ٹونی کو دیکھ رہے تھے جس نے بہت ہی اہم انکاش کیا تھا۔

Downloaded from Paksociety.com

''اوہ بابا رستم۔تم واقعی عجوبہ ہشتم ہو اور مسٹر چٹاخہ تو تمہارے آئیڈیاز کو دل کی گہرایوں سے سلام پیش کرتا ہے''.....لاٹوش نے مسکراتے ہوئے ٹونی کے سامنے سرخم کرتے ہوئے کہا تو دیگر سب بھی حیرت سے مسکراتے ہوئے ٹونی کو دیکھنے لگے۔

''بس اب تم سب کی موت کا وقت پورا ہو چکا ہے''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''فائرنگ''.....ژونڈاری نے اپنے ہرکاوں کی طرف دیکھ کر غصے سے آرڈر دیا تو خیمہ مشین گنوں کے قہقہوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور اسی دوران خیمے میں ایک احمق شکل کا آدمی داخل ہوا جس کے ساتھ چھ افراد تھے۔

''جہاں ہو مسٹر چٹاخہ وہاں کیسے ہو سکتا ہے کہ نہ ہوں مسٹر پٹاخہ''.....ان سب کو آواز سنائی دی تو بلیک ڈیتھ کے ہرکارے یہ دیکھ کر حقیقتاً اچھل پڑے جیسے ان کے پاؤں پر کسی سانپ نے کاٹ لیا ہو کیونکہ دنیا کا سب سے بڑا احمق اپنی تمام تر حماقتوں اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ خیمے میں موجود تھا۔

☆.....☆.....☆

''عمران صاحب۔یہ کیسے ہو سکتا ہے بقول آپ کے جوزف اور خاور یہاں صحرائے اعظم میں موجود ہیں اور ہم سے زیادہ دور بھی نہیں ہیں''.....کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''حیرت ہے شکیل۔مجھے تم جیسے ذہین انسان سے ایسی باتوں کی توقعہ ہرگز نہیں تھی تم جانتے ہو کہ یہاں کا سمیکس فیکٹر کی ریز پھیلی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے یہاں ہم کسی سے کسی بھی قسم کا رابطہ نہیں کر سکتے اور غالباً خاور اور جوزف نے کسی اہم بات کو نوٹ کر لیا ہو گا اس لیے یہاں آئے ہوئے ہیں تا کہ ہم سے مل کر بتا سکیں''.....عمران نے حیرت سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھ کر کہا۔

دراصل عمران نے بھی ڈاکٹر سائمن کے پاور میٹر کی طرح اپنے ایم پی فیکٹر میں ایسے فنکشن کر رکھے تھے جس سے عمران کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اس کے کون سے ساتھی اس سے کتنے دور ہیں اور اپنے اسی انقلابی آلے کی وجہ سے اسے جوزف اور خاور کے بارے میں ایم پی فیکٹر کی منی سکرین پر دیکھ کر معلوم کر لیا تھا اس لیے اس کے چہرے پر حیرت تھی کہ اچانک یہ دونوں یہاں کہاں پہنچ گئے اور ایم پی فیکٹر کے مطابق دیگر تین ملکوں کے سیکرٹ

Downloaded from Paksociety.com

ایجنٹ بھی ان دونوں کے ہمراہ ہیں۔

''عمران۔ یہاں تو واقعی ایسی ریز چھوڑی گئی ہیں جن سے کوئی بھی یہاں رابطہ نہیں کر پا رہا پھر کیسے معلوم ہوگا کہ خاور اور جوزف کہاں ہیں اور ان کے ساتھ کون ہیں''..... جولیا نے حیرت سے پوچھا۔

''میرا ایم پی فیکٹر ہم سب کو وہیں لے جا رہا ہے اس لیے ہوشیار ہو جاؤ کیونکہ ہو سکتا ہے ہمارا کسی اور بھی گروہ سے سامنا ہو جائے''..... عمران نے سب کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم نے شمالی جنگلوں میں ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کی کوشش کی ہے وہاں تو ایسی اتنی خوفناک ریز نہیں تھیں کہ ایک دوسرے سے بالکل ہی رابطہ نہ کر سکیں پھر یہاں کون سی تنظیم نے یہ کام کیا ہوگا''..... کراسٹی نے پوچھا۔

''ظاہری بات ہے کراسٹی۔ جس نے بھی صحارا میں یہ کام کیا ہے یہ وہی تنظیم ہے جس نے بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے ملکوں کے ایٹمی پاور کو نقصان پہنچائے ہیں لیکن جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ یہ گھٹیا حرکت اور اس خوفناک کام کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے''..... عمران نے کہا اور سب عمران کے کہنے پر مستعد ہو کر آگے بڑھنے لگے اور پھر تھوڑا آگے جا کر ان کو ایک ٹیلے کی اوٹ سے نکلنے کے بعد ایک بڑا سا خیمہ نظر آیا جس کے گرد چند افراد کھڑے تھے جن کو دیکھ کر یہ سب چونک گئے۔

''اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ یہاں بلیک ڈیتھ کے ہرکارے موجود ہیں اور اس خیمے کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں''..... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک گئے۔

''واہ کیپٹن شکیل۔ کیا اپنی آنکھوں میں سرمانی سرمہ لگا رکھا ہے کہ ایک ہی نظر میں پہنچان گئے کہ کون سی تنظیم ہے''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر۔ اب کیا حکم ہے کیا ایکشن شروع کر دیا جائے''..... جوانا نے کہا۔

''ہاں ایکشن تو کرنا ہے۔ لیکن اندھا دھند نہیں ورنہ ہمارے ساتھیوں کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے''..... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب عمران صاحب۔ کیا خاور اور جوزف اس خیمے میں ہیں''..... صالحہ نے

Downloaded from Paksociety.com

کہا۔

''ہاں صالحہ میرے ایم پی فیکٹر کے آلے کے مطابق کچھ ایسا ہی ہے اور ان کے ساتھ اور بھی لوگ ہیں''.....عمران نے کہا۔

''تو اس کا مطلب ہے کہ وہ بلیک ڈیتھ والوں کے ہتھے چڑھ گئے ہیں اور ہمارے ساتھی خطرے میں ہوں گے کیونکہ بلیک ڈیتھ کے ہرکاروں سے کسی بھلائی کی توقعہ نہیں کی جاسکتی''.....صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

عمران نے اپنی شرٹ کی اندرونی جیب سے ایک سرنج نما باریک پسٹل نکالا۔

''آپ زون گن سے ان کا کام تمام کرنا چاہتے ہیں''.....کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں کیپٹن شکیل۔ میں خیمے سے باہر ان ہرکاروں کو بے ہوش کرنے لگا ہوں تاکہ اچانک ریڈ کر سکیں ورنہ ہمارے ساتھی جن کے ساتھ اور بھی آئے ہیں غالباً کرنل فریدی، میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن کے بقیہ ماندہ ساتھی جو اس مشن میں شامل نہیں ہو سکے تھے کے ساتھ شامل ہیں''.....عمران نے یقین بھرے لہجے میں کہا اور ان بلیک ڈیتھ کے ہرکاروں کی طرف زون گن سے فائرنگ کیے تو اس میں سے سوئی کی طرح زہریلے تیر نکلے اور تیزی سے بلیک ڈیتھ کے ہرکاروں کی طرف بڑھے جس جس ہرکارے کے جسم میں زہر والی سوئی نما باریک انیاں لگیں وہ بغیر آواز نکالے لڑھک کر صحرا کی ریت میں گرنے لگے۔

''چلو جلدی کرو تاکہ خیمے میں پہنچ کر لیڈی ہنٹر اور ڈائمنڈ بیوٹی کو ہاٹ ڈائمنڈ کا تحفہ دے سکیں''.....عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔ پھر سب عمران کی طرح لیٹے ہوئے تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ عمران خیمے کے قریب پہنچ گیا۔

''اوہ بابا رستم تم واقعی عجوبہ ہشتم ہو اور مسٹر چٹاخہ تو تمہارے آئیڈیاز کو دل کی گہرائیوں سے سلام پیش کرتا ہے''.....ان سب کو لاٹوش کی بھرپور آواز سنائی دی۔

''فائر''.....اس کے ساتھ ہی ان کو زوٹنڈاری کی تیز آواز سنائی دی۔ اس سے پہلے کہ خیمے کے اندر بلیک ڈیتھ کے ہرکارے ان بندھے ہوئے افراد پر فائرنگ کرتے عمران اور اس کے ساتھی کسی چیتے کی طرح ان فائرنگ کرنے والے ہرکاروں پر جھپٹے اور ان کی فلائنگ کک نے وہاں موجود ہرکاروں کو نیچے گرنے اور چیخنے پر موجود کر دیا۔ اس کے

Downloaded from Paksociety.com

ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان ہرکاروں پر فائر بھی جھونک دیئے تھے جس سے بلیک ڈیتھ کے ہرکارے تڑپنے لگے۔

''جہاں ہوں مسٹر چٹاخہ وہاں کیسے ہوسکتا ہے کہ نہ ہوں مسٹر پٹاخہ''..... عمران نے کھڑے ہوکر تسلی سے ہاتھ جھاڑتے ہوئے احمقانہ لہجے میں کہا۔اس وقت اس کے چہرے پر حماقتوں کے ڈونگے برس رہے تھے حالانکہ اس کے دو خاص بندے خاور اور جوزف ان کے عین موقع پر پہنچنے پر بال بال موت سے بچے تھے۔سوائے ٹونی اور قاسم کے باقی سب نے بندھے ہوئے ہاتھ کے باوجود فضا میں اچھل کر ان فائرنگ کرنے والے بلیک ڈیتھ کے ہرکاروں پر ٹانگیں رسید کی تھیں لیکن مشین گنوں کا رخ ان کی ہی طرف تھا اور وہ ان کو گرا کر بھی مر یا شدید زخمی ہوسکتے تھے کیونکہ بلیک ڈیتھ کے ہرکاروں نے ان سب کو اس انداز میں رسیاں باندھی تھیں کہ ابھی تک یہ ناخنوں میں چھپے بلیڈوں سے رسیاں نہیں کاٹ سکے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے پہلے ہی ان سب ہرکاروں کو چھاپ کر گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

''اوہ عمران۔تم اور یہاں''.....میجر سارگن نے عمران اور دیگر ساتھیوں کو دیکھ کر کہا اور رینا مونڈارے،ژونڈاری اور جیفر ڈسلاکا کے چہرے بھی حیرت کی شدت سے پھیل گئی تھی۔اچانک عمران نے رینا مونڈارے کی طرف دیکھا تو چونک گیا۔

''جلدی سے سب سانس بند کرلو''.....عمران نے تیزی سے کہا اور رینا مونڈارے کی طرف جمپ لگایا لیکن رینا مونڈارے نے اس سے بھی زیادہ تیزی دکھائی تھی اور بلیک گیس بم کیپسول خیمے میں پھینک دیا تھا جس سے خیمے میں کثیر دھواں پھیل گیا تھا اور گہرا اندھیرا ہوگیا تھا۔

جس تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایکشن کیا تھا اسی طرح خود کو مشکل میں دیکھ کر ہمیشہ کی طرح بلیک ڈیتھ کے ہرکاروں نے عمران کو اپنے سامنے دیکھ کر فرار ہونا ہی بہتر سمجھا تھا کیونکہ یہ چاروں دیکھ چکے تھے کہ اب یہ الٹا خطرے میں ہیں۔سب نیچے لیٹے ہوئے اور کرالنگ کرتے ہوئے باہر نکل آئے لیکن باہر بھی کثیر دھواں تھا جو تقریباً پانچ منٹ صحرا کے اس ایریئے میں رہا جہاں یہ سب موجود تھے۔

Downloaded from Paksociety.com

''اوہ نکل گئے چاروں بدبخت''.....جولیا نے مٹھی بھینچ کر کہا کیونکہ بلیک ڈیتھ کے ان مردہ ہرکاروں کے چاروں خاص ہرکارے نکل چکے تھے۔

''بہت ہی گھٹیا دماغ کے ایجنٹ ہیں جو مشکل میں دیکھ کر فائیٹ کے بجائے بھاگ جاتے ہیں''.....عمران نے بھی منہ بنا کر کہا۔

''عمران بھائی۔آپ کے آنے سے ہم مشکل سے نکل چکے ہیں ورنہ ہم مشکل میں تھے''.....ٹونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ہم وائٹ سپارک کے بارے میں جان کاری اور آپ سے رابطہ کرنے اور ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے یہاں سب یکجا ہو کر آئے تھے''.....ملنے ملانے کے بعد خاور نے عمران سے کہا اور ٹونی کے انکاش کا ان سب کو بتا دیا۔

''واہ بابا رستم۔تم تو عجیب دماغ رکھتے ہو جو حسیناؤں سے سپیشل محبت لے کر اچھوتے آئیڈیاز بتاتے ہو''.....رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہت ہی خوفناک اور گھٹیا ترین چال چلی ہے ماسٹر اسکاٹا نے اور مجھے یقین ہے کہ جس طرح ڈارک ایڈونچر والے کیس میں ماسٹر باخ نے کاسمکس کی ریز جنگلات میں چھوڑی تھی یہاں صحرائے اعظم میں ماسٹر اسکاٹا نے اب ایسا کیا ہے شاید سنبلاک کے ایریئے میں اور اس کے اردگرد صحرائی علاقوں میں نئی ریز کا رجیکٹر کے ارتعاش چھوڑ رکھی ہیں جن سے ہمارا ہر قسم کا رابطہ ڈراپ ہو رہا ہے''.....عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''عمران صاحب۔بقول مادام کوشیلا نے اپنے کالم میں شمالی جنگلوں اور گریٹ صحارا کے صحرائے سنبلاک کے ایریئے میں ہی ہاٹ ڈائمنڈ کے آثار پائے جاتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ بلیک ڈیتھ والوں کی انتہائی خفیہ تنظیم وائٹ سپارک جو دراصل بلیک ڈیتھ جیسی دنیا کی خطرناک تنظیم کے ہی ہرکارے ہیں ان کا میجر پرمود، ڈاکٹر سائمن اور کرنل فریدی کے ایجنٹوں سے یہاں ٹکراؤ ضرور ہوگا،،.....کراسٹی نے یقین بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے چونک کر اسے دیکھا۔

''بہت خوب کراسٹی۔ایسا ہی ہے لیکن ہم چاروں پارٹیاں اور یہ سب خوفناک جال بچھانے والے وائٹ سپارک یعنی بلیک ڈیتھ والے بھی شدید مشکل میں پھنس سکتے ہیں

Downloaded from Paksociety.com

کیونکہ یہاں گریٹ صحارا کے اس صحرائے سنبلاک کے ایریئے میں عموماً انتہائی خوفناک مونڈرز چلتے رہتے ہیں اس لیے ہم سب کو تیزی سے مشن کو تکمیل دینا چاہیے ورنہ صحرائے سنبلاک میں موت کے خوفناک مونڈرز ہم سب کی جان لے سکتے ہیں لیکن اس وقت خوش قسمتی سے صحرائی طوفان خاموش ہیں''.....عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

سب تیزی سے آگے بڑھنے لگے کیونکہ شام کے بعد اب آفتاب مغرب کی باہوں میں چھپ چکا تھا اور آفتاب اپنے آب وتاب کے ساتھ صحرا میں نمودار ہو چکا تھا جس میں ریت کے ذرے چمک اٹھے تھے اور سورج کی طاقت ختم ہونے کے بعد اب چاند پوری آب وتاب کے ساتھ صحرا میں جلوہ افروز ہو چکا تھا اور جہاں دن کو آفتاب کی خوفناک اور آگ اگلنے والی گرمی نے راج کیا ہوا تھا اب مہتاب کے ظہور کے بعد صحرا میں بہت ہی سحر انگیز ماحول تھا اور مہتاب کی ٹھنڈی اور تیز روشنی سے صحرا کا ماحول بہت دلکش ہو گیا تھا۔

صحرا میں بہت ہی پراسرار ماحول چھا گیا تھا لیکن یہ سب صحرائے اعظم کے بہت ہی خطرناک حصے میں تھے اس لیے اس دلکش ماحول سے لطف اندوز ہونے کی بجائے تیزی سے آگے بڑھنے لگے جہاں ریت کے چھوٹے بڑے ٹیلے تھے۔

''سردی ہونا شروع ہو چکی ہے اور تیزی سے اس کی شدت میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے دل کرتا ہے یہیں رضائی لے کر سو جاؤں''.....لاٹوش نے احمقانہ انداز میں کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''مجھ قو تو ایسے ہی مجا آ رہا ہے ہمارے ساتھ مش جولیا، مش صالحہ اور مش کراشٹی جیسی ترگی سے فل فلوٹیاں بھی ساتھ چل رہی ہیں''..... قاسم اونٹ پر بیٹھا تھا مگر لگتا تھا اونٹ سے زیادہ تھک چکا ہے اور اس نے ہانپتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''مس جولیا اور مس کراسٹی جیسی میٹھی آنکھیں میری بھی بہت پیاری دوست ہیں''..... ٹونی نے بھی لاٹوش اور قاسم کے بولنے کے بعد کہا۔

''ویسے بابا رستم آپ کی سپیشل محبت ایسی دلکش ہے کہ جسے سن کر صرف چہرے پر حیرت اور مسکراہٹ ہوتی ہے''.....انسپکٹر جگدیش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Downloaded from Paksociety.com

''اگر ایسا ہے تو انسپکٹر جگدیش یہ محبت خاص جولیا اور کراسٹی دونوں ہی تم سے کر سکتی ہیں''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''ارے نہیں عمران صاحب۔ مجھے ایسی سپیشل محبت سے معاف ہی رکھیں ورنہ بابا رستم کے برعکس میرا مائینڈ ہی بگاڑ نیہ اور گریٹ لینڈ کے ایٹمی پاور سیکٹر کی طرح بلاکیج ہو جائے گا''.....انسپکٹر جگدیش نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

اچانک عمران نے اپنے ایم پی فیکٹر کو دیکھا تو چونک گیا۔

''اوہ۔ یہاں آگے صحرائی ٹیلے کے بعد بے شمار لوگوں کا انڈیکیٹر آ رہا ہے''.....عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کے خیال میں یہ گروہ کس کا ہو سکتا ہے''.....صفدر نے پوچھا۔

''میرے سسر جی اور ساس صاحبہ یہاں پنگ پانگ کھیلنے آئے ہیں ان کا گروپ ہوگا''.....عمران نے جھٹ احمقانہ انداز میں کہا تو صفدر جھینپ گیا۔ عمران کے کہنے پر سب اونٹوں سے اتر گئے اور محتاط ہو کر ایمونیشن کو ہاتھ میں لیے آگے بڑھنے لگے۔

''جلدی سے سانس بند کر دو اور سب نیچے لیٹ جاؤ''.....یکلخت عمران نے ایم پی فیکٹر کی منی سکرین پر دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا اور خود بھی تیزی سے اچھل کر نیچے ہو گیا۔ عمران نے اپنی سانس بند کر لی اور اسی دوران وہاں ہر طرف کثیر گہرا دھواں اور انتہائی ناگوار بو پھیل چکی تھی اور ساتھ ہی صحرا تیز دھماکوں سے گونج اٹھا تھا۔

عمران تیزی سے کرالنگ کرتے ہوئے کثیر اور تاریک دھویں میں آگے بڑھا اور اس نے ایک زون گن نکال لیا اور آنکھوں میں دھویں میں استعمال ہونے والے سپیشل بلیو گاگلز پہن لیے۔ عمران نے دیکھا کہ کرنل فریدی، میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن بھی کرالنگ کرتے ہوئے اپنی جگہوں کو چھوڑ چکے تھے کیونکہ اس سپیشل بلیو گاگل سے عمران کو کثیر دھویں میں بھی وہ تینوں اور وہاں تقریباً تیس کے قریب وائٹ کلر کے ہرکارے جو بلیک سپارک اور دراصل بلیک ڈیتھ کے ہرکارے تھے۔ صاف نظر آنے لگے۔ عمران زون گنوں سے ان کو ٹارگٹ بنانے لگا اور کرنل فریدی، میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن بھی جدید ریز گنوں سے ان وائٹ سپارک کے ہرکاروں پر فائرنگ کرنے لگے اور تیزی سے جمپ لگا کر اچھل اچھل کر اپنی جگہ

Downloaded from Paksociety.com

بھی بدل رہے تھے کیونکہ وائٹ سپارک جو وہاں چھپی ہوئی تھی اور غالباً ان کی گھات لگائے ہوئے تھی۔

ٹونی اور خاص کر قاسم کو بہت مشکل پیش آ رہی تھی کیونکہ یہ دونوں دیگر سیکرٹ ایجنٹوں کی طرح اچھل کر اور کرالنگ کر کے اپنا دفاع نہیں کر پا رہے تھے لیکن خوش قسمتی سے ان پر کوئی ریز گن کا فائر نہیں آیا تھا ورنہ یہ بچ نہیں سکتے تھے۔

عمران کی طرح ڈاکٹر سائمن نے بھی اپنی آنکھوں پر پاور گاگل چڑھا لی تھی جو کہ عمران کی سپیشل بلیو گاگل کی طرح اس کی جدید ایجاد تھی۔ ان چاروں کے ساتھی کثیر دھویں میں ہونے کے باوجود خطرے کو خاطر نہ لاتے ہوئے ان وائٹ سپارک تک پہنچ چکے تھے اور خاور نے ایک وائٹ سپارک کے ہرکارے کے سر پر پہنچ کر اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار کر دیا تو وہ لڑھک کر نیچے گر گیا لیکن خاور تیزی سے نیچے ہوا اور ایک لمحہ بھی اس کی موت کا باعث بن جاتا کیونکہ جیسے ہی خاور نیچے ہوا تھا وائٹ سپارک کے ایک ہرکارے نے اس پر ریز گن کا وار کیا تھا اور جھکنے کی وجہ سے آگے وائٹ سپارک کے ہرکارے کو لگا تھا اور وہ بھک کر جل کر راکھ ہو گیا کیونکہ وائٹ سپارک والے بہت ہی مہلک ریز گن سے فائرنگ کر رہے تھے۔

قاسم اور ٹونی خاموشی سے نیچے پڑے رہے لیکن ان کا دم گھٹنے لگا تو دونوں سانس لینے کی وجہ سے فوراً ہی بے ہوش ہو گئے لیکن دیگر سب بدستور سانس روکے وائٹ سپارک کے ہرکاروں کے سر پر پہنچ چکے تھے۔ جوزف اور ڈریگن سلاکا ٹیلے کے دوسری طرف گئے جہاں وائٹ سپارک کے دو ہرکارے سپر ہینڈ گرینڈ کا فائرنگ کر رہے تھے جس کے مہلک فائرنگ سے یہاں صحرا میں آگ بھڑک اٹھی تھی اور سب مر سکتے تھے اور ساتھ ہی وائٹ سپارک والے بھی مر سکتے تھے جن کی ان دونوں نے اپنے ساتھیوں کی بھی پرواہ نہیں کی تھی کیونکہ وائٹ سپارک دراصل بلیک ڈیتھ کی ہی تنظیم تھی اور ان کے چیف ماسٹر اسکاٹا کا اصول تھا کہ مشکل وقت میں اپنے ہی ہرکاروں کو موت کے گھاٹ اتار دینا اس کا اصول تھا تاکہ ان کے ساتھ دشمن بھی مارے جائیں۔

جوزف اور ڈریگن سلاکا ہائی جمپ لگا کر رینگتے ہوتے ان کے قریب پہنچنے لگے لیکن ان

Downloaded from Paksociety.com

کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی وائٹ سپارک کے دونوں ہرکاروں نے خود کو سرنڈر کرنے کی بجائے اپنے منہ میں کیپسول رکھا موت کو گلے لگا لیا۔ کثیر دھواں ختم ہوا تو سب کو بیشتر وائٹ سپارک کے مردہ ہرکارے نظر آئے جوان کی فائرنگ کا شکار ہوئے تھے اور جو بقیہ زندہ بچ گئے تھے انہوں نے پکڑے جانے سے پہلے ہی موت کو گلے لگا لیا۔

☆.....☆.....☆

کمرے میں پانچ افراد موجود تھے۔ ان میں سے ایک بلڈاگ شکل کا ادھیڑ عمر مرد تھا جس کا چہرہ غصے کی شدت سے آگ بگولہ ہو رہا تھا اور بقیہ چار افراد جن میں دو نوجوان اور حسین ترین لڑکیاں تھیں اور دو مرد تھے ان چاروں کے چہروں پر شدید خوف اور شرمندگی تھی۔ چاروں ہی اس بلڈاگ شکل والے ادھیڑ عمر کے سامنے سر جھکائے بیٹھے تھے۔

''آخر میری تنظیم کو کیا ہو گیا ہے کہ اب مجھے صرف ناکامی کا لفظ ہی سننے کو ملتا ہے''..... بلڈاگ شکل والے نے دھاڑتے ہوئے اور ٹیبل پر زور سے مکا مارتے ہوئے کہا جس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

''سوری ماسٹر بلیک۔ واقعی اس مہم میں ہم یکسر ناکام رہے ہیں اور ہاٹ ڈائمنڈ بھی ہمارے ہاتھ نہیں لگا بلکہ آپ کی بنائی گئی انتہائی خفیہ تنظیم بلیک سپارک بھی دنیا کے سامنے اوپن ہو چکی ہے یعنی دنیا کو معلوم ہو گیا ہے کہ بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بلاکیج کرنے والی تنظیم وائٹ سپارک اصل میں بلیک ڈیتھ ہی ہے''.....خوفناک اور جلی ہوئی شکل کے نیگرو نے کہا جو دراصل جیفر ڈسلا کا تھا۔

''لیڈی ہنٹر اور جیفر ڈسلا کا۔ میں نے تم دونوں پر مکمل بھروسہ کیا تھا لیکن تم تو جنگلات میں ہی روسیاہ کی ایک پارٹی سے شکست کھاتے کھاتے بچے ہو اور اسرائیل کی سیکرٹ سروس سے تو پٹ کر رہ گئے ہو حالانکہ اسرائیل کی سیکرٹ سروس پاکیشیا کی سیکرٹ سروس سے بہت پیچھے ہے تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو خاک شکست دے سکتے''..... بلڈاگ شکل کے ادھیڑ عمر مرد نے بدستور گرجتے ہوئے کہا اور غصے سے اس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔ یہ بلیک ڈیتھ کا چیف ماسٹر اسکاٹا تھا جو اپنے چاروں خاص ایجنٹوں کو بلوا کر ان پر برس رہا تھا کیونکہ یہ اس مشن میں ان کو یکسر ناکامی ملی تھی۔

Downloaded from Paksociety.com

''سوری ماسٹر بلیک۔ہم شرمندہ ہیں حالانکہ ہم نے روسیاہ،شوگران،کرانس اور ایکریمیا جیسے پاورفل ملکوں میں اپنی دہشت کا سکہ جما رکھا ہے اور ہماری تنظیم کے نام پران طاقتور ملکوں کی حکومتیں ہل جاتی ہیں لیکن اس بار ہمیں شکست ہوئی ہے''.....میجر سارگن نے ڈرتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر بلیک۔یہ شکر ہے کہ ہم چاروں اپنی جان بچا کر نکل آئے تھے ورنہ جس طرح عمران جیسے شیطان اور اس کے خطرناک ساتھیوں نے ہمارے سر پر پہنچ کر ہمارے ہرکاروں کو قابو کر لیا تھا ہم چاروں مشکل میں پھنس گئے تھے کیونکہ آپ خود عمران جیسے دنیا کے خطرناک انسان کی صلاحیتوں سے واقف ہیں''.....ژونڈاری نے ڈرتے ہوئے کہا۔

''لیڈی ہنٹر۔میں اس شیطان اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیتوں سے واقف ہوں لیکن اس طرح مکمل شکست اور میرا بچھایا ہوا انتہائی خفیہ جال بھی ناکام ہو گیا ہے۔میں نے بہت محنت سے بلیک زیرو ریزاپ جیسے پاورفل آلات بنائے تھے اور ان کا انتہائی خفیہ طریقے سے بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ جیسے ترقی یافتہ ملک کے ایٹمی پاور سیکٹرز پر کیا تھا اور اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو گیا تھا اور اگر تم چاروں کی وجہ سے مجھے ہاٹ ڈائمنڈ مل جاتا تو میں اس کی مدد سے ایسے آلات بناتا کہ پاکیشیا اور کافرستان جو گرین ڈائمنڈ جیسی قیمتی ذخائر سے جدید اور پاورفل سائنسی آلات بنا چکے ہیں ان کو بھی فیل کر کے ان کے ایٹمی پاور سیکٹرز کو بھی بلاکیج کر دیتا اور سیلڈ کر دیتا جس سے پاکیشیا اور کافرستان بھی میرے قبضے میں آ جاتے لیکن اب تو ہاٹ ڈائمنڈ کے بعد بلگارنیہ کے سائنس دان اور گریٹ لینڈ کا پاورفل سیکرٹ ایجنٹ اور ذہین سائنس دان خود ہاٹ ناٹ زیرو بنا کر اپنے ملک کی ایٹمی پاور سیکٹر کی بلاکیج کو ٹھیک کر چکے ہیں اور میرا دنیا پر حکومت کرنے کا سارا پلان دھرے کا دھرا رہ گیا ہے''.....ماسٹر اسکاٹا نے بدستور غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر بلیک۔میں آپ سے ایک اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔آپ بے شک میری بات پر ناراض تو ہوں گے لیکن میں جو بات کرنے والی ہوں وہ بھی حقیقت ہے''.....رینا مونڈارے نے ڈرتے ہوئے کہا۔

''بولو کیا کہنا چاہتی ہو''.....ماسٹر اسکاٹا نے بدستور غصے سے کسی سانپ کی طرح

Downloaded from Paksociety.com

پھنکارتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر بلیک۔آپ کی پلاننگ ویسے بہت شاندار تھی یعنی آپ نے وائٹ سپارک تنظیم بنائی جو بلیک ڈیتھ کا ہی حصہ تھی لیکن ان کا ہم چاروں اور ہمارے ہرکاروں سے بظاہر کوئی تعلق نہیں تھا اور نہ ہی ہم نے کسی بھی موقع پر ایسی بات کی کہ ہمارا وائٹ سپارک سے تعلق ہے اور آپ نے وائٹ سپارک سے میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن جیسے دنیا کے چار بڑے سیکرٹ ایجنٹوں میں سے دو بڑے سیکرٹ ایجنٹوں کے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹر پر زیرو ریز اپ جیسے آلات سے اتنے پاور فل سیکرٹ ایجنٹوں کے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹرز کو بلاکیج کروا دیا تھا اور دنیا کو شروع میں وائٹ سپارک کے بارے میں بھی کوئی شواہد نہیں ملے تھے لیکن بعد میں سیکرٹ ایجنٹوں کو ایسے شواہد مل گئے تھے کہ کسی وائٹ سپارک تنظیم نے ان کے ملکوں پر یہ خطرناک کام کیا ہے لیکن کسی کو بھی ہم پر یعنی بلیک ڈیتھ تنظیم پر شک نہیں ہوسکتا تھا جو کہ ٹونی عرف بابا رستم جیسے حیرت انگیز شخص کے مجھ سے تھپڑ کھانے یا بقول اس کے سپیشل محبت کے بعد انکشاف کیا تھا اور اس کے کچھ دیر بعد عمران جیسے شیطان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچانک ریڈ کر کے پانسہ پلٹ دیا تھا کیونکہ عمران اس کے ساتھی اور پاکیشیائی سیکرٹ سروس والے پانسہ پلٹنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے''.....رینا مونڈارے نے کہا۔

''کیا مطلب ڈائمنڈ بیوٹی۔میں تمہاری بات کو بالکل نہیں سمجھا آخر تم کہنا کیا چاہ رہی ہو''.....ماسٹر اسکاٹا نے بدستور غصے سے بولتے ہوئے کہا اور ژونڈاری،جیفر ڈسلاکا اور میجر سارگن نے بھی حیرت سے رینا مونڈارے کی طرف دیکھا۔

''ماسٹر بلیک۔بات دراصل یہ ہے کہ جیسے ہی مادام کوشیلا کا دفینوں کے انکشاف کا کالم اس کے ساتھی ہرشل کے ڈیلی نیوز پیپر ورلڈ انفارمیشن میں شائع ہوا تھا تو نیٹ کے ذریعے پوری دنیا میں اسی دن پڑھا گیا جس میں اس نے ہاٹ ڈائمنڈ کے بارے میں انکشاف کیا تھا کہ سوڈان کے شمالی جنگلوں یا پھر اس کے ساتھ ملحق گریٹ صحارا کے صحرائے سنبلاک میں پانی کے آثار ملے ہیں جس کی وجہ سے پوری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹ متوجہ ہو چکے تھے اور آپ نے اس کالم کے بعد بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے ایٹمی پاور سیکٹر پر اپنے جدید اور انقلابی زیرو ریز اپ کے آلات کے ذریعے اپنی نئی اور انتہائی خفیہ تنظیم وائٹ سپارک کے ذریعے ان دو

Downloaded from Paksociety.com

ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹرز کے مکمل سائنسی نظام کو بلاکیج کیا تھا جو کہ اب میں سوچتی ہوں کہ میرے نزدیک ہمارا یہ درست فیصلہ نہیں تھا''.....رینا مونڈارے نے ڈرتے ہوئے مگر اپنی بات کہہ دی۔

''تو تم یہ کہتی ہو کہ میں پاگل ہوں اور ایک پاگل خبطی سائنس دان نے گریٹ حماقت کی ہے''.....ماسٹر اسکاٹا نے غصے سے چیختے ہوئے ایک دفعہ پھر ٹیبل پر زوردار مکا مارتے ہوئے کہا اور غصے کی شدت سے اپنا پسٹل نکال کر رینا مونڈارے پر وار کرنے لگا۔

''دل تو کرتا ہے کہ تم دونوں پر ساری فائرنگ جھونک دوں ایک تو واضح شکست کھائی ہے اور پھر میری پلاننگ کو ہی غلط کہہ رہے ہو''.....ماسٹر اسکاٹا نے گرجتے ہوئے کہا۔

''سوری ماسٹر بلیک۔ بے شک اس مہم میں ایک تو ہم نے بہت بڑی شکست کھائی ہے اور دوسرا دنیا کو وائٹ سپارک کی اصل حقیقت کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے لیکن جو بھی ہے میں بھی میجر سارگن اور ڈائمنڈ بیوٹی کی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں''.....اس بار میجر سارگن نے غصے میں آگ بگولہ ہوتے ہوئے اپنے چیف سے کہہ دیا تو ماسٹر اسکاٹا اب اسے غصے سے دیکھنے لگا۔

''یس ماسٹر۔ آپ تھوڑا ٹھنڈے ہو جائیں میں بھی میجر سارگن اور ڈائمنڈ بیوٹی کے باتوں کی وجہ سمجھ گئی ہوں جو کہ معقول بات کر رہے ہیں''.....ژونڈاری نے بھی اپنے پارٹنر میجر سارگن کی بات پوری ہونے کے بعد کہا تو ماسٹر اسکاٹا غصے سے چاروں کو دیکھنے لگا مگر اس بار چاروں پھر خاموش ہو کر سر جھکا کر خاموش ہو گئے۔

''او کے لیڈی ہنٹر۔ وضاحت کرو آخر ہم سے کیا غلطی ہوئی ہے''.....کچھ دیر بعد ماسٹر اسکاٹا نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہم نے اپنی دھاک بٹھانے کے لیے بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے ملکوں پر وائٹ سپارک کے تحت راز داری کے تحت دو بڑے سیکرٹ ایجنٹوں کے ملکوں پر حملہ کیا ہے جو کہ واقعی ایک دفعہ تو تحقیق کے بعد بھی میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن معلوم نہ کر سکے کہ یہ کس تنظیم کا خوفناک کام ہے اور ہم نے اسی دوران کرنل فریدی پر بھی حملہ کروایا تھا جسے کافرستانی انڈر ورلڈ کے گرینڈ ماسٹر اور کرنل فریدی کے ساتھی اور اس کی بلیک فورس

Downloaded from Paksociety.com

کے چیف ہریش اور کرائم رپورٹر انور نے اپنی طرف سے تحقیق کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ حملہ آور تک تو پہنچ چکے تھے لیکن وائٹ سپارک کا نام یہاں بھی خفیہ ہی رہا لیکن اب اصل بات جو کہ غلط ہوا ہم نے میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن جیسے خطرناک سیکرٹ ایجنٹوں کے ملکوں پر اپنی جدید اور انقلابی ٹیکنالوجی سے ان کے ایٹمی پاور سیکٹرز کے سائنسی نظام کو بلاکیج تو کر دیا لیکن گرین ڈائمنڈ کے سائنسی آلات کی وجہ سے ہم پاکیشیا اور کافرستان کے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بلاکیج نہ کر سکے لیکن ہمیں ہاٹ ڈائمنڈ مل جاتا تو پھر آپ واقعی اپنی قابلیت سے گرین ڈائمنڈ سے بنے جدید آلات کو بھی ناکارہ کر دیتے''.....ژونڈاری نے کہا۔

''اب بھی اصل بات تم سب نے پوری نہیں کی۔ آخر تم سب مجھے سمجھانا کیا چاہتے ہو''.....اس بار ماسٹر اسکاٹا نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے مگر خشک لہجے میں پوچھا۔

''ماسٹر بلیک۔ اس کا نقصان یہ ہوا کہ عمران کو ڈاکٹر سائمن نے کال کی اور اپنی مدد کرنے کو کہا اور میجر پرمود نے اپنے ملک پر آئی ہوئی مشکل کا ذکر کرنل فریدی سے کیا تھا اور اس وجہ سے چاروں خطرناک سیکرٹ ایجنٹ مشترکہ ہو گئے تھے اور ہمیں چاہیے تھا کہ ابھی وائٹ سپارک کے ذریعے بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹرز کے سائنسی نظام کو بلاکیج نہ کرتے اور وائٹ سپارک کا بھید ڈریگن سلاکا نے معلوم کروالیا اور پاکیشیا سے خاور نے بھی وائٹ سپارک کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں۔ کافرستان سے انسپکٹر جگدیش جو کرنل فریدی کا خاص ممبر ہے وہ شمالی جنگلوں میں کرنل فریدی کے ساتھ نہیں گیا تھا اس نے وائٹ سپارک کے بارے میں جان کاری کر لی اور پھر بلگارنیہ کے لاٹوش کو بھی اپنے ساتھ ملا کر ڈریگن سلاکا، ٹونی، جوزف، خاور، لاٹوش اور کافرستان سے قاسم اور انسپکٹر جگدیش گریٹ صحارا میں گئے کیونکہ آپ نے ایسی ریز چھوڑ رکھی تھیں جس سے عمران، کرنل فریدی، میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن جیسے ذہین سیکرٹ ایجنٹ بھی کسی سے کسی بھی قسم کا رابطہ نہ کر سکے جو کہ آپ جیسے عظیم سائنس دان کی بہت بڑی کامیابی تھی لیکن آپ لیڈی ہنٹر سے رابطہ کر سکتے تھے جہاں آپ کے کہنے کے مطابق ہم نے آپس میں بھی وائٹ سپارک کا کوئی ذکر نہ چھیڑا تھا لیکن آپ یہ بھی تو دیکھیں کہ دنیا کے چار عظیم سیکرٹ ایجنٹ اور ان کے فعال ایجنٹ یکجا ہو چکے تھے اس لیے ہمیں شکست کھانی پڑی ہے''.....رینا مونڈارے نے

Downloaded from Paksociety.com

تفصیل سے بولتے ہوئے کہا۔

''ہاں تمہاری بات تو معقول ہے واقعی ہم نے اس مہم میں ایک نہیں چار چار بپھرے شیروں اور ان کے ساتھیوں سے پنگا لیا تھا جو کہ واقعی ہم سے غلطی ہوئی ہے''.....ان سب کی بات سمجھتے ہوئے اس بار ماسٹر اسکاٹا نے ٹھنڈے ہوتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر بلیک۔جیسا کہ گریٹ لینڈ کی شہرہ آفاق کالم نگار جوانفار میشن کے کالم لکھتی ہے اور اس کے بے شمار خفیہ تنظیموں سے رابطے ہیں اور وہ متعدد بار دفینوں کے انکشاف کے کالم بھی لکھ چکی ہے جو کہ کبھی غلط ثابت نہیں ہوئے اور اس بار بھی ایسا ہی ہوا تھا اور ہم اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہاٹ ڈائمنڈ سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں ہمیں اب طریقے پر غور کرنا چاہیے کہ ان چاروں خطرناک سیکرٹ ایجنٹوں کو الگ الگ کر کے ان کو ٹارگٹ کیا جائے اور اس ہاٹ ڈائمنڈ کے چاروں کے مشترکہ مشن کی وجہ سے ہمیں نقصان اٹھانا پڑا ہے''.....جیفر ڈسلا کا نے کہا۔

''ہاں واقعی تم چاروں میرے اہم ایجنٹ ہو میں واقعی غصے میں پاگل ہو کر تم اپنے خاص ایجنٹوں کا خاتمہ کرنا چاہ رہا تھا جو کہ میری بہت بڑی غلطی بلکہ بلنڈر رہوتا کیونکہ تم چاروں کی وجہ سے ہی تنظیم ہی قائم ہے اور واقعی اس بار بے شک ہمیں شکست ملی ہے لیکن اب واقعی پلاننگ کے تحت ان چاروں شیطان سیکرٹ ایجنٹوں کو الگ الگ کر کے ہی شکار کرنے کا پروگرام بنائیں گے اور واقعی مادام کوشیلا کے ہاٹ ڈائمنڈ کے دفینے والے کالم کے انکشاف کے بعد خاموشی سے اپنے ہرکاروں کے ساتھ شمالی جنگلوں اور سنبلاک کے خطرناک صحرائی ایریئے میں ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنا چاہیے تھا جو کہ واقعی ان چاروں خطرناک پارٹیوں کو مل چکا ہے اور ہاٹ ڈائمنڈ کے حصول کے بعد ہی ہمیں ان چاروں خطرناک شیطانوں کے ملکوں پر ہاتھ ڈالتے''.....ماسٹر اسکاٹا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو اس کا اچھا موڈ دیکھ کر ان چاروں نے اطمینان کا سانس لیا۔

☆.....☆.....☆

سیکرٹ سروس کے تمام ممبران دانش منزل کے میٹنگ روم میں بیٹھے تھے اور چیف کی بریفنگ کا انتظار کر رہے تھے۔تنویر بھی اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد دیگر ممبران کے

Downloaded from Paksociety.com

ساتھ بیٹھا ہوا تھا اس کے علاوہ مشن میں شامل نہ ہونے والے دیگر ممبران فورسٹارز کے چوہان، نعمانی اور صدیقی بھی یہاں موجود تھے البتہ عمران اپنی مخصوص عادت کے مطابق کرسی سے ٹیک لگائے خراٹے نشتر کر رہا تھا جسے دیکھ کر سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی کیونکہ سب جانتے تھے کہ عمران بس ویسے ہی سونے کا ڈرامہ کر رہا ہے البتہ اس کی اس حماقت سے جولیا اور تنویر کے چہروں پر ناگواری تھی۔

''ایکسٹو''..... یکلخت میٹنگ روم میں لگے سپیکر سے ایکسٹو کی آواز گونجی کیونکہ بلیک زیرو آپریشن روم میں بیٹھا ہوا تھا اور عمران نے اسے اس ڈینجرس ایڈونچر کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا اور خاص کر جو ممبران مشن میں شامل نہیں ہو سکے تھے ان کو بھی اس مشن کے بارے میں بتانا تھا۔

''عمران۔ یہ کیا بدتمیزی ہے''..... بلیک زیرو نے سکرین پر عمران کو فرضی خراٹے نشتر کرتے دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی لیکن اس نے چیف ایکسٹو کے رول میں ہونے کی وجہ سے تیز لہجے میں کہا۔

''کک۔ کون۔ کون ہے۔ میں بہت ساری پیاری پیاری پریوں کے ساتھ مہو رقص تھا مجھے کس نے خواب سے جگانے کی کوشش کی''..... عمران نے احمقانہ انداز میں اس طرح ہڑبڑا کر اٹھنے کی کوشش کی جیسے بم پھٹ پڑا ہو۔

''سنجیدہ ہو جاؤ احمق۔ چیف میٹنگ کے بارے میں بریف کر رہے ہیں''..... جولیا نے عمران کے احمقانہ انداز کو دیکھ کر غصے سے کہا۔

''کیا کہا چیف ایکسٹو رنجیدہ ہیں۔ کیا وجہ ان کی معشوق ان کو دھوکہ دے کر کہیں فرار ہو گئی ہے''..... عمران نے پریشان کن انداز میں جولیا کی طرف دیکھ کر بدسطور احمقانہ انداز میں کہا تو تنویر اور جولیا قہر آلود نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے اور دیگر ممبران بھی گھبرا گئے کیونکہ عمران کی اسی احمقانہ حرکتوں سے چیف ایکسٹو کا پارہ بہت گرم ہو جاتا تھا۔

''عمران۔ تم دانش منزل کے میٹنگ ہال میں بیٹھے ہو یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم میرے باقاعدہ ممبر نہیں ہو پھر بھی تمہیں سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ بیٹھنے کی پرمیشن میں نے دے رکھی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم حماقتوں پر اتر آؤ''..... ایکسٹو نے

Downloaded from Paksociety.com

دھاڑتے ہوئے کہا تو سب ممبران سہم گئے۔

''ٹھیک ہے چیف۔جیسے آپ کی مرضی اب غریب انسان کہیں آرام بھی نہیں کر سکتا''.....عمران نے بیچارگی سے کہا اور ٹھیک ہو کر بیٹھ گیا۔اس کے چہرے پر مظلومیت برس رہی تھی۔

''چیف۔ہم سب اس مشن کے بارے میں بریف کے لیے تیار ہیں''.....چوہان نے فوراً کہا تا کہ عمران پھر کوئی حماقت نہ کرے اور چیف کا مائینڈ میٹنگ کی طرف متوجہ ہو جائے۔

''ہاں ممبران۔یہ مہم بہت ہی خاص اور ایک لحاظ سے ڈینجرس ایڈونچر تھی میرے ممبران میں سیکرٹ سروس میں تنویر اور فور سٹارز میں چوہان،نعمانی اور صدیقی تم بھی شامل نہیں ہو سکے البتہ دیگر سب پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ممبران اس مہم میں شامل ہوئے ہیں جہاں عمران کے فور پاورز کے تین ممبران جوانا،رابرٹ اور جوزف بھی شامل تھے۔اب میں اصل بات کی طرف آتا ہوں بات دراصل یہ ہے کہ میجر پرمود جیسے تیز رفتار سیکرٹ ایجنٹ کے ملک بلگارنیہ اور ڈاکٹر سائمن جیسے ذہین اور فعال ایجنٹ کے ترقی یافتہ ملک بلگارنیہ کے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹر کو کسی سائنسی نظام سے مکمل طور پر جام اور بلاکیج کر دیا گیا جس کے بارے میں پہلے تو کچھ معلوم نہ ہو سکا اور یہاں سے آپ ممبران عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ افریقہ کے جنگلوں پر روانہ ہو گئے اور بلگارنیہ سے میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن جو اپنے ملک کے ایٹمی پاور سیکٹرز کے لیے پریشان تھے یہ دونوں صحرائے اعظم روانہ ہوئے کیونکہ ڈاکٹر سائمن کی ممبر پاور فائیو مادام کوشیلا جیسی شہرہ آفاق کالم نگار کے ہاٹ ڈائمنڈ جیسے اہم دفینوں کے انکشافاتی کالم کے بعد کئی ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ افریقہ میں جنگلوں اور صحرا میں پہنچ گئے تا کہ ہاٹ ڈائمنڈ جیسے اہم دفینوں کو حاصل کر سکیں۔بعد میں ان چاروں ملکوں کے دیگر سیکرٹ ایجنٹوں کو مزید تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہی گیا کہ یہ بھیانک کام دراصل کسی وائٹ سپارک تنظیم نے کیا ہے جس کا آج تک کسی نے نام نہیں سنا تھا اور ڈریگن سلاکا نے بھی وائٹ سپارک کا معلوم کر لیا تھا۔اسی طرح بلگارنیہ سے لاٹوش نے بھی اپنے ذرائع سے معلوم کر لیا تھا کہ اس سب گھٹیا اور خطرناک کام کے پیچھے وائٹ سپارک کا کام ہے اور

Downloaded from Paksociety.com

کافرستان سے انسپکٹر جگدیش نے بھی اپنے ذرائع سے معلوم کرلیا تھا اور چونکہ کسی کا بھی اپنی اپنی پارٹیوں جو ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے گئی تھیں رابطہ نہیں ہو رہا تھا اس لیے میں نے جوزف کے ساتھ اپنے ممبر خاور کو صحارا جانے کی اجازت دے دی تھی۔ صحارا میں ٹونی جیسے دنیا کے عجوبہ ہشتم انسان کی وجہ سے اصل بات کا انکشاف ہوا کہ اس سب کھیل کے پیچھے دراصل بلیک ڈیتھ جیسی دنیا کی خطرناک دہشت پسند تنظیم کا ہی ہاتھ ہے اور دفینوں کی خاطر صحرائے سنبلاک جو گریٹ صحارا کا بہت ہی خطرناک ایریا ہے جہاں عموماً خوفناک حد تک طوفان عظیم چلتے ہیں وہاں ہاٹ ڈائمنڈ کے موجودگی کے آثار ملے تھے وہاں وائٹ سپارک جو دراصل بلیک ڈیتھ کے ہی ہرکارے تھے انہوں نے تین ملکوں کے یکجا گروپ پر گھات لگا کر ان کو ٹارگٹ بنایا لیکن آپ میرے ممبران بھی عمران اور اس کے ساتھیوں اور بلگارنیہ، کافرستان اور گریٹ لینڈ کے چند اور ممبران کے ساتھ وہاں پہنچ چکے تھے اور وائٹ سپارک والوں سے حتمی فائٹ ہوئی اور ان سب کو شکست دے دی جس پر شکست ہونے پر ان ایجنٹوں نے خود کو موت کے منہ میں ڈال دیا تھا۔ یہ سب کی خوش قسمتی تھی کہ اتنے خطرناک ایریئے میں اس وقت کوئی طوفان نہیں چلا تھا ورنہ صحرائے سنبلاک میں چلنے والے عظیم طوفان سے تو قافلے تنکے کی مانند بکھر جاتے ہیں۔

خیر وہاں عمران سمیت دیگر بڑے ایجنٹوں ڈاکٹر سائمن، کرنل فریدی اور میجر پرمود سب کے پاس ہی جدید آلات سے جن کو اشارے مل گئے کہ وہ ہاٹ ڈائمنڈ سے زیادہ دور نہیں ہیں اور واقعی وہاں سے ہاٹ ڈائمنڈ جیسے قیمتی ذخائر کے چوبیس بڑے پتھر مل گئے تھے جن کو چار حصوں میں مساوی تقسیم کر دیا گیا تھا کیونکہ یہ چاروں ملکوں کی مشترکہ مہم تھی اور اب بلگارنیہ اور گریٹ لینڈ کے سائنس دانوں نے بلیک ڈیتھ کے شاطر مگر ذہین سائنس دان کے بچھائے گئے جال جوان کے ایٹمی پاور سیکٹر کو بلاکیج کیا گیا ہے ختم کر دیا ہے اور اس مشن میں بلیک ڈیتھ کے چاروں خاص ہرکارے شامل تو ہوئے تھے جو ہاٹ ڈائمنڈ کو حاصل کرنا چاہتے تھے اور اگر ایسا ہو جاتا تو وہ شاطر سائنس دان ہاٹ ڈائمنڈ جیسے اہم ذخائر سے بہت ہی خوفناک سائنسی آلات بناتا اب یہ دیکھ لو کہ کچھ عرصہ پہلے ڈارک ایڈونچر والی مہم میں ریڈ ڈیتھ کے ماسٹر باخ نے ریڈ پاور جیسا خطرناک آلا بنایا تھا اور اس مشن میں آپ اور کرنل

Downloaded from Paksociety.com

فریدی اور ڈاکٹر سائمن کی وجہ سے مارا گیا تھا اور اب ایک دفعہ پھر اس کے بھائی اور بلیک ڈیتھ کی تنظیم کے چیف ماسٹر اسکاٹا اپنے مرحوم بھائی ماسٹر باخ سے بھی خطرناک ثابت ہوا ہے اور اتنے رازدار طریقے سے دو بڑے سیکرٹ ایجنٹوں کے ملک میں اپنی نئی تنظیم وائٹ سپارک کے ذریعے کام کروایا اور اپنی تنظیم بلیک ڈیتھ کو بالکل سامنے نہیں آنے دیا کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہوا لیکن پہلے ٹونی اور پھر بعد میں خاور کے ہاتھوں بے ہوش ہونے والے ہرکارے کو ہوش دلانے سے پہلے اسے باندھ کر تشدد کر کے دیگر سب معلومات حاصل کر لیں تھیں اور اس سے معلوم ہوا کہ جنگلوں اور صحرا میں بلیک ڈیتھ والے وائٹ سپارک سے بالکل لاتعلق رہے یہاں تک کہ وائٹ سپارک کا نام تک ہی نہ لیا لیکن رازداری کے باوجود آخر کار ان کا راز کھل گیا''..... بلیک زیرو نے مسلسل بولتے ہوئے ان کو بریف کیا۔

''چیف۔ آخر کیا وجہ ہے کہ بلیک ڈیتھ کے ہرکارے خود کو شکست میں دیکھ کر خود ہی موت کے حوالے کر دیتے ہیں آخر اس کی کیا وجہ ہے''..... نعمانی نے پوچھا۔

''بات دراصل یہ ہے کہ بلیک ڈیتھ نے اپنے ہرکاروں کا جال پوری دنیا کے ملکوں میں پھیلا رکھا ہے اور ان کو بہت مراعت دے رکھی ہیں دنیا کی ہر آسائش اور عیاشی مہیا کی ہوئی ہے لیکن ماسٹر باخ نے اپنی تنظیم کے ہرکاروں کے لیے بہت ہی سخت قانون بنا رکھا کہ مشکل کے وقت میں دشمن کے ہاتھ آنے سے پہلے ہی خود کو مار ڈالو خاص کر اپنی نئی تنظیم وائٹ سپارک کو اس بارے میں بہت سخت تاکید کی گئی تھیں اور سنا ہے کہ بلیک ڈیتھ کے جو ہرکارے مشکل میں پکڑے گئے ہیں ان کو بعد میں بلیک ڈیتھ والوں نے خود ہی چھڑوا لیا تھا لیکن ان کو بہت ہی بھیانک انداز میں تڑپا تڑپا کر مارا گیا تاکہ دیگر ہرکاروں کو عبرت ملے بس یہ شرط بلیک ڈیتھ کے چار خاص ہرکاروں ڈائمنڈ بیوٹی، لیڈی ہٹر، میجر سارگن اور جیفر ڈسلا کا پرلا گو نہیں ہے کیونکہ خود ان چاروں کا دنیا کے مختلف براعظموں میں اپنا نیٹ ورک اور بے شمار ہرکارے ہیں لیکن یہ چاروں بلیک ڈیتھ کے اصل چیف ماسٹر اسکاٹا جیسے ذہین اور شاطر سائنس دان کے لیے کام کرتے ہیں''..... بلیک زیرو نے چیف ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

''چیف یہ تو بہت ہی خطرناک صورت حال ہے کہ بلیک ڈیتھ کے ماسٹر اسکاٹا جیسے

Downloaded from Paksociety.com

خطرناک سائنس دان نے ایسے خطرناک سائنسی آلات بنائے کہ میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن جیسے بڑے سیکرٹ ایجنٹوں کے ملکوں کے ایٹمی پاور سیکٹرز کو بلاکیج اور سائنسی نظام کو جام کیا کہ بالکل مشن کے آخر میں ہی بلیک ڈیتھ والوں کی اپنی ہی غلطیوں کی وجہ سے ان کا راز فاش ہوا میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح تو یہ شاطر سائنس دان پھر کسی وقت اور خوفناک چالیں چلتا رہے گا جو کہ لمحہ فکریہ ہے''.....صدیقی نے تشویش سے کہا۔

''ہاں صدیقی۔تمہاری بات درست ہے لیکن جس طرح دنیا کی خطرناک تنظمیں جیسا کہ بلیک تھنڈر، زیرو لینڈ دنیا کو خطرے میں ڈالنے والی بلیک تھنڈر نے یہ خوفناک سازش کی تھی اور یہ خطرناک تنظیمیں اور سپیس کا شیطان اور بے شمار ربوٹ کی فوج بنانے والا ڈاکٹر ایکس ہر وقت دنیا پر قابض ہونے کے لیے سازشیں کرتے رہتے ہیں لیکن اللہ کے خاص کرم سے اور میرے ممبران یعنی آپ سیکرٹ سروس کے ممبران اور عمران اور اس کے ساتھی ہر دفعہ ان شیطانی خیالات کی مالک تنظیموں کو شکست فاش دیتے آئے ہیں اور کرنل فریدی، ڈاکٹر سائمن اور میجر پرمود بھی بیشتر دفعہ ان خطرناک تنظیموں کے بھیانک عظائم کو خاک میں ملاتے آئے ہیں تو انشا اللہ ان خطرناک تنظیموں کے مکروہ عظائم کو شکست ملتی رہے گی''.....ایکسٹو نے کہا۔

''چیف۔مجھے یہ پوچھنا ہے کہ مادام کوشیلا کو اپنے خفیہ ذرائع سے سنبلاک جیسے خطرناک صحرائی ایریئے میں ہاٹ ڈائمنڈ کے آثار ملے تھے تو پھر ہمارے گروپ سمیت دیگر پارٹیاں سنبلاک میں ڈائیریکٹ جانے کی بجائے دیگر صحرائی حصوں میں کیوں اترے اور پھر اونٹوں کے ذریعے سنبلاک کا سفر کیا اس کی کیا وجہ ہے''.....تنویر نے اہم سوال کیا تو عمران سمیت سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

''تنویر تم نے بہت اہم سوال کیا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ سنبلاک کا ایریا بہت پیچیدہ ہے اور بعض دفعہ تو صحرا کے گائیڈ بھی راستہ بھول جاتے ہیں اور اس طرح میجر پرمود نے اپنے ایک گائیڈ کیپٹن طارق کے ساتھ صحرا کا سفر کیا تھا اور ڈاکٹر سائمن نے بھی اسی دن صحرا کا سفر کیا تھا اور ان کی منزل سنبلاک ہی تھا۔میجر پرمود اور ڈاکٹر سائمن جیسے اہم سیکرٹ ایجنٹوں نے ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے سوڈان کے شمالی جنگلوں کا سفر نہیں کیا اور ڈائریکٹ

Downloaded from Paksociety.com

صحرائے اعظم گئے تھے مگر وہ براہ راست سنبلاک نہیں گئے تھے اور اگلے دن مشترکہ گروپ ہونے کے بعد سنبلاک گئے تھے اور کچھ پارٹیاں شمالی جنگلوں میں گئیں اور کچھ نے ہاٹ ڈائمنڈ کے لیے صرف صحرائے اعظم کا سفر کیا جس میں باچان اور شوگران کی پارٹی بھی شامل تھی اور یہ مہم دو دن کی تھی آپ ممبران نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ایک دن شمالی جنگلوں میں سفر کیا اور اگلے دن صحرائے اعظم گئے۔ لیکن بعض پارٹیوں نے براہ راست سنبلاک کو ٹریس کر کے اس کا سفر کیا جیسا کہ باچان اور ہمارے دوست ملک شوگران کی پارٹیوں نے سفر کیا تھا مگر آپ سے ایک دن پہلے سنبلاک میں پہنچے تھے لیکن وہاں اتنا خوفناک طوفان اٹھا تھا کہ باچان اور شوگران کی پارٹیوں میں سے صرف ایک شوگرانی سیکرٹ ایجنٹ بڑی مشکل سے زندہ بچا تھا اور اسی کی بدولت ہمیں معلوم ہوا کہ اگر آپ لوگ اور دیگر پارٹیاں ایک دن پہلے سنبلاک میں پہنچ جاتے تو اس میں اٹھنے والے خوفناک ترین مونڈرز کا شکار ہو جاتے اور بس یہ آپ سب اور ڈاکٹر سائمن، کرنل فریدی اور میجر پرمود کی پارٹیوں کی خوش قسمتی کہ اس سے اگلی رات کو سنبلاک جیسے خطرناک صحرائی حصے میں کوئی طوفان نہیں اٹھا تھا اور وائٹ سپارک یعنی بلیک ڈیتھ جیسی خطرناک تنظیم کو شکست دے کر ہاٹ ڈائمنڈ کو ٹریس کرنے کی مہم کامیاب بنائی ایکسٹو نے ان کو بریف کیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''چیف میرا ایک اہم سوال ہے''.....عمران نے اس بار حماقت کی بجائے بے حد سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو سب چونک کر اور حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔

''ہاں پوچھو عمران۔ کیا پوچھنا ہے''.....ایکسٹو نے عمران کی بے حد سنجیدگی دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

''چیف۔ ڈیڈی اور اماں بھی میری شادی کرنے پر آج کل مجھ پر بہت زور ڈال رہے ہیں مجھے بتائیں کہ ان کو کون سا ایسا تعویز گھول کر پلاؤں کہ وہ مجھے اس معاملے میں پریشان نہ کریں کیونکہ آپ تو جانتے ہیں کہ مجھے خواتین سے شرم آتی ہے''.....عمران نے بظاہر سنجیدگی سے مگر احمقانہ سوال کیا۔

''مجھے معلوم تھا عمران۔ تم نے بکواس ہی کرنی ہے کیونکہ میٹنگ ہال میں سوائے سونے

Downloaded from Paksociety.com

اور بکواس کرنے کے تمہیں اور کوئی کام نہیں آتا''.....ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''عمران۔تمہیں ہزار بار سمجھایا ہے کہ چیف کے سامنے سنجیدہ رہا کرو ورنہ کسی دن میرے ہاتھوں سے خرچ ہو جاؤ گے''.....جولیا نے ایکسٹو سے رابطہ ختم ہونے کے بعد سکھ کا سانس لیتے ہوئے مگر غصے سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''دیکھو تنویر۔تمہاری بہن شادی سے پہلے ہی اپنے ہونے والے کی جیب میں موجود پیسے خرچ کرنے کا کہہ رہی ہے''.....عمران نے احمقانہ انداز میں کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ویسے تنویر۔سچی بات تو یہ ہے کہ عمران صاحب نے اس ڈینجرس ایڈونچر مشن میں تمہیں بہت مس کیا ہے''.....صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کس لیے''.....تنویر نے حیرت سے پوچھا۔

''اس کی وجہ میں خود ہی بتا دیتا ہوں''.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چلو تم ہی بتا دو کہ آخر تم اپنے حریف خاص کو کس لیے یاد کرتے رہے''.....تنویر نے بھی چونک کر کہا۔

''دراصل جولیا اور میں ایک ہونے والے تھے اور نکاح خواں اور باراتی بھی بے شمار تھے لیکن جولیا کہتی تھی کہ جب تک تنویر بھیا اپنے ہاتھوں سے اپنی پیاری سی بہن کے سر پر ہاتھ رکھ کر رخصت نہیں کریں گے وہ اس وقت تک شادی نہیں کرے گی''.....عمران نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا تو کمرہ زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا اور جولیا کے چہرے پر بھی گہری مسکراہٹ رینگ گئی۔

''عمران۔سب اس بات کے گواہ ہیں کہ ابھی تم نے چیف کو کہا تھا کہ تمہیں عورت زاد سے شرم آتی ہے اور تم شادی نہ کرنے کے لیے اپنے ماں باپ کو بھی ٹالنے کے چکروں میں ہو تو مس جولیا بھی عورت زاد ہی ہیں اس لیے اب مس جولیا کو بھول ہی جاؤ''.....تنویر نے عمران کی بات سے غصہ کرنے کے بجائے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''نہیں نہیں تنویر بھیا۔یہ تمہاری غلط فہمی ہے کیونکہ کل مس فنٹر واٹر کی مجھ سے شادی کے

Downloaded from Paksociety.com

بعد جب بچے پیدا ہو کر بڑے ہوں گے تو آپ پر یہ مصرع پورا اترے گا''.....عمران نے بدستور شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون سا مصرع ہے عمران صاحب۔ ہمیں بھی تو کچھ معلوم ہو''.....کراسٹی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''وہ شاعر مسٹر تنویر سیکرٹ سروس میری شادی کے بعد کیا خوب کہیں گے۔ دل کے ارمان آنسو میں بہیں گے۔ مس جولیا کے بچے ہمیں ماموں کہیں گے''.....عمران نے روہانی صورت بنا کر کہا تو تنویر اس کے اس انوکھے شعر پر گھبرا گیا اور حیرت کی شدت سے عمران کو دیکھنے لگا۔ عمران کے اس موقعے کی مناسبت سے خوبصورت شعر پر کمرہ زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا جس میں عمران کے شعر سننے کے بعد شرماتی ہوئی جولیا کے قہقہے بھی شامل تھے۔ (ختم شد)

☆.....☆.....☆

Downloaded from Paksociety.com

علی عمران اور اس کے جیالوں کا برازیل کے گھنے جنگلوں میں شیطان
پرستوں کے خلاف ایک حیرت انگیز اور خوفناک ناول

بے بس تھا عمران عمران سیریز نمبر 10 (مکمل ناول)

تحریر۔ سید علی حسن گیلانی (سحر انگیز نمبر)

= وہ لمحہ۔ جب عمران کو کالے جادو کی کالی طاقتوں نے اس کے فلیٹ سے سوتے ہوئے اغوا کر لیا۔ مگر کیسے؟

= باقاش۔ تاریک جنگلوں کا سردار جس نے عمران کو اپنے ایک خاص مقصد کے لیے اغوا کیا تھا۔ اس کا مقصد کیا تھا؟

= جارج عرف شری کا کوش۔ جو پراسرار قوتوں کا مالک بھی تھا اور کالے جادو کی سفلی طاقتوں کا ان داتا بھی تھا۔ شری کا کوش کون تھا؟

= حیرت کے وہ لمحات۔ جب شری کا کوش تاریک جنگل میں بار بار عمران کی مدد کر رہا تھا۔ مگر آخر کیوں؟

= خوف کے وہ لمحات۔ جب شری کا کوش نے عمران کو کالے جادو کی ہولناک اور بھیانک دنیا میں بھیج دیا۔ کیا عمران وہاں بچ سکا؟

= وہ خوفناک لمحات۔ جب پوری سیکرٹ سروس خونخوار شیروں کے چنگل میں پھنس چکی تھی اور سب نہتے تھے۔ کیا وہ زندہ بچ سکے؟

= حیرت کے وہ لمحات۔ جب گھنے جنگلوں میں جوزف نے فور پاروز کے ممبران ٹائیگر، رابرٹ اور جوانا کے سروں پر وار کر کے ان کو بے ہوش کر دیا۔ مگر جوزف نے یہ سب کیوں کیا تھا؟

Downloaded from Paksociety.com

=وہ خوفناک لمحات۔جب جوزف، جوانا ایک گہری اور خوفناک دلدل میں جا گرے اور ٹائیگر اور رابرٹ بے بسی کی تصویر بنے ہوئے تھے۔کیا ٹائیگر اور رابرٹ، جوزف اور جوانا کو بچا سکے؟

وہ لمحات۔جب عمران کو تاریک جنگل میں دو کڑے امتحانوں سے گزرنا تھا مگر عمران دونوں مرتبہ ناکام ہوا تھا۔آخر وہ امتحان کیا تھے؟

=وہ لمحات۔جب پوری سیکرٹ سروس برازیل کے جنگلوں میں ایک وحشی قبیلے کے ہاتھوں گرفتار ہوگئی۔وہ کیسے؟

=حیرت کے وہ لمحات۔جب جولیا، صالحہ اور کراسٹی نے چند لمحوں میں ہی وحشی سردار کو اپنا دوست بنالیا اور وحشی قبیلے کا سردار سیکرٹ سروس والوں کی مدد کرنے لگا۔آخر یہ وحشی کون تھا؟

=وہ خوفناک لمحات۔جب عمران اور پوری سیکرٹ سروس ایک شیطانی بت کے سامنے بندھے ہوئے پڑے تھے اور ان پر موت کا پروانہ جاری ہوگیا اور ان پر فائیر کھول دیا گیا۔کیا عمران اور اس کے ساتھی بچ سکے یا بھیانک موت کا شکار ہوگئے۔

=وہ لمحات۔جب برازیل کے گھنے جنگلوں میں جوانا، رابرٹ اور ٹائیگر نے مان لیا کہ جوزف ہی ماورائی مہمات میں عمران کا سہی مددگار ہے۔آخر جوزف نے کیا کارنامے انجام دیے تھے؟

=دہشت کے وہ لمحات۔جب جوزف اور اس کے ساتھیوں کے سامنے زندہ مردے اپنے گلے خود کاٹ رہے تھے اور پھر شیطانی عفریتوں نے ان پر کالی آگ برسانا شروع کردی۔پھر کیا ہوا؟

==جنگل، ایڈونچر اور سحر کی فسوں کاریوں میں الجھا ہوا ایک یادگار اور سحر انگیز و خوفناک ناول جو آپ کو مدتوں تک یاد رہے==

Downloaded from Paksociety.com

سید علی حسن گیلانی